

# مدار الحق

مولوی شاہ محمد پنجابی رحمۃ اللہ علیہ

## جواب

# معیار الحق

مولوی اہل حدیث نذیر حسین دہلوی



لو یقل به لان المركب من العناصر كان وجوده بها لا بد ونها فلو كان المعنى  
قبيل سى که نہیں قایل تھا او سکی خواہ یہ بات اسلئے کہ جو مرکب عناصر سے ہے وہ جو اسکا بدن او سکی نہیں ہوتا اگر ہو سکی  
على هذا لكان المعنى هكذا ان مسائل الدين لو كان مما كان عليه هذا الاعتقاد

تو مطلب یہ ہوگا کہ اگر کوئی سند دین کا جبکہ ہو او سہ کوئی ائمہ اربعہ کا  
فودین و لا فليس بدین **قال** اما بعد فيقول العبد لاحقر الطالب المحسن  
تو وہ دین ہی ہے یہی ہوگا کہ دین نہیں ہی حال کہ مصنف معارف اہل اسکا نہیں جیسا او سکی معیار ہی کہ مصنف نے یہ  
المبتغى مرضاة خالق الثقلين سيد محمد بن علي حسان عجلت الى الرسالة

الموسوق يتنوي الحق المنسوبة في لظاھر الى جامع المستأملون من قطب الدين

شرح الله صدره بنور اليقين **اقول** هذا قول ينافي قوله الا لا حيث قال

و سماه تنوير الحق ونسبه الى نفسه خلافا للواقع **قال** المصنف في الحقيقة  
کہ نام رکھا نواب صاحب اسکا تنویر الحق او منسوب کیا او سکو طرف نفس اپنی کی خلا واقع کہا مصنف معیار یہ عبارت  
لمل شاه الفجائي الذي اقام عندي زهاء اربع سنين **اقول** هذه

مبالغة لاني لم اقم عنده ذلك المقدار بل قمت رمضان وكذا قوله  
سبغة مصنف معیار کا ہی کہ میں نہیں ہاؤ سکی پہن قدر بکبر رہا تھا اؤ سکی پہن رمضان اور اسی طرح قول  
فيما بعد محمد شاه ساکن پیر سکندریہ ضلع پاک پین ليس كما قال **قال**

آئندہ او سکا کہ محمد شاہ ساکن پیر سکندریہ ضلع پاک پین نہیں جس طرح کہا او سنی کہا مصنف معیار  
واستفاد مني ثم اعتزل عني كاعتزال واصل بن عطاء عن الامام الحسن البصري

کہ محمد شاہ نے استفادہ کیا مجھ سے پھر الگ ہو گیا مجھ سے جیسا کہ الگ ہو گیا واصل بن عطاء امام حسن بصری سے



تعالیٰ فکان ابو حنیفۃ تابعیا عنہم بذلک الحدیث الحسن بالطریق الاولی  
تعالیٰ کی پس ہوا ابو حنیفۃ تابعی نزدیکیا ہل علم کی ساتھ اس حدیث حسن کے بطریق اوے  
وبہ قال الحافظ الذہبی والحافظ الدار القطنی والحافظ ابو بکر الخطیب  
اوتھو ہی قول ہی حافظ ذہبی اور حافظ دارقطنی اور حافظ ابو بکر خطیب  
البغدادی وغیرہ حتی قال الملا علی القاری ان اباحنیفۃ تابعی باتفاق  
بغدادی کو غیرہ کا حتی کہ کہا ملا علی القاری فی کہ ابو حنیفۃ تابعی ہین باتفاق  
العلماء المتأثرین **بمصدق حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**  
**لا تمس النار من رانی و رانی من رانی رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن**  
**انتهی وقال لا امام الشافعی للناس کھم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ ذکرہ**  
**تمام ہوا اور کہا امام شافعی فی کہ لوگ سب کے سب عیال ہین ابو حنیفۃ کے فقہ ہونکا ہکا**  
**اثبات العلماء وقال یحییٰ بن معین القراءة عندي قراءة حمزة والفقہ**  
**علماء راسخین فی اور کہا یحییٰ بن معین فی کہ قراۃ مختار نزدیک میری قراۃ حمزہ کی ہی اور فقہ**  
**فقہ ابی حنیفۃ وعلى هذا ادركت الناس انتهی ذکرہ ابن خلكان قال**  
**فقہ ابو حنیفۃ کی ہی اور اسی پر پایا ہی مینی لوگوں کو تمام ہوا ذکر کیا اوسکو ابن خلكان نے اور کہا**  
**الامام احمد فی حقہ انه کان من العلم والورع واثار الاخرۃ بحال یدرکہ**  
**امام احمد فی امام ابو حنیفۃ کی حق میں کہ تھا ابو حنیفۃ علم اور تقویٰ اور اثار اخرا ت میں اس جہ پر کہ نہ پہنچا**  
**لحد وقال عبد اللہ بن المبارک لیس لحد الحق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ**  
**کوئی شخص اور کہا عبد اللہ بن المبارک نے کہ نہیں ہی کوئی شخص کہ لایق تہواقتدایں ابو حنیفۃ سے**  
**لانہ کان اماما تقيا نقیاء ورعا عالما فقیہا کشف العلم کشف الحکم کشفہ**  
**اسلی کہ تھا وہ امام پر نیکو متقی عالم فقیہ کہ کھولا علم ایسا کھولنا کہ نہ کھولا اوسکو**



احد ذكره ابن حجر وغيره من اثبات لعلماء انتهى ما في الشامي وقال عليه السلام  
 کسی نے ذکر کیا اسکو ابن حجر وغیرہ نے علامات سے تمام ہوا جو شامی میں ہے اور فرمایا علیہ السلام  
 لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى يتناولوا واه مسلم  
 اگر ہوگا دین نزدیک ثریا کی تو جانکا طرف اسکی ایک جل بناد فارس سے حتی کہ آئی و گیا اسکو ردا کیا  
 ومصدق ابو حنیفہ حتی قریب الامم الشافعیۃ فكان الصواب في نجاب

اور مصداق اس حدیث کا ابو حنیفہ ہی حتی کہ اقرار کیا امم شافعیہ نے پس ہوگا صواب جانب  
 ابو حنیفہ فی المسائل المختلف فیہا بذلک الحدیث الصبیح حتی قال شاولی اللہ  
 ابو حنیفہ کی مسائل متنازع فیہ میں بدیل اس حدیث صحیح کے حتی کہ کہا شاہ ولی اللہ  
 المحدث دہلوی فی فیوض الحرمین عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 محدث دہلوی نے فیوض الحرمین میں سمجھا دیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ و  
 سلم ان فی المذہب لکن فی طریقۃ ینقہ ہی اوفق الطرق بالسنتہ المعرفہ  
 علیہ کہ تحقیق مذہب حنفی مذہب سنیہ ہی یہ موافق تر ہی اور مذہب سنیہ سنت معروکہ

التي جمعت ونصحت في زمان البخاري واصحابه انتهى قال ومن ضمن  
 جو جمع اور نصیحت ہوئی زمانہ بخاری اور اصحاب اسکی میں تمام ہوا کہا مصنف معیار و ستفینا

للاحادیث الواہیۃ الموضوعۃ اقول هذا کذب محض وهتان صریح و

لاحادیث الواہیۃ الموضوعۃ کہتا ہوں میں کہ یہ محض کذب ہی اور ہتان صریح اور  
 افتراء یفتریہ بین یدیہ کما سیاقا قال التي نص علی حرمة روايتها عن الحفاظ

افتراء خالص جیسا کہ غفریب آویگا کہا مصنف معیار فی التي نص علی حرمة روايتها عن الحفاظ

المحققین اقول کان علیہ ان یقول التي نص علی حرمة روايتها عن الحفاظ

المحققین کہتا ہوں میں کہ تھا او سیر کہتا التي نص علی حرمة روايتها حفاظ

المحققین بغیر لفظ عن فانها لیست في موضعها بل حفاظ المحدثین لان لفظ

المحققین بغیر لفظ عن کے اسواسطی کہ لفظ عن اس جگہ اپنی موضع میں ملکہ تھا او سیر کہتا حفاظ المحدثین



الحفاظ لم يطلق في الاصطلاح الاعلى اهل الحديث تقييداً بالحفاظ المحققين  
 حفاظ كاهنين بولاجاتا اصطلاح من مگر محدثین پر نہ تھا اور باقی علماء پر یہ قید حفاظ محققین کے  
 غلط لان حوقل وایت الحديث الموضوع ثابت باجماع المسلمين المعتدین کافی  
 غلط ہی اس واسطی کہ حریست روایت حدیث موضوع ثابت ہی بہ اجماع اہل اجماع کے عیا کہ  
 خاتمة مجمع البحار وغیرہ قال لا امام النوی فی شرح مسلم صدقہ ان تعرف  
 خاتمة مجمع البحار وغیرہ میں مذکور ہی کہا امام نووی فی اول شرح مسلم میں کہ تقدیر وضع  
 الحديث حرام باجماع المسلمين الذين يعتد بهم في لاجماع فقد علم مما ذكر  
 حدیث کا حرام باجماع مسلمین کے جو معتبر اجماع میں ہیں پس معلوم ہوا ذکر سے  
 ان تقييداً بالحفاظ غلط قال وبعضها وهو الباب الثاني فخالف لما صرح  
 کہ قید حفاظ کے غلط ہے کہا مصنف معیار کہ بعض اس کا یعنی باب ثانی مخالف جو بصریح ہے کہ  
 امامنا وسيدنا ابو حنيفة النعمان افاض عليه شايب العفو والغفران صلوات  
 امام سيد ہمارے ابو حنیفہ نعمان نے اس پر عفو فاضلہ باران عفو اور غفران کا  
 اقول ہی روایت نوادر داود بن رشيد فلا تعتبر قال الطحاوي في شرح  
 کہتا ہوں میں کہ یہ روایت ہی نوادر داود بن رشید کے ہیں غیر معتبر ہو جیسا کہ کہا طحاوی فی شرح  
 الدر المختار فی بحث رسم المفتي تحت قوله ما اتفق عليه اصحابنا في  
 در المختار میں بحث رسم مفتی میں تحت اس قول کے ما اتفق عليه اصحابنا نے  
 الرواية الظاهرة عنهم قوله في الرواية الظاهرة عنهم قيد لان وجود  
 الرواية الظاهرة عنهم قوله في الرواية الظاهرة عنهم قيد لان وجود  
 روایات اخر مرجوع عنها او غير مشهور فلا تعتبر انتهى لان قد تقر ان  
 روایات اور و نکار مرجوع عنہا ہے یا غیر مشہور غیر معتبر ہی تمام ہوا اور یہ اس واسطی کہ مقرر ہے کہ  
 رواية النوادر عالم توجد في نحو الهداية لا يحل عزوها اليهم مع انيابها  
 کہ روایت نوادر کی صحت مثل ہدایہ میں نہ پائی جاتی تو ہنیں حلال نسبت اس کی طرف نہ کی باوجود اس کی کہ



مافی الہدایۃ من ان مذهب ابو حنیفہ ان المجتہد قد یخطئ وقد یصیب ان  
 جو ہدایہ میں ہے کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ مجتہد کبھی محضی ہوتا ہے اور کبھی مصیب یعنی  
 الحق عند اللہ واحد الاستعد وعلیہ اصحابہ وهو الصحیح عند الاثر  
 حق عند اللہ واحد ہے نہ متعدد اور اس پر ہیں اصحاب ابو حنیفہ کے اوہم ہی صحیح ہی نزدیک یہ اربعہ  
 کافی مسلم الثبوت وغیرہ ویاباہا ما کان فی جمیع الممتون الخفیۃ من ان  
 جیسا کہ مسلم الثبوت وغیرہ میں ہے اور یہی انکار کرتا ہے اس وایت نوادر ہی جو جمیع ممتون خفیہ میں ہے کہ  
 المقتدی لا یتبع قانت الفجر والمفترض لا یقتدی بالمتنفل مع انہ محمول  
 مقتدی تا بعد ازیں نکر می وکلی قنوت پر ہی نماز فجر میں اور فرض پر ہی والا اقتداء نکر می نقل پر ہی ویکلی باہم یہ قول  
 علی نفوذ حکم وذلك لاینافی فی الوجوب الذی قلنا بہ والای فغورضت بما فی شرح  
 نفوذ حکم پر اور یہ مخالف او میں وجوب کی نہیں حکم کہتی ایسے والا تو معارض ہوگی وہ وایت نوادر کے  
 الوہابیۃ للشرع لا فی قضی من لیس مجتہدا کخفیۃ زماننا بخلاف مذهب  
 وسانہ میں ذکر کیا او سننے کہ حکم کرے غیر مجتہد جیسا کہ خفیہ ہماری زمانہ میں بخلاف مذہب کے  
 عامل لا یفقد اتفاقا استھی ذکرہ فی قضاء الد المختار فرج بالادلۃ  
 جانکر تو نہ نافذ ہوگا بالا اتفاق تمام ہوا ذکر کیا او کو قضا در مختار میں پس ترجیح دی گئی ہے وایت سرمدانی  
 الاربعۃ کتاب السنۃ والقیاس والاجماع فاما کتاب فقہا لہ  
 اربعہ کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع کے کتاب سو فرمایا اللہ  
 تعالیٰ فاسئلواہل الذکر ان کنتم لا تعلمون فانہ یض فی اتباع اہل الذکر  
 مقال فی سوال کرو تم اہل ذکر سے جبکہ وہ تم غیر اہل ذکر یہ آیت صریح ہے اتباع اہل ذکر میں  
 لکن جمیع افرادہ غیر مراد بالاجماع فحل علی الفرد الکامل لانہ المتیقن و  
 لیکن جمیع افراد اسکی غیر مراد ہیں بالاجماع پس محمول ہوگی فرد کامل پر کیونکہ متیقن ہی اور  
 لان المطلق یحل علی الفرد الکامل غالباً کما صرح بہ الحلی فی حاشیۃ  
 اسکی کہ مطلق محمول ہوتا ہے فرد کامل پر غالباً وقات جیسا کہ تفسیر کی اسکی علامہ علی بن حاشیہ

مافی الہدایۃ من ان مذهب ابو حنیفہ ان المجتہد قد یخطئ وقد یصیب ان

مافی الہدایۃ من ان مذهب ابو حنیفہ ان المجتہد قد یخطئ وقد یصیب ان



شرح الوقایہ بحث الاوقات حيث قال قلنا المطلق ينصرف الى الفرد

شرح وقایہ میں بحث اوقات میں جبکہ کہا کہ کہتی ہیں ہم کہ مطلق پہنچاتا ہی طرف فرد

الکامل غالباً انتہی ولانہ قال اللہ تعالیٰ واتبعوا احسن ما انزل الیکم

کامل کی غالب اوقات تمام ہوا اور اسلمی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی متبع ہو تم بہتر اون احکام کی جو عطا کی گئی

من ربکم فان صریح فی اتباع احسن ما انزل وهو احکام الفرد الكامل

رب بہتاری سی یہ آیت صریح ہی اتباع احسن ما انزل میں سو وہ احکام فرد کامل کی ہیں

بیان ذلك ان المجتهد مظهر لا مثبت عند اهل السنة لان الحاكم هو

بیان اسکا یہی کہ مجتہد مظهر احکام کا ہی نہ مثبت احکام کا نزدیک ہر سنت و جماعت کی کیونکہ حاکم

اللہ تعالیٰ وحده بالاجماع فلذا قال الفلامنة التقنازانی فی

فقط اسدی نہ کوئی اور بالاجماع لہذا کہا علامہ تقنازانے نے

شرح العقائد الثالث ان القياس مظهر لا مثبت فان الثابت بالقياس

شرح عقاید میں کہ دلیل ثالث یہی کہ قیاس مظهر احکام کا ہی نہ مثبت احکام کا کیونکہ ثابت

ثابت بالنسب ايضا معنى انتهى وقال صدر الشریعتی فی التوضیح فی بحث القیاس

ثابت بالنسب ہی ہی از روی معنی کی تمام ہوا اور کہا صدر شریعتی فی توضیح کی بحث قیاس میں

فالمراح به هذا المعنى لان القياس مثبت للحکم ابتداء لان مثبت للحکم

پس مراد ساتھ قیاس یہ معنی ہیں یہ بات کہ قیاس مثبت حکم کا ہے ابتداء کیونکہ مثبت حکم کا

هو الله تعالى فلذا قالوا ان القياس مظهر لا مثبت انتهى فاذا كان

فقط اسدی ہی لہذا کہتی ہیں وہ کہ قیاس مظهر احکام کا ہی نہ مثبت احکام کا تمام ہوا پس جبکہ ہوا

الامر كذلك من ان المجتهد مظهر لا مثبت كان احکام المجتهدین

امر ایسا ہی مجتہد مظهر احکام کا ہے نہ مثبت احکام کا تو ہو ہی احکام مجتہدین کے

منسوبة الى الانزال ومتعلقة به فاذا كان الامر كذلك كان الاحکام

منسوب طرف انزال کے اور متعلق ساتھ انزال کے پس جبکہ ہوا یہ امر تو ہوئے احکام



المستخرجة بقوة القدر الكامل احسن من الاحكام المستخرجة بقوة غيره فقلت

ستخرجه فرد کامل کی      آسن احکام مستخرجه      غیر کے سے پس دلالت کے

الآية على أن المرد الفخر الكامل في اتباع الأحكام فحصل مما ذكر من الأول أن

اس آیت فی اسپر کہ مراد فرد کامل ای اجتماع دین مین پس حاصل ہوا اولہ مذکور سی کہ

الملاح الفرح الكامل الناقص في اتباعه واجبا بالكتاب اما السنة

مراد فرد کامل ہی نہ ناقص پس ہوئی ابتداء فرد کامل کی وجہ ساتھ کتاب کے سہنت

فقال عليه السلام رضي الله عنهما فقالتي فحفظها ووعاها وادها

فرمایا رسول خدا صلعم فی کہ تروتازہ کر ہی اللہ اس عیب کو کہ سنا حدیث کو او محفوظ رکھا او سکا او محافطت

فرجامل فقه غير فقيه ورجامل فقه الى من هو افقه منه رواه احمد

کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہے اور بسا اوقات فقیہ ہوتا ہے لیکن حامل ہونا بظرفائے روت کیا ہوگا

والترمذى وابوداؤد وابن ماجه ذكره فى المشكوة وحسنه الترمذى

اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ میں اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

على ذلك الحديث يدل على اتباع الفرد الكامل وأما القياس فلان المجتهد

پس یہ حدیث حسن دلالت کرتی ہے اور براتباع نزد کامل کے اما قیاس وہ یہہ ہی کہ مجتہد

عند المقلد بمنزلة الدليل عند المجتهد فكما كان عليه العمل بالراجح

نزدیک مقلد کی متبرک دلیل مجتہد کے ہیں جیسا کہ ہے مجتہد پر عمل با قوت ہے

من الأدلة واجباً كذلك كان عليه الاتباع بالفرع الكامل من المجتهد

دلیل کے واجب اس طرح مقلد پر ہے اتباع فرد کامل مجتہدین کا واجب

واما الاجماع فقال الامام حجة الاسلام في الاحياء بل على كل مقلد

اما اجماع کہا حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم میں ملکہ لازم ہی مرقلہ ہے

اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته للمقام متفق على ان يكونه منك اياه

اتباع اپنی امام کا ہر مسلہ میں کیونکہ مخالفت اسنی امام کے مسئلہ ۱۵۰ ما تفاقاً، عدا کو



المحصلین انتهى ورجح بما قال الملا علی القاری فی الرسالة المؤلفة فی

تمام ہوا اور ترجیح دی گئی ہے روایت شربلانی کی ساتھ قول ملا علی قاری جو مذکور ہے وہی ہے

جواب الرسالة المنسوبة الی امام الحرمین وجب علیہ حتما ان یعین مذهباً

جواب اس رسالہ میں جو منسوب ہے امام الحرمین کی طرف کہ واجب ہے اور شہر کہ اختیار کری مذہب معین

من هذه المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع الفروع واما مذهب مالک

ان مذاہب سی یا تو مذہب امام شافعی کا جمیع فروع میں یا مذہب امام مالک

أو ابی حنیفہ وغیرہ ولسی ان ینتخل من مذهب الشافعی ما یراه و من مذهب

یا ابو حنیفہ وغیرہ کا اور نہیں جائز اسکو یہ کہ اخذ کری مذہب شافعی سی جو خواہش کری اور مذہب

غیرہ ما یرضاه لاننا لو حوزنا ذلك لادی الی الحنبط والخروج عن الضبط

غیر سی جو پسند کری کیونکہ اگر جائز کریں ہم سکو تو موصل ہوگا طرف حنبط اور خروج کی ضبط دین سی

حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریر

کہ حاصل ہوگا نفی تکلیف کی ہی یعنی کوئی مکلف ساتھ احکام کی ہوگا کیونکہ مثلاً مذہب شافعی کا مقتضی ہے تحریر

شیء ومذهب غیرہ اباحتہ ذلك الشئ بعینه او علی العکس فهو استاء

کسی شیء کا اور مذہب غیر کا مقتضی ہوا اباحتہ اوی شیء کا یا بالعکس پس مقلد اگر چاہے

مال الی الحرام وان شاء مال الی الحلال فلا یحقق الحل والحرمه و فی

اخذ کری حرام کو اور اگر چاہی اخذ کری حلال کو یعنی مقلد پسند ایک مذہب ہو تو نہ تحقیق ہوگی حلال و حرام

ذلك اعدام التکلیف و ابطال فائدہ واستیصال قاعدتہ و

اس میں اوہنا دنیا ہی تکلیف کا اور باطل کرنا ہی فائدہ اسکا اور جڑ سی او کھیر دنیا ہی قاعدہ اسکا اور

ذلك باطل انتهى ورجح بما قال القهستانی فی جامع الرموز نقیص

یہ باطل ہے تمام ہوا اور ترجیح دی گئی ہے روایت شربلانی کی تھے قول قہستانی کی جو جامع الرموز میں ہے

کتاب لا شرکۃ واعلم ان من جعل الحق متعلداً کما لمعارضة اثبت للعالمی

کتاب شرک کی کہ جان لی کہ جس نے کہا کہ حق یعنی صواب مستعد ہے مثل معترضہ کی تو ثابت کرتا ہے عالمی کی



الخيار في الاخذ من كل مذهب فامهوا هـ ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا

اختیار کے لئے ہر مذہب سے جو چاہے اور جسے کہا کہ حق واحد ہی مثل ہماری  
الزم للعالمی ائما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب

تو لازم واجب کرتا ہی عامی کی لئی امام واحد جیسا کہ کشف میں ہی پس اگر اخذ کری گا ہر مذہب ہی  
مباحہ صار فاسقا ناما کما یشرح الطحاوی انتہی یعنی ان من قال ان

مباح کو تو ہو گا فاسق ہو را جیسا کہ شرح طحاوی میں تمام ہوا یعنی جو شخص قائل ہوا  
کل مجتہد مصیب مذهب المعزلة اثبت للعالمی ذلك وان من قال ان المجتهد

کہ ہر مجتہد مصیب ہی جیسا کہ مذہب معزلة کا ہی تو ثابت کرتا ہی یہ اور وہ شخص قائل ہی اس کا کہ مجتہد  
قد صیب قد یخطئ مذهب علمائنا اثبت للعالمی ذلك وقول علمائنا

کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطئ ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ہماری علماء کا ہی تو ثابت کرتا ہی عامی کی لئی یہ مراد قول ہماری  
ان المجتهد قد یخطئ وقد صیب ثابت بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس

کہ مجتہد کبھی مخطئ ہوتا ہی اور کبھی مصیب ثابت ہی ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس  
علیٰ کل کما بدیت فی قول السدید فی وجوب التقليد علیہ الائمة الاربعة

اور عقل کی جیسا کہ بیان کیا مینی قول السدید فی وجوب التقليد میں اور اسپرین ائمہ اربعہ  
کافی مسلم الثبوت وغیره قال ومن تبعهم من جمہور الفقہاء والاصولیین

جیسا کہ مسلم الثبوت وغیرہ میں کہا مصنف معیارنی ومن تبعهم من جمہور الفقہاء والاصولیین  
من المتقدمین والمتأخرین اقول هذا کلام بعضہ کذب بعضہ

من المتقدمین والمتأخرین کہتا ہوں میں کہ یہ کلام بعض اس کا کذب ہی اور بعض اس کا  
وہم اما الاول هو ان بعضہ کذب لما قال شاہ ولی اللہ دہلوی الذی

دہم ہی اما اول یعنی وہ بعض جو کذب ہی وہ سہمی ہی کہ کہا اوی شاہ ولی اللہ دہلوی فی جو  
هو اما بل یمانہ فی عقد الجید والمرجح عند الفقہاء ان العالمی المنسوب

امام بلکہ ایمان اور کما عقد جید میں کہ مرجح نزدیک فقہاء کے یہ ہے کہ عامی صاحب



المذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته انتهى وايضا قال في كتاب المسعر

مذهب بنين جازا و سكوني لفتاوس مذهب کی تمام ہوا اور ہی کہا اپنی کتاب

بالانصاف اعلم ان الناس كانوا في المائة الاولى والثانية غير مجمعين على

انصاف میں کہ جان لی کہ لوگ صدی اول اور دوسری میں نہی متفق

التقليد مذهب واحد بعينه وبعد للمائتين ظهر فيهم المذهب للمجتهدين

تقليد مذهب واحد معین ہر اور بعد دوسو برس کی ظاہر ہوئی انہیں تقلید مجتہدین کی

باعتیانہم و قل من لا يعتقد على مذهب مجتهد بعينه وكان ذلك هو الواجب

مذہب معین کر اور قلیل تھا کہ نہ اعتقاد کری مذہب مجتہد معین پر اور ہا یہ ہی مذہب معین واجب

في ذلك الزمان انتهى وقال يحيى بن معين وهو امام جليل صاحب الجرح

اور سوقت تمام ہوا اور کہا یحیی بن معین کہ وہ امام جلیل شان صاحب جرح

والتعديل من اكابر ائمة اهل الحديث املوى عنه في الصحاح الستة معاصر

و تعديل کا ہی و اکابر ائمہ اہل حدیث سی ہی اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی اور ہم عصر

احمد بن حنبل القراءة عندي قراءة حمزة والفقه فقه ابی حنيفة وعلى هذا

امام احمد حنبل کا ہی کہ قرأتہ عنہ را و معمول نزدیک میری قرأتہ حمزہ کی ہی اور فقہ ابو حنیفہ کی ہی اسی پر

ادركت الناس انتهى ذكره ابن خلكان في تاريخه وقال عبد الوهاب الشعراني

پایا میں لوگوں کو تمام ہوا ذکر کیا اسکو ابن خلکان فی تاریخ اپنی میں اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے

في ملز ان الصغرى اما من لم يصل الى شيوخ عين الشريعة الاولى وجب

میزان صغری میں جو شخص کہ پہونچا مشاہدہ عین شریعت اولی کو تو واجب ہے

عليه التقليد مذهب واحد كما تقر به خوفا من الوقوع في الضلال وعليه

اوسیر تقلید مذہب واحد کے جیسا کہ گذری تقریر اسکی واسطی خوف وقوع کی گرا ہی میں اور اس پر

عمل الناس اليوم انتهى وقال الامام الغزالي في الاحياء في الركن الثاني

عمل لوگوں کا آج تک تمام ہوا اور کہا امام غزالی فی الرکن ثانی میں



من الباب الثاني في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر لم يذهب المصنف

جواب ثانی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سی ہی کہ نہیں گیا کوئی شخص علم

الی ان المجتهد يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره ولا الى ان الذي

اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہی عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کے اور نہ اس طرف کہ جو شخص

ادی اجتهاده في التقليد الى شخص افاضل العلماء ان يأخذ بذهب غيره

کہ جو بخیر فکر اور کسی تقلید میں کہ یہ مجتہد افضل مجتہدین کا ہی وہ اخذ کریں مذہب غیر کو

بل على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته للمقلد متفق على

بلکہ لازم ہی ہر مقلد پر اتباع امام اپنی کا ہر مسئلہ میں کیونکہ مخالفت اپنی امام کی باتفاق

كونه منكر ادين المصنفين انتهى واما الثاني وهو ان بعضه وهو فلان

علماء کے منکر ہے تمام ہوا اثباتی یعنی وہ بعض کچھ وہم ہی وہ سلسلے ہی کہ

الاختلاف المذكور في كتب الاصول من ان المقلد اذا التزم مذہباً

اختلاف جو مذکور ہے کتب اصول میں اس بات سی کہ مقلد حیکہ لازم پکڑی ایک مذہب

هل يلزمه الاستمرار ام لا فقال البعض نعم وقال البعض لا اذ لا واجب

ایا واجب ہی او سبب استمرار یا نہیں کہا بعض نے ہاں واجب ہی اور کہا بعض نے نہیں کیونکہ

الاما اوجبه الله تعالى ولم يوجب على احد ان يتخذ مذہباً بعد ان انتهى

بغیر واجب کرنی اللہ تعالیٰ کی سوائے فی نہیں واجب کیا کسی پر مذہب پکڑنا مذہب معین کر تمام ہوا

في الوجوه المذكورة في الوجوه المذكورة كراهية تحريمية بدليل ان تلك العبارات

سو وہ اختلاف وجوب میں ہی جو معنی فرض ہی نہ اس وجوب میں جو ترک اسکا مکروہ تحریمی بدلیل اس بات کے

مذكورة في كتب الاصول مالكية والشافعية وهو عندهم بمعنى الفرض

مذکور ہے کتب اصول مالکیہ اور شافعیہ میں ہی اور وجوب نزدیک او کی معنی فرض ہے

والحنفية معهم في هذا الاطلاق في كتب الاصول حيث قالوا الامر للوجوه

اور حنفیہ ساتھ او کی ہیں اس اطلاق میں اپنی کتب اصول میں کیونکہ اہل میں کامروا سہمی وجوب



ومعناه الامر للفرض فلو لا يحل ذلك لو جوب على الفرض بطل المعنى وعطل المبنى  
 او معنى او سبکی یہ ہیں کہ امر واسطی فرض کی ہے پس اگر محمول ہو یہ جو فرض پر تو باطل ہوگی معنی اور لغو  
 فوجب الحمل على الفرض فيكون تقدير الكلام هكذا ان المقلد انما التزم من ههنا  
 پس ضرور ہوا محمول ہونا اس وجوب کا فرض پس اس وقت ہوئی تقدیر کلام کی اس طرح کہ مقلد سبکہ لازم مگر یہ ایک  
 هل فرض عليه الاستمرار امر لا فقال البعض نعم وقال البعض لا اذ لا فرض الا ما  
 یا فرض ہے او سہر استمرار یا نہیں کہا بعض فی مان فرض ہے اور کہا بعض نہیں فرض کیونکہ نہیں ہوتا  
 فرضه الله تعالى ولم يفرض على احد ان يذهب احد ويدل على قلنا  
 فرض یغیر فرض کر فی حدی حالانکہ نہیں فرض کیا کسی پر مذہب بکڑنا مذہب معین اور دلالت کرتا ہے ہماری  
 ما صرح به بحر العلوم عبد الله في شرح مسلم الثبوت حيث قال ولو التزم  
 قول بحر العلوم عبد الله في شرح مسلم الثبوت من مذکور ہے جسکے کہا کہ اگر لازم مگر یہ  
 مذهبا معينا اي عهد نفسه انه على هذا المذهب مذهب ابي حنيفة  
 مذہب معین یعنی عہد کیا دل میں اس مذہب پر ہوں مثلاً مذہب ابو حنیفہ کا  
 او غیر فہل يلزمه الاستمرار عليه ام لا فقيل نعم يجب الاستمرار ويحرم الانتقال  
 یا غیر کا آیا لازم ہے او سکو استمرار او سہر یا نہیں کہا گیا مان واجب ہے استمرار اور حرام ہے انتقال  
 من مذهب الى مذهب لخر وقيل لا يجب الاستمرار ويصح الانتقال انتهى  
 مذہب سے طرف مذہب اور کے اور کہا گیا نہیں واجب استمرار بلکہ صحیح انتقال تمام ہوا  
 وذلك لان الحرمة ضد الفرض لا الوجوب الذي قلنا به فيكون اهل السنة  
 اور یہ دلالت اس واسطی ہوئی کہ حرمت ضد فرض کی ہے نہ وجوب ہماری کی پس ہوی اہل سنت  
 والجماعة اهل الاصول وغيرهم متفقان على الوجوب الذي قلنا به فيكون اهل الحرام  
 اور جماعت اصولی غیر اصولی سب کے سب متفق وجوب تقلید مذہب معین پر کہ ترکا و سکا فرج حرام  
 فلذا قال حجة الاسلام في احياء العلوم بل على كل مقلد تباع مقلد في كل  
 لہذا کہا حجت الاسلام فی احیاء العلوم میں بلکہ لازم ہے ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر



تفصیل فان مخالفتہ للمقلد متفق علی کونہ منکر ابین المحصلین انتهى قال

مسئلہ میں کیونکہ مخالفت اپنی امام کی منکر ہے بہ اتفاق علما کے تمام ہوا کہا مصنف معیار نے  
وبعضہا وهو اکثر الباری الثالث خلاف مسئلہ المحققین المنصفین اقول

بعض اوسکا یعنی اکثر باب ثالث خلاف طریق محققین منصفین کے ہے کہتا ہوں میں  
هذا مخالف لما قال فی خاتمة کتابہ هذا وعبارتہ هذه ہمنی چند مسائل کو

یہ قول اوسکا مخالفت ہی قول اوسکی کو جو خاتمہ اپنی کتاب میں ذکر کیا اور وہ عبارت یہ ہے  
باب ثالث سی قلم بند کر دیا ہے اسید ہی کہ ان چند مسائل کو نمونہ تحقیق اہل حق سمجھ کر

باقی مسائل کو بھی اس پر قیاس کرین انتہی یعنی کما ان بعض مسائل الباری الثالث جعلتہ  
یعنی جیسا کہ مسائل باب ثالث لکھا میں

مردودا فکذا القیاس فی مسائل المسائل فكان ذلك القول منافیاً لذلك  
مردود اس طرح قیاس کرو باقی مسائل کا پس ہوا یہ قول اوسکا منافی اس

القول مع انه ان اراد من المحققین محقق الخفیۃ فهو کذب صریح وافتراء  
قول کو باوجود اسکی کہ اگر مراد محققین سے محققین خفیہ ہیں تو وہ کذب صریح ہی اور افتراء

قبیلہ علیہ الکتب الخفیۃ کا ہدایت و شرح الوقایۃ والکثر وغیرہا والا  
قبیح ہی دلائل کتب خفیہ کا مثل ہدایہ اور شرح وقایہ اور کثر وغیرہ کے اور اگر

فماصل الكل ان کلو احد مما قال قول فاسد وزعم باطل لان ما قال فی الباب  
مراد محققین سے غیر خفیہ ہیں تو حاصل کل کا یہ ہے کہ جو کچھ کہا وہ قول فاسد اور زعم باطل اس واسطی جو کچھ کہا ہے

الاول فبعضه خلاف الاجماع وبعضه خلاف اصطلاح اهل الحديث وبعضه  
اول میں بعض اوسکا خلاف اجماع کے اور بعض اوسکا خلاف اصطلاح اہل حدیث کے ہے اور بعض اوسکا

سرقه وبعضه مغالطہ کا سیلے ان ما قال فی الباب لثانی فبعضه خلاف  
سرقہ اور بعض اوسکا مغالطہ ہی جیسا عنقریب پڑ جائیگا بحث مناقب میں اور جو کچھ کہا باب ثانی میں بعض

اور کما طاف



الاجماع وبعضه كذب كما مر وان ما قال في الباب الثالث فهو خلاف الاحاديث  
 اجماع كاذب اور بعض اسکا کذب ہی جیسا کہ گذرا اور آویگا اور جو کچھ کہہا باب الثمین وہ خلاف احادیث  
 الصحيحة القولية المرجحة کابینت فی الاربعین ومختصر ذلك ان مصنف  
 صحیحہ قولیہ مرجحہ کے ہی جیسا کہ بیان کیا مینی اربعین میں اور مختصر اسکا یہی کہ مصنف  
 المعیالم یتکلم فی ذلك الباب لا فی خمس مسائل صریحاً بان اثبت حدیث  
 معارفی ہنن کلام کیا اس باب میں مگر پانچ مسئلہ میں صراحتہ ہاں طور کہ ثابت کیا حدیث  
 القلتین والغسل لتجیل والمثل والجمع والبواقی ضمناً بان قال وعلى  
 قلتین اور غسل اور تجیل اور مثل اور جمع کو اور باقی کو ضمناً ہاں طور کہ کہا  
 هذا القیاس سائر المسائل وكل ذلك خلاف الحق والصواب فالغسل  
 اسی قیاس پر ہنن باقی مسائل اور کل یہہ خلاف حق اور صواب کی ہی امام غزالی نے  
 فلما لفته الاحادیث الصحيحة المرجحة اخرج عن عبد الله بن مسعود قال ما رایت  
 کدہ مخالف ہی احادیث صحیحہ مرجحہ کے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ ہنن دیکھا مینی  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة الا مبقاتها الا صلاتين المغرب  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بڑی ہو کوئی نماز مگر اوکی وقت میں سوای دو نماز کی مغرب  
 والعشاء بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل مبقاتها متفق عليه ای قبل وقتها  
 اور عشاء مزدلفہ میں اور بڑی نماز فجر کی اوس دن قبل اوکی وقت ہی روایت کیا بخاری اور مسلم نے  
 المعتاد واخرج عن عبد الله بن مسعود قال ما رایت رسول الله صلى الله  
 معتاد کی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ ہنن دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ  
 عليه وسلم صلى صلاة الا مبقاتها الا صلاتين صلاة المغرب والعشاء  
 علیہ وسلم کو کہ بڑی ہو کوئی نماز مگر اوکی وقت میں سوای دو نماز مغرب اور عشاء کی مزدلفہ میں  
 بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل وقتها بغسل رواه مسلم فی صحیحہ فی کتاب  
 اور بڑی فجر اوس دن قبل اوکی وقت کی غسل میں روایت کیا اسکو مسلم فی اپنی صحیح کی کتاب

مسائل غسل

اسو اسطوری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم



الحرج جعل عبد الله بن مسعود وقت الغسل غير معتاد سوى هذا اليوم ومرد لفته  
 الحج من یس کیا عبد اللہ بن مسعودی وقت غسل کو غیر معتاد سوی ای دن مزدلفہ کے  
 قال الامام النووي الشافعی فی شرح مسلم فی هذه الروایات كلها حجة لا یخفى  
 کہا امام نووی شافعی المذہب فی شرح مسلم میں کہ یہ سب روایات حجت ہیں ابو صیفہ کے  
 فی استحباب الصلوة فی آخر الوقت فی غیر هذا اليوم انتهى قال النسائی اخبرنا  
 مستحب ہونی نماز کے غیر غسل میں سوی دن مزدلفہ کے تمام ہوا کہا نسائی فی کہ حدیث کی حکو  
 ابراہیم بن یعقوب حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا ابو غسان حدثني زيد  
 ابراہیم بن یعقوب نے اونکو ابن ابی مریم فی اونکو ابو غسان فی اوسکو زید  
 بن اسلم عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن رجال من  
 بن اسلم فی وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سی وہ محمود بن لبیدی وہ چند شخصوں اپنی  
 قومہ من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اسفر تجربا لصبح  
 عظم مضاری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جہان تک اسفار کرو تم صبح میں  
 فانه اعظم للاجر انتهى واسناده صحيح لانه من الثقة الذين ليس فيهم  
 وہ اعظم واسطی اجر کے تمام ہوا اور اسناد اسکا صحیح ہی کیونکہ مروی ہی من ثقات سی کہ ہنرین وغیر  
 مدلس فان ابراہیم بن یعقوب ثقة حافظ من الحادية عشر ابن ابی مریم  
 کوئی مدس کیونکہ ابراہیم بن یعقوب ثقة حافظ ہی طبقہ گیارہویں سی اور ابن ابی مریم  
 سعید بن الحكم المصري ثقة ثبت فقيه من كبار العاشرة وابا غسان  
 سعید بن الحكم مصری ثقة ثبت فقیہ سی کبار طبقہ عاشورہ سی اور ابو غسان  
 محمد بن مطرف المدنی ثقة من الرابعة وزيد بن اسلم المدنی فقيه عالم  
 محمد بن مطرف مدنی ثقة طبقہ رابعہ سی ہی اور زید بن اسلم مدنی فقیہ عالم سی  
 وكان يرسل من الثالثة وعاصم بن عمر بن قتادة المدنی ثقة عالم بالغا  
 ہمارے رسل اور طبقہ ثالثہ سی ہی اور عاصم بن عمر بن قتادہ مدنی ثقة عالم بالغا سی ہے



من الرابعة ومحمدا بن لبید المدنی صحابی صغیر کذا فی التقریب فیہ ان ذلک  
 اور طبقہ رابعہ سی ہی اور محمود بن لبید مدنی صحابی صغیر ہی جیسا کہ تقریب میں مذکور ہی اور اس  
 الحدیث من جماعۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانضبا واخرج  
 حدیث میں یہ بات ہی کہ یہ حدیث مروی ہی جماعت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ انصار میں اور  
 عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسفروا بالفرج  
 رافع بن خدیج سی کہ سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسفار میں پرہیز  
 فانه اعظم للحر واه الترمذی وقال فی الباب عن ابی ہریرۃ وجابر وبلال  
 کیونکہ اسفار میں پرہیز نماز کا اعظم ہے اجہ میں روایت کیا اسکو ترمذی فی اور کہا ابن ابی ہریرہ ہی مروی ابی ہریرہ اور  
 وحدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیحہ وقد رای غیر واحد من اهل العلم

اور حدیث رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے اور اختیار کیا یہ اہل علم نے

من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین الاسفار صلوۃ الفجر وبع

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سی اسفار صلوۃ فجر کو اور ہی

بقول سفیان الثوری انتھی وبہ قال الائمة ابو حنیفۃ وابو یوسف ومجل

قول ہی سفیان ثوری کا تمام ہوا اور ہی قول ہی ائمہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد

بن الحسن وغیرہم فقوله صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفرج فانه اعظم

بن حسن وغیرہم کا پس قول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسفروا بالفرج فانه اعظم

للرجس بدل علی ان الاسفار افضل من الغسل کما هو منصوص صیغۃ افعل

للاجر دلالت کرتا ہی ہے کہ اسفار افضل اور بہتر ہی غسل سی جیسا کہ مصرح صیغۃ افعل

التفضیل ویدل علی انه متأخر من حدیث الغسل کما هو مدلول الامر و

تفضیل کا ہی اور ہی دلالت کرتا ہی ہے کہ حکم اسفار کا تاخیر ہی حکم غسل جیسا کہ مدلول اور

قد کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتبعون الاخير کما اخرج عن

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اختیار کرتی امر اخیر کو جیسا کہ روایت



عبداللہ بن عباس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتبعون  
عبداللہ بن عباس سی کہ تہی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کرتے  
الاحداث فلاحث من امرہ رواہ مسلم صحیحہ فی باب جواز الصوم والفضل  
بہی حکم کو پس بہی حکم کو حکم آنحضرت کے سے وایت کیا اسکو مسلم فی ابی صحیح کے باب جواز الصوم والفضل  
فی شہر رمضان فکان العمل بحديث الاسفار اولى ولان الاسفار فيه  
فی شہر رمضان میں پس مواعیل ساتھ حدیث اسفار کے اولی اور بہتر اور سہی کہ اسفار میں ہے  
حدیث متفق علیہ وہو حدیث عبداللہ بن مسعود و حدیث صحیحہ صریحہ قولی  
حدیث متفق علیہ کہ وہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی ہے اور ہی اوہی حدیث صحیحہ صریحہ قولی  
مستقل علی الامر بالاسفار و هو حدیث رافع بن خدیج وغیرہ و لیس التعلیل  
مستقل امر بالاسفار پر کہ وہ حدیث رافع بن خدیج وغیرہ کہے اور نہیں ہی تعلیل  
حدیث قولی صحیحہ صریحہ مستقل علی الامر بالتعلیل والقول مرجح علی الفعل عند  
علول حدیث قولی صحیحہ صریحہ مستقل امر بالتعلیل اور قول مرجح ہے فعل پر نزدیک  
اہل الاصول قال لنووی فی شرح مسلم باب تحريم نکاح المحرم والثالث انه  
اہل اصول کے کہا نووی فی شرح مسلم کے باب تحريم نکاح المحرم میں کہ دلیل ثالث یہ ہے  
اذا تعارض القول والفعل فالصحيح حينئذ عند الاصوليين ترجيح القول  
جبکہ متعارض ہو قول اور فعل تو صحیح اسوقت نزدیک اہل اصول کے ترجیح قول کی ہے  
انتهی فکان العمل بحديث الاسفار اولى وعليه اکثر الصحابة اخرج عن ابراهيم  
تمام ہوا پس عمل ساتھ حدیث اسفار کی اولی اور بہتر اور سہی پر میں اکثر صحابہ وایت ہی ابراہیم  
المنعی قال ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شئ ما اجتمعوا  
منی سی کہا کہ نہیں متفق ہوئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی امر میں جس قد متفق ہوئے ہیں  
علی التویر بالفجر رواہ ابو حنیفہ فی مسندہ و ابو بکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ  
اور پر روشنی نماز فجر کے وایت کیا اسکو ابو حنیفہ فی ابی مسند میں اور ابو بکر بن ابی شیبہ فی ابی مصنفہ میں



و الطحاوی فی معانی الآثار باسناد صحیح قال الشیخ ابن الہمام فی فتح القدر  
 اور طحاوی نے معانی الآثار میں ساتھ اسناد صحیح کی کہا شیخ ابن ہمام نے فتح قدیر میں  
 والملا علی القاری فی شرح موطا الامام محمد بن الحنفی فی الکبریٰ ہذا اسناد صحیح  
 اور ملا علی قاری نے شرح موطا امام محمد بن حنفی نے کبریٰ میں یہ اسناد صحیح ہے  
 انتہی وقال سلام اللہ بن شیخ الاسلام الدہلوی فی المحلی شرح موطا الامام  
 تمام ہوا اور کہا سلام اللہ بن شیخ الاسلام دہلوی نے محلی شرح موطا امام  
 مالک و بہ قال ابو حنیفہ واصحابہ وہی روایت عن احمد وہی مما یشہدہ علی اکثر  
 مالک میں یہی مذہب ہی ابو حنیفہ کا اور انکی صحابہ کا اور یہ روایت ہی امام احمدی اور اسکا گواہ علی اکثر  
 الصحابة بالاسفار انتہی واما المثل فلنحالفہ الاحادیث الصحیحة المرجحة  
 صحابہ کا بالاسفار تمام ہوا امام مالک کا خلاف حق سوچئے کہ وہ صحاح و صحیحہ مرجحہ کے  
 اخبر عن ابی ذر قال اذن مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للظہر فقال  
 روایت ہی ابی ذر سے فرمایا کہ اذان مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہر کی  
 ابرہ انتظر انتظر فان شدة الحر من فیہ جھنم فاذا اشتد الحر فابرد واعز الصلوة  
 نہند کر نہند کر انتظاری انتظاری کر خلی کے کیونکہ شدت گرمی کی بہا بہ فرخ سہی جبکہ شدت گرمی ہو نہند کر  
 حتیٰ انما فی التلوی متفق علیہ واخر عن ابی ذر قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ  
 یہاں تک کہ دابر فرمایا کہ دیکھا مجھے سایہ ٹیلونکا روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے اور روایت ہی ابی ذر سے کہ یہاں تک  
 علیہ وسلم فاراد المون ان یؤذن فقال لہ ابرہ تاراد ان یؤذن فقال لہ ابرہ تاراد  
 صلعم کے ارادہ کیا مؤذن نے اذان فرمایا حضرت نے اسکو ابراد کر پراوہ کیا اذان کا پھر فرمایا ابراد کر پراوہ کیا  
 ان یؤذن فقال لہ ابرہ حتیٰ ساوی الظل التلوی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اذان کا پھر فرمایا ابراد کر یہاں تک کہ برابر ہو گیا سایہ ٹیلونکا ساتھ انکی پھر فرمایا یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ان شدة الحر من فیہ جھنم رواہ البخاری فی صحیحہ فی باب الاذان وقد  
 کہ شدت گرمی کی بہا بہ فرخ سے ہے روایت کیا اسکو بخاری نے اپنی صحیح میں باب الاذان میں اور تحقیق



جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم علة التأخير كون الأبرار وأمره وقال النووي  
 مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علت تاخیر ہونا ابراہیم کا اور امر کیا ساتھ ہی کہی کہ انہوں نے  
 فی شرح مسلم والتول منبطح غیر منتصبہ لا یصیر لها فی العادة إلا بعد  
 شرح مسلم میں کہ تول بڑی ہوئی ہوئی ہیں نہ کھڑی بنیں ظاہر ہوتا ہوئی لئی سایہ عادت میں مگر بعد  
 زوال الشمس بکثرت انتھی وذلك لأنه منبسط طام منحنه غیر منتصبہ وکل ما  
 یعنی شمس کے بہت تمام ہوا اور یہ بات اس واسطیٰ ہی کہ وہ پیلا ہوا ہی تحت سی نہ کھڑا اور ہر وہ چیز  
 کان كذلك فهو كذلك لان ظل طولته بقدر انبساط جانب ظل غاب ولا في  
 جو ایسی ہو تو ہوگا سایہ اس کا اسی طرح کیونکہ سایہ طول او کی کا تقبہ انبساط جانب ظل او کی کی غائب ہوگا اول  
 انبساطه ثم ظهر كما هو المشاهد عند الكل في كل عصر فاذا كان صلوة رسول  
 انبساط او کی میں ہر بعد کی ظاہر ہوگا جیسا کہ مشاہدہ ہر ایک کے میں ہر عصر میں ہر جگہ ہوئی نماز رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه المساواة كان الحديث صحيحا في بقاء الظهر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد اس مساوات مذکورہ کے تو ہوئی یہ حدیث صریح بقاء وقت ظہر میں  
 بعد امثل واسنج عن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتد  
 بعد مثل کی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب شدت  
 الحر فأبرد وأبدا الصلوة فان شدة الحر من فيج هذا متفق عليه واسنج عن عبد الله  
 گر سی ہو ابراہیم بن ہریرہ نماز کو کیونکہ شدت گرمی کی بہانہ فرمایا اس کو بخاری و مسلم نے اور روایت  
 بن رافع انه سال ابی هريرة عن وقت الصلوة فقال ابو هريرة انا اخبرك صل  
 بڑا سخت کہ بوجہی اوسنی ابی ہریرہ سی وقت نماز کے کہا ابو ہریرہ نے کہ میں بتاؤں تجھ کو کہ بڑہ  
 الظهر اذا كان ظلك مثلك والعصر اذا كان ظلك مثلي الحديث رواه  
 ظہر کو جبکہ ہو جائی سایہ تیرا مثل تیری اور بڑہ عصر کو جبکہ ہو جائی سایہ تیرا مثل تیری آخر حدیث تک روایت کیا  
 الامام مالك في موطأه والامام محمد في موطأه فقوله صل الظهر جزء وقوله اذا كان  
 امام مالک نے اپنی موطا میں اور امام محمد نے اپنی موطا میں پس قول او کا صل الظهر خبر اسی اور قول او کا اذا كان



ظلك مثلك شرط ووجو الشرط مقدم على وجو الخراء و ابو هريرة راوی حدیث ابودا  
 خذک مثک شرط ہی اور وجو شرط کا مقدم ہوتا ہی و عبد خزازی اور ابو ہریرہ راوی ہی حدیث ابودا  
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ورائی اوقات صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھنی والا اوقات نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 لیدار و نماز کا زمانہ ہذا کہ فی الوقت المختار الا حیزا مذکروہ فذلک صریح فی بقاء  
 رات دن اور تھا امر و سکا ساتھ اسکے وقت مختارین نہ وقت اخیر مکروہ میں پس یہ حدیث ابو ہریرہ کے صحیح  
 الظہر بعد المثل واخرج عن عبد الله بن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ظہر میں بعد مثل کے اور روایت ہی عبد بن عمری کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قال تمام مثلكم مثل اهل الكتاب كرجل استأجر اجراء فقال من يعمل لي من غدوة  
 فرمایا سوای اہل بنین کہ مثل ہمارے اور مثل اہل کتاب کی مثل ایک جل کی ہی کہ مزدور کیا مزدور کو کہا کہ کو  
 الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليه حتى ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى  
 نصف نهار تک ایک ایک قیراط پر پس عمل کیا یو دنے پہر کہا کہ کون ہی کہ عمل کری میرے نصف نهار تک  
 صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النضاري ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر  
 صلوة عصر تک ایک ایک قیراط پر پس عمل کیا نضاری پہر کہا کہ کون ہی عمل کری میری ٹہنی نماز عصر سے  
 الى ان تغيب الشمس على قيراطين قيراطين فانتم هم فضيل اليه والنضاري فقالوا  
 غایب ہوئی شمس تک دو دو قیراط پر سو وہ تم ہو پس غصہ ہو یو دو اور نضاری کہا کہ  
 قالنا كنا اكثر عملا و اقل عطاء فقال هل نقصت من حقكم شيئا فقالوا لا قال  
 کیا ہی کاری لئی کہ سہم اکثر از رو عمل کی اور اقل از رو اجرت کے فرمایا کیا کم کیا ہم ہی حق ہمارے ہی کوئی شی کہا  
 فذلک فضلی اوتيه من اشاء رواه البخاري بالاسانيد لعديدة والطرق الكثيرة  
 پس یہ فصل ہر ای دیا ہون میں حکو جا ہتا ہون روایت کیا اسکو بخاری فی اسانید عدیدہ و طرق کثیرہ  
 و رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى فذلک الحدیث بدیل  
 اور روایت کیا اسکو ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے تمام ہوا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے



علی ان وقت الظہر اکثر من وقت العصر بغایۃ الکثرة کا ہو مدلول صیغہ افعل  
 اس پر کہ وقت ظہر کا اکثر ہے وقت عصر سے نہایت اکثر جیسا کہ وہ مدلول ہی صیغہ افعل  
 التفضیل فذلک صریح فی بقاء الظہر بعد المثل بل هذه الاحادیث تدل علی  
 التفضیل کا پس یہ حدیث صریح ہی بقاء وقت ظہر میں بعد مثل کے بلکہ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں  
 بقاء الی المتلین کا بیعتہ فی الاربعین وعلیہ اصحاب المتون وارتضاء الشیخ  
 بقاء وقت ظہر کے دو مثل تک سوائے یہ اصل کی جیسا ذکر کیا مینی ابغین میں اور ہیں اوپر بقاء ظہر کے دو مثل تک سوائے  
 کہا فی الطحاوی والشیخ والجر الرائق کہا ذکرہ فی الاربعین ولسی لاهل  
 جیسا کہ طحاوی اور شامی اور بحر الرائق میں ہی جیسا کہ ذکر کیا مینی ابغین میں اور ہیں فی سنی اہل  
 المثل حجة قولیۃ الاحادیث عبد اللہ بن عمرو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مثل کی کوئی حجت قولیہ سوائے حدیث عبد اللہ بن عمرو کے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 وقت الظہر اذا زالت الشمس کان ظل الرجل کطولہ ما لم یخضر العصر والعصر  
 وقت ظہر جبکہ دھڑکتی اور ہو ظل رجل کے بقدر طول او کے جتیک کہ نہ آوی وقت عصر اور وقت عصر  
 فاعلم ان صیغہ الشمس الحدیث هو ایضا فاسد لان الواو لیس من حروف الغایۃ  
 باقی ہی جتیک زرد شمس آخر حدیث تکس وہ ہی فاسد ہی کیونکہ واو نہیں حروف غایت کے سے  
 ولا للعطف ولا للحال لفساد المعنی بل هو لا اعتراض بین الغایۃ والمغنی  
 اور نہ اس جگہ عطف کے لیے او نہ حال کے لیے واسطی فساد معنی کی بلکہ وہ واسطی جملہ معترضہ کے ہے نہ میان غایت اور مغنی  
 فالجملۃ المعترضۃ لیست لایان انتهاء الوقت ولیان الوقت المختار  
 پس جملہ معترضہ نہیں ہی مگر واسطی بیان انتہا وقت کے یا واسطی بیان وقت مختار کے  
 فكان الحدیث محتملا فسقط الاستدلال لانداء اجاء الاحتمال فسقط الاستدلال  
 پس ہوگی یہ حدیث اب محتمل کئی معنی کی پس قطع ہو جائیگا استدلال کیونکہ جتنا ہی احتمال تو ساقط  
 لاجل الاشتراك بل نقول ہی لیان الوقت المختار دل علیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 واسطی اشتراک کی بلکہ کہتی ہیں ہم کہ وہ جملہ معترضہ واسطی بیان وقت مختار کے ہے دلالت کرتا ہی ہے قول رسول اللہ

اہل کے اصحاب متون اور شیخ کیا اس کو ثابت کرنا ہے

جیسا کہ استدلال

جیسا کہ



والعصر ما لم یصفر الشمس احادیث ابی ذر و ابی ہریرہ و عبد اللہ عمر المذکور  
والعصر ما لم یصفر الشمس اور دلالت کرتی ہیں اس پر احادیث ابی ذر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر کے مذکورہ  
اما حدیث جابر بن عبد اللہ بن جابر لکونہ نصافی بقاء الظہر بعد المثل کہا  
اما حدیث جابر بن عبد اللہ بن جابر واسطی اہل مثل کے کیونکہ وہ نص ہی بقاء وقت ظہر کے بعد مثل کے جیسا کہ  
بیان کیا میں اسکو اربعین میں چل کلام کا یہ ہے کہ نہیں ہی واسطی مخالف ہماری کی کوئی حدیث صحیحہ اور ضعیفہ  
الاباطیل اما التعمیل <sup>لفظ</sup> الاحادیث الصحیحۃ المرحجۃ اس پر عن ابی ہریرہ  
اباطیل کی ماسدہ تعمیل کا خلاف حق واسطی ہی کہ وہ مخالف احادیث صحیحہ مرجحہ کے روایت ہی ابی ہریرہ سے  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابرح و ابا الصلوۃ فان شدة  
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زیادہ ہو کرے تو ابراہیم بن ہریرہ کیونکہ شدت  
الحرم فی جہنم وقال الترمذی فی الباب عن ابی سعید و ابی ذر و ابی موسیٰ و  
گرمی کی بہا پڑنے سے ہی اور کہا ترمذی نے کہ اس باب میں ہی مروی ہے ابی سعید اور ابی ذر و ابی موسیٰ  
ابن عمر و ابن عباس و انس و المغیرہ و صفوان و حدیث ابی ہریرہ حدیث  
ابن عمر اور ابن عباس و انس اور مغیرہ اور صفوان سے اور حدیث ابی ہریرہ کے حدیث  
حسن صحیحہ انتہی فذلک الحدیث يدل علی انه متاخر من حدیث التعمیل کہا  
حسن صحیح ہی تمام ہوا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ حدیث ابراہیم کی متاخر ہے حدیث تعمیل سے  
هو مدلول الامر کہا دل علیہ حدیث ابی ذر قال اذن مؤذن رسول اللہ صلی اللہ  
وہ مدلول امر کا ہی جیسا کہ دال میں اس پر حدیث ابی ذر کے کہ کہا اذان ہی مؤذن رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم للظہر فقال ابرح ابرح انتظر انتظر فان شدة الحر من فی جہنم فاذا  
علیہ وسلم کی واسطی ظہر کے پس فرمایا حضرت نے کہ ہند اگر ہند انتظاری و انتظاری تنگی کیونکہ شدت گرمی کی بہا پڑنے سے  
اشتد الحر فابرح و اعن الصلوۃ متفق علیہ و فی روایت ابی داؤد ترقال ان  
شدت گرمی کی تو ہند کی میں ہر مؤرخان یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ابی داؤد میں ہی ہر فرمایا کہ

اباطیل



شدۃ الحر من فیہ جہنم فاذا استند الحرفان واما لصلاة لان المؤمن لما  
شدت گرمی کی بہا پ دو رخ کی سی ہی پس جبکہ مو شدت گرمی کی تو ہندک میں پڑھو نماز کیونکہ ہر گاہ کہ اذان ہوئی  
اذن وفق حکمہ السابق بالتعجيل امرہ بالابدان دفکان حکم التعجيل منسوخا  
موافق حکم تعجيل کے تو حکم کیا اسکو ساتھ ابراد کے پس ہوا حکم تعجيل نماز کا منسوخ  
بذلک الحدیث ایضاً دل علیہ ما اخرج عن المعین بن شعبہ قال کنا  
ساتھ اس حدیث کے اور یہی دلالت کرتی ہی اس پر وہ حدیث کہ مروی ہی سفیر بن شعبہ سی کہ کہا تھی ہم  
نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهاجرة ثم قال لنا ابرو  
نماز پڑھتی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاجرہ میں فرمایا کہ ہند کی وقت  
بالصلوة فان شدۃ الحر من فیہ جہنم رواہ الطحاوی وابن ماجہ  
پڑھو نماز کیلئے کہ شدت حرارت کی دو رخ سے ہے روایت کیا اسکو طحاوی اور ابن ماجہ نے  
ہما ذکر ان احادیث ابراد متاخرۃ من احادیث التعجيل وکان اصحاب رسول الله صلى الله  
ان حدیثوں ہی کہ حدیثیں ابراد کی سچی ہیں حدیثوں تعجيل سے اور تہی اصحاب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم یتبعوا الاحیاء فالاحیاء من امر صلی اللہ علیہ وسلم کما مرواخرج عن  
علیہ وسلم کے اختیار کرتے اخیر پس اخیر کو امر آنحضرت صلعم سے جیسا کہ گذرا اور روایت ہے  
ان کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرو بالصلاة واذا كان  
السر سہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مو تی گرمی تو ہندک میں پڑھتی نماز اور جبکہ مو تی  
البرد عجل واه السنائی وخرج عن انس بن مالك كان رسول الله صلى  
سردی تو اول وقت میں پڑھتی نماز روایت کیا ہکونائی فی اور روایت ہی انس سی کہ تہی رسول خدا صلی  
الله عليه وسلم اذا استدل البر بکبر بالصلاة واذا استند الحر ابرو بالصلاة  
اللہ علیہ وسلم جبکہ زیادہ مو تی سردی تو اول وقت پڑھتی نماز اور جبکہ مو تی زیادہ گرمی تو ابرو میں پڑھتی  
رواہ البخاری فی کتاب الجمعة فہذہ الاحادیث القولية والفعلية تدل  
روایت کیا اسکو بخاری فی کتاب جمعة میں پس یہ احادیث قولیہ اور فعلیہ دلالت کرتی ہیں



علی استحب ابراہاد فی الخرو علیہ جمہور العلماء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

استحب ابراہاد پر گرمی میں اور اسی پر ہی جمہور علما کا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم من بعدہم قال لامام النووی الشافعی فی شرح مسلم فی باب استحب

علیہ وسلم کیسے اور جو بعد اؤ کی ہیں کہا امام نووی شافعی المذہب نے شرح مسلم کے باب استحب

الابراد بالظہر والصحیح استحب ابراہاد و بہ قال جمہور العلماء وهو المنصوص

الابراد بالظہر میں کہ صحیح استحب ابراہاد کا ہے اور یہی مذہب جمہور علما کا اور یہی منصوص

للشافعی بہ قال جمہور الصحابة لکثرة الاحادیث الصحیحة فیہ المستحالة

امام شافعی سی اور یہی قول ہی جمہور صحابہ کا واسطی کثرت احادیث صحیحہ کے اس ابراہاد میں کہ مستحکم ہیں

علی فعلہ وامرہ فی مواطن کثیرة من جماعة الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم

فضل آنحضرت پر مواضع کثیرہ میں مروی ہیں جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تمام ہوا

فکان حدیث ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما

ہیں ہوئی حدیث ابی ہریرہ کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانتی لوگ جو قدر

فی النداء والصف الاول ثلث لم یجدوا الا ان یتہموا لاستہموا ولو یعلمون

اذان میں اور صف اول میں پہنچتی اسکو سوای قرعہ کے تو البتہ قرعہ داتے اور اگر جانتے

ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمة والصبی لاتوہما ولو

جو قدر ثواب کا ہی تہجیر میں تو البتہ سبقت کرتی طرف اؤ کی اور اگر جانتی جو قدر ثواب کا ہی عشا اور صبح

حبوا متفق علیہ مؤلا بان المراء من التہجیر وقت الظہر بدلیل احادیث

گہنی پر حکمران وایت کیا اسکو بخاری سلم فی مادل ہی راہین طور کہ مراد تہجیر سی وقت ظہر کا ہی حکم احادیث

الابراد وبدلیل ان عبد اللہ بن رافع بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابراہد کے اور حکم سہات کی کہ عبد اللہ بن رافع نے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

سال باہر یقی الذی ہو حامل ذلک الحدیث و حدیث ابراہاد عن رسول اللہ

سوال کیا اوس ابو ہریرہ کو جو حامل اس حدیث تہجیر و حدیث ابراہاد کا ہے رسول خدا



صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روایت کیا

صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الصلوة فقال اخبرك فصل الظهر اذا كان  
 ظلك مثلك والصر اذا كان ظلك مثليك الحديث واه مالك وغيره صحت  
 ظل تیری مثل تیری اور بڑھ غار عصر کے جبکہ ہو جای ظل تیری دو مثل تیری آخر حدیث تک روایت کیا  
 الكلام في وجه الترجيح ان احاديث الابرار دالة على انها متاخرة من احاديث  
 كلام کا وجہ ترجیح میں یہ ہے کہ احادیث ابراؤ کی دال ہیں اس پر کہ وہ احادیث ابراؤ کی متاخرین احادیث  
 التعجيل قوية لكونها مستتملة على الامر ومؤيدة بعمل جمهور الصحابة الذين  
 تعجيل سے اور قوی ہیں واسطی ہونی احادیث ابراؤ مثل امر آنحضرت پر اور مؤید ہیں تھا عمل جمہور صحابہ کے وہ صحابہ کہ  
 كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانوا يتبعون الاخير فالاحير من  
 ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہی اختیار کرنے والے امر اخیر کو پس اخیر کو  
 امره صلى الله عليه وسلم رواه مسلم ثم لا يخفى على احد ان النووي شافعي  
 امر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کیا اس کو مسلم نے پہر پوشیدہ نہ ہے کسی پر کہ نووی شافعی  
 المذهب بين حد الابرار بان الابرار ان يؤخر بحيث يحصل للميطان ظل  
 المذهب بیان کیا حد حصول ابراؤ کے باین طور کہ ابراؤ تاخیر کرنا ہے ہاں یہ طور کہ حاصل ہو جائی اور نہ کی نہی  
 عيشون فيه ويتناقض الحراستى فلا يخفى على احد ان ذلك المعنى لم يحصل  
 کہ حلین لوگ اس میں اور نوٹ جای گرمی تمام ہوا پس نہیں پوشیدہ کسی پر کہ یہ معنی حد ابراؤ کی نہیں حاصل ہوگی  
 الا بعد المثل لان تناقض الحرق تكسر لم يحصل لا بعد المثل وهو المولى  
 مگر بعد المثل ہو نیکی کیونکہ ٹوٹا گرمی کا اور ٹکسرا و سکا نہیں حاصل ہوتا مگر بعد المثل ہو نیکی اور یہ حد ابراؤ  
 بحديث الى هريقة وحديث الى روح حديث الجملة المعترضة والاتباع بالاحاديث  
 ساتھ حدیث ابی ہریرہ کے اور حدیث ابی ذر کے اور حدیث جہد معترضہ کے اور اتباع بالا احادیث  
 اولی من اتباع الراى وكلام صاحب الهدایہ يدل على قلنا ه حيث استدلى على  
 اولی اتباع فقط راہی کیسی اور کلام صاحب ہدایہ کے دال ہی اس پر کہ جو ہم نے کہا کہ حد ابراؤ کی مثل ہی کیونکہ دلیل

اس کا مطلب یہ ہے

یہ حدیث صحابہ کی ہے



الظہر بعد مثل احادیث الابرار وهو الامام في نقل مذهب ابا الجهم فلمخالفة

وقت ظہر پر بعد مثل کی احادیث ابراہ کو اور وہ صاحب مذہب امام ہی نقل مذہب ابو حنیفہ میں امام جمع کا خلافت

الاحادیث المرحجة اخرج عن ابی قتادة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما

احادیث مرجحہ کے روایت ہی قتادہ ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار

انه ليس في النوم تفریط اما التفریط على من لم يصل حتى يحیی وقت الصلوة الاخر

کہ نہیں نوم میں تقصیر سوائے اسکی نہیں کہ تقصیر اوپر اس شخص کے کہ نہ پڑ ہی نماز حتی کہ آجاوی وقت نماز دوسرے

رواہ مسلم وغیرہ من اهل الحديث فذلك الحديث الصحيح القولي الذي ارشده

روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ فی اہل حدیث سے پس یہ حدیث صحیح قوی کہ ارشاد کیا

به صلى الله عليه وسلم حال كونه على السفر صريح في ان من لم يصل الصلوة حتى

ساتھ اسکی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں کہ جو شخص کہ نہ پڑ ہی نماز حتی کہ

يحيي وقت الصلوة الاخرى فهو مفطر واخرج عن عبد الرحمن بن حنبل مع عبد

آجاوی وقت نماز دوسری کا وہ تقصیر و اسے اور روایت ہی عبد الرحمن سی کہ نکلا میں ساتھ عبد

الملة ثم قد مناجعا فضلى الصلوتين كل صلوة وحدها باذان واقامة و

طرف گم کی پہر آ سی ہم مزدلفہ کو پس پڑہیں عبد اللہ دو نمازین کہ ہر نماز کیلی کیلی ساتھ اذان اور اقامت کے

العشاء بينهما ثم صلى الفجر حين طلع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه

کہا یا طعام در میان دو نمازوں کی پہر پڑ نماز کو جبکہ چکی فجر پر کہا عبد اللہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال ان هاتين الصلوتين حوائتا عن وقتها في هذا المكان المغرب و

وسلم نے فرمایا کہ یہ دو نمازین پیری گئی ہیں اپنی وقت سی اس مکان میں یعنی نماز مغرب اور

صلوة الفجر هذه الساعة رواه البخاري في صحيحه في كتاب المتناسك فذلك

نماز فجر اس ساعت روایت کیا اسکو بخاری فی اپنی صحیح کی کتاب المتناسک میں پس یہ

الحديث الصحيح القولي المتأخر من جميع احاديث لسبق اذ ارشده به صلى

حدیث صحیح قوی جو تاخری سب احادیث سفر کے سے اسو سب ارشاد کیا تھا اسکی



اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع الکائنة فی السنة العاشرة من الهجرة صریح فی ان  
 اللہ علیہ وسلم نے حجت الوداع میں جو تہی برس و سوین میں ہجرت سے صریح ہے اس میں  
 صلوٰۃ المغرب پڑھنے سے قبل عن وقتہا الا فی هذا المكان فان لک صریح فی ان رسول  
 کہ صلوٰۃ مغرب نہیں پڑھی گئی اپنی وقت سے مگر اس مکان میں نہ دفعہ میں پس یہ صریح ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ بین الصلوتین فی وقت الصلوٰۃ الاخریٰ خارج  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع کیا درمیان دو نماز کے وقت نماز دوسرے میں اور روایت  
 عن عبد اللہ بن مسعود کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لوقتہا  
 عبد اللہ بن مسعود سے کہ ہمیشہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے سر نماز اپنی وقت میں  
 الجمع و عرفات رواہ الشافعی فی سنتہ فی کتاب المناسک و اخرج عن عمر  
 سوای نوافلہ اور عرفات کے روایت کیا اسکو شافعی نے اپنی سنن کی کتاب المناسک میں اور روایت ہی عمر  
 بن الخطاب انہ کتب فی الافاق یہاں ان یجمعوا بین الصلوتین و یخبرہما ان  
 بن خطاب سے کہ لکھ بیجا اطراف و جواب میں ہر حکم کی طرف کہ منع کری او کو جمع کرنی دو نماز سنی وقت واحد میں اور  
 الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر رواہ الامام محمد فی موطا  
 جمع کرنا دو نماز کا وقت واحد میں گناہ کبیرہ کبائر سے بگاڑ روایت کیا اسکو امام محمد نے اپنی موطا میں  
 فذلک الحدیث وان کان قول عمر بن الخطاب لکنہ فی حکم المرفوع کما فی اصول الحدیث  
 پس یہ حدیث اگرچہ قول حضرت عمر بن خطاب کا ہی لیکن وہ حکم مرفوع میں ہی جیسا کہ ہی اصول حدیث میں  
 و اخرج عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤخر الظہر  
 اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی تاخیر کرتے ظہر کے  
 و یجعل العصر و یؤخر المغرب و یجعل العشاء فی السفر رواہ احمد قال محمد بن یوسف  
 اور تعجیل کرتے عصر کے اور تاخیر کرتے مغرب کے اور تعجیل کرتے عشاء کے سفر میں روایت کیا اسکو احمد کہ محمد  
 الشافعی فی کتابہ المشہور سیرۃ الشافعی رواہ احمد رجال الثقاۃ انتہی و اخرج  
 شافعی نے اپنی کتاب مشہور سیرت شافعی میں روایت کیا اسکو احمد فی ساتھ رجال الثقاۃ کے تمام ہوا اور روایت

حدیثی



عن عبد الله بن عباس قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة

عبد الله بن عباس سی کہ نماز پر ہی مبنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنیہ میں

ثمانيا جميعا وسبعاً جميعاً آخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء

آٹھ رکعت جمع کر کے اور سارے جمع کر کے بایں طور کہ تاخیر کی ظہر کے اور تعجل کے عصر اور تاخیر کی مغرب کے اور تعجل کے عشاء

رواه النسائي هذه الأحاديث نزل على منعه لجمع بين صلوئين في الوقت الواحد

روایت کیا اسکو نسائی نے بس یہ احادیث دال ہیں اور منع کرنی جمع صلوئین کے وقت واحد میں

وعلى ان المراد من الجمع الصلوى لا المعنوى وبه قال أبو حنيفة وأصحابه الحسن

اور اس پر کہ مراد جمع سی جہان کہیں واقع ہوئی ہی جمع صوری ہی جمع معنوی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور اصحاب

البصري وأبو هريرة النخعي وسفيان الثوري والاسود وعلقمة ومكحول والليث

بصری اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور اسود اور علقمہ اور مکحول اور لیث

بن سعد وعمر بن دينار وعمر بن عبد العزيز وعنه وهو قول عمر بن الخطاب

بن سعد اور عمرو بن دينار اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ کا اور یہی ہی مذہب عمر بن خطاب

وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس وسعد بن ابی

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور سعد بن ابی

وقاص وغيرهم حتى أقرب ابن حزم الظاهري الذي هو امام مصنف المعيار

وقاص وغیرہم کا حتی کہ اسکا اقرب کیا اوس ابن حزم ظاہری نے جو وہ امام مصنف معیار رکھے

وعنه المحدثين وصفوه المحققين عنده كما في معياره حيث قال في المجلي

اور عمدہ محدثین اور برگزیدہ محققین کا ہے نزدیک مصنف معیار کے جیسا کہ مذکور ہے معیار اوسکی میں

لكن نرى الجمع بان يؤخر الظهر الى اخر وقتها فنذا في وقتها وسيلم منها

لیکن نری الجمع بان یؤخر الظہر الی آخر وقتہا فنذا فی وقتہا وسیلیم منہا

وقد دخل وقت العصر فيؤذن للصلاة ويصلي في وقتها ويؤخر المغرب

اور داخل ہوا وقت عصر کا بس اذان دی جائے عصر کی اور تکبیر جائے اور پھر جائے وقت اوسکی میں اور تاخیر کجائے



کذلك الى اخر وقتها ويكبرها في وقتها ويسلم منها وقد دخل وقت العشاء  
 اسی طرح آخر وقت تک اور تکبیر کہی جائی اوسلی وقت میں اور سلام پیرا جائی اوس ہی دخل ہو جائے  
 فیون و یقام ویصلی العشاء فی وقتها فقد صح به العلم موافقة للاحادیث کھا  
 پس اذان دی جائی اور تکبیر کہی جائی اور پڑھی جائی عشاء اپنی وقت میں پس تحقیق صحیح ہوا ساتھ عمل اس میں کہ انوقت  
 وموافقة لنفس الحق ان تودی کل صلوة فی وقتها ولم یقل عن احد من

اور موافق ہوا نفس حق کو باین طور کہ ادا ہوئی ہر نماز اپنی وقت میں اور نہیں ہے منقول کسے  
 الصلابة صفة الجمع الذي يراة مالك والشافعي انتهى فحاصل وجه الترجيح

صحیح ہے صفت اوس جمع کی کہ قائل ہوا مالک اور شافعی تمام ہوا پس حاصل وجہ ترجیح کا  
 ان احادیث لک الباری التي فيها اصف الجمع المعنى ليس شأنها ان تعارض هذه الاحادیث  
 یہی ہے کہ جن میں صفت جمع معنوی کے ہے نہیں شان اونکا کہ معارض ہوا ان احادیث  
 الصیحة القویة لان بعضها مضطر كاحادیث ابن عمر وبعضها مدرج

صحیحہ قویہ کو کیونکہ بعض اونکا مضطرب ہے جیسا کہ احادیث ابن عمر کے اور بعض اونکا مدرج ہے  
 كاحادیث الزهري وبعضها ضعيف كاحادیث الباقية مع فهم الراوی لا الخاف  
 جیسا کہ احادیث زہری کی اور بعض اونکا ضعیف ہے جیسا کہ احادیث باقیہ باوجود اسکی کہ وہ احادیث  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مختصر ما في كتابنا الاربعين واما مسنده

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ مختصر اوسکا ہی جو مذکور ہے کتاب چاروی اربعین میں امام سند  
 القلبین فلو كانها مع مخالف الاحادیث الصیحة القویة المرجحة مبنية علی  
 قلبین کا خلاف حق ہوا طے ہی کہ باوجود مخالفت احادیث صحیحہ قویہ مرجحہ کے بننے ہے اوس

حدیث ضعیف کا لایحیہ بہ باتفاق المحدثین لان مدار ذلك الحديث علی محمد  
 حدیث ضعیف پر کہ غیر مقبول ہے باتفاق محدثین کے کیونکہ مدار اس حدیث کے محمد  
 بن ابي بن محمد بن جعفر و علی ابی اسامة عن ولید بن کثیر عن محمد بن جعفر  
 بن اسحق عن محمد بن جعفر اور ابواسامة عن ولید بن کثیر عن محمد بن جعفر

و یصلی العشاء

پس اذان دی جائی

ساقطین ہوا دی جائی احادیث

اوچ

بہ

بہ



وکلو احد منہما مدرس وحدثہما ذلک معنعن وحدثہما مدرس لمعن عن غیر  
 اور ہر واحد ان دونوں کا مدرس ہی اور حدیث ان کی پہلے معنعن ہی یعنی ساتھ عن کی اور حدیث مدرس معنعن غیر  
 مقبول باتفاق المحدثین اما الاول فقال الترمذی ثنا ہناد ثنا عبدہ وقل ابن ماجہ  
 مقبول ہی باتفاق محدثین کی اما اول کہا ترمذی نے حدیث کی حکو ہناد نے اور انکو عبدہ اور کہا ابن ماجہ  
 ثنا ابوبکر بن الخلد الباہلی ثنا یزید بن ہارون وقال ابوداؤد ثنا موسی بن  
 حدیث کی حکو ابوبکر بن خلد باہلی نے اور انکو یزید بن ہارون نے اور کہا ابوداؤد نے حدیث کی حکو موسی بن  
 اسماعیل ثنا حماد وح حدثنا ابوکامل ثنا یزید بن عیینہ بن زریع کلہم عن محمد بن  
 اسماعیل نے اور انکو حماد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ ہر حدیث کی حکو ابوکامل نے اور انکو یزید بن عیینہ بن زریع نے ان سب نے  
 اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر قال  
 اسحاق سی وہ محمد بن جعفر بن زبیر سے وہ عبد اللہ سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا  
 الحدیث ولم یخرجہ الشیخان والنسائی واما الثانی فقال ابوداؤد ثنا محمد بن  
 آخر حدیث تک اور سنن روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور نسائی نے واما کہ کہا ابوداؤد نے کہ حدیث کی حکو  
 العلان و عثمان بن ابی شیبہ اور حسن بن علی وغیرہ نے اور کہا نسائی نے کہ خبر دی حکو  
 الحسن بن حریث المروزی کلہم قالوا ثنا ابواسامہ عن الولید بن کثیر عن محمد بن  
 حسن بن حریث المروزی ان سب نے کہا کہ حدیث کی حکو ابواسامہ وہ ولید بن کثیر سی وہ محمد بن  
 جعفر بن الزبیر عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر قال  
 جعفر بن زبیر سے وہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا  
 الحدیث ولم یخرجہ الشیخان والترمذی وابن ماجہ واما کون کلو احد منہما  
 آخر حدیث تک اور سنن روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ہونا ہر واحد ان دونوں کا  
 مدرسا فقال ابن حجر العسقلانی فی التقریب محمد بن اسحاق بن یسار المدرس  
 مدرس کہا ابن حجر عسقلانی نے تقریب میں کہ محمد بن اسحاق بن یسار مدنی صادق



مدلسی بالقدر والتشیع من صفار الطبقة الخامسة فأت سنة خمسین و  
 مدس ہی رمی کیا گیا ساتھ قدر اور تشیع کے صفار طبقہ خامسہ ہی فوت ہوا سنہ دیکھ سو میں  
 مائتہ وحماد بن اسافہ القرشی ابواسامہ مشہور بکثرتہ ثقہ ثبت بما دلس وکان  
 اور حماد بن اسامہ قرشی ابواسامہ مشہور ہے ساتھ کثرت کے ثقہ ثبت ہے لہذا اوقات تدلیس ہی تو تھا  
 باخرہ یحدث من کتب غیرہ من کبار الطبقة التاسعة فأت سنة احدى وثمانین  
 آخر میں حدیث کرنوالا کتب غیر سے کبار طبقہ تاسعہ سے ہے فوت ہوا ایک میں  
 انتہی فکونہ رمی بالقدر والتشیع وکونہ باخرہ یحدث من کتب غیرہ جرح اخر  
 تمام ہوا پس ہونا ولسکاری بالقدر والتشیع اور ہونا اوسکا باخرہ یحدث من کتب غیرہ جرح اخر ہے  
 بعد لتالیس کذلک الولید بن کثیر المخذومی المدنی برای الخوارج من  
 سواہی تدلیس کے اور اس طرح ولید بن کثیر مخذومی مدنی رمی کیا گیا ہے تہہ اعتقاد مذہب ارج کے  
 السادسة كما في التقريب لا يقبل ان يكون وليد بن كثير بن سنان لانه من  
 طبقہ سادسہ ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اور نہیں ہو سکتا کہ ہو وہ ولید بن کثیر بن سنان اسواسطی بیہ ولید بن کثیر  
 رجال الترمذی فقط واما كون حديث المدلس المعنعن لا يحجة به بالاتفاق فقال  
 رجال ترمذی ہی ہی فقط اور ہونا حدیث معنعن مدلس کا غیر مقبول بالاتفاق پس کہا  
 الامام النووي في شرح مسلم في باب التهم عن اكل الثوم والبصل والتفقوا على ان  
 امام نووی فی شرح مسلم کے باب التہم عن اكل الثوم والبصل من تتفق ہوی میں اہل حدیث  
 المدلس لا يحجة بعنونه انتہی فقد علم فما ذكر ان حديث القلتين غير مقبول  
 کہ مدلس غیر مقبول ہی حدیث معنعن او کی تمام ہوا پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ حدیث قلتین غیر مقبول ہے  
 باتفاق المحدثين ومع ذلك ضعفه جماعة من المحدثين قال الامام الزيلعي  
 باتفاق محدثین کی اور باوجود اسکی ضعیف کیا اسکو جماعت محدثین فی کہا امام زیلعی نے  
 في تبين الحقائق شرح كثر الدقائق ضعفه جماعة من المحدثين انتہی قال  
 تبیین الحقائق شرح کثر الدقائق میں کہ ضعیف کہا اسکو جماعت محدثین نے تمام ہوا اور کہا

سنان

جامع الحديث وجماعته  
 جامع الحديث وجماعته  
 جامع الحديث وجماعته



فی فتح القدير والبحر الرائق والكبيری هذا حديث ضعيف ومن ضعفه الحافظ بن  
 فتح القدير اور بحر الرائق اور كبيری میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے بعض اہل حق ثن کا جنہوں نے اسکو  
 عبد البر والقاضي اسماعيل بن اسحاق وابوبكر بن العربي المالکي انتہی وقال  
 عبد البر مالکی اور قاضی اسماعیل بن اسحاق مالکی اور ابوبکر بن عربی مالکی ہیں تمام ہوا اور کہا  
 فی الهدایة وضعفه ابو داؤد انتہی وعقد البخاری فی صحیحہ باب خلا وحديث  
 ہدایہ میں کہ ضعیف کیا اسکو ابو داؤد نے تمام ہوا اور منعقد کیا بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں باب خلا وحديث  
 القلتین متکفیا بقول زرہری فقال باب ما يقع من التجار في السمن والماء و  
 قلتین کی فقط بقول زرہری کی پس کہا باب ہی اور نہ خبر دیکھا جو بڑی ہیں تجارات میں غن  
 قال زرہری لا بأس بالماء فالمرغیر طعم اور یحی اولون انتہی وعقد مسلم  
 کہا زرہری نے کہ نہیں خوف ساتھ پانی کی جتنک نہ تنفیر موزہ یا بویارنگ تمام ہوا اور منعقد کیا مسلم  
 فی صحیحہ باب ن البسملة آية من كل سورة بحديث المختار بن الفلفل فقط  
 اپنی صحیح میں باب بسم اللہ آیت ہی ہر سورہ سے فقط ساتھ حدیث مختار بن فلفل کے  
 مع انه ليس من الثقات وله اوهام كما في لتقريب لم يعقد باب حديث القلتين  
 باوجود اسکی وہ نہیں ثقات سی کیونکہ وہ صاحب اوہام کا ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اور نہ منعقد کیا باب  
 فقد علم من ذلك ان حديث القلتين عنده هؤلاء الائمة المحدثين ضعيف  
 پس معلوم ہوا ان بابون کی منعقد کرنی سی کہ حدیث قلتین کے نزدیک ان ائمہ محدثین یعنی زرہری و بخاری اور مسلم کے  
 وقال فی فتح القدير والبحر الرائق والكبيری والكفاية شرح الهداية والاطر  
 اور کہا فتح القدير اور بحر الرائق اور كبيری اور کفاية شرح ہدایہ اور صراط  
 المستقیم شرح سفر السعادة وشرح مشکوة المشیخ عبد الحق الدهلوی غار  
 مستقیم شرح سفر سعادت اور شرح مشکوة شیخ عبد الحق دہلوی کے وغیرہ میں  
 قال علی بن المدینی ان حدیث القلتین لم یثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 کہ کہا علی بن مدینی نے کہ حدیث قلتین کے نہیں ثابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم



انتهى وقال الشافى في شرح الدر المختار اما تقديره بالقلتين كما قاله الشافى  
 تمام ہوا اور کہا شافى نے شرح در المختار میں لکھتے ہیں تقدیر پانی کی ساتھ قلین کی جیسا کہ کہا اوکو  
 حدیث غیر ثابت کہا قالہ علی بن المدینی وضعہ الحافظ ابن عبد البر وغیرہ  
 وہ حدیث غیر ثابت ہی جیسا کہ کہا علی بن مدینی نے اور ضعیف کیا اوکو حافظ ابن عبد البر وغیرہ نے  
 واطال الكلام عليه في الفقه والبحر وغيرهما من المطولات انتهى وهو من أئمة  
 اہل الحدیث کئی اس پر فتح القدیر اور بحر الرائق وغیرہ مطولات میں تمام ہوا اور علی بن مدینی ائمہ  
 اہل الحدیث استاذ البخاری قال فی التقریب علی بن المدینی ثقة امام اہل اہل  
 اہل حدیث سی ہی اور استاد بخاری لگا کہا تقریب میں کہ علی بن مدینی ثقہ سی اور امام سی اہل اہل  
 عصرہ بل حدیث علاہ حتی قال البخاری ما استصغرت نفسي لاعدته انتهى و  
 عطر بنی کا ساتھ حدیث اور جرح قدح حدیث کے حتی کہ کہا بخاری نے کہ نہیں پہنچتا ہوں میں نفس بنی کو گزر دیکھ  
 قال فی البحر الرائق وقد ألقم الحافظ عالم العرب العباس ابن تيمية في تضعيفه  
 کہا بحر رائق میں کہ نہایت کلام کئی حافظ عالم عرب ابو العباس ابن تیمیہ نے جرح تضعیف حدیث قلین کے  
 وقال يشبه ان يكون الوليد بن كثير غلط في رفع هذا الحديث وعزوه الى  
 اور کہا کہ لائق سی کہ ہو ولید بن کثیر سے غلطی مرفوع کرنے حدیث میں اور منسوب کرنے اس حدیث کے  
 ابن عمر فانه دائما يفتي الناس ويحدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم والذي واه  
 ابن عمر کے کیونکہ وہ ابن عمر ہمیشہ رہا فتویٰ دیتا لوگوں کو اور حدیث کرتا اونکو آنحضرت صلعم سے اور جو کچھ کہ  
 معروف عند اهل المدينة وغيرهم لاسيما عند سالم ابنه ونافع مولاہ ولم يرو  
 مشہور معروف ہی نزدیکی اہل مدینہ وغیرہ کے خاص کر نزدیک سالم کی جو بیٹا اوکا ہے اور نافع جو غلام اوکا  
 عنه لاسالم ولا نافع ولا يعلى به احد من علماء المدينة فقال كيف تكون هذه  
 ابن عمر سی نہ سالم فی اور نہ نافع فی اور نہ علی کیا تھا اوکی کسی شخص فی علماء مدینہ سے کہا ابن تیمیہ کہ کیونکر ہو جیتے قلین کے  
 سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عموم البلوى بها ولا يثقلها احد من اصحابه  
 سنت رسول خدا صلعم علیہ وسلم کے باوجود عموم بلوی کے تھا اس لئے کہ اور نہیں روایت کیا اوکو کسی شخص نے

تمام ہوا

تمام ہوا

روایت ابن عمر

اور نہیں روایت ابن عمر



ولا التابعين لهم بأحسن الأرواية فمختلفة مضطربة عن ابن عمر ولم يعمل بها أحد  
 اور نہ تابعین اصحاب آنحضرت بالا حسن مگر ایک روایت مختلفہ مضطربہ ابن عمر سے اور نہیں عمل کیا ساتھ کسی شخص نے  
 من اهل المدينة ولا اهل البصرة ولا اهل الشام ولا اهل الكوفة واطال الكلام  
 اہل مدینہ سی اور نہ اہل بصرہ سی اور نہ اہل شام سی اور نہ اہل کوفہ سے اور بہت کیا کلام کو

بما لا يحتل هذا الموضوع انتهى ومع ذلك نه مضطرباً نه روى مرة بلفظ  
 کہ نہیں گنجائش رکھتا اسکی یہ موضع تمام ہوا اور باوجود اسکی وہ مضطرب ہے کیونکہ روایت کے الفاظ ساتھ  
 قلتین ومرة بالتشكيك ومرة بلفظ اربعين قلة اما الاول فلما مر من الترتيب  
 قلتین کی اور ایک بار ساتھ شک کے اور ایک بار بلفظ اربعین قلة کے اما اول یعنی روایت قلتین کے ساتھ کہ را  
 وغیره واما التانی فقال ابن ماجة في سننه حدثنا علي بن مهشل ثنا وكيع حدثنا  
 وغیرہ سے اما تانی یعنی روایت شک کے کہا ابن ماجہ اپنی سنن میں کہ حدیث کہی حکو علی بن محمد فی اوکو وکیع نے اوکو  
 حماد بن سلمة عن عاصم بن المنذر عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن ابيه  
 حماد بن سلمہ فی وہ عاصم بن منذر سی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ باب ابی سے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الماء قلتين او ثلثا لم نجسه شيء  
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ سو پانی قلتین یا تین قلة کی تو نہیں نجس کرتی اور  
 قال ابو الحسن ثنا ابو حاتم ثنا ابو الوليد وابو سلمة وابن عاصم القشيري قالوا  
 کہا ابو الحسن فی کہ حدیث کی حکو ابو حاتم فی اوکو ابو الولید اور ابو سلمہ اور ابن عاصم القشیری قالوا

انبانا حماد بن سلمة قد ذكر في نسخة اخرى واسناده ليس و ن حديث القلتين في القوة  
 کہ خبر دی حکو حماد بن سلمہ فی سب سے کہ کیا نحو اسکی تمام ہوا اور اسناد اس حدیث کا نہیں کم حدیث قلتین کے قوت میں  
 فان علي بن مهشل هو علي بن مهشل الطنافسي ثقة عابد من العاشرة ووكيع بن الجراح  
 کیونکہ علی بن محمد وہ علی بن محمد طنافسی سے ثقة عابد ہے طبقہ عاشرہ سے اور وکیع بن جراح  
 الكوفي ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة وحماد بن سلمة البصري ثقة عابد  
 کوفی ثقة حافظ عابد کبار التاسعة سی ہی اور حماد بن سلمہ بصری ثقة عابد ہے

وہ تالیفات صحیح حدیث قلتین از جامعہ صراط



وتغير حفظه باخرى روى عنه اصحاب الصحاح الستة من الثامنة وعاصم بن المنذر  
 او متغيره لم يلاحظ او سكا آخر امرين روى عنه من اولى اصحاب صحاح شعبة طبقة ثامنة صحبه اور عاصم بن منذر  
 صدوق من الرابعة وابو الحسن بن سلمة هو ابو الحسن بن سلمة القطان جامع  
 صادق طبقة رابعة سے ہے اور ابو الحسن بن سلمہ وہ ابو الحسن بن سلمہ قطان جامع  
 هذا الكتاب ابن ملحة وابو حاتم هو محمد بن ادريس ابو حاتم الرازي احد الحفاظ  
 اس کتاب ابن ماجہ کا ہی اور ابو حاتم وہ محمد بن ادريس ابو حاتم رازی احد حفاظ حدیث کے  
 من الحادية عشر ابن عائشة هو عبد الله بن محمد بن عائشة ثقة جواد من كبار  
 طبقہ گیارہویں میں سی اور ابن عائشہ وہ عبد اللہ بن محمد بن عائشہ ثقہ مضبوط اور وہ کبار  
 العاشرة كل ذلك في التقريب انما وصفنا على بن محمد بالطائفة لانه قال ابن ماجه  
 طبقہ عاشرہ سی ہی کل سکا مذکور تقریب میں انما وصفنا علی بن محمد کو ساتھ طائفہ کے اسوئے کہ کہا ابن  
 في كتابه مراراً حدثنا على بن محمد الطائفة حديثاً وكيع واما الثالث فقال المشيخ  
 کتاب میں بار بار حدیث کی ہوئی بن محمد طائفہ میں ہی او کو وکیع نے اما الثالث یعنی تیسری روایت ابن ماجہ کے  
 ابن الهيثم في فتح القدير وابن نجيم في البحر الرائق وابراهيم الحلبي في الكبرى  
 ابن ہائم فی فتح القدير میں اور ابن نجیم نے بحر الرائق میں اور ابراہیم الحلبي نے کبریٰ میں  
 روى الدارقطني وابن عدي والعقيلي عن القاسم بن عبد الله العمري عن محمد  
 کہ روایت کی دارقطنی اور ابن عدی اور عقیلی فی قاسم بن عبد اللہ العمري سی وہ محمد  
 بن المنذر عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الماء اربعين قلة  
 بن منذر سی وہ جابر سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا بلغ الماء اربعين قلة  
 فانه لم يحل الخبث وضعفه الدارقطني بالقاسم العمري عن ابن المنذر وذكر  
 تو وہ نہیں اویہا تا پیمتی کو اور ضعیف کیا او کو دارقطنی فی قاسم عمری کی جہت سی کوہ او ہی ابن  
 ان الثوري ومعه ابن راشد وروح بن القاسم روى عن ابن المنذر عن  
 کہ سفیان ثوری اور معہ ابن راشد وروح بن قاسم نے روایت کیا اسکو ابن منذر سے

۱۰

۱۱

عمری قاسم بن عبد الله

ابن المنذر عن جابر



عبد اللہ بن عمر موقوفاً ثرواً بآسناد صحیح من جهة روح بن القاسم عن ابن

وہ عبد اللہ بن عمر سی موقوف بہ روایت کیا دارقطنی فی ساتھ ہناد صحیح کی جہت روح بن قاسم سی وہ ابن

المنکدر عن ابن عمر قال اذا بلغ الماء اربعین قلۃ لم یغسلہ شیء واخرج روایت

منکدر سی وہ ابن عمر سے کہہا اوسنے جبکہ پونچھ پانی اربعین قلہ کو تو نہیں غسل کرتی اوسکو کوئی شیء اور تخریج کی

سفیان من جهة وکیع والی نعیم عنہ اذا بلغ الماء اربعین قلۃ لم یغسلہ شیء

سفیان ثوری کی جہت وکیع اور ابی نعیم کیسے وہ ابن منکدر سے وہ ابن عمر سی کہ جبکہ پونچھ پانی اربعین قلہ کو تو نہیں غسل کرتی اوسکو

واخرج روایتہ معہ عن جهة عبد الرزاق عن غای واحد عنہ واخرج عن ابی

اور تخریج کی دارقطنی سند روایت معہ عن رتہ جہت عبد الرزاق کسی وہ غیر واحد وہ ابن منکدر سے وہ ابن عمر اور روایت دارقطنی

ہریرۃ من جهة بشر بن السری عن ابی لہیعۃ قال اذا کان الماء اربعین قلۃ لا

ابو ہریرہ جہت بشر بن السری سی وہ ابن لہیعۃ کہہا ابو ہریرہ نے جبکہ پونچھ پانی قدر اربعین قلہ کا تو نہیں

یکل حبثا وقال لدارقطنی وخالفہ غیر واحد وروہ عن ابی ہریرۃ فقالوا اربعین

اوٹھتا پستی کو اور کہہا دارقطنی فی کہ مخالف ہو اسی میں روایت بشر بن سری عن ابی لہیعۃ کو غیر واحد اور روایت کیا

غریبا ومنہم من قال اربعین دلوا انتہی فلا یغفی علی احد ان روایتہ ابی ہریرۃ

غریبا اور بعض انکا لیتا ہے اربعین دلوا تمام ہوا پس پوشیدہ نہی کسی پر کہ روایت ابی ہریرہ کے

مرق بلفظ اربعین قلۃ ومرق بلفظ اربعین دلوا ومرق بلفظ اربعین غریبا تنبیہ

ایکبار ساتھ لفظ اربعین قلہ کے اور ایک ساتھ لفظ اربعین دلوا کے اور ایک ساتھ لفظ اربعین غریبا کے تنبیہ ہے

علی ان المراد من القلۃ المذكور فی حدیثنا دلوا الذی تفسیرہ العرب العرب

اسبر کہ مراد قلہ سے جو مذکور ہے حدیث ہماری میں دلوی کہ تفسیر اوسکے غریب ہے اور غریب

کما فی القاموس وغیرہ الذلوا العظیمۃ کان الروایات متفقۃ المعنی فکان

جیسا کہ قاموس وغیرہ میں ہے دلویا پس موئن سب روایتیں متفق معنی میں پس ہولی

حدیث ابی ہریرۃ معارضاً لحدیث القلتین وقال لقاضی مجاہد بن الشوکالی

حدیث ابو ہریرہ کی مخالف حدیث قلتین کی اور کہہا قاضی محمد بن شوکانی نے

لفظی سند روایت  
روایت  
خبر واحد ابو ہریرہ کہہا اور ابو ہریرہ



فی القوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعة حديثاً اذا كان المثل اربعين قلعة لم يحل

فوائد مجموعہ فی الاحادیث موضوعہ میں حدیث اذا کان المثل اربعین قلعة لم یحل

الحدث رواه ابن عدي عن جابر بن عوف قال لا يصح حذو فيه القاسم بن

الحديث روايت کیا ابن عدی عن جابر بن عوف سے کہ نہ صحیح حذو فیہ القاسم بن

عبد الله العمري واستدرك السيوطي فقال له طرق اخرى عن جابر بن

عبد الله العمري اور دربی ہوا ابن عدی کی جلال الدین سیوطی کہا اسی واسطی اس حدیث کی طرق اور میں جابر

قطي في سننه انتهى فذلك ايضا نصير روايته اربعين قلعة عن ابن عمر فذلك

دراستی فی اپنی سنن میں تمام ہوا پس یہ قول ہی مدد اور نصرت ہی روایت اربعین قلعة کیونکہ مروی ہی ابن عمر سے ہے

الاختلاف يوجب الاضطراب الحديث المضطرب ليس بحجة عند احد من المحدثين

اختلاف وجب کرتا ہی حدیث قلیتین کے مضطرب نہ ہو کو اور حدیث مضطرب نہیں حجت نزدیک کسی شخص کے اہل حدیث سے

ومع ذلك انه مشترك لان القلة تطلق على الحق العظيم والحجب العظيم والقوة

اور باوجود اکی وہ حدیث قلیتین کی حدیث مشترک ہی کیونکہ قلعہ بولا جاتا ہی اور پر گول بڑی کی اور کوی بڑی کے اشتراک

وعلى ما يستقله البعید وعلى ما يستتقي فيها بل الجار ايضا مختلفة بالصغر والكبر

اور اس پر کہ اونہا تا ہی او سکوا فہم یعنی یکہاں اور ڈول بڑی پر بلکہ گولین ہی مختلف ہیں صغرا اور کبر میں

حتى قال ابن خزم الظاهري امام مصنف المعيار في كتابه المحلى في باب حكم المياه

حتی کہ کہا خرم ظاہری نے کہ وہ امام مصنف معیار کا ہے اپنی کتاب محلی کے باب حکم المياه

والمایع والقلتان ما وقع عليه في اللغة اسم قلتيين صغيرتا ام كبرتاه ولا خلاف

والمایع میں کہ دو قلعہ وہ خیر ہیں جو واقع ہوئے بغت میں اسم قلیتین کا چھوٹی ہون یا بڑی ہون اور میں

في ان القلة التي تسع عشرة ارطال تسمى عند العرب قلعة وايضا قال لا شك ان

اسمیں کہ جو قلعہ گنجائش رکھتا ہو دس ارطال کے وہ نزدیک اہل عرب کے قلعہ ہی اور ہی کہا ابن خرم نے کہ ان

القلل صغار وكبار انتهى وقال في القاموس القلة بالضم الحجب العظيم والحجة

قلل صغیر وکبار انتہی وقال فی القاموس القلة بالضم الحجب العظیم والحجة

قلل چھوٹی اور بڑی ہوتی ہیں تمام ہوا اور کہا قاموس میں کہ قلعہ ضم سے کوا بڑا ہے اور گول

درجہ جمع حدیث قلیتین از حدیث اشتراک

کتاب اس میں



العظيمة انتهى وقال في جميع البحار في باب لقاف مع اللام هو حجة لستع حسم  
 برمی تمام ہوا اور کہا مجمع البحار کے باب القاف مع اللام میں وہ گول ہی کہ گجائیں کہی بانج سو  
 رطل انتی وقال بن حزم فی الباب المذكور قال لشافعی اذا كان الماء خمسمائة  
 رطل کی تمام ہوا اور کہا ابن حزم فی باب مذکور میں کہہا امام شافعی فی جبکہ سو پانے بانج سو  
 رطل فبال فيه فله ان يتوضا منه انتهى وقال في الكفاية شرح الهداية  
 رطل پھر بیاب کری کوئی اوس میں تو درست اوسکو ہی یہ کہ وضو کری اوس سی تمام ہوا اور کہا کفاۃ شرح ہدایہ میں  
 وفي المخرقة الشافعی قلین بحسن قرب واصحابه بحسم رطل انتی وقال  
 کہ مخرقیہ شافعی کہ مقدار کیا امام شافعی فی قلین کو ساتھ بانج متک کے اور مقدار کیا اصحاب و سکے نے ساتھ بانج سو  
 الشیخ عبد الحق الدهلوی فی الصراط المستقیم وغیرہ قالوا انه قدر برطل  
 شیخ عبد الحق دہلوی فی صراط المستقیم وغیرہ میں کہہتی ہیں یعنی اصحاب سے کہ وہ باقلین کا  
 عراقی انتی وقال بن حزم فی الباب المذكور قال لشافعی اذا كان اقل من  
 عراقی کی تمام ہوا اور کہا ابن حزم فی باب مذکور میں کہہا امام شافعی فی جبکہ سو پانے کم  
 خمسمائة رطل بغدادی فانه یجسه کل نجس وان كان خمسمائة رطل  
 بانج سو رطل بغداد سے تو نجس کر دیتی ہے اوسکو ہر نجاست اور اگر سو پانی قدر بانج سو رطل کے تو  
 یجسه شی انتی وقال لا مام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الزکوة و فی  
 نجس کرتی اوسکو کوئی شی اور کہا امام نووی فی شرح مسلم کے باب زکات میں کہ  
 رطل بغدادی قوال ظہر ہا مائة درهم و ثمانية وعشرون درهما و اربعة  
 رطل بغدادی میں چند اقوال ہیں اقویٰ اونکا یہ ہے کہ وہ ایک سو اٹھائیس درہم اور چار  
 اسباع درہم و قیل مائة و ثمانية وعشرون بلا اسباع و قیل مائة و  
 سبع درہم کا ہے اور کہا کیا ہے کہ وہ ایک سو اٹھائیس درہم بغیر اسباع کے ہے اور کہا گیا کہ  
 ثلثون ثم قال قال صحابنا اجمع اهل العصر الاول علی التقدير هذا  
 تیس درہم کا ہی ہے اور کہا نووی کہہا اصحاب ہماری فی جمع ہوی قرن اول کے لوگ اس پر کہ تقدیر ساتھ وزن



المعروف وهو ان الدرهم ستة دوايق وكل عشرة دراهم سبعة مثاقيل ولم  
يعرف کی ہی وہ یہی کہ درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے یعنی وزن دس درہم کا وزن سات مثقال کا ہوا ہین  
تتغير المثلث في الجاهلية ولا الاسلام انتهى وقال الطحاوي في شرح  
متغير ہوا وزن مثقال کا زمانہ جاہلیت میں اور نہ زمانہ اسلام میں تمام ہوا اور کہا طحاوی فی شرح

الدر المختار في باب صدقة الفطر قال ابو يوسف الصاوي ما يبيع خمسة ارطال  
در المختار کی باب صدقة الفطر میں کہا ابو یوسف نے صاع نام اوس پیمانہ کا ہی جو سما دین اوس میں پنج رطل  
وثلاثا وقال محمد ما يبيع ثمانية ارطال فمراد ابی یوسف رطل المدنیۃ وهو ثلثون

اور ثلث رطل اور کہا امام محمد نے کہ صاع نام ہی وہ رطل ہے کہ جو سما دین اوس میں آٹھ رطل پس مراد ابو یوسف کی رطل مدنیۃ کا ہے  
استنار و مراد محمد بن الرطل العراقي وهو عشرين استنار والاسنار ستة دراهم  
استنار کا ہی اور مراد امام محمد کی رطل عراقی ہی اور وہ بیس استنار کا ہی اور ہزار ساری چھ درہم کا ہے

ونصف فالرطل العراقي مائة وثلثون درهما انتهى وقال في بحث الفصل والرطل البغدادي  
پس رطل عراقی ایک سو بیس درہم کا ہوا تمام ہوا اور کہا بحث غل میں کہ رطل بغدادی

مائة وثلثون درهما انتهى فكل واحد من هذه المعاني المذكور هي ألف الاخر فيكون ذلك  
ایک سو بیس درہم کا ہی تمام ہوا پس ہر وہ حد میں معنی کا جو واسطی قلعہ کی ہی مخالف ہی دو گریختہ قلعہ کو پس ہونی

الحديث حديث القلتين مجهول المراد وكل حديث كان هكذا شأنه لا يكون حجة عند احد  
یہ حدیث یعنی حدیث قلتین مجهول المراد اور کل حدیث جو ہو مجهول المراد نہیں ہونی ہی سند نزدیک کسی کے

من العلماء فلذا قال ابن حزم الظاهري امام مصنف المعيار الذي وصفه في  
علمائے نے کہا اوس ابن حزم ظاہری امام مصنف المعیار الذی وصفہ فی

معياره بان صدق الحديثين وزيد المحققين الامام الحافظ ابو محمد بن حزم في كتابه في الباب  
ابن حزم ہی کتاب ابن حزم کی باب

المذكور اما حديث القلتين فلا حجة لهم فيه لان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
مذکور میں اما حدیث قلتین وہ نہیں سند واسطی قلعہ کی کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم



کہ یہ مقدار القلتین انتہی ولانہ محتمل للمعانی فسقط لاندہ اذا جاء الاحتمال  
 نہیں بیان کیا مقدار قلیتین کا تمام ہوا اور اس واسطے کہ وہ حدیث قلیتین محتمل ہی کئی معانی کو پس ساقط ہو جائیگا  
 سقط الاستدلال لاجل الاشتراك لاندہ مجہول المراد وهو مما لا یخرج بہ  
 تو ساقط ہو جاتا ہی استدلال واسطے اشتراک کے کیونکہ وہ مجہول المراد ہی اور مجہول المراد نہیں مقبول  
 عند احد من العلماء ومع ذلك انه مخالف ومعارض للاحادیث الصحیحۃ القویۃ  
 نزدیک کسی شخص کے علم سے اور باوجود اسکی وہ مخالف اور معارض ہی احادیث صحیحہ قویہ  
 المتفق علیہا منہا ما اخرج عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 متفق علیہا کو کہ بعض انکا وہ حدیث ہی جو روایت ہی ابو ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ ووجہ التعارض  
 جبکہ سب سے گستاہتا رہی کسی برتن ہی تو دو ہو وی او سکوسات بار روایت کیا اسکو بخاری سکم اور وجہ  
 ان الماء المقدر بخمس فائتہ رطل عراقی او بغدادی یسعه کثیر من الاوانی  
 کہ پانی جو مقدار ہی ساتھ پانچ رطل عراقی یا بغدادی کے گنجائش رکھتی ہیں بہت برتن کہ  
 منہا جرتہ تسع خمساً فائتہ رطل کافی مجمع البیارات والقلت الحب العظیم والحجرۃ العظیمۃ  
 بعض وسکا جرہ یعنی گول سمٹا ہی اوس میں پانچ سو رطل حبیا کہ مجمع البیارات ہی اور قلہ کو ابرا او گول برتن  
 کہانی القاموس فیكون حدیث القلتین معارضاً للاحادیث الصحیحۃ القویۃ  
 حبیا کہ قاموس میں ہی بس ہوئی حدیث قلیتین کی معارض احادیث صحیحہ قویہ  
 المتفق علیہا لان ماء الحجرۃ العظیمۃ طاهر مقتضی حدیث القلتین ومجس  
 متفق علیہا کے اسلئے کہ پانی جرہ عظیمہ کا طہر ہے مقتضی حدیث قلیتین کے اور خبر ہے  
 مقتضی احادیث الاناء الصحیحۃ المتفق علیہا فاذا کان حدیث القلتین  
 مقتضی احادیث صحیحہ انار کے جو متفق علیہا ہیں پس جبکہ ہوئی حدیث قلیتین کے  
 معارضاً لہذہ الاحادیث المتفق علیہا کان احادیث الاناء المتفق علیہا  
 معارض ان احادیث متفق علیہا کو تو ہوگی احادیث انار کے جو متفق علیہا ہیں



مقدمہ علی حدیث القلتین فی العمل لانه اقوی منہ والعمل باقوی الدلیلین  
 مقدم حدیث قلتین پر عمل کرنے میں اسوا سنی کہ وہ اقوی ہیں حدیث قلتین میں عمل تھا اقوی  
 واجب نہ قدر عند اهل الحديث ان الحديث المتفق عليه مقدم عند  
 واجب ہی اور اسلی کہ تحقیق مقرر ہوئی نزدیک اہل حدیث کے یہ بات کہ حدیث متفق علیہ مقدم عمل میں قوت  
 التعارض علی غیرہ کما صرح به ابن حجر العسقلانی فی منجبة الفکر فی اصطلاح  
 تعارض کی غیر پر صیبا کہ تصریح کے اسکے ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب میں کہ مستی منجبة الفکر فی اصطلاح  
 اهل الاثر حيث قال قدم البخاری علی غیرہ ثم مسلم ثم شرط ما انتی سیمما حدیث  
 الاثر ہی جو قوت کہ کہا کہ مقدم کی جاتی ہی حدیث بخاری کی اوپر حدیث صحیح مسلم کے پہلے بشرط ان نو کی تمام  
 القلتین فانه اذا كان شأنه هكذا من الوجوه المذكورة من التذليل والتضعیف  
 قلتین کی کیونکہ جبکہ ہوا حال اوسکا جو مذکور ہوا وجود مذکورہ تذللیں اور تضعیف

والاضطراب والاشتباه کیف تعارض الاحادیث الصحیحة المتفق علیہا المروية  
 اور اضطراب اور اشتراک سے تو کیونکہ تعارض ہونے کے احادیث صحیحہ متفق علیہا کو جو مروی ہیں  
 فی الاناء الشامل للصغیر الکبیر بحصل مما ذکر ان حدیث القلتین حدیث  
 انامین کہ شامل ہی صغیر اور کبیر کو پس حاصل ہوا ما ذکر سی کہ حدیث قلتین کے

مخرج مما لا یختص به باتفاق المحدثین فالصواب فاذ هب اليه الخفية لاجل  
 مخرج ہی اس طور سی کہ غیر مقبول ہی باتفاق محدثین کی پس نہ بہ صواب ہی کہ اختیار کیا ہی اوسکو متفق  
 الاحادیث الصحیحة وبیانہ انه قال علیه السلام اذا استيقظ احدكم من  
 احادیث صحیحہ کے اور بیان اسکا یہ ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے جبکہ جاگے کوئے تمہارا  
 نومہ فلا یجس يد فی لانا حتى یغسلها فانه لا یدری این جائت يد متفق  
 نوم سی تو نہ دبوئی ہاتھ اپنی کو برتن میں حتی کہ دہولی اوسکو کیونکہ نہیں جانتا کہ کہاں گداری ت ہاتھ  
 علیہ وقال علیہ السلام اذا شرب الکلب فانه لا یدری من سبغ فلیغسلہ سبع مرات  
 سبغ اور فرمایا علیہ السلام فی جبکہ پیوی کتا تمہاری کسی کمرتن سے تو دہووی اوسکو سات بار



متفق علیہ وقال علیہ السلام اذا ولع الکلب فی اناء احدکم فلیرقه ثم یغسله

روایت کیا اسکو بخاری سلم فی اور فرمایا علیہ السلام فی جبکہ پیوستی کتا کسی بہن <sup>سی تو گرا دی یا پھر</sup>

سبع مرات رواہ مسلم فیہ الا حدیث المتفق علیہا تدل علی نجاستہ الا انما

سات بار روایت کیا اسکو سلم فی پس یہ احادیث متفق علیہا وال بن او پر نا پاک ہو بانی برتنوں

الصغیر و الکبیر فی حجة علی مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فانه قال ان الماء قلیلا

ہوئی اور بڑی کی پس یہ حدیث حجت ہوئے او پر امام مالک رحمہ اللہ کے کہونکہ وہ قائل ہی اس امر کا کہ بانی <sup>قلیل</sup>

کان او کثیر طاهر ما لم یتغیر علی اهل الظاہر فانہم قالوا ان الماء طاهر وانما

ہو یا کثیر پاک ہی جب تک متغیر نہ ہو اور حجت ہی او پر اہل ظاہر کی کہونکہ وہ قائل ہیں اس امر کی کہ بانی پاک ہی اگر <sup>قلیل</sup>

قلیل وان کان متغیرا کا لا ینجفی واخرج عن ابی سعید الخدری قال قلیل رسول اللہ

قلیل ہو اور اگر جب متغیر ہو جائی جیسا کہ نہیں پوشیدہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا گیا یا رسول اللہ

انتوضا من بیریضاعۃ وہی یر یلقی فیہ الحیض و لحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ

آیا وضو کری ہم بیریضاعہ سی کہ وہ ایک کو اسی دلتے جاہلین او سین کبری حیض کے اور لحم کتونا اور گتے فرمایا

ان الماء طہر لا ینجسہ شیء رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی واللام فیہ

کہ بانی پاک ہی نہیں نا پاک کرتی اسکو کو خیر دیکھا اسکو اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور لام اوس میں

للعمد الخارجی یعنی ان ماء بیریضاعۃ لا ینجسہ شیء قال ابوداؤد فی سننہ قد وثق

عہد خارجی کا ہی یعنی بانی بیریضاعۃ کا پاک ہی نہیں نا پاک کرتی اسکو کوئی شیء کہا ابوداؤد فی ابی صحیح میں کہ گھر میں

انا بیریضاعۃ بروائی مدد تہ علیہا ثم ذرعتہ فاذا عرضہا ستۃ اذرع و سالت

بیریضاعۃ کو جاو سانی سی کہی جانی اسکو او پڑ پڑنا پانی اسکو تو پیا عرض کوی کا چہ گز اور پوچھا

الذی فخر باب الیستان هل غیر بناء ہا عا کانت علیہ قال انتھی فاذا کان عرضہا

اوس سی جیسی دروازہ بلخ کا کہو لا ہا کہ کیا متغیر ہو گے بنا اس کوی کی اوس سی جو تہا پیرے او سپر کہا اوس نے نہیں

ستۃ اذرع کان طولها اکثر من ذلک قطعاً فلما کان حلیت لا ینجس علی

چہ گز تو ہو گا طول اسکا اکثر چہ گز سے یقیناً <sup>سب جبکہ ہوئی حدیث آنا کے وال</sup>



علی نجاستہ ماء الاناء وحديث بئر بضاعة على طهارة ماء ذلك المقدار ولو لم يكن  
 او برنجاستہ پانی برتن کی اور حدیث بئر بضاعہ کی اور طہارت پانی اس مقدار کے اور نہ ہی  
 بین حدیث الاناء وحديث بئر بضاعة لتحديد ثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 مابین حدیث آنا اور حدیث بئر بضاعہ کی کوئی اور حجت ثابت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بسند صحیحہ کان حدیث بئر بضاعة لتحديد بذلك المقدار وذلك المقدار  
 ساتھ سند صحیح کے تو ہوئی حدیث بئر بضاعہ حد مقدار ساتھ اس مقدار کے اور یہ مقدار  
 قدر احتیاطا بعشر في عشر بالذراع الذي هو اربع وعشرون اصبعاً بعد حروف  
 مقدریا احتیاطاً ساتھ یہ درجہ اور فی راع سی جو ہو جو بس انگشت کا گنتے حروف  
 لا اله الا الله محمد رسول الله سوره كما ان الشافعي قدر قلتي بحسن قرب  
 لا اله الا الله محمد رسول کے جو کہی ہو ہی بن جسیا کہ امام شافعی نے مقدار کیا قلتي کو تھا پانچم کے  
 احتیاطاً فی راع و حمل علی حدیث القلتین فان القلة يطلق على المعايير المتغايرة كما هو الوجه  
 احتیاطاً ابی زعمین اور حمل کی جائے اور حدیث قلتي کی کیونکہ قدر بولا جاتا ہی اور بمعنا متغایرہ جیسے گذر  
 العظیم کافی القاموس لفظ بلغ كما في حديث ابن ماجه يدل على المقدار ومقدار الجب  
 عظیم ہی جسیا کہ قاموس میں ہی اور لفظ بلغ کا جسیا کہ ہی حدیث ابن ماجہ میں دال ہی مقدار پر اور مقدار کوئی  
 العظیم لا یكون غالباً اقل من خمس ذرع فكان مقدار القلتین ای الجبین باعتبار کل  
 بڑی کا نہیں ہوتا غالباً کم پانچ گز سے سب ہو مقدار قلتي یعنی مقدار و جب کا باعتبار ہر  
 جانب مثلاً ذراع و صار مضموناً مطابقاً مضمون حدیث بئر بضاعة و حمل علی سائیں  
 جانب کے سو گز زمین اور سو مضمون حدیث قلتي کا مطابق مضمون حدیث بئر بضاعہ کے اور حمل کیا جائز  
 احادیث الجیاض لان حیاض الصخر لا تكون عادة اقل من ذلك المقدار فكان الاحادیث  
 احادیث حیاض کی اسوای کہ حیاض جبل کی نہیں ہوتی عادتاً کم اس مقدار سی پس ہوئیں احادیث  
 کلها من احادیث الاناء وغيرها موافقة غير مخالفة بينها فلذا قال الامام  
 سب احادیث آنا وغیرہ سے موافق غیر مخالف آپس میں پس کہا امام

اور ان میں سے



الاعظم ابو حنیفہ فی احادیث الحیاض لا یسنج اذا کان عشاء فی عشاء خرج عن المسجد  
 اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے احادیث حیاض میں کہ نہیں ہیں ساتھ ہی حیاض کے جبکہ ہودہ درودہ وایت  
 الخذری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الحیاض التي بین مکة و  
 الخذری سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کی گئی اون حیاض سی جو واقع ہیں درمیان او  
 المدينة تزدها السباع والكلاب والحمر وعن الطهارة منها فقال  
 مدینہ کے اوترتی ہیں اوپر درندی اور کتی اور گدھی اور طہارت اونکے سے پس فرمایا  
 لها ما حلت فی بطونها ولنا ما غدر ظهور رواه ابن ماجه  
 کہ اونکی لٹی جو اوہا لیا بطون اپنی میں اور جاری لٹی جو بجا پاک ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ  
 واخرج عن جابر بن عبد الله قال انتهينا الى غدیر فاذا فيه  
 اور روایت جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا کہ پہونچے ہم طرف حوض بڑی کی ناگاہ اوسمیں  
 جيفة حمراء فكفنا عنه حتى انتهى الينا رسول الله صلى  
 مردار گدھی کا تھا پس باز سے ہم اوس سی حتی کہ پہونچی طرف ہماری رسول خدا صلی  
 الله عليه وسلم فقال الماء لا يجنبه شيء رواه ابن ماجه  
 اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کہ پانی اس غدیر کو نہیں ناپاک کرتی کوئی شی روایت کیا اسکو ابن ماجہ  
 وقال ابو بكر ابن شبيب استاذ البخاري ومسلم في مصنفه  
 اور کہا ابو بکر ابن شیبہ نے جو استاد بخاری و مسلم کا ہے مصنف اپنے میں  
 حدثنا ابو معاوية عن عاصم عن عكرمة قال قال رسول الله صلى  
 کہ حدیث کی سمجھو ابو معاویہ نے عاصم سے وہ عکرمہ سے کہا اوسنے کہ گزری رسول خدا صلی  
 الله عليه وسلم بغدير قالوا يا رسول الله ان الكلاب لغير فيه  
 اللہ علیہ وسلم حوض بڑی پر کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کتی پیتی ہیں اس میں  
 والسبع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للسبع ما  
 اور درندی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درندہ کے لئے جو



اخذ فی بطنہ وللکلب ما اخذ فی بطنہ فاشربوا وتوضؤوا حدثنا  
 لی لیا لطن اپنی مین اور کتی کے لئے جوئے لیا لطن اپنی مین جو اور وضو کر و حدیث کے ہکو  
 هشیم حدثنا حصین عن عکرمہ ان عمر بن الخطاب لقی علی حوض من الجحیا  
 شیم نے اونکو حصین فی وہ عکرمہ سے کہ حضرت عمر بن خطاب آئی او پر ایک حوض کے حوضوں سے  
 فاراد ان يتوضؤا ویشرب فقال اهل الحوض انه تلع فیہ الکلاب والسبع  
 پہا را د کیا کہ وضو کریں اور پیوین کہا صاحبان حوض کے پیتی ہیں اسمین کتی اور درندے  
 فقال عمران لها ما ولغت بطونها فاشرب وتوضؤا قال ابو حنیفہ لا بأس  
 فرمایا حضرت عمر نے کہ اونکی لئی جو بی لیا لطنوں اپنی مین پہر عمر نے پیا اور وضو کیا کہا ابو حنیفہ  
 اذا کان عشاء فی عشر ما لیتغایر طعمه وریحہ ولونه انت ہی فیکون  
 جبکہ سو وہ در وہ جب تک نہ متغیر ہو مزہ اور بو اور رنگ و سکا تمام ہوا  
 هذا اصل صحیح یعمد علیہ بناء الصلوۃ الی ہی اول ما یجاسب  
 یہ درہ اصل صحیح کہ اعتماد کیا جائی او سیر بنا نماز کا جو ہی اول اون امور کے سبب کیا گیا  
 به العبد یوم القیمة من عملہ کما فی حدیث ابو ہریرۃ سمعت رسول اللہ صلی  
 ساتھ اونکی عید دن قیامت کی اعمال سی جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ مین ہی کہ سنائی مینی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم یقول اول ما یجاسب العبد یوم القیمة من عملہ الصلوۃ  
 اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمایا اول اون امور کا کہ محاسبہ کیا جائیگا ساتھ اونکی عید دن قیامت کے اعمال اونکی  
 فان صلیحت فقد اقم وانح وان فسدت فقد خاب وخسر واه الترمذی و  
 پس اگر درست ہوئی نماز تو فلاح پا گیا اور نجات اور اگر فاسد ہوئی تو ٹوٹا پا گیا اور خسارہ روایت کیا ایک ترمذی  
 حسنه وعلیہ الحنفیۃ واصحاب المتون قال فی الدال المختار لکن فی النہر  
 اور حسن کہا او سکو اور اسی پر مین حنفیہ اور اصحاب متون کہا در مختار مین لیکن نہ مین ہے  
 وانت جید بان اعتبار العشر اضبط لاسیما فی حق من لا رای له من العوم  
 کہ تو دانہی باین طور کہ اعتبار درہ درہ کا مضبوط تر ہی خاص کر اون شخصوں کے حق مین کہ مین نہ ہیں

کہ مین باین ساتھ باین جانی ہے

۱۰۰

۱۰۰



فلذا افتی بہ المتأخرون الاعلام انتهى وقال لشمس في شرح الدر المختار  
 بهذا فتوى ديا متأخرون علما في جوہری میں تمام ہوا اور کہا شامی فی شرح در المختار میں  
 لکن ذکر بعض المحشین عن شیخ الاسلام العلامة سعد الدین الدیری فی سألته  
 لیکن ذکر کیا بعض محشین فی شیخ الاسلام علامہ سعد الدین دیری سے سألته  
 القول الراقی فی حکم ماء الفسأ انه حقق فیہا ما اختاره اصحاب الملون من اعتبار  
 قول الراقی فی حکم ماء الفسأ فی من  
 کتابت کیا اوس علامہ سعد الدین فی اوس  
 العشر و فیہا علی من قال بخلافه ردایغا و اور و نحو ما تعلق ناطقة بالصلو  
 دہ درود ہی اور رد کیا اوس رسالہ میں اوس شخص پر کہ قایل ہوں بخلاف اس درود کی تہا اور رد کیا اوس قریب نقل  
 الی ان قال شعر اذا لم تر اهل لال فسلم لا ناس اوہ بالاصاب ولا یخف  
 بیان تک کہا شعر جبکہ نہ دیکھی تو جانند کو سب ان لی توہ قول ون لوگوں کا جھوٹ دیکھا او کوٹھا اکتھہ اور مخفی  
 ان المتأخرین الذین افقوا بالعشر کصاحب الهدایہ وقاضی خان وغیرہما  
 کہ علماء متأخرین کہ جنہوں فی فتوی دیا ہی دہ درود کا مثل صا دایہ اور قاضی خان وغیرہ  
 من اهل المرجعہ علم بالمدھب منا فعلینا اتباعہم انتهى کلام الشا  
 جواہل ترجیح سی ہیں ساتھ مذہب ابو حنیفہ کی اعلم اور واقف ترین ہم سی ہیں ضرور ہو ہی میرا بعد از او کی تمام ہوا  
 وقال لشمس فی شرح الدر المختار وقال فی شرح المنیۃ لا ینبغی ان یعد  
 اور کہا شامی فی شرح در المختار میں کہ کہا شرح منیۃ المصنفین کہ نہیں لائق یہ کہ عدول کیا جائیے  
 عن الدرایۃ ای الدلیل اذا وافقہا رواۃ انتهى قال ابوبکر بن ابی شیبہ  
 درایت یعنی دلیل سے جبکہ موافق ہو او سکور وایت امام کی تمام ہوا اور کہا ابوبکر بن ابی شیبہ  
 فی مصنفہ قال ابو حنیفہ لا بأس بہ اذا کان عشر فی عشر انتهى وقال صاحب  
 ابی مصنفین کہ کہا ابو حنیفہ فی کہ نہیں کچھ خوف ساتھ او کی جبکہ ہو پانی دہ درود تمام ہوا اور کہا صاحب  
 بحر الراقی فی رسالۃ المسماة بخیر الباقی فی جواز الوضوء من الفسأ قال  
 بحر الراقی فی ابی رسالہ میں جو سہی ہی بخیر الباقی فی جواز الوضوء من الفسأ فی کہ کہا



سکین الاسلام ابو الفضل عبد الرحمن الکرمانی واختلفت الروایات  
 رکن الاسلام ابو الفضل عبد الرحمان کرمانی فی کہ مختلف ہوئی ہیں روایتیں

تحدید الکثیر والظاهر عند محمد انه عشر فی عشر انتهى مع انه قد ثبت عنهم ان  
 تحدید پانی کثیر میں اور ظاهر نزدیک امام محمد کی یہ ہے کہ وہ درودہ ہی تمام ہوا باوجود اسکی ثابت ہی تھا  
 قولهم رواية عنه قال الشافعي نقلنا عن حواي القدسي انه روى عن جميع اصحابه  
 کہ جو قول ہمارا ہی وہ روایت ہی امام ابو حنیفہ سی کہ شافعی فی حواي القدسي سی کہ روایت ہی اصحاب ابو حنیفہ سی

الکباکابی يوسف ومحمد زفر والحسن انهم قالوا ما قلنا في مسألة قوله الا وهو بيتنا  
 جو بڑی بڑی میں جیسا کہ ابو یوسف اور محمد اور زفر اور حسن کہ کہا انہوں نے کہ ہمیں کسی مسئلہ میں قول ہمارا مکررہ روایت  
 عن ابی حنیفة واقسموا علیہ ایمانا غلاظا انتهى فكان قول محمد هذا رواية عن  
 ہوتی ہی ابو حنیفہ سی اور قسمیں کہائیں اسپر قسمیں مغلط تمام ہوا پس ہوا قول امام محمد کا وہ درودہ روایت  
 ابی حنیفة فكان قولهم المروى عنهم في ظاهر الرواية ان الغدير العظيم  
 امام ابو حنیفہ سی پس ہوا قول اوں کا کہ مروی ہی اولیٰ ظاہر روایت میں کہ پانی کثیر وہ ہے

لا يتحرك احد طرفيه بتحرك الطرف الاخر صلا محمدا وكان قولها هذا المعنى العشر  
 کہ نہ ہی ایک دو طرف کا ہلانی طرف دوسری کی اصل مجمل اور ہوا قول امام ابو حنیفہ اور محمد کا ہنر غلط وہ  
 في العشر تفسير او بيان لذلك الاصل المجمل فلم تكن بينهما منافاة فوجب القول  
 درودہ کا تفسیر اور بیان واسطی اس اصل مجمل کی پس ہوئی کچھ منافاة درمیان دونوں قول کی پس جب ہوا  
 به وكان ذلك القول مروى عن الامام ابی حنیفة وصاحبه محمد وتفسیر  
 ساتھ وہ درودہ کی اور واسطی کہ یہ قول مروی ہی امام ابو حنیفہ اور صاحب کی امام محمد سی اور تفسیر ہی

للمجمل المروى عن الثلاثة في ظاهر الرواية وموافق للدليل الصحيح من الاخذ الصحيحة  
 واسطی اس مجمل کی جو مروی ہی ائمہ ثلاثہ سی ظاہر الروایۃ میں اور موافق ہی دلیل صحیح کو جو احاد صحیحہ  
 كما وقد مر انه لا يعدل عن الدلالة ای الدلیل اذا وافقها الرواية فوجب العمل به  
 جیسا کہ گذر اور تحقیق گذر چکی ہے بات کہ عدول کیا جاویں درایت سی یعنی دلیل کی جبکہ موافق ہووے روایت تمام کی

بہرہ

بہرہ



و یؤید ما ذهب الیه الخنفیة ما روی عن صحابی رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 و تائید کرتا ہی مذہب خنفیہ کو جو مروی ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال ابوبکر بن شیبہ و هو استاذ البخاری و مسلم و حنبل و التضاوی فی التقریب مصنف  
 کہا ابوبکر بن ابی شیبہ فی جو استاد بخاری مسلم کا ہی اور صاحب تضایف کا ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اپنی

حدثنا ابو خالد الاحمر عن خالد بن سلمة ان علیا سئل عن یثرب قال یثرب  
 کہ حدیث کی کہو ابو خالد احمر فی خالد بن سلمہ سے کہ حضرت علی سوال کی گئی اس میں کہ پیشاب کیا کوئی میں نے

انتهی فذلك الاسناد ليس دون حديث القلتين عن الوليد بن كثير لان البخاری  
 تمام ہوا یہ اسناد کم نہیں قوت میں اسناد حدیث قلتین ولید بن کثیر کی سی اس واسطی کہ ابو خالد

وخالد بن سلمة والوليد بن كثير كلهم من المرتبة الخامسة كما فی التقریب  
 اور خالد بن سلمہ اور ولید بن کثیر سب کی سب مرتبہ خامسہ میں جیسا کہ تقریب میں ہی اور

قال ابوبکر بن شیبہ و هو استاذ البخاری و مسلم و حنبل و التضاوی فی التقریب مصنف  
 کہا ابوبکر بن ابی شیبہ فی اپنی مصنف میں کہ حدیث کی کہو عباد بن عوام فی سعید بن ابی عروبہ سے

عن ابن عباس ان زنجبیا وقع فی زمزم فما نزل الیه رجل ثم قال انزفوا طیرها من الماء  
 وہ ابن عباس سے کہ زنگی گر پڑا کوئی زمزم میں اور مر گیا پھر اوتا گیا ایک جس پر فرمایا نکالو جو کوئی میں نے پانی سے

الحديث فذلك الاسناد ليس دون اسناد حديث القلتين عن محمد بن اسحاق  
 آخر حدیث تک پس یہ اسناد کم نہیں قوت میں اسناد حدیث قلتین محمد بن اسحاق کی سی

لان عباد بن العوام ثقة روى عنه في الصحيح السنة من الطبقة الثامنة  
 اس واسطی کہ عباد بن العوام ثقہ ہی روایت ہی اس سے صحاح ستہ میں طبقہ ثامنہ سے ہی

وسعيد بن ابی عروبہ ثقة حافظ كثير التدليس و كان ثبت الناس فی قتادة  
 اور سعید بن ابی عروبہ ثقہ ہی اور حافظ ہی کثیر تدلیس اور تھا وہ اثبت الناس اس حدیث میں جو قتادہ

عنهم في الصحيح السنة من الطبقة السادسة كما فی التقریب مصنف  
 انہی ہی اور روایت ہی اس سے صحاح ستہ میں طبقہ سادسہ سے ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اور قتادہ بن دعامة ثقہ



فی الصحاح الستہ من براس الطبقة الرابعة کافی التقریب وقال ابو بکر فی مصنفہ  
 صحاح ستہ میں طبقہ رابعہ سی ہی جیسا کہ تقریب میں ہی اور کہا ابو بکر فی مصنف اپنی میں  
 حدیثنا ہشیم عن منصور عن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فأت فامر ابن  
 کہ حدیث کی ہکو ہشیم فی منصور سی وہ عطاسی کہ حبشی گرا کوئی زمزم میں اور مرگیا پس امر کیا ابن  
 الزبیر ان ینزف ماءها قال فجعل الماء لا ینقطع فنظروا فاذا عین تنبع من قبل  
 زبیری کہ نکالا جای پانی کوئی زمزم کا کہا راوی فی کہ پانی نہ ٹوٹا پس نظر کی لوگوں فی ناگاہ چشمہ جاری ہی  
 الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم انہی فذلک الاسناد لیس من اسناد  
 حجر اسود کی طرف سی پس کہا ابن زبیری کفایت کرتا ہی انکو تمام ہوا پس یہ اسناد نہیں کم اسناد  
 حدیث القلتین قال الشیخ ابن ہمام فی فتح القدر والحلی فی الکبیری  
 حدیث قلتین کی سی کہا شیخ ابن ہمام فی فتح القدر میں اور حلی فی کبیری میں  
 اما فتویٰ ابن عباس فرواها لاسا قطنی عن ابن سیرین ان نزحیا وقع فی  
 کہ فتویٰ ابن عباس کا روایت کیا اسکو دارقطنی فی ابن سیرین سی کہ حبشی گرا کوئی زمزم میں  
 زمزم یعنی مات فامر بہ ابن عباس فلخرجه وامر بہا ان تترجوها وهو  
 یعنی مرگیا پس امر کیا ابن عباس فی پس نکالا گیا اور امر کیا کہ نکالا جای پانی اسکا حتی کہ نکالا وہ نہ فی پانی کو  
 مرسل فان ابن سیرین لم یبر ابن عباس ورواہ ابن شیبہ عن ہشیم عن منصور  
 مرسل ہی اسکو اسطی کہ ابن سیرین فی نہیں دیکھا ابن عباس کو اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ فی ہشیم سی وہ منصور  
 عن عطاء وهو سند صحیح ورواہ الطحاوی عن صالح بن عبد الرحمن حدیثنا سعد  
 وہ عطاسی اور وہ سند صحیح ہی اور روایت کیا اسکو طحاوی فی صالح بن عبد الرحمن سی کہ حدیث کی ہکو سعد  
 بن منصور حدیثنا ہشیم حدیثنا منصور عن عطاء ان حبشیا وقع فی  
 بن منصور فی اونکو ہشیم فی اونکو منصور فی وہ عطاسی کہ حبشی گرا کوئی  
 زمزم فأت فامر عبد اللہ بن الزبیر فنزح ماءها فجعل الماء لا ینقطع فنظروا  
 زمزم میں اور مرگیا پس امر کیا عبد اللہ بن زبیری فی پس نکالا گیا پانی اسکا پس پانی نہ ٹوٹا پس نظر کی لوگوں فی



فاذا عين بئري من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبير حسبكم وهذا ايضا صحيح  
 پیل گاہ چشمہ جاری حجر اسود کی طرف سے کہا ابن زبیر نے کفایت کرتا ہی تمکو اور یہہ سنا دی صحیح ہی  
 باعتراف الشيخ تقي الدين ابن دقيق في كلامه انتهى فهو كلاء اصحاب رسول  
 بہ اقرآن شیخ تقي الدين ابن دقيق کی اپنی کتاب امامیہ تمام ہوا پس یہ لوگ اصحاب رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم كانوا اكابر الصحابة في الاجتهاد والفقه والفضل  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اکابر صحابہ  
 والكرم وافرارهم رسول الله وراؤهم ما صلى الله عليه وسلم مع  
 وكرم من اور خوب سمجھنی والی کلام رسول خدا کی اور مراد اور غرض انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجودیکہ  
 انه كان ذلك بحضور الصحابة قال الشيخ عبد الحق الدهلوي في شرح  
 تہا یہہ فتویٰ بحضور صحابہ کی کہا شیخ عبد الحق دہلوی فی شرح  
 المشكوة ان حديث القلتين مخالف لاجماع الصحابة فان الزنجي وقع في  
 مشکوة میں کہ حدیث قلتین کی مخالف اجماع صحابہ کی ہی اسواسطی کہ جشی گرا کوئی زمر میں  
 زهرم فامر ابن الزبير وابن عباس بنزح الماء كله بحضور الصحابة ولم يكر  
 پس امر کیا ابن زبیر اور ابن عباس نے ساتھ کہینچنی کل پانی کی بہ بحضور صحابہ کی اور نہ انکار کیا  
 احد منهم افتى وقال الشيخ عبد الحق الدهلوي في الصراط المستقيم  
 کہینچنی اونسی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی فی صراط المستقیم میں  
 وكان ذلك بحضور الصحابة ولم يظهر منهم انكار احد فظهر ان حديث  
 کہ تہا یہہ فتویٰ بحضور صحابہ کی اور نہ ظاہر ہوا اونسی انکار  
 غير ثابت لمخالفة اجماع الصحابة وخبر الاحاد اذا خالف اجماع كأمرودا  
 نہیں ثابت واطی مخالفت اجماع صحابہ کی اور خبر احاد جبکہ مخالف ہو اجماع کی وہ غیر مقبول ہی  
 انتهى قال الامام الطحاوي هو اوسع اهل الحديث في معاني الآثار وكان  
 تمام ہوا اور کہا امام طحاوی نے کہ وہ اوسع اہل حدیث کا ہی باب حدیث میں معانی الآثار میں کہ تہا



ذلک بحضر الصحابة ولم ينکر منهم احدا انتهى محصل مما ذکر ان ما ذهب الیه

یہ فتویٰ بحضر صحابہ کے اور نہ انکار کیا اور نہ کسی شخص نے تمام ہوا پس حاصل ہوا مذکور کی مذہب  
الحنفیۃ فهو منصور بالاحادیث الصحیحة وعمل الصحابة رضوان الله تعالى عنہم

حنفیہ کا منصور ہے ساتھ احادیث صحیحہ اور عمل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے  
وکناسا ثم سائل المعیار کان خلاف الحق والصواب قال فقد دیت لتخیر

اور اسی طرح باقی مسائل معیار کے ہیں خلاف حق اور صواب کے کہا مصنف معیار میں ہی ہوا میں تحریر  
جواباً تھا اظہار الحق لقوله تعالى ولا ينجأون لومة لائم ولقوله عليه

جوابات اوسکی میں واسطی ظاہر کرنے حق کے واسطی قول اللہ تعالیٰ کے کہ نہ خوف کرتے ملامت ملامت کنندہ اور  
السلام الساكت عن الحق شيطان اخرس فجاء لعون الله كتابا ينطق

السلام کے کہ ساکت حق میں شیطان اخرس ہی ہے۔ ساتھ مدد اللہ کتاب کہ بولتی ہے  
بالحق فلذا سميت به باسم كالمسعر معيار الحق اقول فلما كان المعيار

ساتھ حق کی ہے۔ نام رکھا میں ساتھ اسم کے معیار الحق کہتا ہوں میں کہ سرگاہ کہتی معیار  
خلاف الحق والصواب كما مضى وسيتلى وجب على الجواب فهذا الضديت

خلاف حق اور خلاف صواب جیسا کہ گذرا اور عنقریب پڑ جائیگا واجب ہوا مجھے جواب اسکا لہذا اور پڑ ہوا  
لتخیر جواباً اظہار الحق لقوله تعالى يا ايها الذين امنوا كونوا انصارا لله

واسطی تحریر جواب اوسکے کے واسطی ظاہر کرنے حق کے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای صابان ایمان جو قوم مددگار اللہ  
ولقوله عليه السلام الساكت عن الحق شيطان اخرس فجاء بحمد الله تعالى

اور فرمایا علیہ السلام نے کہ ساکت حق میں شیطان اخرس ہے پس ناگاہ ہو گئی وہ تحریر بحمد اللہ تعالیٰ  
كتابا مستطابا ينطق عليكم بالحق والصواب فسميته مدار الحق تسميته الشيء

کتاب پاکیزہ بولتی آئی تمہیں ساتھ حق اور صواب کے پس نام رکھا میں نے اسکا مدار الحق نام رکھنا ہے کا  
باسمك رجاء ان يجعله الله تعالى بكم وفي فضله مدار الحق في رد معيار الحق

ساتھ نام انہی کے واسطی کرنے اس بات کے کہ کردی اللہ او سکون کریم و فضل انہی کی مدار حق کی بیج جواب معیار الحق کے



قال واعلم ان ما ادعينا من كون تلك الرسالة الخا قول هذا

کہا مصنف معیارنی کہ جان لی تو کہ جو دعویٰ کیا مہنی کہ یہ رسالہ الی امزہ کہتا ہوں میں کہ یہ کلام بعضہ ذم لمن اقرا ولا بد حہ وفضلہ حث قال جامع الحسنات و

کلام ہی کہ بعض اسکا مذمت ہی اوس شخص کی کہ اقرار کیا اول مدح اور فضل اسکی کا جیسا کہ کہا اوسنے کہ وہ بی عجم الحیاء والکرم وبعضہ کذب محض لان محل شاہ انما هو معین مبین

مجمع حیا اور مکارم کا ہی اور بعض اسکا کذب محض ہی کیونکہ محمد شاہ سوای سکی اور میں کہ وہ عین سبب فی الباب الثانی والثالث لا الباب الاول فلو كانت هذه الاعانة موجب

باب ثانی اور ثالث میں نہ باب اول میں پس اگر سو یہ اعانت سبب تلك العبارة وسبب هذه المذمة كان محل حسین حديث العهد بالاسلام

اس عبارت کا اور سبب اس مذمت کا تو ہو گا محمد حسین جو نو سلم طالب کل جدید من الاحکام مقلد ابا الفکر ومصنف المصنف مقلد بالکفر کان

اور طالب ہی ہر جدید کا احکام سے امام اور مصنف معیار مقلد اور تابع اور اسکا پیروی شانہ مکسور و کلامہ معکوساً فعاد علیہ ما اورده علیہ فاحفظ قدیر

شان مصنف معیار کا تو نا ہو نا اور کلام اسکی معکوس پس عائد ہوئی مصنف معیار پر جو وارد اوسنے جواباً فانه من الالفاظ اليسيرة والمعاني الكثيرة قال فلما مول من ارباب

کیونکہ یہ عبارت الفاظ سیرہ سے ہے اور معانی کثیرہ سے ہے کہا مصنف معیارنی کہ امید ارباب الفضل والكمال ان ينظروا الى ما قيل لا الى ما قال فان المحققون يعرفون

فضل اور کمال سی یہ ہی کہ دیکھیں طرف قول کی نہ طرف قائل کی اسلیٰ کہ اہل تحقیق پہچانتی ہیں الرجال بالحق لا الحق بالرجال اقول هذا فخالف لما ثبت من

رجال کو حق سی نہ حق کو رجال سی کہتا ہوں میں کہ یہ قول مصنف معیار کا مخالف ہے اسکو جو کتاب السلف اهل خير القرون قال ابن سيرين وهو من اكابر التابعين

سلف ہی جو خير القرون میں کہا ابن سیرین فی کہ وہ اکابر تابعین کا ہے



واجبہ ائمۃ المحدثین هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون رواہ  
 اور اہل ائمہ محدثین کا ہی کہ یہ علم دین ہی پس دیکھو اوسکو جسبی لیتی ہو اس دین کو روایت کیا ہو  
 مسلم وقال ابن سیرین لم یکنوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة  
 مسلم فی اور کہا ابن سیرین فی کہ نہ ہی وہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین گھنٹو کرنی دے اسناد ہی مگر حکم  
 قالوا سهوالتا رجاءکم فنیظر الی اهل السنة فیوخذ حدیثہم وینیظر الی اهل  
 تو کہا اونہوں فی کہ نام ہوساری آگی اپنی حال کا پس کیا جائی اہل سنت تولی جائی حدیث اونکی اور دیکھا جائی اہل  
 البدع فلا یأخذ حدیثہم رواہ مسلم فی مقدمۃ صحیحہ فصار حاتمہ مصنف  
 بدعت تونہ اخذ کی جائی حدیث اونکی روایت کیا اوسکو مسلم نے مقدمہ اپنی صحیح مسلم میں پس حاتمہ مصنف  
 المعیار خلاف السلف الاختیار **تمت**  
 معیار کا خلاف سلف اختیار کے \*

## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارشدنا لطريق اتباع الرسول باتباع اهل الذكر حديث قال  
 سب تعریف اللہ کے لئے ہے جسے ارشاد کیا ہو کہ سب اتباع رسول کا اتباع اہل ذکر کا ہی جبکہ فرمایا  
 فاسئلوا اهل الذكر ان کنتم لا تعلمون لکن لما کان جمیع افراد ماصدق  
 کہ سوال کرو تم اہل ذکر یعنی اہل جہاد ہی اگر نہ ہو تم اہل ذکر لیکن چونکہ ہی جمیع افراد ماصدق  
 علیہ اهل ذکر غیر اذکان مقتضی الاية ان وجب علینا اتباع فردہ  
 علیہ اہل ذکر کے غیر اذکان تو مقتضی آیت کا یہ ہے کہ واجب ہے ہمیر اتباع فرد  
 الکامل لانه المتیقن دون غیرہ لانه المحتمل والصلوة علی رسولہ  
 کامل ماصدق علیہ اہل ذکر کہ متیقن ہی نہ غیر اذکان واسمى محتمل ہے اس غیر اذکان کامل ماصدق علیہ اہل ذکر



الذی رغبنا باتباع افقه العلماء حیث قال نصر اللہ عبد السمیع مقالی  
 حبشی ترغیبی بمکوا اتباع افقه علماء کے جبکہ فرمایا کہ ترونا زہ کری اللہ اوس عبد کو کہ سنائی  
 فحفظها ووعاها وادها فرب حامل فقه غیر فقیہ ورب حامل فقه الی من  
 بہر محفوظ رکھا اور نگاہ رکھا اور پہونچا اوسکو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا اور بسا اوقات حامل حدیث کا فقیہ  
 ہوا فقه منہ رواہ غیر واحد من المحدثین وعلی الہ واصحابہ واهل  
 لیکن بل موافق ہوا ہی طرف افقہ روایت کیا اسکو بہت محدثین فی اور اوس کے آل اور اصحاب پر اور اوس کے اہل  
 سندہ الذین اجمعوا علی اتباع المجتہد العدل دون غیرہ حیث صرحوا  
 سنت پر جو متفق ہوئی ہیں باتباع مجتہد پر ہر گار کے نہ اور کے جبکہ تصریح کے اوہون نے  
 فی کتبہم مثلاً قال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول الاتفاق علی حل  
 اپنی کتب میں مثلاً کہا شیخ ابن ہمام نے تحریر الاصول میں کہ متفق ہوئی ہیں اس پر کہ درست ہے  
 الاستفتاء من عرف لہ من اهل الاجتہاد والعدالة وعلی امتناع  
 فتویٰ لینا اوس عالم سے کہ مستہور معروف ہو اہل اجتہاد اور اہل تقویٰ سے اور متفق ہوئی ہیں اور  
 ان ظن احدہما انتہی واجمعوا علی ان غیر المجتہد لا یحل لہ ان یحکم  
 اگر غن ہو ایک دون دون کا تمام ہو اور جمع ہوئی ہیں اس پر کہ غیر مجتہد کو نہیں جائز کہ مسئلہ سائل سے  
 وفیتی ماکال الامام النووی فی شرح مسلم قال العلماء اجمع المسلمون  
 جیسا کہ کہا امام نووی فی شرح مسلم میں کہ کہا علانی کہ جمع ہوئی ہیں مسلمان  
 علی ان ذلک الحدیث فی حاکم عالم اہل للحکم فان اجتہد اصحاب  
 اس پر کہ یہ حدیث صحیح شان اوس عالم کی ہے کہ عالم ہو کر پیر اہل حکم کا یعنی مجتہد ہو پس یہ مجتہد اگر اجتہاد  
 فلہ اجران اجر اجتہادہ واجر باصابتہ وان اجتہد واخطا فلہ  
 تو اوسکو دو اجر ہیں اجر اجتہاد کا اور اجر اصابت کا و اگر اجتہاد کیا اور محضی ہوا تو اوسکو  
 اجر اجتہادہ قالوا فاما من لیس باہل للحکم فلا یحل لہ الحکم فان  
 ایک اجر اجتہاد کا ہی کہا اوہون نے کہ جو شخص کہ نہو مجتہد تو نہیں درست اوسکو مسئلہ سائل بتلانی کا لیس اگر



حکم فلا اجر له بل هو اثر ولا یفد حکمہ فهو عاص فی جمیع احکامہ سواء  
حکم کر یا تو نہیں اور کسی لٹی اجر بلکہ وہ گناہ گار ہی اور نہیں نافذ حکم اور حکام گناہ گار جمیع احکام اپنی میں برابر ہے  
وافق الصواب ولا انتھی حاصلہ انه اذ امرکین اهل الحکم وان کان عالماً  
کہ مصیب ہو یا معظی تمام ہوا حاصل کلام نووی کا یہ کہ جبکہ ہو وہ اہل حکم کا اگرچہ وہ عالم ہے  
فلا یجل له ذلك فان فعل فهو عاص فی جمیع احکامہ وان وافق الصواب  
بہنین حلال او سکویہ امر پس اگر کر یا تو گناہ گار ہو جمیع احکام اپنے میں اگرچہ مصیب ہو  
وقال العینی وغیرہ اجماع العلماء علی ان المفتی واجب ان یكون من اهل الاجتهاد  
اور کہا عینی وغیرہ نے کہ جمع ہو علماء سپر کہ مفتی واجب ہی یہ کہ ہو اہل اجتہاد سے  
وان لم یکن من اهل الاجتهاد فلا یجل له ان یفتی لا بطریق الحکایۃ انتھ  
اور اگر نہ ہو اہل اجتہاد سے تو نہیں حلال او سکویہ کہ فتویٰ دی مگر بطریق حکایت کے تمام ہوا  
اما بعد فیقول الفقیر الحقیر محمد شاہ اوصلہ اللہ الی ما یرضاه ملاکان  
امامہ کہتا ہی فقیر حقیر محمد شاہ کہ واصل کری او سکوا اللہ طرف مرضیات اپنی گراہ کہ تھا  
مقتضی لکتاب السنۃ والاجماع اتباع المجتہد الکامل المتقی وجب علینا  
مقتضی کتاب و سنت اور اجماع کا متبع ہونا مجتہد کامل متقی کا تو واجب ہوا ہمیں  
ان نتبع المجتہد الکامل المتقی لکن لما قال علیہ السلام یخرج فی اخر الزمان  
یہ کہ متبع ہوں مجتہد کامل متقی کے لیکن ہر گاہ کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ آویگے آخر زمانہ میں  
رجال یختلون انینا بالدين والسنة احلی من الشکر وقلوبہم قلوب  
لوگ کہ حاصل کریں دنیا کو درپردہ دین کی اور حال یہ ہو گا کہ زبانیں و لہجے شکر سی اور دل و لہجے شکر  
الذیاب واه الترمذی ذکرہ فی مشکوۃ وقال علیہ السلام خیر القرون  
بہتر یونکی ہوگی روایت کیا اسکو ترمذی فی ذکر کیا اسکو مشکوۃ میں اور فرمایا علیہ السلام نے کہ بہتر قرون کا  
قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم وقال علیہ السلام لا ینال علیکم  
ترن میرا بہتر قرون دوسرا بہتر قرون تیسرا ہے اور فرمایا علیہ السلام فی کہ نہ آویگا تم پر



زمان الذي بعث فيه رواد البخاري كره في المشكوة كان مقتضى هذه

كوفي زمانه مگر سوگا پچیدل شر اور بد زمانہ پہلی سی روایت کیا او سو بخاری فی ذکر کیا اسکو مشکوة میں تو ہوا مقتضی

الاحادیث المقبولة تنزل لزمان في الخيرية وترقيه في الفساد يوما فيوما

احادیث مقبولہ کا کتر مونا خیرین اور ترقیے کا ہونا فسادین دن بدن

فاذا كان الامر كذلك كان مقتضى هذه الاحادیث اتباع المجتهد الكامل

بس جبکہ ہوا امر اور حال زمانہ کا ایسا تو ہوا مقتضی ان احادیث کا متبع ہونا مجتہد کامل

العدل لورع من كان في خير القرون الثلاثة المشهورة بالخير لا غيرهم

پر ہیز کا رکا کہ سو خیر القرون میں سے کوفتن قرن میں مشہور باخیر نہ غیر اوکا

من بعدهم سوى المهدى عليه السلام لانه مستثنى عن ذلك الحكم

جو بعد ان کے ہیں سوای مہدی علیہ السلام کے اسلئے کہ وہ مستثنی ہیں اس حکم سے

بالخصوص لكن لما كان اتباع مذهب القرن الاول متعذرا بل غير ممكن

ساتھ بصوص کے لیکن ہر گاہ کہ متبع ہونا مذہب قرن اول کا تھا متعذر بلکہ غیر ممکن

عدم تدون المذهب و تقرره من احدهم فلذا اجمعوا على منع العوام تقليد

سبب نہ جمع ہونے مذہب کے اور نہ تقریر کرنے اوکے کسی جی سے لہذا جمع ہوئے ہر شیع کرنے عوام کے تقلید

مذاهب الصحابة كما في تحرير الاصول و شرح منهاج الاصول و مسلم

مذاهب صحابہ کے سے حبیب کہ تحریر الاصول اور شرح منهاج الاصول اور مسلم

الثبوت و غيرها من كتب الاصول فبقى القرن الثاني والثالث فاجم

الثبوت وغیرہ میں ہے جو کتب اصولی سی ہیں بس باقی قرن ثانیے اور قرن ثالث میں جمع ہوئے

اهل السنة والجماعة كما في بحث التقليد على اختيار مذاهب الائمة

اہل سنت اور جماعت حبیب کہ غفریب آویگا بحث تقلید میں اوپر اختیار کرنے مذہب ائمہ

الاربعة لا غيرهم وان كان في زمنهم غيرهم ايضا من اهل الاجتهاد

اربعہ کے نہ غیر انکے کے اگرچہ ہونے زمانہ انکے میں غیر انکا ہی اہل اجتہاد



والورع لما يرون فيهم ما لا يرون في غيرهم من مزيد تحقيق الدين و  
 وتقوى سي كينونكم ديكها او نهون نے اون میں وہ چیز کہ ہنیں دیکھا غیر اون کے میں یعنی زیادتی تحقیق دین کے  
 التطبيق والتوفيق بين الايات والاحاديث وتدوّن مذاہبهم مع  
 مزید تطبیق اور توفیق درمیان آیات اور احادیث کے اور جمع ہونا اون کے مذاہب کا ساتھ ہونا  
 اصحابهم وما كان عندهم من الآثار والاعخبار حتى لم يوجد مثل ذلك  
 اون کی اصحاب کے اور جو کچھ اون کے پاس ہی آثار اور اخبار سے تھے کہ ہنیں باقی جاتی ہی مثال تحقیق کے  
 في غير الائمة الاربعة كما سيأتي مع حفظ تدوينهم بالكتب المتداولة  
 غیر ائمہ اربعہ میں جیسا کہ عنقریب آویگا باوجود کہ ہی حفظ مسائل اون کی مذہب کا ساتھ کتب متداولہ کے  
 تراوھا جماعة بعد جماعة في كل ساعة في الامصار والاعصا من فاتهم  
 کہ دست بدست لیتی ہی اون کو جماعت بعد جماعت کے ہر ساعت میں بلاد اسلام میں سر زمانہ میں اوس زمانہ میں لیکر  
 الى زماننا بحيث لا تعد ولا تحصى مع ورود الاحاديث المستمرة الى  
 آج کل تک بیان طور کہ نہ شمار کیا جای اور نہ حصر کیا جای باوجود ورود احادیث کے کہ وہ شمار کرتی ہیں  
 افضليتهم لكنهم اختلفوا في ان اليهم افضل فقال الحنفية بافضلية  
 اون کی فضیلت کے لیکن وہ مختلف ہوئی ہیں اس امر میں کہ کون امیر اربعہ میں افضل ہی پس قائل ہو حنفیہ فضیلت  
 امامهم وقال المالكية بافضلية امامهم وقال الشافعية بافضلية  
 امام ابنی کی اور قائل ہوئی مالکیہ بافضلیت امام ابنی کے اور قائل ہوئے شافعیہ ساتھ فضیلت  
 امامهم وقال الحنابلة بافضلية امامهم لكن لما كان سبب معرفتهم  
 امام ابنی کی اور قائل ہوئی حنبلیہ ساتھ فضیلت امام ابنی کے لیکن ہر گاہ کہ تھا سبب معرفت اس  
 الافضلية بيان المناقب كما صرح به شاه عبدالغزي الدهلوي في  
 فضیلت کا بیان مناقب کا جیسا کہ تصریح کی ہی اس کی شاہ عبدالغزیر دہلوی نے  
 لبستان المحققين حيث قال كاتب الحروف سبب رواج مذهب الامام  
 لبستان المحققین میں بھی جیسا کہ کہتا ہی کاتب الحروف کہ سبب رواج بانی مذہب امام

اور احادیث اور کتب



مالک فی دیار المغرب اندلس عند جبرہ بن المورخین ان علماء هذه

مالک کا دیار مغرب اور اندلس میں نزدیک جمہور مورخین کے یہ ہے کہ علماء ان

البلاد کثرا یا بہم و ذہابہم الی الحجاز للبحر والزیارة فشاهدوا فضل

بلاد کے بہت موانا جانا اور انکا طرف اہل حجاز کے واسطے حج اور زیارت آنحضرت کے توشاہ کیا اور ہونے

الامام مالک و سعة علمه و جلالة قدره و عظمة شأنه فلما رجعوا الی وطنهم

امام مالک اور انکی وسعت علم کا اور جلالت قدر کا اور عظمت شان کا پس جبکہ آئی اپنی وطن کو

کشفوا ذفاتر اوصاف کماله فی بلادهم و کان تقلیدہ فی ذہابہم راسخا

تو کہولا اور بیان کیا ذفاتر اوصاف انکی کمال کو اپنی اپنی بلاد میں پس ہو گئی تقلید انکی کے اور انکی اذہان

مستقرا و کانوا قبل ذلک علی مذهب الا و زاعی انتھی فبین کل واحد من

مضبوط اور تہی پہلی اس سی اور پر مذہب اور زاعی کے تمام ہوا تو بیان کیا ہر واحد نے

الحنفیة و المالکية و الشافعية و الحنبلیة مناقب امامهم فی کتبهم

حنفیہ اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنبلیہ سے اپنی اپنی امام کی مناقب اپنی اپنی کتب میں

ومن قام بالقدح للحمية او العصية او الحسد او الحقد او غیر ذلک

اور جو شخص کہڑا ہوا ساتھ قدح کے واسطے حمیہ یا عصیت کے یا حسد کے یا حقد کے یا واسطے کسے اور

من القصد الکاسد والغرض القاسا قامو لخصی صا المثل المشہور بان کل فرعون

وقصد کاسد سے اور غرض قاسد تو کہڑی ہو جاتی اور سہرتی کہ ہو گئی مثل ستور کہ ہر فرعون

موسیٰ حکم الی زماننا فلما جاء زماننا قام مصنف المعیار بتکلم فی

موسیٰ ہی اسی طرح لوگ کرتی رہی ہماری زمانہ تک جیکہ آیا ہمارا زمانہ تو کہڑا ہوا مصنف معیار کلام کیا

مناقب الامام امام الاثمة سراج الامة ابو حنیفة علیہ الرحمة

مناقب امام امام امام الاثمة سراج الامة ابو حنیفة علیہ الرحمة

خصوصا و فی تنفیہ اہل سلام عن اتباع الاثمة الاربعة عموما فقامت علیہ

خاصکر اور کلام کیا نفرت و لانی میں اہل سلام کو اتباع ائمہ اربعہ کے سے عموما تو کہڑا ہوا میں کو



بَعُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوَّلًا فِی مَنَاقِبِ اِمَامِ شَحْرِ فِی تَقْلِیدِ اَلْاَئِمَّةِ اَلْاَرْبَعَةِ

ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کی اولاً تو مناقب امام مین اور بعد اوسکی تقلید ائمہ اربعہ مین اور  
شَحْرِ فِی عَقَائِدِ مَصْنُفِ الْمَعْيَا فَاَقُولُ تَوْفِیْقُ اللّٰهِ الْمُسْتَعَانَ وَعَلِیْهِ التَّكْلَانِ

بعد اوسکے عقاید مصنف معیار مین پس کہتا ہوں مین توفیق اللہ مستعان کے اور اسی پر ہے بہرہ و  
فِی الْاَبْتَدَاءِ وَالْاَنْتِهَاءِ مَا فَرَعَ مَصْنُفِ الْمَعْيَا مِنْ اَلْوَسُواسِ اَلْاَجْمَاعِی

ابتداء مین اور انتہا مین سرگاہ کہ فارغ ہوا مصنف معیار و سو اس اجماع سے  
اَرَادَ اَنْ یُّوَسَّوَسَ فِی صُدُورِ النَّاسِ بِاَلْوَجْهِ التَّفْصِیْلِ

تو ارادہ کیا یہ کہ تردد و ڈالے سینہ لوگوں مین وجہ تفصیل کر

فَقَالَ بِرَحْمَةِ فَضَائِلِ اِمَامِ صَاحِبِ سَمَوَعِیْنِ عَزَّتْ اَوْفَرَ اَسْلَمَیْ کَہَاکَ

پس کہنا مصنف معیار نے

پیشوا مین اور ہم اونکی ہر حق مین پیرو مین لیکن اون فضائل مین جو فی الواقع ہوں اور

ساتھ اسناد صحیح کے ثابت ہوں نہیں تو جو بی تعریف شعبہ رفض کا ہے اسے ہم پر

ضرور ہوا کہ اس بات کی بھی تحقیق لکھیں کیونکہ کچی کچی باتیں جو بایہ تحقیق مین نزدیک علماء

محققین ثقات کی دور مین اور اس مین امام صاحب کے تابعی ہونیکا دعویٰ کیا ہے اور

واسطے اثبات اس دعویٰ کی احادیث موضوعہ وارد کے کئی ہیں انتہے اور آگے جا کر

اِسْآیَتِ السَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنْ اَمْلَہَا جَرِیْنِ وَالْاَنْصَاکَ تَحْتَ مِیْنِ فَرَمَیَا کہ امام

صاحب اس آیت کے مصداق تو تہ ہوتے جبکہ تابعی ہوتی اور اسکا حال خوب روشن

ہو گیا تو اب فضیلت امام صاحب کے باقی تینوں مجتہدین پر اگر تابعی ہونے کی رو سے

ہی فوزی بہر تابعی نہ ہونی مین جبارون برابر مین انتہے اور آگے جا کر خیر تحت مناب

کی فرمایا یہ سب واسیات ہی اور موجب ذم کا ہے نہ یہ کہ مدح کا باعث ہو اور جناب

حضرت امام کی تو یہ شان نہیں ہی کہ ایسی تکلیف شاق اور بدعات کو اونکی طرف

نسبت کیا جاوی اور دلیل بدعت ہونی اس عبارت کی یہ ہے کہ جناب سادات علیہ السلام نے



عمر بہرین کہی شب کو تیرہ رکعت سی زیادہ نوافل بہن پڑی اور نہ کہہو تمام شب جاگی بلکہ ایک نلت گتے  
 اور دو نلت سوتی اور سہر زیادہ کرنی والی کو فرماتی کہ یہ شخص میری سنت سی لغت کرتا ہی اور  
 یہ ہم بہن سی بہن اور ایسا ہی ختم کرنا قرآن کا ہی سات دن کی وری درست نہ کہتی انتہی  
**اقول** خلاصہ ان بیون عبارتوں مصنف معیار کا یہ ہی کہ عبارت پہلی صریح ہی آہن کہ یہ  
 فضائل جو علماء حنفیہ اپنی کتب میں بیان کرتی ہن یہ جھوٹ اور شعبہ فض کا ہی اور دعویٰ تابعی  
 ہونی امام صاحب کا باطل اور یہ حدیثین موضوع اور عبارت دوسری میں تصریح ہی اسکی کہ امام صاحب  
 تابعی بہن ہن اور چارون ائمہ یعنی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن  
 حنبل نہ تابعی ہونی میں برابر ہن اور عبارت تیسری صریح ہی آہن کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 جمیع عمر میں ایک نلت جاگتی ہی اور دو نلت سوتی ہی پس اس میں زیادہ یعنی قیام نلت لیل سی زیادہ  
 بدعت اور خلاف سنت ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر بہرین کہی شب کو تیرہ رکعت سے  
 زیادہ نوافل بہن پڑی پس اس تیرہ رکعت سی زیادہ نوافل کا پڑنا بدعت اور خلاف سنت ہوا  
 پس تراویح مثلاً بست رکعت کی بدعت ہونی اور ختم کرنا قرآن کا سات دن کی وری ممنوع اور  
 ناروا ہی اور ایسا ہی صیام الدہر کو اور عبارت میں منع فرمایا ہے پس ثابت ہونی ناذر کی  
 امور ثمانیہ اول یہ کہ مناقب امام صاحب کے جھوٹی تعریفن ہن اور دوسری یہ کہ تابعیت امام صاحب  
 باطل اور تیسری یہ کہ یہ حدیثین موضوع اور جھوٹی یہ کہ جمیع عمر میں آنحضرت ایک نلت سے  
 زیادہ کہی بہن جاگی پس قیام زیادہ نلت لیل سنی عت اور خلاف سنت ہوا اور پانچون یہ کہ  
 آنحضرت جمیع عمر میں دو نلت سوتی ہی اور ایک نلت رات کا جاگتی ہی پس قیام تمام لیل کا  
 بدعت اور خلاف سنت ہوا اور چہی یہ کہ آنحضرت فی تیرہ رکعت سی زیادہ نوافل کہہو بہن پڑے  
 پس پڑنا نوافل کا تیرہ رکعت سی زیادہ بدعت اور خلاف سنت ہوا اور ساتون یہ کہ ختم کرنا  
 قرآن شریف کا سات دن کی وری ممنوع اور ناجائز ہے اور آہون یہ کہ صیام الدہر ممنوع  
 اور ناروا ہے پس چونکہ بہ غلط محض اور پایہ اعتبار سی خارج ہتا تو ضرور ہوا ہمہ درجہ  
 سمنا ان امور ثمانیہ کے تو کہ معلوم ہو جاوین اہل اسلام کو مفاسد اور مکائد مصنف

امور ثمانیہ  
 مناقب امام صاحب



مبارک کے فاقول بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ فی الابداء والانتھاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان مناقب امام اعظم  
عناات تائیت کے

بعد حمد اور صلوة اور سلام کی جانا چاہی کہ مطلب ہمارا اس مقام پر بیان کرنا مناقب امام حسن  
کا ہی اور تابعیت خبر و عظم مناقب کی ہی اور یہ ہر دو ثوابت اور محققین میں ساتھ نقول علماء  
ثقات اور محدثین ثبات کی مثلاً جیسا کہ امام نووی اور حافظ ذہبی اور حافظ دارقطنی اور حافظ  
خطیب ادی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور حافظ جلال الدین سیوطی اور امام باقی اور  
امام محمد بن یوسف شامی اور علامہ ابن حجر مکی اور شیخ الاسلام عینی اور ملا علی قاری اور شیخ  
بدیع الدین دہلوی وغیرہم یہ لوگ سب سب محدثین اور ثقات دین اور حفاظ اور شرح حدیث  
رحال نقول اور معتبرین نزدیک علماء دین کی ہیں ہر چند مناقب امام صاحب کے بہت ہیں اور علماء  
سب ائمہ اربعہ میں مناقب امام صاحب کے میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن موبور ہونا  
تب ان علماء کا جو کہ اس بار میں نایاب اور معدوم تھا لہذا جمع کرنا سب مناقب امام صاحب کا  
غذر ہوا مگر مناقب معدودہ کہ ہندہ کو ان علماء مذکورین کی کتب معتبرہ سی حاصل ہوئی وہ  
ان نقل کئی جاتی ہیں تو کہ معلوم ہو جاوی علوشان امام صاحب کا جانا چاہئے  
مناقب امام صاحب کے بعضے تو احادیث صحیحہ اور مقبولہ سی ثابت ہیں اور بعضے منقول ہیں  
دین اور حدیث کے سے مثل امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور امام مالک  
امام ابو یوسف اور امام محمد اور استاد المحدثین عبد اللہ بن المبارک اور رئیس المحدثین  
ابن معین اور استاد امام شافعی وکیع بن الجراح وانشاء ہم کے ساتھ نقول ان  
علماء مذکورین کے مثل نووی وغیرہ کے

المناقب الثابتة بالاحادیث المقبولة باب

باب مناقب کا جو ثابت ہیں ساتھ احادیث مقبولہ کے باب کی امر کا

ابن ابی حنیفہ اعلم ائمة المذهب لكونه اولهم

ابو حنیفہ اعلم ائمہ مذہب کا ہے اس واسطے کہ وہ مصیب تری سائلین میں اول



اخرج عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الذین عن  
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر سو گا ذین نزدیک  
الذین الذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی تناوله رواہ مسلم صحیحہ فی باب  
ثریا کے تو البتہ جاں گاہ کی طرف ایک جل ہوا فارس حتی کہ جا پہنچی گا او سکور وایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیحہ کی باب  
فضل فارس من کتاب الفضائل پس یہ حدیث صحیحہ وال ہی اس پر کہ حق بجانب اس  
فضل فارس میں جو وہ کتاب فضائل سے ہے

رجل کی سو گا مسائل مختلفہ میں لیکن باقی رہا کہ یہ رجل کون ہی پس دلالت کی اس حدیث نے  
اس پر کہ یہ رجل وہ ہی کہ یہ تین قیدین اس میں پائی جاوین قید اول یہ کہ وہ رجل ابن  
فارس ہی ہو جیسا کہ یہ مخصوص حدیث کا ہی اور قید ثانی یہ کہ وہ رجل مجتہد ہی ہو جیسا کہ  
دلالت کرتا ہی لفظ تناوله کا اور قید ثالث یہ کہ وہ رجل صاحب مذہب مدون کا ہو بطور  
کہ ہوا ان ائمہ سی کہ خروج اون سی باجماع اہل سنت ممنوع ہو جیسا کہ دلالت کرتا ہے  
اس پر ترغیب نیا آنحضرت کا کیونکہ اگر مذہب مدون اوسکا ہو یا ائمہ مذکورین سی ہو تو  
لغو ہو جاوی گا ترغیب نیا آنحضرت کا اور باطل ہو جاگا فائدہ خبر دینے آنحضرت کا  
کیونکہ اگر مذہب اوسکا مدون ہو یا ائمہ مذکورین سی ہو تو عمل و سکی مذہب پر کیونکر ہوگا  
پس ضرور ہم کہ ہوا ائمہ مذکورین سی اور مذہب اوسکا مدون ہو اور یہ تینوں قیدین ابو حنیفہ  
میں موجود ہیں بخیرین کیونکہ وہ ابن فارس سی اور مجتہد ائمہ اربعہ سی اور صاحب مذہب ہونکا  
اما الاول وهو كونه من ابناء فارس فقال في الرسالة

اما قید اول یعنی ابو حنیفہ انباء فارس سی ہیں کہا اوس رسالہ میں

المطبوعة في المطبع المصطفائي سنة ١٢٦٣ المشرقة بنسب نكاح رسول

مطبوعہ موہی مطبع مصطفائی میں سنہ بارہ سو ترسیتمہ میں اور سنہ پور ہی سانہ سنہ بارہ سو صلعم  
التمحان بن ثابت بن النعمان بن من بن بان بن ثابت بن قيس بن يزدگرد  
کہ تمحان ہی بن ثابت کا وہ بن النعمان کا وہ بن بان کا وہ بن ثابت کا وہ قیس کا وہ یزدگرد کا



بن شهریار بن پرویز بن نوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجن بن بهرام  
 وہ شہریار کا وہ پرویز کا وہ نوشیروان کا وہ قباد کا وہ فیروز کا وہ یزدجن کا وہ بہرام  
 گور بن شاپور بن هرمز بن نرسی بن بهرام بن اردشیر بن بابک بن مهر  
 گور کا وہ شاپور کا وہ هرمز کا وہ نرسی کا وہ بہرام کا وہ اردشیر کا وہ بابک کا وہ مهر کا  
 بن ساسان بن بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بن ہراسپ بن بہمن بن  
 وہ ساسان کا وہ بہمن کا وہ اسفندیار کا وہ گشتاسپ کا وہ ہراسپ کا وہ بہمن کا وہ  
 کیقباد بن داراب بن طھماسپ بن عمرو وقال الملاح علی قاری فی الرواۃ  
 کی قباد کا وہ داراب کا وہ طھماسپ کا وہ عمرو کا جو معصر ابن ہشیم علیہ السلام کا ہی اور کہا ملا علی قاری رحمہ اللہ  
 المذکورۃ ویکفینا من سلاطین العالم ابراہیم بن ادھم المثلذ لا مافنا  
 مذکورہ میں کہ کفایت کرتا ہی ہو سلاطین جہان کی سی ابراہیم بن ادھم کہ شاگرد ہے حارے امام <sup>ضعیف</sup>  
 فی العلم والعمل و اعراضہ عن الدنیا و اقبالہ علی العقبی والحضور مع المولی  
 علم میں اور عمل میں اعراض کرنی میں دنیا سے اور متوجہ ہونی میں عقبی پر اور حاضر رہنی میں ساتھ مولی کے  
 مع ان السلاطین کل زمان ومکان ثابتون علی مذهب النعمان کسل <sup>طین</sup>  
 باوجود اسکی کہ سلاطین ہر زمانہ میں اور ہر مکان میں ثابت رہی اور ہر مذہب ابو حنیفہ کے جیسا کہ سلاطین  
 الروم حفظہم اللہ تعالیٰ عن حوادث الدوران و سلاطین ما وراء النہر  
 روم نگاہ رکھی اللہ تعالیٰ انکو حوادث اور تغیرات دوران کے سے اور سلاطین ما وراء النہر کے  
 فی کل عصر و دھر و سلاطین الہند و السند فی البر و البحر و لعل حکم ذلک  
 ہر عصر اور ہر زمانہ میں اور سلاطین ہند اور سند کے خواہ بری خواہ بحری شاید کہ حکمت اوست  
 ان ابا حنیفہ من ذریۃ کسی الملقب بنوشیروان انتھی وقال الشایع  
 کہ ابو حنیفہ اولاد بادشاہ فارس ہی کہ لقب بنوشیروان ہے تمام ہوا اور کہا شایع نے  
 فی شرح الدر المختار قولہ ثبت ان ثابتاً والاکامام ادرك الامام علی  
 شرح در المختار میں قول اوست کہ ثابت ہوا ہی کہ ثابت والد امام ابو حنیفہ کہتے بابا حضرت علی



بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعاه والدہ بالبرکۃ ففی تاریخہ ابن خلکان

بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پسند عاکی اوسکو اور اولاد کی کو برکت کے تاریخ ابن خلکان میں ہے

عن الخطیب بن حنفیہ قال نا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت

خطیب سی کہ لوتی ابی حنیفہ کے نے کہا کہ خبر دے مہکوا اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت

بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس من الاحرار واللہ ما وقع علیہ ارق

بن نعمان بن مرزبان جو ابناء فارس احرار سے ہیں کہ واسد ہین سوا ہم پر رق

قطولہ جری ابو حنیفہ سنہ ثمانین و ذہبتا بتالی علی بن ابی طالب رضی

کبھی پیدا ہوا داد اسیر ابو حنیفہ سنہ اسی میں اور حاضر سوا ثابت نجد مت علی بن ابی طالب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ وهو صغیر قد عاہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریئہ ونحن بنحو ان یکن

اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حال میں کہ وہ ثابت لڑکا تھا پس عاکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور اسکی ذریئہ

اللہ تعالیٰ قد استجاب لعلی فینا انتھی وعلیہ السلام ہیر قال بن حجر فی الخیرات

کہ اللہ تعالیٰ فی قبول کی دعا حضرت علی کی ہم میں تمام سوا اور اسی پر ہی جمہور علما کا کہا ابن حجر نے خیرات

الحسنات فی ترجمہ النعمان وقد کان حدیث حنیفہ من فارس علی ما علیہ الاکثر

ابن الحسن ترجمہ النعمان میں کہ تھا داد ابو حنیفہ کا فارس سے بنا بر مذہب جمہور علما کے

انتھی ذکرہ الشامی فی شرح الدر المختار واما الثانی وهو کور من

تمام سوا ذکر کیا اوسکو شامی شرح در المختار میں اثنانی یعنی ابو حنیفہ

المجتہدین فقال لامام الاستوائی فی آخر شرح منہاج الاصول

ابن مجتہدین سی ہی کہا امام استوائی نے آخر شرح منہاج الاصول میں

للقاضی البیضاوی وقال امام الحرمین فی البرہان اجمہ المتحققون علی ان

جو قاضی بیضاوی کی ہی کہا امام الحرمین فی برہان میں کہ جمع ہوئی ہیں اہل تحقیق اس پر کہ

العوام لیس لہم ان یعملوا بذهب الصحابۃ بل علیہم ان یدعوا مذہب الامت

عوام کو نہیں جائز یہ کہ عمل کریں مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اوپر یہ کہ متبع ہوں مذہب امت کے



الذین ساروا وبنوا الابواب ذکرُوا اوضاع المسائل ووضحوا طرق النظر

کہ اصول و قواعدین کی مقرر کئی اور باب کیا ابواب مسائل کو اور ذکر کیا اوضاع مسائل کو اور واضح کیا طرق النظر

وهذا المسائل وبنوها وجمعوها وذاکر ابن الصلاح ایضا حاصله انه

اور مہذب کیا مسائل کو اور خوب بیان کیا انکو اور جمع کیا ایک اور ذکر کیا ابن الصلاح فی ہی کہ حاصل او سکا یہی

متعین تقلید الائمة الاربعة دون غیرہ لان مذاہب الائمة الاربعة

کہ متعین اور لازم ہی تقلید ائمہ اربعہ کے نہ غیر انکے کے کیونکہ مذاہب ائمہ اربعہ کے

قد انتشرت وعلی تقیید مطلقاً وخصیص عموماً وشرط فروعہا بخلاف

پہل گئی ہیں اہل اسلام میں اور جانی گئی تقیید انکی مطاق کی اور تخصیص انکی عام کی اور شرط انکی فروع کے بخلاف

غیرہما انتھی وقال الشیخ ابن الہمام فی آخر تحریر الاصول نقل الامام اجماع

مذہب غیر ائمہ اربعہ تمام ہوا اور کہا شیخ ابن ہمام نے آخر تحریر الاصول میں کہ نقل کیا امام احمد بن حنبل نے اجماع

المحققین علی منع العوام من تقلید الصحابة بل علیہم تقلید من بعدہم الذین

محققین کو اور منع کرنے عوام کے تقلید صحابہ کے سے بلکہ واجب ہے اوپر تقلید ان پچھلوں کے کہ جنہوں نے

ساروا ووضحوا وبنوا وعلی هذا ما ذکرہ بعض المتأخرین من منع تقلید

اصول اور قواعدین کی مقرر کئی ہیں اور اوضاع مسائل کے مقرر کئی ہیں اور ذکر کیا سائل کو بنا بر او کے ذکر کیا بعض

غیر الائمة الاربعة لضباط مذاہبهم وتقیید مسائلهم وخصیص عموماً

سواۓ ائمہ اربعہ کے واسطے منضبط ہونے مذاہب ائمہ اربعہ اور واسطے منضبط ہونے تقیید کی مسائل اور واسطے منضبط

ولم یدر مثله فی غیرہ لان انقراض تبعاً عام وهو الصحیح انتھی وقال

ابو نعیم بابا جانا مثل انکی غیر میں اب واسطے نابود ہونے انکے اتباع اور یہ صحیح تمام ہوا اور کہا

ابن حجر الملکی فی فتح المبین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن و

ابن حجر ملکی نے فتح المبین شرح الاربعین میں شرح حدیث ابی ہاشم میں

العشرین وهذا فی حق المقلد الصرف فی تلك الارضنة القریبة من

کہ یہ نہ کو رفق اوس مقلد صرف میں ہی جواب میں زمانہ قریب زمانہ

منع من تقلید

تخصیص عام



الصحابہ اما فی زماننا فقال بعض ثمتنا لا یجوز تقلید غیر الامۃ الاربعۃ

صحابہ ہی تھا اما چار ہی زمانہ میں پس کہا بعض امۃ چار تھی کہ نہیں جائز تقلید سوائی امۃ الاربعہ یعنی

الشافعی ومالك والحنيفة واحمد بن حنبل رضوان الله عليهم لان

شافعی اور امام مالک امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم کے کیونکہ

هؤلاء عرفت قواعدهم واستقرت احکامهم وخدمها تابعوهم

یہ لوگ خوب معلوم ہو گئی ہیں قواعد انکی مذہب کے اور قرار پائی ہیں انکی احکام اور عد کی ایسی تھی انکی مذہب نے

وحرروها فاعرفوا حکما حکما فلا یوجد حکم الا وهو منصوص لهم

اور خوب منظم کر کے لکھا اور انہوں نے خوب تفصیل وار پس نہیں پایا جاتا کوئی حکم مگر کہ ہوتا ہی وہ منصوص انکا

اجمالا وتفصیلا بخلاف غیرہ فان ملہم لم یحرر ولم تدون لذلك

اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر ان امۃ الاربعہ کے اس واسطے کہ مذاہب انکی تو لکھے گئے ہیں بل انکی اور نہ جمع کئے گئے ہیں

فلا یعرف لها قواعد لیستخرج علیہا احکامها فلم یجز تقلیدہم فیما حفظ

پس نہیں معلوم انکی ایسی قواعد نہ تھیں ان پر احکام انکی پس نہ جائز ہوئی تقلید انکی اور میں جو محفوظ

عنہم لانه قد یكون مشروطا بشروط اخرى وکلوها الى فہمہا من

اون ہی کیونکہ وہ کہی ہوتا ہی مشروط ساتھ شروط اور کے کہ مفوض ہوتا ہی فہم ان شروط کا اور انکی

قواعد فقط لثقة بما حفظ عنہم من شرط او قید فلم یجز التقليد حیث

قواعد پر پس کم ہو گیا اعتبار جو محفوظ ہی اونی شرط اور قید کے جہت سے پس جائز ہوئے تقلید انکی اور

انتہی فقد علم ما ذکر انہ من ائمة المجتہدین من اصحاب المذہب المدون

تمام ہوا پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ ابو حنیفہ امۃ مجتہدین سے ہے جو صاحب مذہب مدون ہیں

واما الثالث وهو كون من الائمة المذكورين فقال

الثالث یعنی ابو حنیفہ امۃ مذکورین سے ہیں

صاحب بحر الرائق فی الاستبہاء فی القاعۃ الاولى من النوع الثاني من الفن

صاحب بحر الرائق نے استبہاء کے قاعدہ اولے میں جو نوع ثانی نے فن



الاول ان ما خلف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان كان في خلاف  
 اول کی سی ہی کہ جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کا وہ مخالف اجماع کے ہے اگرچہ ہوا اس میں خلاف  
 لغيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع وقد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف  
 سوا ائمہ اربعہ کے ہی کیونکہ تصریح کی ہی تحریر میں کہ اجماع منعقد ہوا کہ اوپر عدم جواز اس عمل کی جو مخالف ہو  
 للائمة الاربعة انتهى وقال الشيخ احمد في التفسير الاحمد تحت قول تعا  
 ائمہ اربعہ کے تمام ہو اور کہا شیخ احمد فی تفسیر احمدی میں تحت قول السد تک کے  
 ففهمناها سليمان وقد وقع الاجماع على ان الاتباع انما يجوز للائمة  
 ففهمنا سليمان کہ منعقد ہوا ہی اجماع اس پر کہ اتباع بہن جابر سوا ائمہ  
 الاربعة انتهى وقال الطحاوی في شرح الدر المختار في كتاب الذب قال  
 اربعہ کے تمام ہوا اور کہا طحاوی نے شرح در المختار میں کتاب ذبح میں کہا  
 بعض المفسرين ان الفرق المسمى باهل السنة والجماعة قد اجتمع اليوم  
 بعض مفسرین نے کہ فرقہ جیسی باہل سنت و جماعت ہے مجتمع ہوا ہی سن مانہ میں  
 في مذاهب الائمة الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنابلة  
 مذاہب ائمہ اربعہ میں وہ حنفی ہیں اور مالکی ہیں اور شافعی ہیں اور حنبلی ہیں  
 ومن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان فهو من اهل  
 اور جو نہ خارج ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ میں وہ اہل  
 البغى والنار انتهى وقال لقاضي ثناء الله في التفسير المظهر تحت  
 بدعت و نار سے ہے تمام ہوا اور کہا قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظهر میں تحت  
 اية اربابا من دون الله فان اهل السنة والجماعة قد افرقت بعد القرون  
 آیت اربابا من دون اللہ کے کہ اہل سنت و جماعت تحقیق جدا جدا ہو گئے بعد قرون  
 الثلاثة او الاربعة على ربعة مذاهب لم يبق الهوى سوى هذه الاربعة  
 تین یا چار کے اوپر جابر مذاہب کے اور نہ باقی رہا کوئی مذہب فردم میں ہی ان چار مذاہب کے



فقد انعقد الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم قد قال رسول الله

بس منعقد سوا اجماع مركب او بر بطلان اوس قول کے جو مخالف ہو کل ان ائمہ ربیعہ اور فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة وقال الله تعالى ویلتزم

صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ جمع ہو گئے امت میرے اوپر لگرا ہے کہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو شخص متبع ہو

غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولى نصلہ جہنم وساءت مصیرا انتہ

مخالف ہو طریق اجماع کی تو پھرین گئے ہم اوسکو جس طرف پہرا اور واصل کر نیگی اوسکو جہنم میں اور وہ بڑا ہے

حتی اقربہ شہاء ولی الله الذہلوی فی عقد الجدید حیث قال واعلم ان فی

حتی کہ اقرار کیا اس اجماع کا شہ ولی اللہ دہلوی فی ہی عقد جدید میں جبکہ کہا کہ جان لے کہ متبع ہوئے

الاحد بحدہ المذاهب الاربعہ مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة

ان مذاہب اربعہ کی میں مصلحت عظیمہ ہے اور اعراض کرنا ان مذاہب اربعہ سے

کبیرۃ الی ان قال کان اتباعها اتباعا عا للسلود الاعظم والخروج عنها خروجاً

کبیرہ ہی بہان تک کہا کہ اتباع ان مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع کا ہے اور باہر ہو جانا اونسے باہر ہونا

عن السواد الاعظم انتہ پس ثابت ہوا مذکور سی کہ مصداق اس حدیث صحیح کا

اجماع سے ہے تمام ہوا

ابوصنیفہ ہی نہ غیر واسطے موجود ہونی ان قیدون کی ابوصنیفہ میں اور واسطے

مفقود ہونی ان قیدون کی غیر میں جو ائمہ مشہور ہیں دین میں لہذا ائمہ شافعیہ

متفق ہوئے ہیں اسبر کہ مصداق اس حدیث کا فقط ابوصنیفہ ہی نہ غیر قال جلال الدین

کہا جلال الدین

السیوطی تبیض الصیفة فی مناقب ابی حنیفہ وقد بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیوطی نے تبیض صیفہ فی مناقب ابی حنیفہ میں کہ تحقیق ثبوت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بالامام ابی حنیفہ فی الحدیث الذی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی

امام ابوصنیفہ کے اوس حدیث میں کہ روایت کیا اوسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابو ہریرہ رضی



اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم معلقاً بالثریا

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر سو گاہ دین معلق ساتھ ثریا کی

تناولہ رجال من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی لائقاب عن قیس بن

توجا پوچھیں گی او سکوخند رجال ابناء فارس اور روایت ہے شیرازی فی القاب بن قیس بن

سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم معلقاً

سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر سو گاہ دین معلق

بالثریا لتناولہ قوم من ابناء فارس وحديث ابی ہریرۃ فی صحیح البخاری

ساتھ ثریا کے تولی آئی گی او سکوا یک قوم ابناء فارس سی اور حدیث ابو ہریرہ صحیح بخاری

ومسلم بلفظ لو کان الايمان عند الثریا لتناولہ رجال من فارس فی لفظ

ومسلم میں ہی مروی ہے باین لفظ کہ اگر سو گاہ ایمان نزدیک ثریا کے تولی آوین گے او سکوخند رجال فارس اور

مسلم لو کان الايمان عند الثریا لذهب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ

مسلم میں کہ اگر سو گاہ ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ جاوے گا او کی طرف ایک رجل بنار فارس سی حتی یأوے

وفی معجم الطبرانی الکبیر بلفظ لو کان الايمان معلقاً بالثریا لتناولہ

اور مروی ہی معجم کبیر طبرانی میں باین لفظ کہ اگر سو گاہ ایمان معلق ساتھ ثریا کے کہ نہ پوچھیں گے او سکوا

العرب لتناولہ رجال من فارس وفی الطبرانی ایضاً عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

اہل عرب جا پوچھیں گی او سکوخند رجال فارس اور ہی طبرانی میں مروی ہی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین معلقاً بالثریا

عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر سو گاہ دین معلق ساتھ ثریا کے

لتناولہ ناس من ابناء فارس هذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارة و

تولی آوے گی او سکوا ابناء فارس سے ہیں یہ مذکور اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا اوس پر ثبوت اور

الفضیلة انتھی ذکرہ الطحاوی فی شرح الدر المختار هذه الاحادیث

فصلت ابو حنیفہ میں تمام ہوا ذکر کیا او سکوا و فی شرح در المختار میں ہیں یہ احادیث

مروی ہی لفظ



تدل علی ان الجمع باعتبار الاتباع والافراد باعتبار الاصل هو ابو حنیفہ

والہن اس پر جمع فرمانا آنحضرت کا باعتبار اتباع کے ہے اور ایک رجل فرمانا باعتبار متبع کے ہے کہ وہ ابو حنیفہ

فاتیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک الطريق اشارۃ الی ان

ہے فرمانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاں طریق اشارہ ہے اس طرف کہ

اتباع ذلک الرجل کا فامثلہ فالتین علی غیرہم بفضل لاصابة بحسب قواعد

اتباع اس رجل کی ہوگی مثل اس کے فاتی غیروں پر فضل اصابت سائل دین میں بحسب قواعد

واصولہ فلذا قال الامام الشافعی من اراد الفقه فلیزم اصحاب الحنفیۃ

اور اصول نبی امام کی لہذا کہا امام شافعی نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے فقہ کا تو لازم ہے اصحاب ابو حنیفہ کو

فان المعانی قد تیسر لم کاسیما وقال العلامة ابن حجر المکی فی الخیرات

اسو اسطی کہ معانی علم دین کے آسان خاص و کو جیسا کہ غفر فیہ لیا اور کہا علامہ ابن حجر مکی نے خیرات

الحسن فی ترجمۃ النعمان وما یصلہ الاستدلال بہ علی عظم شان ابو حنیفہ

احسان فی ترجمۃ النعمان میں کہ بعض اہل حدیث سے جو صاحب دین کی ہیں عظم شان ابو حنیفہ پر

ما روئے عنہ علیہ الصلوۃ والسلام انه قال ترفع زینۃ الدنیا سند حسنین

وہ حدیث ہے کہ روایت ہے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے کہ فرمایا اوہبہ جائی گی زینت اہل دنیا کے سند ذریعہ سون

ومائۃ ومن ثم قال شمس لائۃ الكردری ان هذا الحدیث محمول علی ابو حنیفہ

اسی کہا شمس لائۃ کردری نے کہ یہ حدیث محمول ہے ابو حنیفہ پر

لانہ مات تلك السنۃ وقد وردت احادیث صحیحۃ تستلزم فی فضلہ منہا قولہ

کیونکہ وفات بائی ابو حنیفہ نے سند ذریعہ سون اور وارد ہوئی ہیں احادیث صحیحہ کہ شہر میں طرف فضل ابو حنیفہ کے

صلی اللہ علیہ وسلم فیما رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ابن مسعود

صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ روایت کیا اسکو بخاری مسلم فی ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے ابن مسعود سے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان الايمان عند الثریا لالتنا ولرجال

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوگا ایمان نزدیکی ثریا کے تو ملے آویگے اور کوئی نہ



من ابناء فارس ورواه ابو نعیم عن ابی ہریرۃ و الشیرازی والطبرانی عن

ابن فارس سی اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے اور شیرازی اور طبرانی نے

قیس بن سعد بلفظ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان العلم معلقا عند

قیس بن سعد سے باین لفظ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوگا دین معلق نزدیک

الثریا لتناوله رجال من ابناء فارس ولفظ الطبرانی عن قیس بن تنال العرب

ثریا کے تو لے آویگے اسکو حیدر جال ابن فارس اور لفظ طبرانی کا قیس سے کہ بناویگا اسکو ابن عرب

لنا لرجال من ابناء فارس فی روایۃ مسلم عن ابی ہریرۃ لو کان الايمان

باویگی اسکو حیدر جال ابن فارس سی اور روایت مسلم میں مروی ہے ابو ہریرہ سے کہ اگر ہوگا ایمان

عند الثریا لذهب رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ فی روایۃ الشیخین

نزدیک ثریا کے تو البتہ جاویگا اسکی طرف ایک رجل ابن فارس سی حتی کہ لے آویگا اسکو اور روایت شیخین میں

عن ابی ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ رجل

ابو ہریرہ سے کہ قسم ہی محکو اس ذات کہ جبکہ قبضہ میں ہی بن میری اگر ہوگا دین معلق نزدیک ثریا تو لے آویگا اسکو

من فارس قال الحافظ هذا الحديث الذي رواه الشيخان اصل صحيح يعقده

فارس سی کہا حافظ یعنی حلال الدین سٹونے کہ یہ حدیث حکو روایت کیا ہے شیخین نے اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا اسکو

فی لاشارة لابی حنیفة وهو متفق علی صحته انتهى ذکره الشافعی فی شرح

نبارت ابو حنیفہ میں کہ صحت اسکی متفق علیہ ہے تمام معوا ذکر کیا اسکو شامی نے شرح

الدر المختار وقال الشافعی فی الشرح المذکور فی حاشیۃ الشبرا ملسے

در المختار میں اور کہا شامی نے شرح مذکور میں کہ حاشیہ شبرا ملسے

علی المواہب عن العلاقة الشافعی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما جزم بشیخنا

جو مواہب پر ہے او میں منقول ہے علامہ شامی شاگرد حافظ حلال الدین سٹو سے کہ کہا شامی فی کہ جو

من ان ابا حنیفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شک فیہ لانہ لم یبلغ

اس بات سی کہ ابو حنیفہ فقط وہی مراد ہی اس حدیث سے وہ ظاہری نہیں ہی او میں کسٹھی حکا شک اسکو علی کہ

اور

ی

نہیں کیا اور مواہب پر شافعی

نہیں



من ابناء فارس في العلم مبلغه احد انتهى وقال لامام الحافظ محمد بن

ابن فارس بن دكين بن مبلغ ابو حنيفة كوفي شخص تمام ہوا اور کہا امام حافظ محمد بن

بن يوسف الشافعي في سبيل الهدى والرشاد في احوال خير العباد

بن يوسف شافعی شافعی المذہب کے سبیل الہدی والرشاد نے احوال خیر العباد میں

المشهور بسيرة الشافعي في ابياب الخامس الخمسين من جماع ابواب معجزاته

جو مشہور ہے ساتھ سیرت شافعی کے باب پچپن میں جماع ابواب معجزات

صلى الله عليه وسلم فيما اخبر من الكوائن فكان بعد ذلك اخبر بعد ذكر

صلی اللہ علیہ وسلم کے میں کہ وہ منفرد ہی اودن خبرون میں کہ خبر دی آنحضرت نے اور آئندہ میں ہیں ہو وہ ابو عبد اللہ کے

الاحاديث المذكورة قال الشيخ رحمه الله تعالى هذا اصل صحيح يعتمد عليه

احادیث مذکورہ کے کہ کہ شیخ حلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے کہ یہ ہے اصل صحیح کہ اعتماد کیا جائے اس پر

في النبارة والفضيلة ويستغنى عن الخبر الموضوع وما جرم به شيخنا ان

نبات او فضیلت ابو حنیفہ میں اور بغنی ہی خبر موضوع سے اور وہ جو یقین کیا اسکا استاد ہمارے کہ

ابا حنيفة رحمه الله تعالى هو امراد من هذا الحديث السابق ظاهر شك

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فقط وہی مراد ہے اس حدیث سابق سے ظاہر ہے نہیں شک

فيه لانه لم يبلغ احد من ابناء فارس في العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه

اس میں کسی طرح کا کیونکہ نہیں پہنچا ہے کوئی شخص انبار فارس علم میں مبلغ ابو حنیفہ کو اور نہ مبلغ اصحاب ابو حنیفہ کو

انتهى كلام الشافعي وقال ملا علي القاري في الرسالة المذكورة فقد خرج

تمام ہوا کلام شافعی کا اور کہا ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ میں کہ روایت کیا

الشيخ عن ابى هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كان العلم عند

بخاری سلم بن ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہو گا دین نزدیک

الثرى لثنا وله رجال من ابناء فارس ومن المعلوم عند العرب والعجم

ثریا کے توالبہ اخذ کریں گے اور سکون خبر رجال انبار فارس سے اور معلوم معروف ہے نزدیک بادعجم کے



ان احلام من هذه الطائفة لم يصل الى مرتبة الاجتهاد حتى يكون امام

کوئی شخص اس گروہ انبار فارس سی بنین ہو سکا مرتبہ اسبہا کو نو کہ ہو وہ امام

الائمة الا باحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولهذا قال الحافظ المحقق الشيخ

المک کا مگر ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہذا کہا حافظ محقق شیخ

جلال الدین السیوطی الشافعی هذا الحديث اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة

جلال الدین سیوطی شافعی کہ یہ حدیث اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا اور سہر بارت

والفضيلة التامة انتهى وقال الشافعي في شرح الدر المختار قوله ولما

اور فضیلت تامہ ابوحنیفہ کے لئے تمام سوا اور کہا شافعی فی شرح در المختار میں قول اوسکا کہ اصل کلام کا یہ

ان اباحنیفة من اعظم معجزات المصطفی بعد القرآن لانه صلى الله عليه وسلم

کہ ابوحنیفہ اعظم معجزات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بعد قرآن شریف کے کیونکہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قد اخبر به قبل وحيه بالاحاديث الصحيحة التي قدمنا فانها محمولة عليه

خبر ہی اسکی پہلی وجود اسکی کی ساتھ احادیث صحیحہ کے جو مقدم گذری ہیں کیونکہ وہ محمول ہیں ابوحنیفہ

بلا شك انتهى وقال الطحاوي في شرح الدر المختار قوله ولما اصل اباحنیفة

بغیر شک شبہ کے تمام سوا اور کہا طحاوی فی شرح در المختار میں کہ قول اوسکا کہ اصل کلام کا یہ کہ ابوحنیفہ

من اعظم معجزات المصطفی بعد القرآن لانه اخبر به قبل وحيه بالاحاديث

اعظم معجزات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بعد قرآن شریف کے کیونکہ خبر آئندہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وجود اسکی سے

لواردة التي ذكرناه انفا فانها حلت عليه قطعا انتهى فاتفقت الائمة

رویہ کے جو ذکر کیا ہے اور نکو ابھی کیونکہ وہ محمول ہی اوسپر بلا شک شبہ کے تمام سوا پس متفق ہوئے ائمہ

شافعية من اهل الحديث جلال الدين السيوطي ومحمد بن يوسف الشافعي

شافعیہ جو اہل حدیث ہیں یعنی جلال الدین سیوطی اور محمد بن یوسف شافعی

ابن حجر المكي وغيرهم على ان المراد من ذلك الحديث مصداق هو ابوحنيفة

ابن حجر مکی وغیرہم علی ان المراد من ذلك الحديث مصداق هو ابوحنيفة

ابن حجر کے اور سوا انکی اسپر کہ مراد اس حدیث سے اور مصداق اسکا ابوحنیفہ ہے

ابن حجر کے اور سوا انکی اسپر کہ مراد اس حدیث سے اور مصداق اسکا ابوحنیفہ ہے

ابن حجر کے اور سوا انکی اسپر کہ مراد اس حدیث سے اور مصداق اسکا ابوحنیفہ ہے

ابن حجر کے اور سوا انکی اسپر کہ مراد اس حدیث سے اور مصداق اسکا ابوحنیفہ ہے



لا ھایر کما یدل علیہ نفس الحدیث کما من انہ لا توحد قیودہ الا فیہ  
 نہ غیر جیسا کہ دال ہی اس پر خود حدیث ہی جیسا کہ گذرا کہ ہنن پائی جاتی قیود حدیث کے مگر ابو حنیفہ میں  
 پس ثابت اور محقق ہوا کہ مصداق اس حدیث صحیح متفق علیہ کا امام عظیم  
 امام ابو حنیفہ کو ہے اور یہ ہے ثابت ہوا اس حدیث صحیح متفق علیہ سے  
 کہ حق بجانب ابو حنیفہ کی ہو گا مسائل مختلفہ میں لٹا ہوا اس حدیث متفق علیہ سی کہ ابو حنیفہ <sup>فضل</sup>  
 علماء دین کا ہی بن طور کہ حق بجانب اس کی ہو گا مسائل مختلفہ میں لٹا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہو سراج امتی کما فی الخوارزمی وعلیہ ما اقر بہ تشاہ ولی اللہ الہلوی والد شام  
 کہ وہ سراج امت بیری کا ہی جیسا مسند خوارزمی میں مروی ہے اور اسی پر ہی جو کہ اقرار کیا اور سکا شاہ ولی اللہ  
 عبد العزیز فی فیوض الحرمین حیث قال عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
 عبد العزیز فی فیوض الحرمین من جیکہ کہا کہ معلوم کروایا مجبور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
 فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ ہی وفق الطرق بالسنة المعروفة التي جمعت  
 مذہب حنفی مذہب پندیدہ ہے وہ موافق تری اور مذاہب کے نسبتاً معروفة ہو جمع  
 ونصحت فی زمان البخاری واصحابہ انتی ومثلہ ما صرح بہ الامام الربانی  
 اور خجستہ ہوئی زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری میں تمام ہوا او مثل اس کی ہی جو تصریح کی ہے او کو امام ربانی  
 الشیخ احمد السمرقندی فی مکتوباتہ حیث قال مثل روح اللہ مثل امام اعظم  
 شیخ احمد سرمدی نے اپنی مکتوبات میں جیکہ کہا مثل روح اللہ یعنی مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام عظیم  
 کو فی ہست ولی شائبہ تکلف ولعصب گفتہ می شود کہ نورانیت مذہب حنفی  
 کو فی کی ہے اور بغیر شائبہ تکلف اور تعصب کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت مذہب حنفی کے  
 بنظر کشفے در رنگ دریای عظیم میناید و سائر مذاہب در رنگ جدا اول  
 حکم دلیل کشفے کے مثل دریای عظیم دکھلائے دیتے ہے اور باتے مذہب مانندہ ناے  
 و حیاض نظری آید انتہی فکلام الربانی یدل علی امرین الاول ان  
 اور حیاض کے نظر آتے ہیں تمام ہوا پس کلام امام ربانی کے دال ہی دو امر پر اول تو یہ ہے کہ



نورانیۃ مذہب الامام اعظم اکثر جدا و نورانیۃ سائر المذاهب

نورانیۃ مذہب امام اعظم کے نہایت زیادہ ہی اور مذہب اور نورانیۃ باقی مذاہب کے

غایۃ القلۃ و تبارک التورانیۃ نورانیۃ مسائلہا الموافقة له فذلک موافق

نہایت قلیل ہی اور یہ نورانیۃ نورانیۃ اور مسائل کی ہی جو موافق ہیں مسائل ابو حنیفہ کو ملے مضمون

للحدیث الصحیح الدال علی الحق کان فی جانب الامام فی المسائل المختلفہا

مضمون حدیث صحیح کو جو دال ہی ہے کہ حق بجانب امام ابو حنیفہ کی ہی مسائل مختلف مین

والتانی ان الحدیث والحدیث ما کان مستفادۃ من الحدیث کذلک سائر المذاهب

اور امر ثانی یہ ہے کہ جداول اور حیاض حیا کہ ہوں ہیں استفادہ در پاسی اسی طرح باقی مذاہب سب

مستفادۃ من مذہب الامام الاعظم وذلک مطابق لقول الامام الشافعی

مستفادہ ہیں مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کے سے اور یہ مضمون مطابق ہی مضمون قول امام شافعی کے

ان الناس کما عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ فالفقہ الحدیث الصحیح و قولہ

کہ سب لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ مین پس متفق ہوئی حدیث صحیح کہ وہ قول

علیہ السلام لو کان الدین الخ و کشف المرشد و قولہ مثل روح اللہ الخ و رویا

علیہ السلام کا لو کان الدین الخ ہی اور کشف پیر کے کہ وہ قول اوسکا مثل روح اللہ الخ اور رویا

المرد و قولہ عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ علی ان الصواب کان فی

مرید کا کہ وہ قول اوسکا عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ ہے اس پر کہ صواب ہوگا

جانب الامام الاعظم ابو حنیفہ رضی فی المسائل المختلفہا فاذا کان الامر

بجانب امام اعظم ابو حنیفہ کے مسائل مختلف مین پس جبکہ ہوا امر

کذلک کان ابو حنیفۃ اعلم المذہب افقہم واصوبہم بذلک الحدیث

اس طرح تو ہوا ابو حنیفہ اعلم المذہب کا اور افقہ اونکا اور اصوب اونکا بحکم اس حدیث

الصحیحہ فلذا قال رئیس المحدثین اماما رائے الحدیث المرئی عنہ فی الصحیح

صحیح کے لہذا کہا رئیس المحدثین فی جو امام المذہب کا ہے اور مروی عنہ سماح ستہ کا ہے



عبد اللہ بن المبارک لیسر حدیث حق ان یقتدی بہ من الی حنیفۃ لان کان

یعنی عبد اللہ بن المبارک کہ بہین کوئی شخص کہ حق موہو ہوئی ہیں ابو حنیفہ سے کیونکہ وہ ابو حنیفہ تھا

امام اتقیانقیاء و رعاعا لما فقیہا کشف العلم کشف الہدایۃ لکشفہ لحدیثہ

امام پر ہیزگار پاک صاف تھی عالم فقیہ کہو لا علم دین کو ایسا کہو نہ کہ نہ کہو لا او کو کسی شخص نے نقل کیا ہو

ابن حجر وغیرہ من العلماء الاثبات ذکرہ الشافعی فی شرح الدر المختار فصل

ابن حجر وغیرہ علماء راہنہین فی ذکر کیا اسکو شافعی فی شرح در المختار میں پس حال ہوا

ما ذکر ان اباحنیفۃ واجب الاتباع لانه مصداق ذلك الحديث المتفق

ما ذکر سی کہ ابو حنیفہ واجب الاتباع ہے اسواسطے کہ وہ مصداق اس حدیث متفق

علیہ الدال علی ان الصواب جانبك الرجل فی المسائل المختلفہا

علیہ کا ہی جو دال ہی ہے کہ صواب بجانب اس رجل کے ہی مسائل مختلف و متباہین

وکل من كان مصداق ذلك الحديث الصحيح فهو واجب الاتباع فینتہان

اور جو شخص کہ ہو مصداق اس حدیث صحیح کا تو واجب الاتباع ہے پس نتیجہ ہوا کہ

اباحنیفۃ واجب الاتباع فلذا قال مسعر بن کدام معاصر الامام مالک

ابو حنیفہ واجب الاتباع ہی لہذا کہا مسعر بن کدام فی جو معاصر امام مالک کا ہے

امروء عنہ فی الصحاح الستۃ من جعل اباحنیفۃ بینه و بین اللہ تعالیٰ

اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے کہ جو شخص کرے ابو حنیفہ کو مابین اپنی اور اللہ تعالیٰ کے

رجوت ان لا یخاف + حسبی من الخیرات ما اعدتہ یوم القیمۃ فی

تو اسید کرنا ہوں کہ نہ خوف کری کفایت کرتا ہی محکو خیرات سی جو تیار کیا میں دن قیامت کے

رضو الرحمن + دین النبی محمد خیر الوری ثم اعتقادی مذهب النعمان

خشتود ہی اسدین دین نبی کا کہ نام پاک اور کا محمد و فضل مخلوق ہی پھر اعتقاد میرا مذہب ابو حنیفہ کا

باب کون لہ حنیفۃ افضل ام المذہب لکونہ

باب ہی اس امر کا کہ ابو حنیفہ افضل ام مذہب کا ہے کیونکہ وہ

باب کون لہ حنیفۃ افضل ام المذہب لکونہ

باب ہی اس امر کا کہ ابو حنیفہ افضل ام مذہب کا ہے کیونکہ وہ



افقہ الناس اخرج عن معوية قال قال رسول الله صلى الله عليه

افقہ الناس ہی روایت ہی معویہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم من یرد الله به خیرا فقیہ فی الدین متفق علیہ ای یجعلہ فقیہا

وسلم نے کہ جس شخص کو چاہی اللہ کہیں ہو بہتر خلق کا تو کرتا ہی اور کو فقیہ بن کا روایت کیا اسکو بخاری سلم نے یعنی

فی الدین فقد دل الحدیث علی ان افقہ العلماء افضل العلماء وخیرهم

دین کا پس دلالت کی اس حدیث فی اسر کہ افقہ علما کا افضل علما کا اور بہتر ان کا ہے

واخرج عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نضر الله عبد الله اسمع مقالتي فحفظها ووعاها وادها فرب حامل فقه

کہ تر و تازہ کری اللہ اس عبد کو کہ سنا حدیث کو پیر محفوظ اور نگاہ رکھا اسکو اور پہنچا اسکو اسکی عمل میں کیونکہ

غیر فقیہ ورجل حامل فقه الى من هو افقه منه رواه الامام الشافعي و

غیر فقیہ ہوتا ہی اور با اوقات حامل حدیث کا فقیہ ہوتا ہی لیکن حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت کیا اسکو امام شافعی اور

البيهقي ورواه الامام احمد والترمذي وابوداؤد والمدايني عن زيد

بیہقی فی اور روایت کیا اسکو امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی فی زید

بن ثابت كما في المشكوة واخرج عن زيد بن ثابت جابر بن مطعم والنس

بن ثابت سی جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہی اور روایت ہی زید بن ثابت اور جابر بن مطعم اور انس

بن مالک قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرء سمع

بن مالک سی کہا او ہون فی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تر و تازہ کری اللہ اس امرء کو کہ سنا

مقالتي فبلغها فرب حامل فقه غير فقيه ورجل حامل فقه الى من هو افقه منه

حدیث کو پس پہنچا اسکو کیونکہ با اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہی اور با اوقات مل حد کا تو ہی فقیہ

رواه ابن ماجه واخرج عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور روایت ہی حضرت علی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ اسکا اور کو فقیہ

با اوقات حامل حدیث کا

مل حد کا تو ہی فقیہ



نفع الرجل الفقيه في الدين ان احتج اليه نفع وان استغنى عنه اغنى نفسه

کہ بہت اچھا وہ رجل ہی جو فقیہ دین ہو کیونکہ اگر محتاج الیہ ہوا تو نفع دیا اوستی اور اگر محتاج الیہ نہ ہوا تو نفس کو خوش رکھا

روا لا رزین ذکر في المشكوة پس اس حدیث متفق علیہ فی مع ان

روایت کیا اسکو رزین فی ذکر کیا اسکو مشکوۃ میں

احادیث کی دلالت کی سپر کہ افقہ علما کا افضل علما کا ہی دین میں لیکن باقی رہا یہ کہ

کون ہی افقہ علما دین کا پس کہنی ہیں ہم کہ وہ ابو حنیفہ ہے کیونکہ فرمایا امام شافعی

رحمہ اللہ فی الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہی ذکر کیا اسکو ابن حجر

مکی شافعی فی مناقب ابی حنیفہ میں اور امام نووی شافعی فی تہذیب الاسماء میں اور امام

محمد بن یوسف شامی شافعی فی عقود السحان فی مناقب النعمان میں اور شیخ عبد الوہاب

شعرانی فی میزان میں اور ابو بکر خطیب محدث بغدادی فی تاریخ بغداد میں اور مد علی قاری

محدث فی رسالہ مذکور میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی صراط المستقیم میں اور امام ربیع

محدث فی الف تانی فی اپنی مکتوبات کی جلد ثانی میں اور شاہ ولی اللہ دہلوی فی عقد جدید

اور علاء الدین فی در مختار میں و خوارزمی و طحاوی و غیرہم اپنے کتب وقال ابن حجر الملکی فی

اور کہا ابن حجر کے نے

الحذرات الحسان فی ترجمہ ابی حنیفۃ النعمان قال بعض الائمة انه لم یظهر لاحد

خیرات احسان فی ترجمہ ابی حنیفہ النعمان میں کہ کہا بعض ائمہ نے کہ نہیں ظاہر ہوا کسی کے لئے

من ائمتہ الاسلام المشہورین مثل ما ظہر لابی حنیفۃ من الاصحاب للتلا

ائمہ اسلام سے جو مشہور ہیں مثل اوس خیر کے جو ظاہر ہوا ابو حنیفہ کے لئے اصحاب اور تلامذہ سے

ولم ینفع العلماء و جمیع الناس بمثل ما انتفعوا بہ و باصحابہ فی تفسیر

اور نہیں نفع اوٹھایا علما اور سب لوگوں نے کسی شخص سے نفع کی جو نفع اوٹھایا اوٹھونے ابو حنیفہ کے لئے

الاحادیث المشہورۃ والمسائل المستنبطۃ والنوازل والقضایا والاحکام

اور قضایا میں اور احکام سرحد میں

احادیث مشہورہ میں اور مسائل فقہ میں اور حوادث و واقعات میں



جزاهم الله الخیر التام انتهى هذا مضمون قول الامام الشافعی الناس

خرای خیردی الله تعالی او کو خیرای خیر کامل نام ہوا پس یہ مضمون ہی قول امام شافعی کا کہ فرمایا سب لوگ

کلام عیال ابی حنیفة فی الفقه وقال امام ائمة الحديث صاحب الجرح والتعديل

عیال ابی حنیفة کی ہیں فقہ میں اور کہا امام ائمة حدیث فی صاحب جرح اور تعديل کا ہی

المروی عنه فی الصحاح الستة یحیی بن معین القراءة عندی قراءة حمزة والفقه

اور سری عنہ صحاح ستہ کا ہی یعنی یحیی بن معین کہ قراءۃ معمول بہ میری اور متا رنزدیک میری قراءۃ حمزہ

فقه الحنیفة وعلى هذا أدركت الناس انتهى ذکر ابن خلدان فی تاریخہ

فقہ ابو حنیفہ کی ہی اور اسی پر پایا میں نے لوگوں کو نام ہوا ذکر کیا اسکو ابن خلدان فی اپنی تاریخ میں

وعبد الحی فی مقدمة الهدایة وقال لعسقلانی فی التقریب یحیی بن معین

اور عبد الحی فی مقدمہ ہدایہ میں اور کہا عسقلانی فی تقریب میں کہ یحیی بن معین مروی عنہ صحاح کا ہی

حافظ مشہور امام الجرح والتعديل من العاشرة مات سنة ثلاث وثلاثين

اور حافظ حدیث کا اور مشہور اور امام جرح اور تعديل کا اور طبقہ عاشرہ ہی ہی اور فوت ہوا سنہ ۳۲۵

ومائتين بالمدينة النبوية وله بضع وسبعون سنة انتهى پس معلوم ہوا

۳۲۵ مدینہ نبویہ میں اور عمر اسکی یہی چند اور ستر برس کے تمام ہوا

ما ذکر سی کہ یحیی ابن معین پیدا ہوا ہی سنہ ایک سو ساٹھ ہی کم میں پس ہوا معاصر امام

اور امام احمد بن حنبل کا کیونکہ امام شافعی پیدا ہوا سنہ ۱۹۵ میں اور امام احمد بن حنبل پیدا ہوا سنہ

۲۴۱ میں ذکرہ الشافعی فی شرح درالمختار وقال فی خاتمة مجمع البحار ولد الشافعی سنة

۲۴۱ ذکر کیا اسکو شافعی شرح درمختار میں اور کہا خاتمہ مجمع البحار میں کہ پیدا ہوا امام شافعی سنہ

۲۴۱ خمسین ومائة واحمد بن حنبل ولد ببغداد سنة اربع وستين ومائتين

۲۴۱ و پیدہ سو میں اور امام احمد بن حنبل پیدا ہوئے بغداد میں سنہ ایک سو چونسٹھ میں تمام ہوا

پس خیردی یحیی بن معین میرا محدثین فی کہ لوگ ان قرون کی یعنی قرن الثانی اور اربع اور چار کے تھے

فقہ امام اعظم کیا اور فقہ امام کی انکی نزدیکی قبول اور مختار ہی کیا اور لا کر یا ہی اس پر قول و سکا

یعنی یحیی بن معین کا ۱۲



وعلیٰ هذا أدركت الناس ساتھ تقدیم طرف کے لکن المراد من الناس غیر المجتہدین

اور اسی پر پاپاہینی لوگوں کو

لیکن مراد اس سے غیر مجتہدین

لان المجتہد لا يجوز له التقليد بأجماع قال في مسلم الثبوت والعقد شرح

اسو اسطی کہ مجتہد کو نہیں جائز تقلید غیر کے بالاجماع کہا مسلم الثبوت میں اور عضدی شرح

مختصر الاصول لابن حابط غیر ہما من کتب الاصول انه لو حکم

مختصر الاصول ابن حابط میں اور سوا سی او سکی کتب اصول میں کہ اگر حکم کرے مجتہد

بخلاف اجتهاده کان باطلا لانه يجب عليه العمل بظنه ولا يجوز له التقليد

بخلاف اپنی اجتہاد کی تو وہ باطل ہی اسو اسطی کہ واجب ہی مجتہد پر عمل کرنا اپنی اجتہاد پر اور نہیں جائز اسکو تقلید

مع اجتهاده اجماعا انتهى وقال الشافعی في شرح الدر المختار في بحث رسم

بوجود اجتہاد اپنی کی بالاجماع تمام ہوا اور کہنا شافعی فی شرح در المختار میں بحث رسم

المفتی لان المجتہد مأمور بالعمل بمقتضاه اجماعا انتهى وقال في الاحیاء

مفتی میں کہ مجتہد مامور ہی ساتھ عمل کرنی کے مقتضی اپنی اجتہاد کے تمام ہوا اور کہا احیاء العلوم میں

في الباب الثاني في ارکان الامر بالمعروف لمرید هب احد من المحصلين الى ان

اوسن بنانی میں جو ارکان امر بالمعروف میں ہی کہ نہیں گیا کوئی شخص علم سے اس طرف

المجتہد لا يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاده غيره انتهى وقال وجه الدين في شرح

کہ مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا اجتہاد غیر پر تمام ہوا اور کہا وجه الدين نے شرح

الشرح على نخبه الفكر روى الحاكم بسنده انه قيل لابي عصمة نوح بن ابی حریز

الشرح میں جو تخبہ الفکر پر ہی کہ روایت کیا حاکم فی اپنی سند ہی یہ کہ کہا گیا ابی عصمت نوح بن ابی حریز

من اين لك عن عكرمة عن ابن عباس في فضائل القرآن سورة سورة وليس

کہ کہاں ہی پہونچی ہن تلمو عکرمہ عن ابن عباس سے حدیثیں فضائل قرآن میں سورة سورة کر کے حالانکہ نہیں

عند اصحاب عكرمة هذا فقال اني رأيت الناس قد اعرضوا عن القرآن و

نزدیک اصحاب عکرمہ کے کہا ابو عصمت نے کہ دیکھا میں لوگوں کو کہ اعرض کرتی ہیں قرآن شریف سے اور



اشتغلوا بفقہ الی حنیفہ ومغازی ابن اسحاق فوضعت ہذا حسبہ انتہی

مشغول ہیں ساتھ فقہ ابو حنیفہ کے اور مغازی ابن اسحاق کے نوو فوج کے سینے یہہ احادیث واسطے ثواب کے تمام

وقال السید الشریف فی اصول الحدیث المطبوعہ المتصل بالاول للترمذی و

اور کہا سید شریف نے اصول حدیث میں جو مطبوعہ سو کثیر متصل ہی اول ترمذی کے کہ

قد ذهب الکرامیۃ والطائفۃ المبتدعۃ الی جواز وضع الحدیث فی الترمذی

کیا گروہ کرامیہ کا اور ایک طائفہ اہل بدعت کا اس طرف کہ بائز ہی وضع حدیث کا غریب اور

ومنه ما روی عن ابی عصمۃ نوح بن ابی مریم انه قیل له من این لک عن عکرمة

اور اسی قبیل ہی جو روایت ہی ابی عصمت نوح بن ابی مریم سی کہ کہا گیا او سکوک کہان سی پونجی یہہ حدیثیں عکر

عن ابن عباس فی فضائل القرآن سورة فقال فی ایت الناس قد اعرضوا

عن ابن عباس سی فضائل قرآن شریف میں سورہ سورہ کر کے پس کہا کہ دیکھا میں فی لوگوں کو بے پرواہ ہوئے

عن القرآن واشتغلوا بفقہ الی حنیفہ ومغازی محمد بن اسحاق فوضعت

قرآن سی اور مشغول ہوئی ساتھ فقہ ابو حنیفہ کے اور مغازی محمد بن اسحاق کے پس وضع کیا ہے

هذه الاحادیث حسبہ انتہی وقال محمد بن طاہر فی خاتمة معجم البحار فی

یہہ احادیث واسطے سب ثواب کے تمام ہوا اور کہا محمد بن طاہر نے خاتمہ مجمع البحار میں کہ

فختصر الاصول قیل لابی عصمۃ نوح بن ابی مریم من این لک عن عکرمة عن ابن

فختصر الاصول میں ہی کہ کہا گیا ابو عصمت نوح بن ابی مریم کو کہ کہان سی پونجی یہہ حدیثیں عکر مرہ عن ابن

عباس فی فضائل القرآن سورة سورة فقال لای ایت الناس قد اعرضوا عن

عباس سی فضائل قرآن میں سورہ سورہ کر کے کہا کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ اعراض کیا

القرآن واشتغلوا بفقہ الی حنیفہ ومغازی ابن اسحاق فوضعتہ بحسبہ

قرآن سی اور مشغول ہوئی ساتھ فقہ ابو حنیفہ کے اور مغازی ابن اسحاق کی پس وضع کیا ہے اوں کو واسطے طلب ثواب کے

انتہی اور ابو عصمت ہم عصر امام مالک سی کیونکہ وہ نو طبقہ واحد سی میں ماکال ابن حجر فی التقریب

تقریب میں

عبدی کہ کہا ابن حجر نے تقریب میں



نوح بن مریم ابو عصمة المروزی لقرن ثانی مشہور بکثرتہ و یعرف بالجاسع لجموعہ  
 کہ نوح ابن ابی مریم ابو عصمت مروزی قرنی مشہور بکثرتہ سی اور معروف بالجاسع ہے کیونکہ وہ  
 العلوم لکن کذبہ فی الحدیث من السابعة مات سنہ ثلاث و سبعین و  
 علوم کا تھا لیکن اہل حدیث نے اسکو جوہر کہا حدیث میں اور وہ طبقہ سابعہ سے ہے اور فوت ہوا سنہ ایک سو تترین  
 مائة و مالک بن انس المدنی لفقہہ امام دار الهجرة من السابعة مات سنہ  
 اور امام مالک بن انس المدنی فقیہ امام دار الهجرة کا وہ طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ  
 تسع و سبعین و مائة انتہی اور طبقہ سابعہ عبارت کبار تابعین سے ہی جیسا کہ  
 ایک سو اناسی میں تمام ہوا +

موسقلا فی صدر تقریب میں فرمایا ہے کہ السیاق کا اتباع التابعین کمالک الثوری انتہی ہے  
 معلوم ہوا ما ذکرسی کہ لوگ قرن ثانی اور ثالث اور رابع کی مشغول تھی ساتھ فقہ مذہب امام عظم  
 ابو حنیفہ کی اور فقہ اسکی تھی اوکی نزدیک مقبول و مختار پس بت ہوا ما ذکرسی کہ فقہ امام ابو حنیفہ  
 کی نزدیک خیر قرون کی یعنی نزدیک قرن ثانی اور ثالث اور رابع اور جس کی مقبول و مختار ہے  
 پس بت ہوا کہ امام ابو حنیفہ نزدیک تابعین اور تبع تابعین اور من بعدہم کے فقہ علماء دین کا ہے  
 اور شہادہ اور گواہی ان خیر قرون کی کامل تری اور مقدم ہی من بعدہم ہی پس ثابت ہوا ما ذکرسی  
 کہ ابو حنیفہ صدیق ان احادیث کو رکھتا ہے پس ثابت ہوا کہ ابو حنیفہ افضل علماء دین کا ہے تہا ان احادیث کے فکا الامام ابو حنیفہ  
 پس ہوا امام ابو حنیفہ

مصدق الایۃ من یولی الحکمۃ فقد اولی خیرا کثیرا بالوجہ الاول من الایۃ الثلاثہ فانہ  
 صدق آیت کریمہ کہ جو شخص کہ دیا گیا حکمت وہ تحقیق دیا گیا خیر کثیر بوجہ کامل الیۃ ثلاثہ سے کیونکہ  
 فسر الحکمۃ بعلم الفقہ زمرۃ ارباب لتفسیر ذکرہ فی الدر المختار محصل ہا  
 تفسیر کیا ہی حکمت کو ساتھ علم فقہ کے گروہ صاحبان تفسیر نے ذکر کیا اسکو در المختار میں پس حاصل ہوا  
 ذکر ان ابا حنیفہ الحق بالاتباع لانه افضل وافقہ من علماء الدین و  
 ذکرسی کہ ابو حنیفہ حق میں ساتھ اتباع کے کیونکہ وہ افضل اور افاقہ میں علماء دین سے اور



کل من کان افقه وافضل من علماء الدین کان الحق بالاتباع لمحدث نصر الله

جو شخص کہ ہوا فقہ اور افضل علماء دین سے تو ہے وہ الحق ساتھ اتباع کے حکم اس حدیث کے تواتر

عبد اسمع مقالتي ووعاها وادها فرب حامل فقه غير فقيه ورب

اوس عبد کو جس نے سنا حدیث میری کو بہر محفوظ اور گاہ رکھا اوس کو اور پہنچا اوس کو لیس اوقا حامل حدیث کا فقیہ ہوئے اور لیس اوقا

حامل فقه الى من هو افقه منه رواه احمد وغيره من المحدثين فينتج ان ابا حنيفة

حامل حدیث کا فقیہ ہوتا ہی لیکن حامل ہوتا ہی طرف فقہ کی روایت کیا اوس کو احمد وغیرہ فی محدثین سے پس متفرع ہوا آپ پر کہ ابو حنیفہ

الحق بالاتباع لمحدث نصر الله عبد اسمع مقالتي ووعاها وادها فرب

الحق ہی ساتھ اتباع کے حکم اس حدیث مذکور کے

حامل فقه غير فقيه رب حامل فقه الى من هو افقه من قلنا اقال امامنا اهل الحديث صاحب

لہذا کہا امام ائمہ اہل حدیث نے جو صاحب

المجرح والتعديل لمرورى عنه في الصحاح الستة من اكاير خير القرون الثلاثة

جمع اور تعديل کا ہی اور مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور وہ اکابر خیر قرون ثلاثہ میں سے ہے

المشهورات بالخيرية عبد الله بن المبارك ليس احد الحقان يقتدى به

کہ مشہور بالخیرتہ ہیں یعنی عبد اللہ بن المبارک کہ نہیں کوئی شخص کہ الحق ہو مشہور ہو میں

من الـحنيفة لانه كان اماما قتيبا ورعا عالما فقيها كشف العلم كشف

ابو حنیفہ سے اس واسطے کہ ابو حنیفہ تھا امام پرہیزگار پاک صاف متقی عالم فقیہ کہ کھلا اوس نے علم دین کو ایسا کھولا

لم يكشفه احد انتهي كلامه الشريف مضمون اللطيف شعر اذا ما

کہ نہیں کھولا اوس کو کسی شخص نے تمام ہوا کلام شریف اذکا اور مضمون لطیف شعر اوس کا شعر جبکہ

اعترذو علم بعلم فعلم الفقه اولي باعزاز فكم طيب قوحر ولا

فخر کری صاحب علم ساتھ حکم تو علم فقہ کا اولیٰ ہے ساتھ فخر کرنے کے کیونکہ بہت خوشنویان ہیں کہ خوشنویان

كسك وكطير يطير ولا كيان باب كون الى حنيفة خير

مانند شک کے اور بہت پرندہ ہیں کہ اور آئی ہیں لیکن نہ مانند بارگاہ باب ہے اس امر کا کہ ابو حنیفہ بہتر

محدث نصر الله  
عبد اسمع مقالتي  
ووعاها وادها  
فرب حامل فقه  
غير فقيه ورب  
اوس عبد کو جس نے  
سنا حدیث میری کو  
بہر محفوظ اور  
گاہ رکھا اوس کو  
اور پہنچا اوس کو  
لیس اوقا حامل  
حدیث کا فقیہ ہوئے  
اور لیس اوقا  
حامل فقه الى من  
هو افقه منه رواه  
احمد وغيره من  
المحدثين فينتج ان  
ابا حنيفة  
حامل حدیث کا  
فقیہ ہوتا ہی  
لیکن حامل ہوتا  
ہی طرف فقہ کی  
روایت کیا اوس کو  
احمد وغیرہ فی  
محدثین سے پس  
متفرع ہوا آپ پر  
کہ ابو حنیفہ  
الحق بالاتباع  
لمحدث نصر الله  
عبد اسمع مقالتي  
ووعاها وادها  
فرب حامل فقه  
غير فقيه رب  
حامل فقه الى من  
هو افقه من قلنا  
اقال امامنا اهل  
الحديث صاحب  
لہذا کہا امام  
ائمہ اہل حدیث  
نے جو صاحب  
المجرح والتعديل  
لمرورى عنه في  
الصحاح الستة  
من اكاير خير  
القرون الثلاثة  
جمع اور تعديل  
کا ہی اور مروی  
عنہ صحاح ستہ  
کا ہے اور وہ  
اکابر خیر قرون  
ثلاثہ میں سے  
ہے المشهورات  
بالخيرية عبد  
الله بن المبارك  
ليس احد الحقان  
يقتدى به کہ  
مشہور بالخیرتہ  
ہیں یعنی عبد  
اللہ بن المبارک  
کہ نہیں کوئی  
شخص کہ الحق  
ہو مشہور ہو  
میں من الـحنيفة  
لانه كان اماما  
قتيبا ورعا عالما  
فقيها كشف العلم  
كشف ابو حنیفہ  
سے اس واسطے  
کہ ابو حنیفہ  
تھا امام پرہیز  
گار پاک صاف  
متقی عالم فقیہ  
کہ کھلا اوس  
نے علم دین کو  
ایسا کھولا لم  
يکشفه احد انتهي  
کلامه الشريف  
مضمون اللطيف  
شعر اذا ما کہ  
نہیں کھولا اوس  
کو کسی شخص  
نے تمام ہوا  
کلام شریف  
اذکا اور مضمون  
لطیف شعر اوس  
کا شعر جبکہ  
اعترذو علم  
بعلم فعلم  
الفقه اولي  
باعزاز فكم  
طيب قوحر ولا  
فخر کری صاحب  
علم ساتھ حکم  
تو علم فقہ کا  
اولیٰ ہے ساتھ  
فخر کرنے کے  
کیونکہ بہت  
خوشنویان ہیں  
کہ خوشنویان  
كسك وكطير  
يطير ولا كيان  
باب كون الى  
حنيفة خير  
مانند شک کے  
اور بہت پرندہ  
ہیں کہ اور آئی  
ہیں لیکن نہ  
مانند بارگاہ  
باب ہے اس امر  
کا کہ ابو حنیفہ  
بہتر



# امۃ المذہب لکونہ تابعیادونہم اخرج عن عبد الله

امۃ مذہب کا ہے اسوا سے کہ وہ تابعی ہے نہ غیر ان کا بیان اسکا یہی کہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس قرني ثم

بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خیر الناس صحابہ ہیں بہر

الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث متفق علیہ واخرج عن عمران

تابعین بہر تہج تابعین آخر حدیث تک روایت کیا اسکو بخاری سلم اور روایت ہے عمران

بن حصین قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي قرني ثم الذین

بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر امتیر کی صحابہ ہیں بہر

یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث متفق علیہ پس یہ حدیث متفق علیہ ال ہی اس پر کہ

تابعین بہر تہج تابعین آخر حدیث تک روایت کیا اسکو بخاری سلم نے \*

خیریت تابعی کی زائد ہی خیریت تبع تابعی کے سے پس امام ابو حنیفہ خیر امۃ ثلاثہ کے ہوئے

کیونکہ وہ تابعی ہیں اسوا سٹی کہ تابعی وہ سلم ہی کہ دیکھی صحابی کو اگرچہ خطہ بہر نزدیک جمیع محدثین کے

قال الامام النووي في مقدمة شرح صحيح مسلم في فضل معرفة الصحابي التا

کہا امام نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم کے فضل معرفت صحابے اور تابعین میں

فاما الصحابي فكل مسلم اى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو لحظ هذا

کہ صحابے وہ سلم ہے کہ دیکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اگرچہ خطہ بہر اور یہ

هو الصحيح في حدیث وهو مذہب احمد بن حنبل و ابی عبد الله البخاری فی صحیحہ

صحیح ہے اس کے حدیث اور یہ مذہب امام احمد بن حنبل کا اور ابو عبد اللہ بخاری کا جیسا اس کے صحیح بخاری میں

والمحدثین كافة و ذہب کثیر من اصحاب الفقہ والاصول الى انه من طال

اور سب محدثین کا اور کیا بعض اصحاب فقہ اور اصول کا اس طرف کہ شیا وہ ہے کہ نبی ہو

صعبته له صلى الله عليه وسلم واما التابعی فہو من لقی الصحاب و قبل

محببت اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تابعی ہے وہ شخص ہے کہ دیکھے شیا کو کہا گیا



من صحبہ کا خلاصہ فی الصحابی انتہی واللقاء فی اللغة بمعنی الرویۃ وفی  
 کہ تابعی وہ ہی کہ اکثر صحبت اوس کے مانند اوس اختلاف کے جو گذشتہ میں تمام سوا اور لغات میں بمعنی رویت کے ہے اور  
 الاصطلاح اعم قال ابن حجر العسقلانی فی نخبۃ الفکر فی اصطلاح اہل  
 اصطلاح میں عام رویت وغیرہ کہا ابن حجر عسقلانی نے نخبۃ الفکر میں اصطلاح اہل  
 الاثر الصحابی من لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنابہ ومات  
 الاثرین کہ صحابی وہ ہی دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ایمان کے اور مرگیا ہو  
 علی الاسلام ثم قال لعسقلانی فی الشرح والمراد باللقاء اعم من  
 اسلام پر پر کہا عسقلانی نے شرح میں کہ مراد لقاء سے عام ہے اس سے  
 المجالسۃ والمماشاة ووصول حدھا الی الآخر ویدخل فیہ رویت  
 کہ مجالس ہو یا ماشاء ہو یا وصول احد ہما کا طرف دوسرے کے اور داخل ہے ہمین رویت  
 احدهما ولو لحظۃ ثم قال فی المتن والشرح والتابعی من لقی الصحابی  
 احدہما کے اگرچہ آنا فنا ہو پر کہا متن اور شرح میں کہ تابعی وہ ہے کہ دیکھے صحابہ کو  
 کذا کہ ہو متعلق باللقی ما ذکر معہ الا قید الا یمان بہ فأنہ خاص  
 اسی طرح اور یہ اشارہ متعلق ہی ساتھ تھے اور ما ذکر کے سوا قید ایمان کے کیونکہ قید ایمان خاص ہے  
 بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی فقد علم ما ذکر ان التابعی من رای  
 ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سوا پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ تابعی وہ ہے جو دیکھے  
 الصحابی ولو لحظۃ عند جمیع المحدثین بشرط ہوا ما ذکر سی کہ تابعی وہ سلم ہے کہ دیکھی صحابہ کو  
 صحابہ کو اگرچہ ایک لحظہ نزدیک سب محدثین کے +  
 غلط یہ نزدیک جمیع محدثین کی بشرط ہوا کہ امام عظیم رضی اللہ عنہ تابعی ہیں نزدیک اہل علم کی کیونکہ امام عظیم رضی اللہ عنہ  
 نے دیکھا ہے بعض صحابہ کو باتفاق علما و معتبرین کے بحسب نقل کے اور باتفاق جمیع محدثین بحسب قاعدہ  
 اما الاول وهو کونہ تابعیا بالاتفاق بحسب النقل فرج الشیخ عبد الحق  
 اما اول یعنی ہونا ابو صنفہ کا تابعی بالاتفاق بحسب نقل کے پس ترجیح دی ہی شیخ عبد الحق

اس  
 صحابی من لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنابہ ومات  
 الاثرین کہ صحابی وہ ہی دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ایمان کے اور مرگیا ہو  
 علی الاسلام ثم قال لعسقلانی فی الشرح والمراد باللقاء اعم من  
 اسلام پر پر کہا عسقلانی نے شرح میں کہ مراد لقاء سے عام ہے اس سے  
 المجالسۃ والمماشاة ووصول حدھا الی الآخر ویدخل فیہ رویت  
 کہ مجالس ہو یا ماشاء ہو یا وصول احد ہما کا طرف دوسرے کے اور داخل ہے ہمین رویت  
 احدهما ولو لحظۃ ثم قال فی المتن والشرح والتابعی من لقی الصحابی  
 احدہما کے اگرچہ آنا فنا ہو پر کہا متن اور شرح میں کہ تابعی وہ ہے کہ دیکھے صحابہ کو  
 کذا کہ ہو متعلق باللقی ما ذکر معہ الا قید الا یمان بہ فأنہ خاص  
 اسی طرح اور یہ اشارہ متعلق ہی ساتھ تھے اور ما ذکر کے سوا قید ایمان کے کیونکہ قید ایمان خاص ہے  
 بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی فقد علم ما ذکر ان التابعی من رای  
 ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سوا پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ تابعی وہ ہے جو دیکھے  
 الصحابی ولو لحظۃ عند جمیع المحدثین بشرط ہوا ما ذکر سی کہ تابعی وہ سلم ہے کہ دیکھی صحابہ کو  
 صحابہ کو اگرچہ ایک لحظہ نزدیک سب محدثین کے +  
 غلط یہ نزدیک جمیع محدثین کی بشرط ہوا کہ امام عظیم رضی اللہ عنہ تابعی ہیں نزدیک اہل علم کی کیونکہ امام عظیم رضی اللہ عنہ  
 نے دیکھا ہے بعض صحابہ کو باتفاق علما و معتبرین کے بحسب نقل کے اور باتفاق جمیع محدثین بحسب قاعدہ  
 اما الاول وهو کونہ تابعیا بالاتفاق بحسب النقل فرج الشیخ عبد الحق  
 اما اول یعنی ہونا ابو صنفہ کا تابعی بالاتفاق بحسب نقل کے پس ترجیح دی ہی شیخ عبد الحق



الذہلوی فی صدہ صراط المستقیم تابعیۃ الامام الاعظم رضی اللہ عنہ

دہلوی نے صدہ صراط مستقیم میں تابعیت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

عنہ وقال الحافظ الذہبی وهو من اکابر اهل الحديث صاحب الجرح والتعديل

عندہ اور کہا حافظ ذہبی نے کہ وہ اکابر اہل حدیث سے ہیں اور صاحب جرح اور تعدیل کا

فی اسماء الرجال موسر بالکاشف المشہور کاشف الذہبی انس بن مالک

اسما والرجال میں کہ وہ موسوم بالکاشف ہے اور مشہور بہ کاشف ذہبی ہے کہ انس بن مالک

راہ ابو حنیفہ وهو صغیر انتہی وهو رئیس المورخین قال الحافظ

دیکھا ابو حنیفہ نے اس حال میں کہ وہ صغیر سن تھا تمام ہوا اور وہ حافظ ذہبی شیوخ اہل تاریخ کا ہے کہا

العسقلانی فی شرح نخبۃ الفکر قال الذہبی وهو من اهل الاستقرار

عسقلانی نے شرح نخبۃ الفکر میں کہہا ذہبی نے اور وہ اہل استقرار تمام کا ہے

فی نقد الرجال انتہی وقال شہاب العزیز فی بسنن المحدثین فی بیان

پر کہنے رجال میں تمام ہوا اور کہا شہاب العزیز نے بسنن المحدثین میں بیان

کتاب لصاحب الذہبی مفسر ترین مورخان اسلام است انتہی قال الشہاب

کتاب صاحب ذہبی مفسر تر مورخان اہل اسلام کا ہے تمام ہوا کہا شہاب

فی شرح الدر المختار قوله قد روی عن انس بن مالک قال ابن حجر قد صح

شرح در المختار میں قول اوسکا کہ روایت کی ہی ابو حنیفہ فی انس بن مالک سی کہا ابن حجر نے تحقیق صحیح ہوا

كما قال الذہبی انه راہ وهو صغیر انتہی وابن حجر هو من اجلة الشاہ

جیسا کہ کہا ذہبی نے کہ ابو حنیفہ نے کہا انس بن مالک اس حال میں کہ وہ صغیر تھا تمام ہوا اور ابن حجر وہ اجلۃ شافعیہ سی ہے

وحملۃ النقل وقال عبد الحی فی مقدمۃ الهدایۃ ذکر الخطیب فی تاریخہ

اور اہل نقل ہی اور کہا عبد الحی نے مقدمۃ ہدایہ میں کہ ذکر کیا خطیب نے تاریخہ میں کہ

رای انس بن مالک انتہی والخطیب هو من ائمة الحديث قال الامام

دیکھا ابو حنیفہ فی انس بن مالک تمام ہوا اور خطیب وہ ائمہ اہل حدیث سے ہے اور کہا امام



النووی وهو من أئمة الشافعية و سادات اهل الحديث وحملته

نوی نے اور وہ ائمہ شافعیہ ہی اور سادات اہل حدیث سے ہے اور اہل

النقول في تهذيب الاسماء واللغات قال الشيخ ابواسحاق كان في من

نقل سی ہی تہذیب الاسماء واللغات میں کہہ شیخ ابواسحاق فی کہی زمانہ

الحنيفة من الصحابة السبعة مائة عبد الله بن ابي اوفى وسهل بن

ابو حنیفہ میں بعض صحابہ حبیب کہ اس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور سہیل بن

سعد و ابو الطفيل ولما اخذ عن احد منهم وقال الخطيب في التاريخ

سعد اور ابو طفیل لیکن نہیں اخذ کیا ابو حنیفہ نے کسی سے اور کہا خطیب کے تاریخ میں

ابو حنيفة اما صاحب الراي وفقه اهل العراق راى لس بن مالك

کہ ابو حنیفہ امام صاحبان راہی کا ہی اور فقیہ اہل کوفہ وغیرہ کا ہے دیکھا اوسنے اس بن مالک

انتهى قال محمد بن طاهر صاحب مجمع البحار في تذكرة الموضوعات في باب

تمام ہوا کہا محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار نے تذکرہ الموضوعات کے باب

لائمة قال الدارقطني لم يلق ابو حنيفة احدا من الصحابة انما راى انسا

لائمہ میں کہہ دارقطنی نے کہ نہیں ملاقات کی ابو حنیفہ کسی صحابی سے مگر دیکھا اوسنے اس بن مالک

عنه ولم يسمع منه انتهى وقال في خاتمة مجمع البحار قال الدارقطني

نبی الکرہمی اور اوس ہی سے نہیں ملاقات کی اور کہا خاتمہ مجمع البحار میں کہہ دارقطنی نے

حديق ابو حنيفة احدا من الصحابة انما راى انسا بعينه ولم يسمع منه انتهى

نہیں ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابہ سے مگر دیکھا اوسنے اس بن مالک انبی الکرہمی اور اس سے نہیں ملاقات کی

الدارقطني هو الامام الجليل الحافظ من ائمة اهل الحديث ونقادهم

دارقطنی وہ امام جلیل شان ہی اور حافظ حدیث کا اور ائمہ اہل حدیث سے اور نقاد اہل حدیث سے

قال الامام الياضي الشافعي المحدث في تاريخه في مرات الجنان في

کہہ امام یاضی شافعی المحدث نے ابنی تاریخ مرات الجنان نے



حوادث سنۃ خمسین ومائة وفيه توفي فقيه العراق الامام ابو حنيفة

حوادث سنۃ خمسین ومائة میں کہ اوس میں فوت ہوا فقیہ اہل عراق کا امام ابو حنیفہ

النعمان بن ثابت الكوفي مولى بنى تيم الله بن ثعلبة ومولده سنة ثمانين

یعنی نعمان بن ثابت کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا اور پیدا ہوا ابو حنیفہ سنۃ اسی میں

رای نسا انتھی وقال لسمعانی الانساب ابو حنيفة النعمان بن ثابت بن

دیکھا اسی میں کہ تمام ہوا اور کہا امام سمعانی نے اپنی کتاب انساب میں کہ ابو حنیفہ یعنی نعمان بن ثابت بن

النعمان بن اطرش بن رای نس بن مالک رضی الله تعالى عنه انتھی

نعمان بن اطرش بن رای نس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام ہوا

والسمعانی هو امام الحافظ قال لنووی فی شرح مسلم فی صلب باب

اور سمعانی وہ امام ہی اور حافظ اہل حدیث سی ہی کہا نووی فی شرح مسلم کے صدر باب

الاسناد من الدین قال الامام الحافظ ابو سعد عبد الکریم بن محمد

الاسناد من الدین میں کہ کہا امام حافظ ابو سعد عبد الکریم بن محمد

بن منصور السمعی فی کتابہ الانساب انتھی وقال فی فضول مقدمہ

بن منصور سمعانی نے اپنی کتاب انساب میں تمام ہوا اور کہا نووی فی اپنی فضول مقدمہ میں

بأول شرح مسلم ذکرہ ابو سعد السمعی فی الانساب قال بعد ذلک

حوالہ شرح مسلم میں ہیں کہ ذکر کیا اسکو ابو سعد سمعانی نے انساب میں اور کہا نووی فی بعد ذلک ذکر کر کے

الحافظ ابو سعد السمعی انتھی وقال ابن حجر المکی الشافعی المحدث

حافظ ابو سعد سمعانی نے تمام ہوا اور کہا ابن حجر کے شافعی محدث نے

فی قلائد العقیان فی مناقب النعمان انه ادرك اربعة من الصحابة وقيل

قلائد عقیان نے مناقب نعمان میں کہ ابو حنیفہ نے پایا چار صحابہ کو اور کہا گیا

اقل وقيل اكثر ومنهم السن بن مالک وعبد الله بن ابی اوفی وسهل بن

کم اور کہا گیا اکثر اون میں سی اس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور سہل بن سعد

سعد



وابو الطفیل و قیل لم یلق احدا انما ادرك بالسنن الصحیہ هو الاول اتفق

اور ابو الطفیل میں اور کہا گیا کہ نہیں دیکھا کسی کو مگر بابا اذکا زمانہ اور صحیح قول وہی اول ہی تمام ہوا

وقال الملا علی قاری فی شرح نخبۃ الفکر قال السنخاوی صاحب المقاصد الحسنیۃ

اور کہا ملا علی قاری فی شرح نخبۃ الفکر میں کہ کہا سنخاوی صاحب مقاصد حسنہ نے

ان المعتمدانہ لا روایۃ للإمام عن احد من الصحابة لصغره فی من ادراک

کہ معتمد علیہ بہ امر ہے کہ نہ روایت ہو ہی واسطے امام کے کسے صحابہ سے سبب صغیر سن ہو نیکی جیتو بابا اذکا

ایکھم انتھی ذکر عبدالحی فی مقدمۃ الہدایۃ وقال الشافعی فی شرح

اؤکو تمام ہوا ذکر کیا اسکو عبدالحی نے مقدمہ ہدایہ میں اور کہا شافعی نے شرح

الدر المختار قال بعض المحدثین من صنف مناقب الامام مکتبا بلحا فلا اما

در مختار میں کہ کہا بعض محدثین نے جسے تصنیف کیا مناقب امام میں کتاب جامع اما

رویتہ لاسن ادراک الجماعۃ من الصحابة بالسنن فلا شک فیہا وما وقع

دیکھتا ابو حنیفہ کا اس بن مالک کو اور بابا اذکا عجا صی یہ کو بالسن وہ ثابت ہی کہ کچھ شک نہ ہو تو میں نہیں روایت

للعینی نہ اثبت سماعہ لجماعۃ من الصحابة رده علیہ صاحبہ الشیخ لھا

یعنی سی بہ امر کہ ثابت کیا اوسنے سماعت ابو حنیفہ کے جماعت صحابہ سے سوا کیا اور سہراو کے صاحب شیخ حافظ

قاسم الحنفی انتھی لکن یویدہ ما قالہ العینۃ قاعدۃ المحدثین ان راوا الاتصال

قاسم حنفی نے تمام ہوا لیکن تائید کرتا ہے قول حنیفہ کو قاعدہ محدثین کا کہ راوے اتصال کا

مقدم علی راوی الاقطاع والارسل کثافی عقد اللالی والمرجان للشیخ

مقدم ہونامی او بر راوی الاقطاع اور ارسال کے اس طرح ہے عقد اللالی والمرجان میں جو شیخ

اسماعیل العلونی الجرجی و علی کل فہوم من التابعین و من جزم بذلک

اسماعیل علونی جرجی کے ہے اور اوپر ہر تقدیر کے یعنی اوپر تقدیر ثبوتی سماع اور عدم ثبوتی سماع کے

الحافظ الذہبی والحافظ العسقلانی وغیرہما انتھی کلام الشافعی وقال

حافظ ذہبی اور حافظ عسقلانی وغیرہما میں تمام ہوا کلام شافعی کا اور کہا



الطحاوی فی شرح الدر المختار قال ابن حجر انه ولد بالكوفة سنة ثمانین

طحاوی فی شرح در المختار میں کہ کہا ابن حجر نے کہ ابو حنیفہ پیدا ہوا کوفہ میں سنہ اسی میں

من الهجرة وبها يومئذ من الصحابة عبد الله بن ابي اوفى فانه مات بعد ذلك

ہجرت نبوی سی اور اس کوفہ میں اس دن صحابہ سی تھا عبد اللہ بن اوفی کیونکہ وہ فوت ہوا بعد اسکے

بالاتفاق وبالبصرة يومئذ السائلك وما تسنة تسعين او بعدها وقيل

بالاتفاق اور بصرہ میں تھا اس دن اس بن مالک اور فوت ہوا وہ نوے میں یا بعد اسکے اور تحقیق روا کیا

ابن سعد بسند لا بأس به ان ابا حنيفة راي السائل بن مالك وكان غير

ابن سعد بن سند لا بأس بہ کہ کہ ابو حنیفہ نے دیکھا اس بن مالک کو اور ہی سوائے

هذين من الصحابة بالبلاذاحياء فهو هذا الاعتبار من طبقة التابعين

ان دونوں کی صحابہ سی سندھوں میں اور ہی زندہ ہیں ابو حنیفہ با بن اعتبار طبقہ تابعین سے ہے

ولحيث ثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام

اور یہیں ثابت ہوئی تابعیت کسی امام کی ائمہ اصغار مجھے ہم عصر ابو حنیفہ کے تھے مانند اوزاعی کی جو شام میں تھا

والجاري بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة ومسلم بن خالد

اور حمادی کی جو بصرہ میں تھا اور ثوری کی جو کوفہ میں تھا اور مالک کی جو مدینہ میں تھا اور مسلم بن خالد

الزنجي بكة والليث بن سعد بمصر انتھ وابن سعد هو محمد بن سعد

زنجی کے جو بکہ میں تھا اور لیث بن سعد کے جو مصر میں تھا تمام ہوا ان ابن سعد وہ محمد بن سعد

الحافظ صاحب الطبقات معاصر الامام الشافعي قال الحافظ الذهبي

حافظ حدیث صاحب طبقات اور ہم عصر امام شافعی کا ہے کہا حافظ ذہبی نے

في الكاشف محمد بن سعد الكاتب مولى بني هاشم صاحب الطبقات

کاشف میں کہ محمد بن سعد کاتب مولے بنے ہاشم جو صاحب طبقات کا ہے فقہ حدیث

صدوق سمع هشيم بن عيينة وعنه الحارث بن ابي اسامة وابن ابي

اور صدوق ہے سنا اس سے حدیث کو هشیم اور عیینہ بن عیینہ سی اور اس سی حارث بن ابی اسامہ اور ابن ابی



الدنیامات سنة ثلاث ومائتين انتھ وقال الحافظ بن حجر العسقلانی

الدنیائی اور فوت ہوا سند دوسوئین میں تمام ہوا اور کہا حافظ بن حجر عسقلانی نے

فی شرح نخبة الفكر لطيفة في اللغة القوم المتشابهون وفي اصطلاحهم

شرح نخبة الفكر میں کہ طبقہ لغت میں عبارت قوم سی ہی کہ مشابہ ہوں پس میں اور اصطلاح اہل حدیث میں

عبارۃ عن جماعة اشتركوا في السن ولقاء المشايخ وقد يكون الواحد من

عبارت ہی اوس جماعت میں کہ شریک ہوں سن اور لقاء مشایخ میں اور کہی ہو تا ایک ہی شخص

طبقین باعتبارین کاسن بن ماکلفانہ من حیث ثبوت صحبۃ النبی صلی

و طبقہ سی ساتھ دو اعتبار کے جیسا کہ اس بن مالک کہ وہ جہت ثبوت صحبت نبی صلی

اللہ علیہ وسلم بعد فی طبقۃ العشرة ومن حیث صغر السن بعد فی طبقۃ

اللہ علیہ وسلم کے سے گنا جاتا ہے طبقہ عشرہ میں کہ مشہود بالجہت میں اور جہت صغر سن سے گنا جاتا ہے طبقہ

من بعدہم نظر الی الصحابة باعتبار الصحبة جعل لجميع طبقہ واحد

من بعد عشرہ مضروب کے سے پس جو شخص نظر کرتا ہے صحابہ کے طرف باعتبار صحبت کے نوکرتا ہے سب کو طبقہ واحد

کما صنع ابن حبان وغيره شخص نظر الیہم باعتبار قد زائد کالسبق

جیسا کہ کیا ابن حبان وغیرہ اور جو شخص نظر کرتا ہے صحابہ کے طرف باعتبار قد زائد کے مانند سبقت

الی السلام والمتأهلا لفاضلة جعلهم طبقات والی ذلک وجہ صحابہ

اسلام کی اور مشابہ فاضلہ کے نوکرتا ہے ان کو کئے طبقات اور ان کی طرف بال ہوا ہی صاحب

الطبقات ابو عبد اللہ محمد بن سعد لبعثادی کتابہ اجمعہ ما جمع فی

طبقات ابو عبد اللہ محمد بن سعد بغدادی اور کتاب اوسکی اجمع ہی سب کتب ہی جو تصنیف ہوئی

ذلک من الكتب انتھ وقال لشامی فی الشرح المذكور قال لعسقلانی

اس بن بزمین تمام ہوا اور کہا شامی فی شرح مذکور میں کہ کہا عسقلانی نے

انہ ادول جماعة من الصحابة كانوا بالكوفة بعد مولد لہا سنتہ ثانیین فی

کہ ابو حنیفہ نے بابا جماعت صحابہ کو کہ ہی کوفہ میں بعد اویس کے پیدا میں کوفہ میں سنتہ اسی میں اور ثانیین



یثبت ذلك احد من ائمة الانصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام

ثابت یہ امر کسی کی لمی ائمہ انصار سے جو ہم عصر اس کی ہیں مانند اوزاعی کے جو شام میں تھا اور

الحادی بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث بن

حادی کی جو بصرہ میں تھا اور ثوری کی جو کوفہ میں تھا اور مالک کی جو مدینہ شریف میں تھا اور لیث بن

سعد بصرہ انتہے فذلك من الحافظ بن حجر العسقلانی صاحب فتح الباری

سعد جو مصر میں تھا تمام سوا اس یہ قول حافظ بن حجر عسقلانی کا جو صاحب فتح الباری

شرح البخاری تصریح بان ابا حنیفہ وای بعض الصحابة بدلیل ان لام

شرح بخاری ہی تصریح ہی باین طور کہ ابو حنیفہ نے دیکھا ہی بعض صحابہ کو بدلیل اس کی کہ امام

مالك بن انس ادرك جماعة من الصحابة بالسنة فانه قال في لتقريب

مالک بن انس نے باہمی جماعت صحابہ کو باسن نزدیک اس کی کیونکہ کہا اوسنی اپنی تقریب میں

مالك بن انس مدني الفقيه امام دار الفجرة مواله سنة ثلث وتسعين

کہ مالک بن انس مدنی فقیہ اور امام دارالہجرت کا ہی اور پیدا ہوا سنہ ۹۳ مزار نوین میں

ومحمود بن لبيد صحابي صغير مات سنة ست وتسعين وعبد الله

اور محمود بن لبيد صحابی صغیر ہی فوت ہوا سنہ ۹۴ مزار نوین میں اور عبد اللہ

بن الحارث بن نوفل صحابي مات سنة تسع وتسعين عامين واثلة

بن حارث بن نوفل صحابی ہی فوت ہوا سنہ ایک کم سو میں اور عامر بن واثلہ

ابو الطفيل ولد عامر أحد راي النبي صلى الله عليه وسلم مات سنة ثمان

ابو طفیل پیدا ہوا برس احد کے اور دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوا سنہ اکیسویں میں

مائة على الصحيح وهو اخر من مات من الصحابة انتهي كلامه فذلك رض على ان

اوپر صحیح قول کی اور وہ آخر صحابہ کا ہی فوت ہوئی میں تمام سوا کلام اسکا پس یہ رض ہی ہے کہ

ابا حنیفہ راى جماعة من الصحابة كما صرح به ابن حجر المكي حيث قال انه

ابو حنیفہ نے دیکھا جماعت صحابہ کو جیسا کہ تصریح اس کی ابن حجر مکی نے جبکہ کہا ابن حجر نے



ادرك اربعة من الصحابة وقيل قلا وقيل اكثر وقيل لم يلق احدا من الصحابة انما  
 کہ پایا ابو حنیفہ نے چار صحابہ کو اور کہا گیا کہ کم کو اور کہا گیا اکثر کو اور کہا گیا کہ بہین دیکھا صحابہ سی کسے لیکن  
 ادرك بالسن والصحیح هو الاول انتھ فقد ثبت بنقول علماء معتبرین ثبات  
 پایا ابو حنیفہ فی زمرہ صحابہ کا اور صحیح وفتح ل اول ہی ثبات بت ملو ساتھ بقول علماء معتبرین اور

المحدثين الامام النووي والامام الباقعي والامام السمعاني والحافظ  
 محدثین و محدثین کی یعنی امام نووی اور امام باقی اور امام سمعانی اور حافظ

الذهبي والحافظ الخطيب البغدادي والحافظ الدارقطني والحافظ محمد  
 ذہبی اور حافظ خطیب بغدادی اور حافظ دارقطنی اور حافظ محمد

بن سعد والحافظ ابن حجر العسقلاني والعلامة ابن حجر المكي والعلامة  
 بن سعد بغدادی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ ابن حجر مکی اور علامہ

السخاوي وشيخ الاسلام العيني والملا علي لقاري والشيخ عبدالحق  
 سخاوی اور شیخ الاسلام عینی اور ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق

الدهاوي وصاحب مجمع البحار وغيرهم رضي الله تعالى عنهم ان ابا  
 دہاوی اور صاحب مجمع البحار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ابو حنیفہ

رضي الله تعالى عنه تابعي وعليه اتفاق العلماء المعترزين قال شيخ الاسلام  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہی اور اسی پر ہی اتفاق علماء معتبرین کا کہا شیخ الاسلام

ابو محمد بن احمد العيني في عمدة القاري شرح البخاري وهو كتاب جليل  
 ابو محمد بن احمد عینی نے عمدۃ القاری شرح البخاری میں کہ وہ کتاب جلیل شان

ضخيم لم يصنف مثله الى الان في باب من لم ير الموضوع الامن المخرجين  
 ضخیم نہ تصنیف ہوئی مثل اسکی آج تک باب من لم ير الموضوع الامن المخرجین میں

قوله ابن ابي وفي اسمه عبدالله وهو اخر من مات من الصحابة بالكوفة  
 قولہ ابن ابی اوفی نام اوس کا عبد اللہ ہی وہ آخر اہل صحابہ کا ہے جو فوت ہوئے ہیں کوفہ میں



سنة سبع وثمانين وهو احد من رآه ابو حنيفة من الصحابة وروى عنه  
سنة ستائس مین اور وہ ابن ابی اونی اکیا وین کا ہی جو دیکھا اوسکا واپی حنیفہ فی صحابہ سی اور روایت کیا  
ولا تلتفت الی قول منکر المتعصب وكان عمر ابی حنيفة ح سبع سنين  
اور ست التفات کر طرف قول منکر متعصب کے اور تہی عمر ابی حنیفہ کے اسوقت سات برس کے  
انتہ فقوله ولا تلتفت الی قول المنکر المتعصب إشارة الی اتفاق العلماء  
تمام ہوا اور قول اوسکا کہ مت التفات کر طرف قول منکر متعصب کے یہ اشارہ ہی اس طرف کہ تابعیت امام  
المعتبرین الغیر المتعصبین وإشارة الی ان منکره متعصب لا منصف  
معتبرین کا جو نہیں متعصب اور اشارہ ہی اس طرف کہ منکر اسکا متعصب ہے نہ منصف  
فلا یکن ما یعباہ فلا یلتفت الیه لکونه مخالفا لما کان حقا محققا عنه  
بہں نہوگا قول اوسکا معتبر بہں نہ التفات کیجائی طرف اوسکی کیونکہ وہ مخالف ہی حق کو جو محقق ہی نزدیک  
العلماء المعتبرین ونقاد المحدثین وقال الملا علی القاری شارح مشکوٰۃ  
علماء معتبرین کی اور نزدیک نقاد محدثین کی اور کہا ملا علی قاری فی جوش شرح مشکوٰۃ  
وشفاء القاضی عیاض ونجبة الفكر وغیرہا فی الرسالة المذكورة  
اور شفاء قاضی عیاض اور نجبة الفكر وغیرہ کا ہے رسالہ مذکورہ میں  
فان ابا حنيفة من ائمة المجتہدین فخص بكونه من التابعین دون  
کہ ابو حنیفہ ائمہ مجتہدین میں سے مختص ہیں ساتھ تابعی ہونے کے نہ  
غیرہ باتفاق علماء معتبرین انتہے وقال فی شرح موطا الامام  
اور ائمہ باتفاق علماء معتبرین کے تمام ہوا اور کہا شرح موطا امام  
محمد فی شرح قوله اخبرنا مالک بن انس المشهور انه من تبع التابعین  
محمد کی میں شرح قول اوسکی میں اخبرنا مالک بن انس مشہور یہ ہے کہ امام مالک تبع تابعین ہیں  
وقیل ادرك بعض الصحابة کابی الطفیل وقیل انه روی عن عائشة  
اور کہا گیا کہ پایا امام مالک نے بعض صحابہ کو مانند ابو طفیل کے اور کہا گیا کہ روایت کی امام مالک نے عائشہ



بنت ابی وقاص فعلی ہذا یكون تابعیا کا بحنیفۃ الا انہ تابعی بدلا خلافا

بنت ابی وقاص سی پس اس پر ہوئی امام مالک تابعی مانند ابوحنیفہ کے لیکن ابوحنیفہ تابعی ہی بالا اتفاق  
کما بیئنا فی مسند الانام شرح مسند الامام انتھہ فقد ثبت کونہ تابعیا

جیسا کہ بیان کیا ہم نے مسند الانام شرح مسند الامام میں تمام ہوا پس ثابت ہوا کہ ابوحنیفہ تابعی ہیں

بنقول العلماء المحدثین المعتبرین من الشرق الى الغرب عند علماء الدين

ساتھ بنقول علماء محدثین اور فضلا و متبرین کی جو معتبرین شرقی و غربی تک نزدیک علماء دین کے

اهل السنة والجماعة مع اتفاقهم على ذلك بحسب النقل واما الشا وهو كونه

جواب سنت و جماعت میں مع اتفاق علماء کی اس تابعیت پر بحسب نقل کے آمانی یعنی ہونا ابوحنیفہ کا

تابعیا بالاتفاق بحسب القاعۃ فقال الامام النووي فی شرح مسلم

تابعی بالاتفاق بحسب قاعدہ اہل حدیث کے کہا امام نووی نے شرح مسلم کے

فی باب صحة الاحتجاج بالمعنع والرابع انهم قد يروون عنهم احاديث

باب صحتہ الاحتجاج بالمعنع میں کہ رابع پہلے کہ اہل حدیث تحقیق روایت کرتی ہیں اور ضعیف احادیث

الترغيب والترهيب فضائل الاعمال والقصص واحاديث الزهد ومكارم

ترغیب اور ترہیب اور فضائل اعمال اور قصص کے اور احادیث زہد اور مکارم

الاخلاق ونحو ذلك فالاعمال بالاحلال والحرام وسائر الاحكام وهذا

اخلاق کی اور مانند اسکی جو ہوا احکام طال اور حرام اور صفات استقامت کے سے اور یہ

الضرب من الحديث يجوز عند اهل الحديث وغيرهم الشاھل فيه وروايت

قسم حدیث سی جائز ہے نزدیک اہل حدیث وغیرہ کے چشم پوشی کرنا اور میں اور روایت کرنا

غير الموضوع والعلیه انتھہ وقال النووي فی صدر الاربعین قد اتفق

سوائے موضوع کے تمام ہوا کہا نووی نے اول اپنی کتاب اربعین میں کہ متفق ہو گئی ہیں

العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الاعمال انتھہ وقال

علماء اس پر عمل کرنا ساتھ حدیث ضعیف کے جائز ہے فضائل اعمال میں تمام ہوا اور کہا

و تابعیا بالاتفاق بحسب القاعۃ

سائبر



الملا علی القاری فی شرح موطا الامام محمد فی باب قیام رمضان فالعمل

ملا علی قاری فی شرح موطا امام محمد کے باب قیام رمضان میں کہ عمل کرنا

فی فضائل الاعمال بالحدیث الضعیف جائز عند الكل انتھ وقال

فضائل اعمال میں ساتھ حدیث ضعیف کے جائز ہے عند الكل تمام ہوا اور کہا

السید الشریف فی اصول الحدیث يجوز عند العلماء الساہل فی اسانید

سید شریف نے اصول الحدیث میں کہ جائز ہے نزد یک علماء کے زہی کرنی نبی خیم پوشی حادیث

الضعیف دون الموضوع من غیر بیان ضعفه فی المواقف والقصص و

ضعیف میں نہ موضوع میں بغیر بیان ضعف کے مواقف اور قصص اور

فضائل الاعمال لا فی صفات اللہ تعالیٰ واحکام الحلال والحرام انتھ

فضائل اعمال میں نہ صفات خدا تعالیٰ اور احکام حلال اور حرام میں تمام ہوا

وقال فی خاتمة مجمع البحار فی فضل الجرح والتعديل فی التذکرۃ الجوز

اور کہا خاتمہ مجمع البحار کے فضل جرح اور تعديل میں کہ تذکرہ میں ہی کہ جائز ہے

الساہل فی رواية الضعیف بلا شرط ضعفه فی الوعظ والقصص

زہی کرنی نبی خیم پوشی کرنی روایت ضعیف میں بغیر ضعف کے وعظ اور قصص اور

الفضائل لا فی صفات اللہ تعالیٰ والحلال والحرام انتھ فافا عرف

فضائل میں نہ صفات خدا تعالیٰ اور احکام حلال اور حرام میں تمام ہوا پس جب جانی گئی

ذالک فاعلم انه قال ابن حجر المکی قد اور ابن سعد سبند لا بأس به

یہ بات تو جان لی کہ کہا ابن حجر مکی نے کہ روایت کیا ابن سعد نے سبند لا بأس به کے

ان ابا حنیفۃ رای نسافہو هذا الا اعتبار من طبقة التابعین انتھ

کہ ابو حنیفہ نے دیکھا انس بن مالک کو پس ابو حنیفہ اس اعتبار سے طبقة تابعین سے ہیں تمام ہوا

فذلک الحدیث حسن لفظ لا بأس به من الفاظہ قال الحافظ ابن

ہشام حدیث حسن ہی اسلمی کہ لفظ لا بأس به کا لفظون او سکے سے ہے کہا حافظ ابن



حجر العقلائی فی صدر التقرب ما المراتب ولها الصحابة والثانية  
 حجر عقلائی نے اول تقرب میں امامراتب ہیں اول اسکا مرتبہ صحابہ کا ہی اور ثانی وہ  
 من اسکا مدحہ با فعل کا وثق الناس وبتکریر الصفة لفظا کثرة  
 جو کہ ہو مدح اسکی تہن صنفہ فعل تفضیل کے جیسا کہ اوثق الناس یا مکرر کی جاتی اسکی صفت تکرر لفظی جیسا کہ  
 او معنی کثرة حافظ الثالثة من افراد بصفة کثرة او متقن اثبت  
 یا تکرر معنوی جیسا کہ ثقة حافظ اور ثالث وہ جو مفرد ہو صفت اسکی جیسا کہ ثقة یا متقن یا ثبت  
 او عدل الرابعة من قصر عن درجة الثالثة قليلا واليه الاشارة  
 یا عدل اور ابودہ جو کم ہو درجہ ثانیہ سے تھوڑا سا اسکی طرف اشارہ ہو گا  
 بصدوقا ولا بأس ولسیر به بأس انتہی کلامہ فاذا كان الحديث  
 ساتھ لفظ صدق یا لا بأس بہ یا پس بہ اس کی تمام ہوا کلام میں حجر کا پس جبکہ ہوئی حدیث  
 غیر الموضوع فی لفصائل والمناقب نحو ذلك مما لا یلّون من حکم  
 غیر موضوع فصائل اور مناقب میں اور اولیٰ امور میں جو نہیں ہیں احکام  
 الحلال والحرام وصفات الله تعالى معمولة به عند كل كما مرکا  
 حلال اور حرام اور صفات اللہ تعالیٰ سے معمول بہ نزدیک سب علما کے جیسا کہ گذرا تو ہو گا  
 ذلك الحديث لحسن بالطريق الاول مقبولا ومعمولا به عند جميع العلماء  
 یہ حدیث حسن بطریق اولیٰ مقبول اور معمول بہ نزدیک سب علما  
 والمحدثين كافة لكون الحديث لحسن كالصحيح في الاحتجاج به عندهم  
 اور سب محدثین کی کچھ حدیث حسن مانند حدیث صحیح کے ہے باب حجت بکرمی میں نزدیک اون کے  
 فی الاحکام فهو فی ذلك اولیٰ عندهم فقد ثبت بذلك الحديث لحسن  
 احکام میں پس وہ حدیث باب مناقب مقبول تر ہوئی نزدیک اسکی پس ثابت ہوا ساتھ اس حدیث حسن کے  
 ان اباحیفة تابعی عند الكل من العلماء والمحدثين كافة بحسب القاعدة  
 کہ ابوصنفہ تابعی ی نزدیک جمیع علما اور محدثین کے بحسب قاعدہ کے



کما ثبت کونه كذلك بحسب النقل فقد ثبت بحمد الله وعونه تعالى زاب الحنفية  
 حبیباً کہ ثابت ہوا ہونا ابو حنیفہ کا تابعی بحسب نقل کے پس تحقیق ثابت ہوا بحمد اللہ وعونه تعالیٰ کہ ابو حنیفہ  
 امامنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعیاً عند جمیع العلماء بحسب النقل والقاعدہ  
 امام ہماری رضی اللہ عنہ تابعی ہیں نزدیک جمیع علما کے بحسب نقل اور بحسب قاعدہ کے  
 فجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً فكان امامنا ابو حنیفہ  
 پس آیا حق اور نا ہوا باطل تحقیق باطل تھا نیست نا ہوا ہونا لا پس ہوئی امام ہماری ابو حنیفہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصداق آیت والسائقون الاولون من المهاجرين  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصداق اس آیت کے وہ لوگ جو سبقت کر نیوالی ہیں اسلام میں اور اول ہیں  
 والاضار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنه لهم  
 اور الضار سے اور وہ لوگ جو تابعی کر رہے ہیں ان کی اچھی طرح سے رضی اللہ عنہم اور رضی اللہ عنہم  
 جنات تجری تحتها الانهار خالدين فيها ابدًا ذلك الفوز العظيم و  
 جنات ہیں کہ جاری نیچی اونکی ہرین رنگی اوس میں ہمیشہ یہ مراویابی نہایت عظیم ہے اور جو ابو حنیفہ  
 مصداق حدیث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمس النار مسلم  
 مصداق اس حدیث کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مس کریگی آگ اوس مسلمان کو  
 راہی اور ای من راہی رواہ الترمذی فی جامعہ فی ابواب المناقب قال  
 حبشی محکو دیکھا یا دیکھا او محکو جس نے دیکھا محکو روایت کیا اسکو ترمذی فی اپنی جامعہ کے ابواب المناقب میں اور کہا  
 روی عن علی بن المدینی وغیر واحد من اهل الحديث عن موسى الحديث  
 کہ مروی ہے علی بن مدینی اور بہت اہل حدیث سے وہ سے سے یہ حدیث  
 وقال هذا حديث حسن فذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل  
 اور کہا اوس ترمذی فی کہ یہ حدیث حسن ہے پس یہ مصداق ہونا فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اور  
 العظيم فقد ثبت ما ذكرانه رضی اللہ عنہ تابعی بالاتفاق لكن بقي انه  
 عظیم کا ہے پس ثابت ہوا ما ذکر سے کہ وہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی بالاتفاق ہی لیکن باقی رہا یہ کہ اس



رضی اللہ تعالیٰ عنہ کم ادرك بالسنة من الصحابة فاقول فوق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے صحابہ کا پایا زمانہ سو کہنا میں باعتبار زمانہ کے زیادہ

العشرين لان ولد سنة ثمانين بلا اختلاف قال ابن حجر المصنف

میں سی کیونکہ پیدا ہوا ابو حنیفہ سنہ اسی میں بلا اتفاق کہا ابن حجر مصنف نے

شافعی المذہب صاحب فتح الباری شرح البخاری فی تقریب لغمان

شافعی المذہب نے جو صاحب فتح الباری شرح بخاری کے میں تقریب میں کہنا

بن ثابت الكوفي الامام ابو حنيفة رحمه الله تعالى مات سنة خمس

بن ثابت کوفی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فوت ہوا سنہ ایک سو چالیس

ومائة وله سبعون سنة انس بن مالك الانصاري خادم رسول

اور عمر اس کی تشریح کی تھی انس بن مالک انصاری خادم رسول

الله صلى الله عليه وسلم صحابي مشهور مات سنة اثنتين وقيل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابی مشہور میں وفات پائی سنہ بانوی یا

ثلاث وتسعين اسعد بن سهل بن حنيف الانصاري ابو امامة معدود

ترانوی میں اور اسعد بن سهل بن حنیف انصاری ابو امامہ معدود ہے

في الصحابة له رواية مات سنة مائة بسري رطاة القرشي من صغار

صحابہ میں ان کی بھی روایت آنحضرت کی ہی وفات پائی سنہ ایک سو میں اور سیر بن رطاة قرشی صغار

الصحابة مات سنة ست وثمانين السائب بن يزيد الكندي صحابي

صحابہ میں ہی وفات پائی سنہ چھاسی میں اور سائب بن یزید کنڈی صحابی ہے

صغير مات سنة احدى وتسعين قيل قبل ذلك سهل بن سعد

صغیر ہی وفات پائی سنہ اکاونوی میں یا بعد اسکے سهل بن سعد

الساعدي صحابي مشهور مات سنة ثمان وثمانين وقيل بعدها

ساعدی صحابی مشہور ہے وفات پائی سنہ اٹھاسی میں اور کہا گیا ہے بعد اسکے



صدی بن عجلان ابوامامة الباهلی صحابی مشہور مات سنہ ست

صدی بن عجلان یعنی ابوامامہ باہلی صحابی مشہور ہی وفات باہلی سنہ

ثمانین طارق بن شہاب البجلی الکوفی قال ابوداؤد رای النبی صلی اللہ

جہا سی میں اور طارق بن شہاب بجلی کوفی کہا ابوداؤد نے کہ دیکھا اوسنی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم مات سنہ اثنتین اوثلث وثمانین عبد اللہ بن ابی و فی

علیہ وسلم کو وفات باہلی سنہ بیاسی یا تراسی میں اور عبد اللہ بن ابی و فی

صحابی صغیر و هو اخر من مات بالکوفة من الصحابة سنہ سبع و ثمان

صحابی صغیر ہے آخر انکا ہے جو فوت ہوئی کوفہ میں فوت ہوا سنہ ستائیس میں

عبد اللہ بن بسر صحابی صغیر مات سنہ ثمان و ثمانین وقیل سنہ

اور عبد اللہ بن بسر صحابی صغیر ہی وفات پائے سنہ ابہاسی میں کہا گیا کہ سنہ

ست و تسعین عبد اللہ بن ثعلبة له روية مات سنہ سبع و ثمان

جہا نوی میں اور عبد اللہ بن ثعلبہ او سکورویت آنحضرت کے ہے وفات پائی سنہ ستائیس

و ثمانین عبد اللہ بن الحارث بن نوفل ابو محمد له روية ولا یبہ حد

نواسی میں اور عبد اللہ بن حارث بن نوفل یعنی ابو محمد او سکورویت ہی آنحضرت کی اور انکی باپ دادا کو

صحابہ مات سنہ تسع و تسعین عبد اللہ بن الحارث بن جزء ابو الحارث

صحبت ہی وفات پائی سنہ ایک کم سو میں اور عبد اللہ بن الحارث بن جزء یعنی ابو الحارث

صحابی مات سنہ خمس و ست و ثمان و ثمانین والثانی اصحابہ

صحابی ہی وفات پائی سنہ بیاسی یا بیاسی میں بکن قول ثانی صحیح تر ہے اور ثعلبہ

عبد اللہ بن سلمی صحابی شہیر مات سنہ سبع و ثمانین و يقال بعد التسعین

بن عبد سلمی صحابی مشہور ہی وفات پائی سنہ ستائیس میں اور کہا گیا کہ بعد نوے کے

عامر بن واثلة ابو الطفیل رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات سنہ

اور عامر بن واثلہ یعنی ابو طفیل اوسنی دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات پائی سنہ



عشر و مائة على الصحيح <sup>عمر بن ابی سلمة صحابی</sup> صغیر مات سنة ثلث  
 ایک سو دس میں صحیح قول پر <sup>اور عمر بن ابی سلمہ صحابی صغیر ہی</sup> وفات پائی سند  
 وثمانین على الصحيح <sup>عمر بن حریث القرشی صحابی</sup> صغیر مات سنة ثمان  
 تراسی میں صحیح قول پر <sup>اور عمر بن حریث قرشی صحابی صغیر ہی</sup> وفات پائی سند  
 وثمانین قتيبة بن ذؤيب له رواية مات سنة بضع وثمانين مالك  
 سجاسی میں اور قتيبة بن ذؤيب اور کوروت ہی انحضرت کی وفات پائی سند کئی اور اس میں اور  
 بن حویرث صحابی مات سنة اربع وتسعين <sup>محمد بن زبید صحابی</sup> صغیر  
 بن حویرث صحابی ہی وفات پائی سند چو راوی میں <sup>اور محمود بن لبید صحابی صغیر ہی</sup>  
 مات سنة ست وتسعين <sup>المقداد بن معدیکر صحابی</sup> مشہور مات سنة  
 وفات پائی سند چو راوی میں <sup>اور مقداد بن معدیکر صحابی مشہور ہیں</sup> وفات پائی سند  
 اثنتين وتسعين مالك بن اوس له رواية مات سنة اثنتين وتسعين  
<sup>بانوسی میں</sup> اور مالک بن اوس کوروت انحضرت کی وفات پائی سند بانوسی میں  
 وأبلة بن الاسقع صحابی مشہور عاش الى خمس وثمانين انتهى وقال  
 وأبلة بن الاسقع صحابی مشہور ہی <sup>زندہ رہا سند سجاسی تک تمام ہوا</sup> اور کہا  
 صاحب المشكوة في كتاب سماء الرجال عمر بن حريث القرشي نزل الكوفة  
 صاحب مشکوة فی اپنی کتاب اسرار رجال میں کہ عمر بن حریث قرشی نازل ہوا کوفہ میں  
 وسكنها وولى عمارة الكوفة ومات بها سنة خمس وثمانين عبد الله  
 اور سکونت کی وہاں اور والی ہوا عمارة کوفہ کا اور فوت ہوا وہاں سند سجاسی میں عبد اللہ  
 بن ابی اوفی شهد الحديبية وخبر وما بعدهما من المشاهد ولم ينزل  
 بن ابی اوفی حاضر ہوا غزوہ حدیبیہ اور خبر کو اور انکو جو بعد انکی ہوئی میں غزوات سے اور غزوات  
 بالمدینة حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول الى  
 مدینہ میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں با عرف



لی الکوفة وهو اخر من مات بالكوفة سنة سبع وثمانين انتھى فقد ثبت

طرف کوفہ کی اور وہ آخر اون صحابہ کا ہی جو فوت ہوئی مین فون پوسندہ ستھ مین تمام ہوا پس ثابت ہوا

بما ذکر ان جماعة الصحابة كانوا في البلاد احياء بعد ولادة الامام

ما ذکر کہ ایک جماعت صحابہ کی تھی شہرون مین زندہ بعد پیدا ہونی امام

ابو حنیفة الی تاریخ ما ذکر وان عبد الله بن اوفی وعمر بن حریث

ابو حنیفہ کی تاریخ وفات اپنی اپنی کتاب اور عبد اللہ بن اوفی اور عمرو بن حریث

وطارق بن شهاب كانوا في الكوفة احياء بعد ولادته الی تاریخ ما ذکر

اور طارق بن شہاب تھی کوفہ مین زندہ بعد پیدا ہونے ابو حنیفہ کے تاریخ وفات اپنی کتاب

وقد ثبت ان الامام ابو حنیفة خمساً وخمسين حجة كما في الدلائل المختار

اور ثابت ہو چکا یہ امر کہ امام ابو حنیفہ نے کئے پچھن حج جیسا کہ ہے در المختار

وغیره فثبت انه حج خمس عشرة حجة في أيام الی لطفیل الصحابی الذی

وغیرہ مین پس ثابت ہوئی یہ بات کہ کئی ابو حنیفہ نے پندرہ حج مکہ مین ایام اوس ابی طیل صحابی کی جو

كان في مكة المعظمة ومات بها سنة عشر ومائة وقد جرت عادة

رہتی تھی مکہ معظمہ مین اور فوت ہوئی اوس مکہ مین سنہ ایک سو دس مین اور یہی بارگاہی نادوت

اهل الاسلام باحضارهم الاطفال والصبيان في مجالس الصلاة و

اہل اسلام کی کہ حاضر کرنا اپنی لڑکی با لون کو مجالس صلا مین اور

اذهابهم اياهم اليهم للدعاء بالبركة لهم ونحو كما اذهب جده الامام

ایمانا اونکا اونکو اونکی طرف واسطی دعای برکت وغیرہ کے جیسا کہ ہے کیا دوا امام ابو حنیفہ

ابنه ثابتاً والد الامام الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الدعاء بالبركة

اپنی ثابت کو جو والد ابو حنیفہ کا ہی طرف حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے واسطے دعای برکت کے

له خصوصاً الحصول نعمة التابعية فانه كان فيهم حصول هذه

اونکی نئی خاص کر جاری تھی یہ عادت حاضر ہو کر اور حاضر کر نیکی واسطے حصول نعمت ثابت ہے کہ یہ عادت اسلام مین



النعمة العظيمة فخر الدين والدين وسعادة الدارين سيما اذا كان

نعمت عظمیٰ کا فخر دین و دینا ہے اور سعادت مند سے دارین کے خالص اور سوخت کہ جو

حصول تلك النعمة العظيمة في بلدتهم فاذا كان الامر كذلك مع

حصول من نعمت عظمیٰ کہ اپنی شہر میں تو اس وقت تک کہ نہیں کہ غفلت کریں اس نعمت عظمیٰ سے جسکی حال اہل اسلام کا اس طرح

انہ قد ثبت بالنقل ايضا انه تابعي كما مر فالعقل حاكم بان المنكر

کہ خوب ثابت ہو چکا نقل سے ہی کہ ابو حنیفہ تابعی ہی جیسا کہ گذر تو اب عقل حاکم اس امر کا کہ منکر ابھرتا نام خوب

حينئذ لا يكون الاحاساء وموسوسا فليقرأ المعوذتين قل عوفي بر

میں مگر تو حاسد ہے یا موسوس ہے پس چاہی کہ بر ہی جائیں دو نوسو تین معوذتین کی پڑھیں

القل قل عوفي بر الناس كلمة لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

افلق اور قل عوفی بر الناس اور پڑھا جائے کلمہ لا حول ولا قوة الا بالله العلیٰ العظیم کا

يا بكون الى حنيفة اخق بالاتباع من امته

باب اس امر کا کہ ابو حنیفہ ان ہی ساتھ اتباع کے اور امہ

المذهب لكونه تابعيا و منهم اخبر عن عبدالله بن عمر

مذہب کے سے کیونکہ وہ تابعی ہے نہ وہ امہ روایت ہے محمد بن عمر سے

انه قال خطب عريبا جابية فقال يا ايها الناس اني قمت فيكم

کہ خطبہ پڑھا حضرت عمر نے مقام جابیه میں پس فرمایا کہ اے لوگو میں کہرا ہوں تم میں

كما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا فقال وصيكم باخلاق

جیسا کہ کہری ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں فرمایا کہ وصیت کرتا ہوں میں تم کو لزوم ہے

والذين يلوونهم ثمر الذين يلوونهم ثم نفثوا الكذب رواه

ہر تابعین کے ہر تہ تابعین کے ہر عام ہو جائے گا کذب روایت کیا اسکو

الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح

ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بہر حال یہ حدیث حسن صحیح ہے

اور حدیث حسن صحیح ہے

اور حدیث حسن صحیح ہے

اور حدیث حسن صحیح ہے



کہ وصیت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فی اخذ دین کی باین طور کہ لیا جائی دین صحابہ  
 پہر تابعین سی پہر تبع تابعین سی فقط پس خلاصہ مقتضی اس حدیث صحیح کا یہ ہے کہ اخذ  
 کیا جائی دین اول تو صحابہ سی جب تک پایا جائی پہر تابعین سی جب تک پایا جاوی پہر  
 تبع تابعین سی جب تک پایا جائی فقط لیکن چونکہ کوئی مذہب قرن صحابہ سی تا قرن امام  
 احمد جنبل تک مدون اور مقرر نہوا واسطی اہل سنت و جماعت کے سوائے ان جابر مذاہب  
 ائمہ اربعہ کے باین طور کہ منعقد ہوا اجماع اہل سنت و جماعت کا اوپر منع ہونے اوس عمل کے  
 کہ وہ مخالف ہوا ان ائمہ اربعہ کے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو لازم ہوا اتباع مذہب امام  
 ابو حنیفہ کا مقتضی اس حدیث صحیح کے اس واسطے کہ امام عظیم تابعی ہیں ائمہ ثلاثہ امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد  
 بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسا کہ بیان اسکا عقرباً و یگیا فحصل مما ذکر ان ابا حنیفہ  
 پس حاصل ہوا مذکور سی کہ امام ابو حنیفہ

احق بالاتباع لانه مصداق ذلك الحديث الصحيح مع انعقاد الاجماع على علم  
 احق بن سائہ اتباع کے اور ائمہ سی کیونکہ وہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہی مع منع ہونے اجماع اوپر منع ہوا  
 العلم بالمدھب الخالف للائمة الاربعة یعنی نہ مصداق ذلك الحديث الصحيح

اوس عمل کے جو مخالف ہوا ائمہ اربعہ کے یعنی ابو حنیفہ مصداق اس حدیث صحیح کا ہے اور  
 انه من الامة الاربعة الذين انعقد الاجماع على عدم العمل بالخالف للامة  
 ہی یعنی ائمہ جابر سے منع ہوا ہے اجماع اوپر منع ہونے عمل کے جو مخالف ہے

الاربعة وكل من كان هكذا فهو احق بالاتباع فینبغ ان ابا حنیفہ احق  
 ائمہ اربعہ اور جو شخص ہو یا یعنی ہو مصداق اس حدیث کا اور ہوا ان ائمہ اربعہ سی تلاحی بالاتباع ہی پس تفرع ہوا  
 بالاتباع فلهذا في القائل حيث لا تشعر مذھب نعمان خیر المذھب

بالاتباع ہی پس اسد ہی کی الہی جو کثیر اس قائل کا جبکہ کہا یہ شعر مذہب نعمان بہترین مذہب ہے  
 هكذا القمر الوضاح خیر الکواكب تفقہ فی خیر القرون مع التقی  
 جیسا کہ قرطب روشن بہترین کواکب ہے فقیہ ہوا خیر القرون میں اور بہترین کار



فمن ذہبہ لا شک خیر المذاہب فہذہ الاحادیث المذکورۃ الصیحۃ

ہیں مذہب اوسکا بلا شک بہترین مذاہب ہی ہیں یہ احادیث مذکورہ صحیحہ

دالہ علی فضل الامام ابی حنیفہ علی غیرہ بحیث لا یوجد فی غیرہ کما مر

دال ہیں اس پر کہ امام ابو حنیفہ افضل ہیں غیروں سے باین طور کہ نہیں پایا جاتا ہی یہ فضل غیرتین کے گزرا

باب کون ابی حنیفہ الحق یطلب الاتباع من ائمۃ

باب ہے اس امر کا کہ ابو حنیفہ الحق ہے ساتھ طلب اتباع کے اور ائمہ

المذاہب اخرج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب الفقہ

مذاہب سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طلب فقہ

حکم واجب علی کل مسلم قال فی سفر السعادۃ حدیث طلب العلم

واجب اور واجب ہے ہر اہل اسلام پر کہا سفر سعادت میں کہ حدیث طلب العلم

فرضیۃ لم یصح قال الشیخ عبد الحق فی الصراط المستقیم شرح سفر السعادۃ

فرضیہ کی نہیں صحیح کہا شیخ عبد الحق دہلوی نے صراط المستقیم شرح سفر السعادت میں

قال البخاری فی المقاصد الحسنۃ وان کان ذلک الحدیث بهذا الاسناد

کہا علامہ بخاری نے مقاصد حسنہ میں کہ اگرچہ ہے یہ حدیث اس اسناد کو

ضعیفاً لکن لا شواہد من حدیث ابن شاہین عن حماد بن سلمۃ عن قتادۃ

ضعیف لیکن اسکی لئی شواہد میں حدیث ابن شاہین جو روایت حماد بن سلمہ وہ قتادہ سے

عن انس قال هو غریب قالوا رجالہ ثقات روی عن نحو عشرين تابعاً

وہ انس سے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا لوگوں اہل حدیث نے کہ رجال اسکی ثقہ ہیں اور روایت کے مستحکم

عن انس مثل ابراہیم النخعی واسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ ثابت البکاء

وہ میں بھی انس سے مثل ابراہیم نخعی اور اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اور ثابت البکاء

ولہ طرق متعدۃ جیدۃ ولفظہ طلب الفقہ حکم واجب علی کل مسلم

اور اس کے لئے طرق متعدد اور اس حدیث کا لفظ یہ ہے کہ طلب فقہ کے وجہ اور وجہ ہے اسلام پر

یہ حدیث قوی نہیں ہے



انتھ وقال الامام الغزالی فی حیاء العلوم فی صدر الباب الاول

تمام ہوا اور کہا امام غزالی نے احیاء العلوم کے اصول باب اول میں

ولکل شی عمار وعمار هذا الدین الفقه انتھ فذلک الحدیث يدل علی ان

کہ ہر شی کی واسطی ستون ہی اور ستون اس میں کا فقہ ہی تمام ہوا پس یہ حدیث دال ہی اس پر

من کان زید الفقه کان بقدره زید الفضل فی الدین ومن کان زید الفقه

کہ جو شخص ہو زید فقہ میں تو ہو گا بقدر اسکے زید فضل دین میں اور جو شخص کہ ہو فقہ

العلماء کان افضل العلماء وعلی ان من لم یکن فقیہا کان علیہ

علماء دین کا تو ہو گا افضل علماء کا اور دال ہی اس پر کہ جو شخص کہ ہو فقیہ تو ہی اس پر

طلب اتباع الفقیہ واجبا ومن کان فقه العلماء کان اتباعه احق

طلب اتباع فقیہ کے درجہ دال ہی اس پر کہ جو شخص ہو فقیہ علماء کا تو ہی اتباع اس کا

من علیہ فلما کان الامام ابو حنیفہ فقه العلماء کان طلب اتباعه

اور ائمہ سے پس جبکہ ہو امام ابو حنیفہ فقیہ علماء کا تو ہوئی طلب اس کے

احق من غایہ بذلک الحدیث فلذا قال رئیس المحدثین من ائمة

احق اور ائمہ سی حکیم اس حدیث کے لہذا کہا رئیس المحدثین نے کہ ائمہ

التابعین عبد اللہ بن المبارک لیس احدا حقان یقتدی بہ من

تابعین سی ہی یعنی عبد اللہ بن المبارک کہ نہیں کوئی شخص کہ لائق تر ہو امام اور متبع نہیں

ابی حنیفہ لانه کان اماما قیافیا ورعا عالما فقیہا کشف العلم کشف

امام ابو حنیفہ سے اس واسطے کہ تھا وہ امام متقی پاک صاف پرہیزگار عالم فقیہ کھولا اور علم کو

لوح کشفہ احدا انتھ باب کون ابی حنیفہ لا یتبعہ الناس

ایسا کہونا کہ نہیں کھولا اور کونسی شخص تمام ہو باب ہی اس پر کہ ابو حنیفہ کو نہ چھوئے گے اگر

ان شاء الله تعالی لکونه من التابعین قال الترمذی

ان شاء اللہ تعالیٰ کیونکہ وہ خیر التابعین سے ہے کہا ترمذی نے

اور دال ہی اس پر کہ



فی جامعہ فی ابواب المناقب حدثنی یحییٰ بن حبیب البصری حدثنی موسیٰ  
ابن صمیم جامع کی ابواب المناقب میں کہ حدیث کی تکوینی بن حبیب بصری فی  
او کو موسیٰ

بن ابراہیم الاضرار قال سمعت طلحة بن خراش يقول سمعت جابر بن عبد  
بن ابراہیم انصاری فی اونی کہا کہ سنائی طلحہ بن خراش کو کہتا ہوا کہ سنائی جابر بن عبد

اللہ يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تمس النار مسلما را  
اسد کو کہتا ہوا کہ سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہوا کہ نہ چھو گی آگ کسی مسلمان کو جس نے لکھا

اور ای من رانی وروی عن علی بن المدینی وعیزو احد من اهل الحديث عن مو  
یاد کیا میری کہنی والی کو اور روایت کی ہی علی بن مدینی اور بہت لوگوں فی جوابی حدیث میں موسیٰ

هذا الحديث وقال هذا حديث حسن وقال قال طلحة فقد رايت جابر بن عبد الله  
یہ حدیث اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث حسن ہی اور کہا ترمذی فی کہ کہا طلحہ نے کہ دیکھا میں جابر بن عبد

انتہ فلما كان الامام ابو حنيفة على ذلك الفضل العظيم والفوز الكبير بذلك  
تمام ہوا پس جبکہ ہوا امام ابو حنیفہ اس فضائل عظیم پر اور فوز کبیر برکھم اس

الحديث فخر نرجو من الله تعالى ان يكون كل من كان على مذهبه واعتقاده من  
حدیث کی تو ہم حنیفہ امید وار ہیں اللہ تعالیٰ سے اس کی کہ ہر شخص جو ہی مذہب ابو حنیفہ پر اور اعتقاد ابو حنیفہ

ذلك القبيل اعتمادا على ذلك الحديث باب كون ابى حنيفة زينة  
اس قبیل سے اعتماد کی اس حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر باب ہی اس امر کا کہ ابو حنیفہ مزین

الدين لا مثل له من ائمة المذاهب قال العلامة ابن حجر  
دین کا ہی باین طور کہ نہیں کوئی شخص مثل او کی ائمہ مذہب کیسی کہا علامہ ابن حجر

الملك المحدث الشافعي في الخيرات الحسان في ترجمة ابى حنيفة النعمان و  
کی محدث شافعی المذہب خیرات الحسان نے ترجمہ ابی حنیفہ النعمان میں بعض اہل

يصلح للاستدلال به على عظم شأن ابى حنيفة ما روى عنه عليه الصلوة  
کہ صلاہ مستدل کی عظیم شأن ابو حنیفہ پر وہ حدیث ہی کہ مروی ہی علیہ الصلوٰۃ



والسلام انه قال ترفع زينة الدنيا سنة خمسين ومائة ومن ثم قال شمس  
والسلام سی کہ فرمایا کہ او نہہ جاگی زینت دنیا کے سنہ ایک سو پچاس میں اسی لئی کہا شمس  
الائمة الكردی ان هذا الحديث محمول على بحقيقة لانه مات تلك  
الائمة كردی فی کہ یہ حدیث محمول ہی ابو حنیفہ پر اسلئے کہ وہ فوت ہوا ہے اس  
السنة انتہے فذلک ظاہر لا شک فیہ لان الصحابة کلہم ما تواقبل  
بریں تمام ہوا پس یہ قول بن حجر اور کردی کا ظاہر ہی بلا شک کیونکہ صحابہ کے فوت ہو گئی پہلی  
تلك السنة وکلک التابعون المشہورون بالاجتهاد کالزہری والشعبہ  
اس برس کی اور اسی طرح تابعین جو مشہور ہیں بالاجتہاد مانند زہری اور شعبہ  
وابن سیرین ومکحول والفقہاء السبعة وھم سعید بن المسیب وعروہ بن  
اور ابن سیرین اور مکحول کی اور فقہاء سبعہ کے کہ وہ یہ ہیں سعید بن المسیب اور عروہ بن  
الزبیر وخارجہ بن زید وسلمان بن سیار وعبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ  
الزبیر اور خارجہ بن زید اور سلمان بن سیار اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ  
بن مسعود وسالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
بن مسعود اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
وغيرہم ما تواقبل ذلک وكذلك تبع التابعین المشہورون بالاجتهاد  
وغیرہ کے یہ سب فوت ہوئے ہیں پہلی اس برس اور اسی طرح تبع تابعین جو مشہور ہیں ساتھ اجتہاد  
والفتویٰ کالاوزاعی والثوری وما لک غیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین  
اور فتویٰ کی مانند اوزاعی اور ثوری اور مالک وغیرہ کے رضی اللہ عنہم اجمعین  
ما تواقبل ذلک فحاصلہ انہ لم یتم احد من الائمة المجتہدین المشہورین  
یہ سب فوت ہوئے ہیں بعد اس کی جس حاصل کلام کا یہ نہیں فوت ہوئی فی شخص ائمہ مجتہدین سی جو مشہور ہیں  
بالفضل والفتویٰ باین اہل الاسلام تلك السنة الا با حنیفہ رضی اللہ  
ساتھ اجتہاد اور فتویٰ کی درمیان اہل اسلام کی اس برس میں سوای ابو حنیفہ رضی اللہ



تعالیٰ عنہ فکان هو مصداق هذا الحديث الشريف فکان زینة اهل الدنيا

تعالیٰ عنہ کی پس سوا ابو حنیفہ مصداق اس حدیث شریف کا پس سوا ابو حنیفہ زینت اہل دنیا کے

لانہ تزین اهل الدنيا بالفقهاء والعلماء لكونهم منوري احكامهم فتزینت

کیونکہ مزین ہوتی ہیں اہل دنیا ساتھ فقہاء اور علما کے کیونکہ وہ منور اور بانی ان کی احکام کی ہیں اور احکام ان کی ان کی نور ہیں

وتجلت بها اهلها كما تزین السماء الدنيا بالکواکب والنجوم لكونها منورة

اور تجلی ہوئی ساتھ ان کی اہل ان کی جیسا کہ مزین ہی سمان دنیا کا ساتھ کواکب اور نجوم کے کیونکہ وہ منور اور زبور ہیں

اجرامها فانزیت وتجلت بها اجرامها هذا قال ابن حجر العسقلانی فی التقریب

ان کی اجرام کی پس مزین اور تجلی ہوئی ساتھ ان کی اجرام ان کی لہذا کہا ابن حجر عسقلانی فی تقریب میں

محمد بن اسماعیل البخاری امام الدنيا فی ثقة الحديث انتهم فلذا قال

کہ محمد بن اسماعیل بخاری امام دنیا کا ہے مضبوط حدیث میں تمام ہوا لہذا کہا

لما مرأته اهل الحديث المروى عنه فی الصحاح الستة عبدالله بن

امام امہ اہل حدیث کی فی جو بروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور نام اس کا عبد اللہ بن

المبارک شہر لقد زان البلاد ومن علیہا امام المسلمین ابو حنیفہ

المبارک ہی مسمون اس حدیث کا کہ تحقیق مزین کیا بلا اسلام کو اور اہل ان کی کو امام اہل اسلام فی یغنی ابو حنیفہ

بأحكامه واثار وفقه کایات الزبور علی صحیفہ انتهم فکان ابو حنیفہ

ساتھ احکام کی اور مسائل صحیحہ اور مسائل متفقہ واضح اور بین مانند وضاحت آیات زبور کے جو مکتوب ہی صحیفہ داود علیہ السلام علی

لا مثله فی تزین الدین سوی ملہدی علیہ السلام لانہ فی حکم الامم

کہ نہیں ان کی مثل مزین اور تجلی کرنی دین میں سوی ملہدی علیہ السلام کی کیونکہ وہ حکم ہستیا میں ہے

بالصحر باب کون الی حنیفہ سراج امہ رسول الله

ساتھہ نصوص کی باب ہی اس امر کا کہ ابو حنیفہ سراج ہے امت رسول خدا

صلی الله علیہ وسلم قال الخوارزمی فی مسنده اخبرنی الشیخ

صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا خوارزمی فی اپنی مسند میں کہ خبر دی مجھ کو شیخ

مواہب جو ابو حنیفہ کی اس حدیث کی



المصنف احمد بن المفرح بن سلمة قال انبأني الحافظ ابو القاسم علي بن الحسين  
 معمر احمد بن مفرح بن سلمة بن اذكو خبرني حافط ابو القاسم علي بن حسين  
 بن هبة الله عن ابي الفرح سعيد بن ابي الرجاء الصديقي قال اخبرنا  
 بن هبة الله بن وهابي الفرح سعيد بن ابو الرجاء صيرفي عن اذكو خبرني  
 ابو الرجاء الحسين بن محمد بن احمد الاسكافي قال اخبرنا ابو عبد الله محمد  
 ابو الرجاء حسين بن محمد بن احمد اسكافي اذكو خبرني ابو عبد الله محمد بن  
 بن اسحاق بن مند قال اخبرنا الاستاذ ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب الحارثي  
 بن اسحاق بن مند بن اذكو خبرني استاذ ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب حارثي عن  
 قال اخبرنا محمد بن ابي الحسن صاحب الامان قال حدثنا بشر بن الوليد قال  
 اذكو خبرني محمد بن ابي الحسن صاحب الامان بن اذكو حديثي عن شير بن الوليد بن اذكو  
 حدثنا ابو يوسف قال لقيني الاعمش فقال صا هذا الفتوى يخالف  
 حديثي عن ابو يوسف بن اذكو ملاقاتي عن مير عيش بن اذكو صاحب اس فتوى كان مخالف  
 عبد الله بن مسعود قال قلت له فيما يخالفه قال قال عبد الله بن مسعود  
 عبد الله بن مسعود كذا ابو يوسف بن اذكو كذا عيش بن اذكو صاحب اس فتوى كان مخالف  
 بيع الاممة طلاقها وصاحبك يقول ليس ببيع الاممة طلاقها فابن  
 كذا بيع لوندی کی طلاق لوندی کی ہی اور صاحب تیرا کہتا ہی کہ نہیں بیع لوندی کی طلاق او کی کہان ہے  
 حدیث لك قلت له انت حدثنا عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة  
 حدیث اسکی کہتا مینی عیش کو کہ اپنی حدیث کی جگو ابراہیم سی وہ اسود سے وہ عائشہ  
 بنت الصديق ان النبي صلى الله عليه وسلم خاير بريرة فلو كان بيع  
 بنت صديق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تخیر دی ہی بریرہ کو پس اگر بوقت بیع  
 الاممة طلاقها لما خايرها النبي صلى الله عليه وسلم فقال الاعمش يا  
 لوندی کی طلاق اسکی تو نہ خیر دی او کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اعمش کہ ای



یعقوب ہذا فی ہذا قال نعم قال ابو محمد فی روایتہ اخری ان الاعمش قال  
 یعقوب یہ حدیث اس سلسلہ میں ہی کہا ابو یوسف نے کہ ان کہا ابو محمد فی روایت اور میں کہ اعمش نے کہا  
 ان اباحذیفۃ یحسن المعرفة بمواضع الفقه الدقیقة یراہا فی ظلمۃ  
 کہ ابو حذیفہ خوب جانتا ہی ہواضع فقہ کو جو دقیق ہیں دیکھتا اور نہوا اندھیری  
 اما کہنا من فسم ضوء قلبہ حیث قال صلی اللہ علیہ وسلم ہو سراج امتی  
 مکانوں میں خوب رہتی قلب کی سی جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ ابو حذیفہ  
 انتہی فذلک الحدیث مقبول لیس بموضوع کما سکتا یدل علی کون الامام  
 تمام ہوا پس یہ حدیث مقبول ہی نہ موضوع جیسا کہ عنقریب آویگا وال ہی اس پر کہ امام  
 الاعظم سراج الامۃ و امام الائمة فذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ  
 اعظم ابو حذیفہ سراج امت کے اور امام ائمہ کے ہیں اور یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے حکومت  
 ذوالفضل لعظیم فللہ در القائل حیث قال ہذین البیتین  
 اللہ جب فضل عظیم کا ہے پس یہ کی لہی خیر کثیر قایل کا جبکہ کہی اوسنی یہ دو بیت  
 رسول اللہ قال سراج دینی + وامتی الہدایۃ ابو حذیفہ  
 رسول اللہ نے فرمایا کہ سراج دین میری اور امت میری کا ابو حذیفہ ہے  
 غدا بعد الصحابة فی الفتوی + لاحمد فی شریعتہ خلیفۃ +  
 اور بعد صحابہ کے آج فتوے شریعت رسول اللہ کے خلیفہ  
 باب کون ابی حذیفۃ اثر دعاء علی بن ابی طالب  
 اب ہے اس امر کا کہ ابو حذیفہ اثر ہی دعاء حضرت علی بن ابی طالب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الامام النووی فی تہذیب الاسماء  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہا امام نووی نے تہذیب الاسماء میں  
 وی الخطیب باسناده نا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن  
 روایت کی ہی خطیب نے اپنی اسناد سے کہ خبر دی کہ اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن

سراج امت میری ہے

اور امام



النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع علينا رقي  
 نعمان بن مرزبان فی کہ جو ابناء فارس سی ہیں اور احرار ہیں قسم ہی اللہ ہنیں واقع ہو میر  
 قطول جدی سنتہ ثمانین و ذہب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ  
 کہی پیدا ہوا وادامیر سنتہ اسی میں اور کیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ  
 عنہ وهو صغیر فدعاه بالبرکۃ فیہ وفي ذریئہ ونحن نرجو من اللہ  
 عنہ کی اس حال میں کہ وہ لڑکی تھی پس عاکی حضرت علی فی او سکوبرکت کی اوسمین اور او کی ذریئہ میں سویم اسیدہ اللہ  
 تعالیٰ ان یكون قد استجاب لك من علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فینا  
 کہ ہوئی مقبول یہ دعا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہم میں  
 انتھہ وقال بن خلکان فی تاریخہ عن الخطیب ان حنفیہ حنیفہ  
 تمام ہوا اور کہا ابن خلکان فی تاریخہ انہی خطیب سے کہہ پوتے ابو حنیفہ کے نے  
 قال نا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان  
 کہا کہ خبر دی تمکو اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ بن ثابت بن نعمان بن مرزبان نے  
 من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع علينا رقي ولجدی ابو حنیفہ  
 کہ جو ابناء فارس سی ہیں اور حر ہیں کہ واللہ ہنیں واقع ہوئی ہم پر رقی کہی پیدا ہوا وادامیر ابو حنیفہ  
 سنتہ ثمانین و ذہب ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وهو صغیر  
 سنتہ میں اور کیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس حال میں کہ وہ صغیر سن تھا  
 فدعاه بالبرکۃ فیہ وفي ذریئہ ونحن نرجو ان یكون الله تعالیٰ قد استجاب  
 پس عاکی حضرت علی فی او سکوبرکت کی اوسمین اور او کی ذریئہ میں اور ہم اسیدہ وار ہیں اللہ تعالیٰ سی کہ ہوئی مقبول  
 اعلیٰ رضی اللہ فینا والنعمان بن المرزبان ابو ثابت هو الذی اهدی  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہم میں اور نعمان بن مرزبان باب ثابت کے وہ وہ شخص ہی کہ تحفہ دیا  
 اعلیٰ رضی اللہ الفالوذج فی یوم مہرجان فقال علی رضی اللہ عنہ مہرجان  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فالوڈہ دن مہرجان کی اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیشہ دیا کر



کل یوم کذا انتھہ وقال محمد بن عبد اللہ الخطیب تبریزی جامع الکتاب  
 دن مہرجان کے تمام ہوا اور کہا محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی نے جو جامع ابوحنیفہ کے کتاب  
 المشہور بمشکوۃ المصابیح فی کتاب اسماء الرجال وذهب ثابت الی علی رض  
 جو مشہور ہی بمشکوۃ المصابیح اپنی کتاب اسماء الرجال میں کہ کیا ثابت طرف حضرت علی رض کے  
 وهو صغیر فدعاه بالبرکۃ فیہ وفي ذریئہ انتھہ وقال ابن حجر فی القلائد  
 ارجح ان من کہ وہ صغیر تھا پس عاکی حضرت علی رض کی اور اس کی ذریئہ میں تمام ہوا اور کہا ابن حجر  
 قال اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ ذهب لد ثابت جد ابی حنیفۃ بابنہ  
 کہ کہا اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ نے کہ لے گیا والد ثابت کا یعنی دادا ابوحنیفہ کا بیٹی اپنی  
 ثابت الی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو صغیر واهدی الیہ  
 ثابت کو طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور ثابت صغیر تھا اور تحفہ دیا حضرت علی کو  
 القا لودجر فی یوم النیر وزفد عالتاب بالبرکۃ فیہ وفي ذریئہ انتھہ قال  
 قالودہ کا دن نور روز کی پس عاکی حضرت علی رض کی ثابت تحرکت کے اور اس کی ذریئہ میں تمام ہوا اور کہا  
 علاو الدین فی الدر المختار وقد ثبت ان ثابتاً والد الامام ادرك الامام  
 علاو الدین نے در المختار میں کہ تحقیق ثابت ہوئی یہ بات کہ ثابت والد امام ابوحنیفہ نے پایا حضرت  
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فدعاه بالبرکۃ انتھہ وقال شافعی  
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پس عاکی اور اس کی ذریئہ میں تمام ہوا اور کہا شافعی  
 عبد الغزیز الدہلوی فی تحفۃ الاثناعشریۃ فی القصب الثالث عشر من  
 عبد الغزیز دہلوی نے تحفۃ اثنا عشریہ کے قصب تیسویں میں جو  
 الفصل لثانی من الباب الحادی عشر وصحبۃ وتلمذ واخذ علم وطریقہ  
 فصل ثانی سی ہی اور وہ فصل ثانی باب گیارہویں سی ہی کہ صحبت اور تلمذ اور اخذ علم اور طریقہ کا  
 کہ ابوحنیفہ بامام محمد باقر و بامام جعفر صادق علیہما السلام و بامام  
 جو ابوحنیفہ ساتھ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اور زید

قال ابن حجر



بن علی بن الحسین علیہ السلام ثابت است مستغنی است از بیان  
 بن علی بن الحسین علیہ السلام کے رکھنا ہے ثابت ہی اور مستغنی ہے بیان سے  
 وید را بو حنیفہ کہ ثابت نام داشت در صغیر سن همراه پدر خود زیارت  
 اور باب ابو حنیفہ کا گناہ نام اوسکا ہے صغیر سن میں ہمراہ باب اپنی کے زیارت  
 امیر المومنین حاصل نمونہ و حضرت امیر رضی اللہ عنہ در حق او  
 حضرت علی امیر المومنین کی حاصل کی اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے اوسکی حق میں  
 دعای برکت اولاد فرمودہ بموجب دعاء او ابو حنیفہ بوجہ امدہ انتھ  
 دعای برکت اور اوسکی اولاد کی فرمائی بموجب دعاء حضرت علی کے ابو حنیفہ پیدا ہوا تمام ہوا  
 ثم لا تخفى ان ذلك الدعاء كان خارقا للعادة لان عادة اهل الفضل  
 مخفی نہی کہ یہ دعاء حضرت علی کی خرق عادت تھی اس واسطی کہ عادت اہل فضل کی یہ ہے  
 ان يدعوا للصبيان بالبركة ويزيد الحق والصالح فاختياره لفظ في  
 کہ دعا کرتی ہیں لڑکوں کو برکت اور درازی عمر اور نیک بختی کی پس اختیار کیا حضرت علی کا دعائے  
 ذریتہ خرق للعادة اشارة الى وجود ذلك الامام المعهود فقد حصل  
 ذریتہ کو خرق عادت ہی واسطی اشارہ وجود اس امام معہود الذین کے پس حاصل ہوا  
 عما ذكر ان والد الامام ادرك الامام وهو صغير قد عاله ولذ رتبة فكا  
 ما ذکر سی یہ کہ والد امام ابو حنیفہ کے نے پایا حضرت علی کو اس حال میں کہ صغیر تھا پس علی کی حضرت علی کی  
 اجل ائمة المذاهب في الدين ببركة دعائه رضي الله عنه باب كون  
 اجل ائمة مذاهب کا دین میں ساتھ برکت دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے باب ہی اس امر کا کہ  
**ابو حنیفہ محیی سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

ابو حنیفہ محیی سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

قال قاضي لقضاة ابو المويد محمد بن محمد بن محمد الخوارزمي في مسنده  
 کہا قاضی قضاة ابو المويد محمد بن محمد بن محمد خوارزمی نے اپنے مسند میں



ابن ابی الصدا الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد الملک  
 کہ خروسی محکومہ کبیر بنی شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد کے  
 الخوارزمی عن جدہ صدر الاثمۃ ابی لموئد الموفق ابن احمد الملک عن  
 خوارزمی فی وہ حدیثی سی صدر الاثمۃ ابو المؤید موفق بن احمد کے سے وہ  
 عبد الحمید بن احمد البراثقی عن الامام محمد بن اسحاق السراجی الخوارزمی  
 عبد الحمید بن احمد براثقی سے وہ امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی سے  
 عن ابی جعفر عمر بن احمد لکر البسی عن ابی القتی محمد بن الحسن الناصحی عن  
 وہ ابی جعفر عمر بن احمد لکر البسی سے وہ ابو القتی محمد بن حسن ناصحی سے وہ  
 الراہد ابی محمد الحسن بن علی عن ابی سہیل عبد الحمید بن محمد الطوافی  
 زاہد ابو محمد حسن بن علی سے وہ ابو سہیل عبد الحمید بن محمد طوافی سے  
 عن ابیہ عن ابی لقاسم یونس بن طاہر البصری عن ابی نصر احمد  
 وہ ابی باب سے وہ ابو القاسم یونس بن طاہر بصری سے وہ ابو نصر احمد  
 بن الحسن بن الادیب عن ابی سعید احمد بن محمد بن بشر عن محمد بن یزید  
 بن حسین ادیب سے وہ ابو سعید احمد بن محمد بن بشر سے وہ محمد بن یزید سے  
 عن سعید بن بشر عن حماد عن رجل عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول  
 وہ سعید بن بشر سے وہ حماد سے وہ ایک رجل سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ فرمایا  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیظهر من بعدی رجل یعرف بابی حنیفۃ  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عنقریب ظاہر ہوگا بعد میری ایک رجل کہ معروف ہوگا ابو حنیفۃ  
 یحییٰ اللہ سنتی علی یدیکہ وقال اخبرنی المشائخ الثلثۃ شرف الدین  
 کہ زندہ کریگا اللہ تعالیٰ سنت میری کو او کی ہاتھ پر اور کہا خوارزمی فی کہ خروسی محکومہ کبیر بنی شرف الدین  
 الحسن بن ابراہیم و شرف الدین ابو محمد عبد العزیز الانصاری عن والد  
 حسن بن ابراہیم اور شرف الدین ابو محمد عبد العزیز انصاری اور غرا الدین



عبد الرزاق کلہم عن ابی الیمین زید بن الحسن الکندی عن ابی منصور  
 عبد الرزاق فی وہ سب ابو الیمین زید بن حسن کندی سے وہ ابو منصور  
 عبد الرحمن بن محمد القزاز عن احمد بن علی عن ابی الحسن احمد بن محمد  
 عبد الرحمن بن محمد قزاز سی وہ احمد بن علی سی وہ ابو الحسن احمد بن محمد  
 بن روح عن ابی بکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ القطیع عن ابی احمد  
 بن روح سی وہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ القطیع سے وہ ابو احمد  
 محمد بن حامد عن محمد بن عبد اللہ المسلم عن سلیمان بن قیس عن ابی  
 محمد بن حامد سے وہ محمد بن عبد اللہ سلمی سی وہ سلیمان بن قیس سی وہ ابو  
 العلاء بن ہاجر عن ابان بن ابی عیاش عن ابن بن مالک قال قال  
 العلاء بن ہاجر سی وہ ابان بن ابو عیاش سی وہ ابن بن مالک سی کہ فی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتی من بعدی رجل یقال للانع  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہی کہ آویگا بعد میری ایک رجل کہا جائیگا او کوئی  
 بن ثابت ویکنی ابا حنیفۃ لیحیی اللہ سنتی علی یدہ واخرجه للحافظ  
 بن ثابت اور کنیت اوسکی ابو حنیفۃ البتہ زندہ کر یگا اللہ سنت میری اوسکی ہاتھ پر اور روایت کیا  
 ابو عبد اللہ الحسن بن محمد بن حنفیہ عن ابی الحسن احمد بن محمد بن روح  
 ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن حنفیہ عن ابی الحسن احمد بن محمد بن روح سے اوس  
 کما اخرجه واخرجه للحافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب فی  
 حبائنی روایت کیا اوسکو اور روایت کیا اوسکو حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے  
 تاریخہ عن ابی الحسن احمد بن روح کما اخرجه واخرجه القاضی ابوبکر  
 ابنی تاریخ میں ابو الحسن احمد بن روح سی اوس سند سی حبائنی روایت کیا اوسکو اور روایت کیا اوسکو  
 محمد بن عبد الباقی عن ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب عن احمد بن  
 محمد بن عبد الباقی فی ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب سے ابو احمد بن



عمر بن روح با سندہ کما اخرجناہ انتھ فذلک الحدیث وان کان فی  
 عمر بن روح اس سند اپنی سی جیسا روایت کیا او سکو تمام ہوا پس یہ حدیث اگرچہ ہی اس کی  
 طریقہ اول سعید بن بشر روی عنہ ابو داؤد فی سندہ وهو صحیح  
 طریق اول میں سعید بن بشر کہ مروی عنہ ابو داؤد کا ہے اس کی سنن میں اور مجہول  
 فی طریقہ الثانی ابان بن ابی عیاش روی عنہ ابو داؤد فی سندہ وهو  
 اور اس کی طریقہ ثانی ابان بن ابی عیاش ہے کہ مروی عنہ ہی ابو داؤد کا اس کی سنن میں اور  
 متروک لکنہ مقبول فی المناقب لان غایۃ ما فی الباب نہ ضعیف الحدیث  
 متروک ہی لیکن وہ مقبول ہی مناقب میں اس واسطی کہ غایۃ الامر یہ ہی کہ وہ ضعیف ہے اور حدیث  
 الضعیف مقبول فی نحو المناقب عندہم مع طرقہ متعددہ مضمونہ  
 ضعیف مقبول ہی مناقب میں نزدیک اس کے باوجود یکہ طرق اس حدیث کے متعدد ہیں  
 سوید بالاحادیث الصحیحۃ والیہ اشار الامام جعفر الصادق قال  
 سوید ہی ساتھ احادیث صحیحہ کے اور طرف اسی حدیث کے اشارہ کیا امام جعفر صادقؑ نے کہا  
 شاہ عبد العزیز الدہلوی فی تحفۃ الاثناعشرۃ فی خاتمۃ الباب  
 شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنی تحفۃ اثنا عشریہ کے خاتمہ باب ت  
 الحادی عشر اگر روایات اہل سنت را درین باب اعتبار نکنند روایا  
 کیا روین میں کہ اگر روایات اہل سنت کو اس باب میں اعتبار نہ کریں وہ اہل نتیج  
 امامیہ البتہ مقبول است روی ابو الحسن بن علی با سندہ کما دخل  
 امامیہ کی البتہ مقبول ہوگی روایت کی ہی ابو الحسن بن علی فی اپنی سند ہی کہ کہا دخل  
 ابو حنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما نظر الیہ الصادق قال  
 ابو حنیفہؑ نے ابو عبد اللہ علیہ السلام پر پس جبکہ دیکھا او سکو صادقؑ نے تو کہا  
 کانی نظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما انزلت وتكون مقبر  
 کہ جو باک چا تا ہوں میں تجھ کو کہ تو زندہ کرنے والا ہے سنت رسول خدا صلعم کو بعد کہ نہ ہو نیکی اور

اور سنن میں

روایات

ابو حنیفہؑ نے



لكل ملهوف وغياثا لكل مغموم بك يسلك المتحIRON اذا وقفوا و  
 بر معلوم اور مضطر کا اور غياث سر مغموم کا ساتھ تیری جلیں گے متحیر لوگ جیکہ بہرین گے اور  
 تقدیم الی اوضح الطرق اذا تحاروا فلك من الله العون والتوفيق حتی  
 ہدایت کر بچا تو اون کو طرف نہایت واضح طریق کے جیکہ متحیر ہو گئی ہوں واسطی تیری اسدی مدد اور توفیق ہے  
 يسلك الربانيك الطريق انتھ و اخرجه الخوارزمی فی مسنده باسناد  
 جلیں گے ساتھ تھاری اہل اللہ تمام ہوا اور تخریج کے ہے ایکے خوارزمی نے اپنی سند میں ہذا بھی  
 مثله بلافرق فذلك مضمون ما صرح به شاه ولی الله والد شاه عبد  
 غیر فرق کے ہیں یہ مضمون بعینہ وہ جو تصریح کے ہے شہ شہ ولی اللہ والد شہ عبد  
 العزيز الدہلوی حیث قال فی فیوض الحرمین الشریفین عرفنی رسول  
 العزيز و ہو کئی حب کہا فیوض الحرمین الشریفین میں کہ معلوم کرایا بمکرم رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم ان فی المذاهب الحنفی طریقة انیقة هی اوفق الطر  
 هذا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی ہے مذہب سیدیدہ وہ سوائے تراور سند  
 بالسنة المعروفة التي جمعت ونضجت في زمان البخاري واصحابه فلان قال الامام  
 سنت معروفہ کو جو جمع اور نضج ہوئی زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری میں تمام ہوا لہذا کہا امام  
 الرباني المحدث والالف الثاني شيخ الشيخ احمد السهرندي في  
 رباني مجدد الف ثاني شيخ الشيخ احمد السهرندي في  
 مكتوبة في الجلد الثاني في شأبه تكلف ونقص گفته می شود کہ  
 اپنی مکتوبات کے جلد ثانی میں کہ بغیر شائبہ تکلف اور نقص کے کہا جاتا ہے کہ  
 نورانيت مذہب حنفی بنظر کشفی دريائي عظیمی نماید وسائر  
 نورانيت مذہب حنفی کے بنظر کشفی دريائي عظیم دکھلائے دیتا ہے اور باتے  
 مذاہب بزرگ جدا اول و حياض نظری اید انتھی فقط حصل ہا  
 مذاہب مانند نامیون اور مضمون کے نظر آتی ہیں تمام ہوا پس حاصل ہوا



ما ذکر من الاحادیث الصحیحة والمقبولة ان الامام الاعظم اباحنیفة رضی

ما ذکر احادیث صحیحہ اور مقبولہ مذکورہ سی کہ امام اعظم عینی ابو حنیفہ رضی

اللہ عنہ کان بمجل من العلم والفقه والاجتهاد واصابة الراى بعلمه

اللہ عنہ ہے مجل علم اور فقه اور اجتهاد اور اصابت راى میں بعد صحابہ کے

لا یدرک احدکما صرح به الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ حیث قال

کہ نہیں جانتا ہی کوئی شخص صیبا کہ تصریح کے ہے اسی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے جبکہ کہا

بحقہ انه رضی اللہ عنہ کان بمجل من العلم والورع والزهد وايشار

اسکی حق میں کہ وہ رضی اللہ عنہ ہی مجل علم اور ورع اور زہد اور ایشار

الآخرة لا یدرک احد ذکر ابن حجر وغیرہ من ثبات العلماء نقلہ

آخرت تو صحیحہ قدر کہ نہیں پہنچتا اسکو کوئی شخص ذکر کیا اسکو ابن حجر وغیرہ جو منقولہ ہے

الستامی فی شرح الدر المختار فذلک بعینه مضمون ما قال لامام الشافعی

شامی فی شرح در المختار میں پس یہ بعینہ مضمون اس قول کا ہی جو کہا امام شافعی نے

ان الناس کلهم عیال ابی حنیفة فی الفقه ذکرہ العلماء فی کتبہم

کہ سب لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں ذکر کیا اسکو علمائے اہل کتب میں

فلذا قال امام ائمۃ المحدثین واجلۃ تبع التابعین عبد اللہ ابن المبارک

لہذا کہا امام ائمہ محدثین اور اجلہ تبع تابعین یعنی عبد اللہ ابن المبارک نے

لیس احد الحق ان یقتدی بہ من ابی حنیفة لانه کان اماما تقیا

کہ نہیں کوئی شخص کہ حق تر جو متبوع ہو فی میں ابو حنیفہ سے اسوا سچے کہ وہ ہی امام پر نیکو کار

تقیاء ورعاً عالماً فقیہاً کشف العلم کشفاً لم یكشفہ احد انتھ ذکرہ

بلکہ عارف تقی عالم فقیہ کہ کہو لا علم کو ایسا کہو نا کہ نہیں کہو لا اسکو کسی تمام تو ذکر کیا اسکو

الستامی فی شرح الدر المختار فلذا صار اهل خیر القرون علی

شامی فی شرح در المختار میں لہذا ہو گئے اہل خیر القرون کے

علی

علی



علی فقہہ کہما صرح بہ رئیس المحدثین صاحب الجرح والتعديل معاصر  
اور فقہ ابو حنیفہ کے جیسا کہ تصریح کے ہے اسکے رئیس المحدثین صاحب جرح اور تعديل جو ہم عصر

الامام احمد بن حنبل یحییٰ بن معین حث قال لقراءة عندی قراءة

امام احمد بن حنبل کا ہے یعنی یحییٰ بن معین نے جبکہ کہا اوسنے کہ قراۃ مختار نزدیک ستر قراۃ

حزرة والفقہ فقہ الحنفیة وعلى هذا ادركت الناس انتہ ذکرہ

حزرو کے ہے اور فقہ مختار نزدیک میری فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور آپ پر پایا غنیہ لوگوں کو تمام مواد ذکر کیا

ابن خلکان فی تاریخہ وغیرہ بیان المناقب الثابتة

ابن خلکان فی انبی تاریخ میں اور اور میں بیان ہی مناقب کا جو ثابت ہیں

بالتقول المقبولة + باب مدح الامام الشافعی

ساتھ بقول مقبولہ کے باب ہے اس امر کا کہ مدح کی ہے امام شافعی

وغیرہ غیر یزید لفقہ قال الامام الشافعی ان الله

وغیرہ نے ابو حنیفہ کے ساتھ مزید فقہ کے اور وہ سے کہا امام شافعی نے کہ سب لوگ

عیال الحنفیة فی الفقہ ذکرہ ثقات العلماء المذکورین قال

عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں ذکر کیا اسکو راسخین علماء کورین نے اور کہا

فی الدر المختار والطحاوی والتشامی وتنویر الصحیفہ فی مناقب

در مختار اور طحاوی اور تشامی اور تنویر الصحیفہ نے مناقب

ابی حنیفہ قال عبد الله بن المبارك + لقد ران البلاد من علیها

ابی حنیفہ میں کہ کہا عبد اللہ بن المبارک نے کہ تحقیق میں کیا بلاد اور اہل بلاد کو

امام المسلمین ابو حنیفہ + باحکام واثار وفقہ + کایات

امام المسلمین نے یعنی ابو حنیفہ نے ساتھ احکام کے اور مسائل صحابہ اور سائلین طبقہ کے واضح

الزبور علی صحیفہ + فما فی المشرق قیل له نظیر + ولا فی المغربین

زبور کے اور صحیفہ کے بہنیں مشرق میں کوئی اوسکے نظیر اور نہ مغرب میں

مناقب امام شافعی



ولا يکوفه + یسیت مشیرا سحر الیالی + وصام فہارہ لله خیفہ

اور نہ کوفہ میں رات گزارنا ہی شرم سمجھا جاتا تھا۔ بی در پی راتوں کا اور صائم رہنا دیکھنا کی ٹی خایفہ کہ

رایت لعائین له سفاها + خلاف الحق مع حج ضعیفہ + وقد قال

دیکھتا ہوں میں عائین ابو حنیفہ کی بیوقوفی اور خلاف حق ساتھ دلیلون وامبیہ کے اور تحقیق کہا

ابن ادریس مقالہ صحیحہ الثقل فی حکم لطیفہ + بان الناس فی

بن ادریس فی قول نقل من صحیح اور حکم من لطیفہ ہے کہ لوگ

فقہ عیال + علی فقہ الامام ابو حنیفہ + انتہ قولہ ولا یکوفہ ہی

فقہ من عیال بن فقہ امام ابو حنیفہ کے تمام سہ قول اسکا کہ نہ کوفہ میں یہ کوفہ

دار العلم وجمع الفضل وبقیۃ الاسلام ودار ہجرت المسلمین قال

ابن ادریس علم کا لو جگہ جمع ہونی فضلا کے اور قبیہ ہی اسم کا اور دار ہی ہجرت اہل اسلام کا کہا

امام الشافعی وضع عن مسلم فی باب لقراءۃ فی الظهر والعصر

امام شافعی نے شرح مسلم کے باب قرات عن الظهر والعصر میں

الکوفہ ہی للبلد المعروفة وہی دار العلم وحل الفضلاء بناہا عمر بن

کوفہ یہ شہر ہے معروف اور یہ دار ہے علم کا اور جگہ ہے فضل کے بنایا اسکو عمر بن

خطاب انتہ وقال فی القاموس الکوفۃ مدینۃ العراق الکبری وقبۃ

خطاب نے تمام سہا اور کہا قاموس میں کہ کوفہ شہر ہی اہل عراق کا بڑا اور قبیہ ہی

اسلام ودار ہجرت المسلمین وكانت منزل نوح علیہ السلام انتہ قال

امام کا اور دار ہی ہجرت اہل اسلام کا اور تھا وہ مسکن نوح علیہ السلام کا تمام سہا اور کہا

حجر المکی وہو من اجلۃ الشافعیۃ قال لشافعی رضی عنہ اراد ان

حجر مکی نے کہ وہ اجلۃ شافعیہ کا ہی کہ کہا امام شافعی نے نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے

فی الفقہ فہو عیال علی بی حنیفہ فأنہ من وفق له الفقہ ہذا

فی عظیم سہا ہی فقہ من وہ عیال ہی ابو حنیفہ کا کیونکہ وہ اول شخصوں سی ہی جگہ دی گئی فقہ یہ



روایت حرملة عنه وروایت الربیع عنه ان الناس عیال فی الفقه علی حنیفہ  
 روایت ہی حرملة کی امام شافعی سی اور روایت ربیع کے امام شافعی کہ لوگ عیال ہیں فقہ میں ابو حنیفہ کے  
 روایت احل افقہ منہ وجاء عنہ ایضا من لم یظفر فی کتبه لم یجرح  
 ہنین دیکھا یعنی کسی کو کہ افقہ ہو ابو حنیفہ سی اور یہی آیا ہی امام شافعی سی کہ جو شخص کبھی کتب ابی حنیفہ کو تو نہ  
 العلم ولا یتفقہ انتھ ذکر الشافعی فی شرح الدر المختار وقال ملاد  
 علم میں اور نہ فقہ تمام ہوا ذکر کیا اسکو شافعی فی شرح در المختار میں اور ملا علی  
 القاری فی الرسالة المذکورۃ قال لشافعی الخلق کلہم عیال ابی حنیفہ  
 قاری فی رسالہ مذکورہ میں کہ کہا امام شافعی نے کہ سب مخلوقات عیال ابو حنیفہ کے ہیں  
 فی افقہ وقال ومن لم یظفر فی کتب ابی حنیفہ لم یجرح فی الفقه انتھ وقال  
 فقہ میں اور کہا امام شافعی نے کہ جو شخص نہ کبھی کتب ابو حنیفہ کو تو نہ ہر  
 الطحاوی فی شرح الدر المختار قوله والا کل الناس فقد روی الخطیب  
 طحاوی فی شرح در المختار میں قول اوسکا والا کل الناس روایت کی ہی خطیب  
 عن الربیع قال سمعت لشافعی یقول لناس عیال علی ابی حنیفہ فی الفقه  
 ربیع سی کہ سنا میں امام شافعی کو کہتی ہوئی کہ لوگ عیال ہیں ابو حنیفہ کے فقہ میں  
 وروی الخطیب عن حرملة بن یحییٰ قال سمعت محمد بن ادیس لشافعی  
 اور روایت کی ہی خطیب نے حرملة بن یحییٰ سی کہ کہا سنا میں محمد بن ادیس شافعی کو  
 یقول لناس عیال علی ابی حنیفہ وكان ابو حنیفہ ممن وفق لله  
 کہتی ہوئی کہ لوگ عیال ہیں ابو حنیفہ کے اور تھا ابو حنیفہ اون شخصوں سی کہ توفیق دی  
 ذکر السیوطی فی تبیض الصیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ انتھ وقال صاحب  
 ذکر کیا اسکو سیوطی فی تبیض صحیفہ نے مناقب ابو حنیفہ میں تمام ہوا اور کہا صاحب  
 البحر الرائق فی الاستبصار قال لا ما من الشافعی من اراد ان یتجر فی الفقه  
 کہا الرائق نے استبصار میں کہ کہا امام شافعی نے جو شخص ارادہ کرے تاجر کا فقہ



فلینظر الی کتاب حنیفة کما نقلہ ابن وہبان عن حرملۃ انتھ قال حصا  
 تو کہی کتب ابو حنیفہ کو جیسا کہ نقل کیا اسکو ابن وہبان فی حرملہ سی تمام ہوا اور کہا صاحب  
 المشکوۃ فی کتاب سمار رجال الحدیث قال الشافعی من اراد ان یتجر فی الفقہ  
 مشکوۃ اپنی کتاب اسماء الرجال حدیث میں کہہا شافعی فی جو شخص ارادہ کریں تاجر کا فقہ میں  
 فہو عیال علی ابی حنیفہ انتھ وقال ابن طاہر صاحب مجمع البحار فی کتاب  
 وہ عیال ابو حنیفہ کا ہے تمام ہوا اور کہا ابن طاہر صاحب مجمع البحار نے کتاب  
 اسماء الرجال قال الشافعی من اراد ان یتجر فی الفقہ فہو عیال علی ابی حنیفہ  
 اسماء الرجال میں کہہا امام شافعی فی جو شخص کہ ارادہ کریں تاجر کا فقہ میں وہ عیال ہی ابو حنیفہ  
 انتھ وقال الحموی فی شرح الاستبصار قال الحافظ الذہبی فی کتابہ المسند  
 تمام ہوا اور کہا حموی فی شرح استبصار میں کہہا حافظ ذہبی نے اپنی کتاب میں جو ہے  
 بالصحفۃ فی مناقب ابی حنیفہ ان المرئی روى عن الشافعی فی ہذا  
 بنام صحیفہ کے مناقب ابی حنیفہ ہے کہ روایت کے گئے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ سے یہ روایت  
 الذی رواہ حرملۃ انتھ فاعلم ان المرئی والزبیر وحرملۃ بن یحیی اصحاب  
 جو روایت کیا اسکو حرملہ نے تمام ہوا جان لی کہ مرئی اور زبیر اور حرملہ بن یحیی اصحاب  
 الامام الشافعی کما کان ابو یوسف ومحمد بن الحسن وعبد اللہ المبارک  
 امام شافعی کے ہیں جیسا کہ ابو یوسف اور محمد بن حسن اور عبد اللہ بن المبارک  
 اصحاب الامام ابی حنیفہ وقال فی الدر المختار قال الامام الشافعی  
 اصحاب امام ابو حنیفہ کے ہیں اور کہا در المختار میں کہہا امام شافعی نے  
 من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفہ فان المعانی قد تبت لام  
 شخص کہ ارادہ کریں فقہ کا تو لازم کریں اصحاب ابو حنیفہ کو اس واسطے کہ سبب رضوں کی آسان ہے  
 اللہ ما صرت فقیہا الا بکتب محمد بن الحسن انتھ وقال الشافعی فی  
 اللہ نہیں ہوا میں فقیہ مگر بسبب کتب محمد بن الحسن کے تمام ہوا اور کہا شافعی نے



شرح الدر المختار قوله والله ما صدر روى عن الشافعي انه قال ايضا حملت من

شرح در المختار میں قولہ واللہ ما صدرت روایت ہی امام شافعی سے کہہا اوہا یا مینی

علم محمد بن الحسن وقربا یرکتبا وقال من الناس علی فی الفقه محمد بن قولہ

علم محمد بن حسن کتب بوجہ اونٹ کا اور کہا کہ مقدم علیہ کیا مجھو لوگوں میں در باب فقہ امام محمد بن قولہ

الناس یا کلون من خبزه روى الخطيب عن الربيع قال سمعت الشافعي

الناس یا کلون من خبزه روایت کی خطیب نے ربیع سے کہ سنائیے امام شافعی کو

يقول للناس عيال علی بی حنیفة فی الفقه کان ابو حنیفة ممن وفق

کہتی ہوئی کہ لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں تھا ابو حنیفہ اون شخصوں میں کہ توفیق دی گئی

له فی الفقه انتھ وقال الامام النووی الشافعی فی تہذیب الاسماء واللغات

اونہ فقہ میں تمام ہوا اور کہا امام نووی شافعی نے تہذیب الاسماء واللغات میں

وعن الشافعی قال للناس عيال علی بی حنیفة فی الفقه انتھ وقال شافعی

کہ مروی ہے امام شافعی سے کہ لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں تمام ہوا اور کہا شافعی

ولی الله الدہلوی فی عقد الجید والاول صحرا اذا لم یکن المفقی محمد بن

ولی اسد دہلوی فی عقد جید میں کہ اول اصح ہے جبکہ نہو نفعی مستند

لانه کان ابو حنیفة اعلی زمانہ حتی قال الشافعی رحمہ الله الناس کلهم

اسو اعلی کہ تھا ابو حنیفہ اعلیٰ انبی زمانہ کا حتی کہ کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے کہ سب لوگ

عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ انتھ وقال لقاری فی الرسالة المذكورة فی

عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں تمام ہوا اور کہا قاری ملا علی فی رسالہ مذکورہ میں

موضع اخر وهذا المعنی مستفاد من قول الشافعی الناس کلهم

اور موضع میں کہ یہ معنی مستفاد ہیں قول امام شافعی سے کہ سب لوگ

عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ انتھ وقال قاضی القضاة محمد بن محمود

عیال ابو حنیفہ کی ہیں فقہ میں تمام ہوا اور کہا قاضی القضاہ محمد بن محمود



الخوارزمی فی مسنده والدلیل علیہ ما اشتهر واستفاض عن الشافعی  
خوارزمی فی ابی مسند میں کہ دلیل اوسپر وہ جو مستند معروف ہی امام شافعی سے  
انہ قال للناس عیال ابی حنیفہ فی الفقہ اخرجہ ابو بکر الخطیب عن ابی  
کہ لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں روایت کیا اسکو ابو بکر خطیب نے ابو

عبدی قال سمعت الشافعی یقول من اراد ان یعرف الفقہ فلیلزم ابی حنیفہ  
عبدی سے کہ سننا مینی امام شافعی کو کہتی ہوئی کہ جو شخص کہ ارادہ کرتی عارف فقہ کا ہوں تو لازم  
واصحابہ فان الناس کلہم عیال علیہ فی الفقہ انتھ وقال الشیخ عبد  
اور انکی اصحاب کو اسو اسطی کہ سب لوگ عیال ابو حنیفہ کے ہیں فقہ میں تمام ہوا اور کہا شیخ عبد  
الوہاب لشعرانی فی المیزان الصغری یکفینا فی مدحہ قول الامام الشافعی  
الوہاب شعرانی فی میزان الصغری میں کہ کفایت کرتا ہی حکم مدح ابو حنیفہ میں قول امام شافعی  
رضی اللہ عنہ ان الناس عیال ابی حنیفہ فی الفقہ انتھ وقال فی المیزان  
لبی مراد ابو حنیفہ عن ابی حنیفہ کے ہیں فقہ میں تمام ہوا اور کہا میزان

الکبری وکان سید علی الخواص حمداً للہ تعالی یقول وتقدم عن الامام  
الکبری میں کہ سید میرا علی الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ مقدم ہوا امام

الشافعی کان یقول للناس کلہم فی الفقہ عیال علی ابی حنیفہ رضی اللہ  
شافعی ہی کہ تہادہ فرمائی والا کہ سب لوگ فقہ میں عیال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہیں

عندہ انتھ وقال فی المیزان الکبری فی موضع اخر وقد منا قول ما منا  
تمام ہوا اور کہا میزان کبری میں اور موضع میں کہ پہلی ذکر کیا مینی قول امام شافعی کا  
الناس کلہم عیال فی الفقہ علی ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ وقال فی القلائد  
کہ سب لوگ عیال ہیں فقہ ابو حنیفہ پر تمام ہوا اور کہا قلائد میں کہ کہا

عبد اللہ بن المبارک ما رايت فی الفقہ مثل ابی حنیفہ ورايت مسجدا  
عبد اللہ بن المبارک نے کہ نہیں دیکھا مینی فقہ میں مثل ابو حنیفہ کے اور دیکھا مینی مسجد کو

عبد اللہ بن المبارک



فی حلقۃ جالسین میں یہ لیسالہ و لستفید منہ مارایت احدا قط تکلم فی الفقه  
 حلقہ ابو حنیفہ میں بیٹھا ہوا اور برواؤ کی اور پوچھا تھا اوسنی اور استفید ہوتا تھا اوسنی نہیں دیکھا میں کبھی نہ  
 احسنیہ وقال کان ابی حنیفۃ افقہ من اهل زمانہ انتھی وقال لامام النور  
 حسن اوسنی اور کہا تھا ابو حنیفہ افقہ انہی اہل زمانہ سے تمام ہوا اور کہا امام نووی نے  
 فی تہذیب الاسماء واللغات وعن عبد اللہ بن المبارک قال رایت مسعرا فی  
 تہذیب الاسماء واللغات میں کہ مروی ہی عبد اللہ بن المبارک سے دیکھا میں مسعرا کو  
 حلقۃ ابی حنیفۃ جالسین میں یہ لیسالہ و لستفید منہ مارایت احدا قط  
 حلقہ ابو حنیفہ میں کہ بیٹھا تھا برواؤ کی اور پوچھا تھا اوسنی اور استفید ہوتا تھا اوسنی نہیں دیکھا میں  
 تکلم فی الفقه احسن من ابی حنیفۃ وعن عبد اللہ بن المبارک قال رایت  
 کہ کلام کیا ہو فقہ میں حسن ابو حنیفہ سے اور مروی ہی عبد اللہ بن المبارک سے کہ کہا میں دیکھا  
 احدا فی الفقه مثل ابی حنیفۃ انتھی قال الحموی فی شرح الفقه کمال الحنفیہ  
 کوئی شخص فقہ میں مثل ابو حنیفہ کے تمام ہوا اور کہا حموی فی شرح اسباب میں کہ کہا حافظ  
 الذہبی فی کتابہ المسند بالصیغۃ فی مناقب ابی حنیفۃ قال عبد اللہ بن  
 زہبی فی ابی کتاب میں کہ کسی بنام صحیفہ نے مناقب ابو حنیفہ ہے کہ کہا عبد اللہ بن  
 المبارک ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الراۃ فرای مالک والثوری  
 المبارک فی حدیث مشہور معروف ہو گئی اگر حاجت پڑی طرف اجتہاد کے سوا اجتہاد امام مالک اور ثوری  
 والی حنیفۃ و ابو حنیفۃ احسنہم رایا وادقہم فطنۃ ووافقہ الثلثۃ  
 اور ابو حنیفہ کا ہے اور ابو حنیفہ حسن اونکا ہے اجتہاد میں اور ادق اونکا ہی ذکاوت میں اور وہ فقہ ہے  
 انتھی وقال فی الملل المختار وغیرہ قال عبد اللہ بن المبارک شہر قدرا  
 تمام ہوا اور کہا در المختار وغیرہ میں کہ کہا عبد اللہ بن المبارک نے یہ شعر کہ اللہ مزین کیا  
 البلاد ومن علیہا امام المسلمین ابو حنیفہ + بالحکام واثار وفقہ +  
 لہ واولاد کو امام اہل اسلام فی یعنی ابو حنیفہ ساتھ احکام اور مسائل صحابہ اور سائل کے



کایات الزبور علی صحیفہ + فما فی المشرقین له نظیر + ولا فی المغربین  
مانند آیات زبور کی صحیفہ بر توشیح میں ہیں ہی شرقین میں اس کی مثل اور نہ مغربین میں  
ولا یوفہ + انتھ وقد مر وجه تخصیص الکوفہ بعد التعمیم وقال الشاک  
اور نہ کوفہ میں تمام ہوا اور اوپر گذر وجہ تخصیص کوفہ کا بعد تعمیم کے اور کہا شامے نے  
فی شرح الدر المختار قوله وعبد الله بن المبارك الزاهد الفقيه المحدث  
شرح در المختار میں قوله وعبد الله بن المبارك زاهد ہی اور فقیہ اور محدث  
احدا لا تجميع الفقه والادب والنحو اللغة والفصاحة والورع والعبادة  
ایک امام ہی ائمہ سی جمع کیا فقہ اور ادب اور نحو اور لغت اور فصاحت اور ورع اور عبادت کو  
وصنف الكتب الكثيرة قال الذهبي هو احد اركان هذه الامة في الفقه و  
اور تصنیف کیا کتب کثرت کو کہا ذہبی نے کہ وہ ایک ہی رکنوں اس امت کا فقہ اور  
تأليف راجع إلى شيخه الامام احمد بن حنبل من ابي حنيفة واصله في موضع  
حدیث اور زہد میں اور ایک ہی شیوخ امام احمد کا افتد کیا اونی علم کو ابو حنیفہ سے اور مدح کی اور  
کثیری وشهد له الامة مات سنة ٢٤٠ انتھ وقال لنووي في شرح مسلم  
کثیرہ میں اور شہادت دی ہی اس کی ائمہ نے فوت ہوئے ایک سو اسی میں تمام ہوا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم  
في صدر باب بيان الاسناد من الدين قال محمد بن سعد صنف ابن المبارك  
صدر باب اسناد من الدين میں کہ کہا محمد بن سعد نے کہ تصنیف کیا ابن المبارک نے  
کتبا كثيرة في ابواب العلم واحواله مشهورة معروفة انتھ وقال في التقریب  
کتب کثیرہ کو ابواب علم میں اور احوال اس کی مشہور معروفہ انتھ وقال في التقریب  
عبد الله بن المبارك المروزي ثقة ثبت فقيه غالى حواد مجاهد جمع  
کہ عبد الله بن المبارک مروزی مروتی عنہ صحیح مستہ کا ہی ثقہ اور ثبت اور فقیہ اور عالم اور حواد اور مجاہد  
فيه خصال الحزب من الثامنة مات سنة احدى وثمانين بعد المائة وله ثلثون  
اور میں خصال خیر کی وہ ۳۰۰ ثمانیہ تھے ہی فوت ہوئے ۱۸۰ سالہ میں اور عمر اس کی ۳۰ سالہ تھی



انتھ فاعلم ان تکریر الصفة عبارة عن اعلیٰ مراتب بعد الصحابة وارفع  
تمام ہوا جان لی کہ تکریر صفت کی عبارت ہی اعلیٰ مراتب سے بعد صحابہ کے اور رقم

ع عبارة من اخرج عنه اصحاب الصحاح الستة وعلم من اخرج عنه الاربع

ع کا مراد ہی اوس شخص کسی روایت کی تھی میں اس صحابہ صحاح ششم کے اور مراد ہی اوس شخص سے کہ روایت کرتی ہیں

کما اخرج به في صدر التقريب حيث قال وباعتبار ما ذكر في الحصر في الكلام

جیسا کہ تقریر کی ہے اونکی اول تقریب میں جو وقت کہ کہا کہ باعتبار ما ذکر کے مختصر ہوئے کلام اونکے

على احوالهم في اثنا عشر مرتبة وحصرت طبقاتهم في اثنا عشر طبقة فاما

احوال پر بارہ طبقہ میں اور مختصر ہوئی اونکی طبقہ بارہ طبقہ میں پس

المراتب فاولها الضحا الثانية من الكد با فعل كا وثق الناس او بتكرير الصفة

مراتب پہلا اونکا مرتبہ صحابہ کا ہی اور دوم مرتبہ اوس شخص کا ہی کہ ہو کہ ہو ساتھ فعل کے جیسا او ثقی کا

لفظا كثرة ثقة او معنى كثرة حافظ الثالثة من اقل بص

لفظا جیسا کہ ثقتہ یا معنی جیسا کہ ثقتہ حافظ اور تیسرا مرتبہ اوس شخص کا ہی کہ منقذ ہو صفت او کی جیسا یا

متقن او ثبت وعلیٰ ثم قال وقد اكتفيت بالرقم على اول اسم كل راو ثم

متقن یا ثبت یا عدل پہر کہا اوسنی کہ اکتفا کیا مینی ساتھ رقم کے او پہ نام ہر راوی کی پہر

قال واذا جمعت فالرقم وعلمة علم في لهم سوى الشيخين اتقے وقال

کہا اوسنی کہ جبکہ جمع ہو جائیں ہمیں صحاح ستہ پس رقم ع ہی اور علامہ علم کی وہ وا ترندی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ

الامام النووي في تهذيب الاسماء عن مسعر بن کدام قال ما احب احدا

امام نووی فی تہذیب الاسماء میں کہ مروی ہے مسعر بن کدام سے کہ کہا کہ نہیں پایا مینی کسی کو

بالكوفة الارجلين ابا حنيفة في فقهاء والحسن بن صالح في زهاد انتھ

کوفہ میں مگر دو رجل ایک ابو حنیفہ فقہ میں اور حسن بن صالح زہد میں تمام ہوا

وقال الامام السمعاني في الانساب قال مسعر من جعل ابا حنيفة بنيه وبان

اور کہا امام سمعانی نے انساب میں کہ کہا مسعر کہ جو شخص کہ کرے ابو حنیفہ کو ماہین اپنی اور

مسعر بن کدام



اللہ رحمت ان لا یخاف انتھ وقال فی الدر المختار وغیرہ قال مسعر بن

السدکی تو اسید کرتا ہوں میں کہ نہ خوف کری تمام ہوا اور کہا در المختار وغیرہ میں کہ کہا مسعر بن

کدام من جعل اباحذیفۃ بدینہ و بین اللہ تعالیٰ رحمت ان لا یخاف وقال

کدام فی کہ جو شخص کہ کر لی ابو حذیفہ کو مابین اپنی اور اللہ تعالیٰ کی تو اسید کرتا ہوں میں کہ نہ خوف کری اور کہا

حسبی من الخیرات ما اعلیٰ رتہ یوم القیمۃ فی رضی الرحمن + دین النبی

کفایت کرتا ہی بخیرات جو کچھ کہ تیار کیا مینی قیامت میں رضای رحمن میں دین نبی

محمد خیر الوری + ثم اعتقادی مذهب النعمان + انتھ وقال فی التقریب

یعنی محمد خیر الوری کا ہر اعتقاد مذهب ابو حذیفہ کا تمام ہوا اور کہا تقریب میں

مسعر بن کدام الکوفی ثقۃ ثبت فاضل من السابعة مات سنۃ ثلث و

کہ مسعر بن کدام کوفی ثقہ ہی اور ثبت اور فاضل اور وہ طبقہ سابعہ سی ہی اور فوت ہوا

خمس و جمع بعد المائة انتھ وقال الامام النوفوی فی شرح مسلم

ترجمہ آیا پچپن میں تمام ہوا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کے

فی صدر بابین ان الاسناد من الدین و اما مسعر هو ابن کدام الکوفی

اول باب بیان ان الاسناد من الدین میں اما مسعر وہ ابن کدام کوفی

ابو سلمۃ المتفق علی جلالۃ وحفظہ و اتقائہ انتھ وقال فی القلائد

ابو سلمہ متفق علیہ ہے جلالت اوسکے اور حفظ اور ضبط اوسکا تمام ہوا اور کہا قلائد میں

قال مسعر ما اعرّف حلالکلمۃ الفقہ و سبغہ فیہ احسن معرفۃ من

کہ کہا مسعر نے کہ نہیں جانتا میں کوئی شخص کہ کلام کیا سو فقہ میں اور کوشش کی ہو اوسکے میں حسن ہو معرفت میں

ابو حذیفۃ انتھ وقال فی التقریب مسعر بن راشد الازدی ثقۃ ثبت

ابو حذیفہ سی تمام ہوا اور کہا تقریب میں مسعر بن راشد ازدی جو مر و غہ صحاح ستہ کا ہے

فاضل من کبار التاسعة مات سنۃ اربع و خمسين بعد المائة و هو ابن

اور فاضل ہی اور وہ کبار طبقہ سہ سی ہی فوت ہوا سنہ اکی سو چوبیس میں اور عمر اوسکی

محکم دلائل و براہین

اور تقریب میں







جالس عند وکیع بن الجراح یوما فقال رجل خطا ابو حنیفہ فقال وکیع والذی

بیہی نزدیک وکیع بن جراح کی ایک ن کہا ایک رجل نی کہ خطا کی ابو حنیفہ نے کہا وکیع نے کہ یہ شخص  
یقول هذا فهو كالانعام بل اضعف من زعمان الحق فيما خالف ابا حنیفہ فوضع

ش جابر پائے کے ہے بلکہ اصل اس ہی جو شخص کہ زعم کری کہ حق جانتا ہو حنیفہ کے ہے اسنی جو دیا  
المذہب حق انتہی قال محمد بن عبد اللہ الخطیب البزیری صاحب مشکوٰۃ

نذیر کتبہا تمام ہوا کہا محمد بن عبد اللہ خطیب بزیری صاحب مشکوٰۃ

المصابیح فی کتاب اسماء رجال الحدیث وکیع بن الجراح الکوفی سمع هشام بن

مصباح فی ابی کتاب اسماء رجال حدیث میں وکیع بن جراح کوفی سنا حدیث کو ہشام بن

عمرۃ والاوزاعی والثوری وغیرہم روی عنہ عبد اللہ بن المبارک وحماد

عروہ بن الزعفرانی والثوری وغیرہم سے روایت کرتا ہے اوس ہی عبد اللہ بن المبارک

ویحییٰ بن معین وعلی بن المدینی وخلق کثیر سواہم وہو من مشایخ الحدیث

اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور خلق بہت اور وہ وکیع مشایخ حدیث سے ہے

الثقات المرحوم الی قولہم کان یفتی بقول ابی حنیفہ وکان سمع منہ کثیرا

جو معتبر ہی قول اذہم اور تھا وکیع فتویٰ دیتا قول ابو حنیفہ پر اور سنا اور

وقال المشائی فی شرح الدر المختار قولہ وکیع بن الجراح الکوفی شیخ الاسلام

اور کہا مشائی فی شرح در المختار میں قولہ وکیع بن الجراح کوفی شیخ الاسلام کا ہے

واحداً لعلہ اعلام قال یحییٰ بن اکثم کان وکیع یصوم الدھر ویختم القرآن

اکثر ایامہ اعلام کا ہے اور کہا یحییٰ بن اکثم نے کہ تھا وکیع صائم الدھر اور ختم کرتا تھا قرآن نفل

کل لیلۃ وقال ابن معین ما رأیت افضل منہ وقیل لہ ولا ابن المبارک قال

ہرات اور کہا ابن معین نے کہ نہیں دیکھا میں کسی کو افضل وکیع کہا گیا ابن معین کو کہ نہ ابن المبارک کہا

کان لابن المبارک فضل ولكن ما رأیت افضل من وکیع کان یستقبل لقبلۃ

کہ تھا ابن المبارک کے فضل لیکن نہیں دیکھا ہوں ابن المبارک افضل وکیع سے تھا وکیع کثیر الصلوٰۃ



ولیس الصوم وكان یفتی بقول ابی حنیفة وكان سمع منه شیئا کثیرا ما كان سنة

اور صائم الدہر اور تہا وہ فتویٰ دیتا لوگوں کو ساتھ مذہب ابو حنیفہ کے اور اخذ کیا ابو حنیفہ سے علم بہت فوت ہوا

وہومن شیوخ الشافعی واحمد انتھی وقال فی التقریب وکیع ابن الجراح ابوسفیان

اور وہ شیوخ امام شافعی اور احمد بن حنبل سے ہے اور کہا تقریب میں کہ وکیع بن جراح ابوسفیان

الکوفی ثقة حافظ عابد من کبار التاسعة مات فی احدى سنة ست واول سنة

کوئی مروی عنہ صحاح ستہ کا ہے اور ثقہ حافظ عابد اور کبار طبقہ ناسعہ سے ہے فوت ہوا آخر سنہ ایک سو چوبیس

سبع وستین ومائة وله سبعون سنة انتھی وقال الخوارزمی فی مسنده

ایک سو ستانوہی میں اور عمر او کی ستر برس کے تھے تمام ہوا اور کہا خوارزمی فی اپنی مسند میں

واخرج القاضی الضمیری فی مناقبہ عن یحیی بن معین قال سمعت یحیی بن

کہ تخریج کی قاضی ضمیری فی ہی مناقب ابو حنیفہ میں یحیی بن معین سے کہ سنا میں نے یحیی بن

سعد لقطان یقول لا نکذب علی اللہ تعالیٰ ما رايت باحسن من

سعد قطان سی کہ کہتا تھا کہ نہیں جھوٹ بولتی ہم اللہ پر نہیں دیکھا مجھے کوئی شخص کہ حسن برائی ہو

وقل خذنا باکثر اقوالہ انتھی وقال لشامی فی الشرح المذکور وقال ابن

اور عمل کرتی ہیں ہم اکثر اقوال ابو حنیفہ پر تمام ہوا اور کہا شامی فی شرح مذکور میں کہ کہا ابن

معین ما رايت افضل منه قیل ولا ابن المبارک قال کان لابن المبارک فضل

معین فی کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو فضل ہو وکیع سی کہا گیا اوکو کہ نہ ابن مبارک کہا کہ تھا ابن مبارک فضل

ولکن ما رايت افضل من وکیع کان یستقبل لقبلۃ ولیس الصوم وفتی

لیکن میں نہیں دیکھا میں نے ابن مبارک کو فضل وکیع کی پکار تھی الصلوۃ اور صائم الدہر اور فتی

بقول ابی حنیفة وقال وكان یحیی بن سعد لقطان یفتی بقوله ایضا

مذہب ابو حنیفہ کا اور کہا ابن معین نے کہ تھا یحیی بن سعد قطان مفتی مذہب ابو حنیفہ کا

انتھی وقال الطحاوی فی شرح الدر المختار فی شرح قوله ومناقبہ اکثر

تمام ہوا اور الطحاوی فی شرح الدر المختار میں اس قول و مناقبہ اکثر کے شرح میں



روى الخطيب عن يحيى بن معين قال سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول

لا نكذب على الله ما سمعنا احسن من راي ابي حنيفة وقد اخذنا باكثر اقواله انتهى

کہ سنین جوڑ بولتی ہم اللہ پر کہہ سکتے ہیں کسی شخص کو کہ ان سو رای اوکی رای ابو حنیفہ سے اور ہم عاقل ہیں

وقال في التقريب يحيى بن سعيد القطان ثقة متقن حافظ امام فزوة سرکبار

اور کہا تقریب میں کہ یحیی بن سعید قطان مروی عنہ صحیح ستہ کا ہے اور ثقہ اور حافظ اور امام اور پیشوا اور کبار

التاسعة مات سنة ثمان وتسعين بعد المائتين وله ثمان وسبعون سنة

طبقة تاسعة اور فوت ہوئے ستہ دوسواٹھانویں میں

انتهى وقال ابن حجر في القلائد قال سفيان بن عيينة من اراد الفقه فعليه

تمام ہوا اور کہا ابن حجر نے قلائد میں کہہ سفيان بن عيينة نے جو شخص کہ ارادہ کری فقہ کا لازم پکڑ

الکتاب من روى عن ابي حنيفة رضي الله تعالى انتهى وقال الملا علي القاري

کوفہ کو لینے لازم پکڑی اصحاب ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو تمام ہوا اور کہا ملا علی قاری نے

في الرسالة المذكورة قال سفيان بن عيينة من اراد المغازی فالمدنية ومن

رسالہ مذکورہ میں کہہ سفيان بن عيينة نے کہ جو شخص ارادہ کرے مغازی کا تو لازم پکڑی مدینہ

اراد المناسك فمكة ومن اراد الفقه فالکوفة يلزم اصحاب ابي حنيفة انتهى

کہ ارادہ کری مناسک کا تو لازم پکڑی مکہ کو اور جو شخص کہ ارادہ کری فقہ کا تو لازم پکڑی اصحاب ابو حنیفہ کو تمام ہوا

وقال في التقريب سفيان بن عيينة الكوفي ثقة حافظ فقيه حجة مزروس

اور کہا تقریب میں کہ سفيان بن عيينة کوفی مروی عنہ صحیح ستہ کا ہے اور ثقہ حافظ فقیہ حجة مزروس

الطبقة الثامنة مات سنة ثمان وتسعين بعد المائتين انتهى وقال

طبقة ثامنة سی ہی فوت ہوا ستہ دوسواٹھانویں میں

ابن خلکان في تاريخه وعبد الحی في مقدمة الهداية وغيرها قال يحيى بن

ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں اور عبد الحی نے مقدمہ ہدایہ میں اور اوروں نے کہہ یحیی بن

ابن خلکان في تاريخه وعبد الحی في مقدمة الهداية وغيرها قال يحيى بن

ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں اور عبد الحی نے مقدمہ ہدایہ میں اور اوروں نے کہہ یحیی بن



معین القراءۃ عند قراءۃ حمزۃ والفقہ فقہ ابو حنیفہ وعلیٰ هذا ادركت  
 معین فی قراءۃ معمول بہ میری قراءۃ حمزہ کی ہی اور فقہ معمول بہ میری فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اس پر پایا  
 الناس انتھی وقال فی التقریب یحییٰ بن معین البغدادی ثقة حافظ مشہور  
 لوگون کو تمام ہوا اور کہا تقریب میں کہ یحییٰ بن معین بغدادی مروی عنہ صحیح استہ کا، اور فقہ اور فقہ  
 امام جرح والتقدیل من العاشرة مات سنة ثلث وثلثین بعد المائین وله  
 امام جرح اور تقدیل کا اور طبقہ عاشورہ سے ہے فوت ہوا سنہ دوسو تیس میں اور اس کے  
 بضع و سبعون سنة انتہی فذلک صریح فی ان فقہ الامام ابو حنیفہ  
 کئی برس اور ستر برس کی ہی تمام ہوا یہ صریح ہے اس میں کہ فقہ امام ابو حنیفہ کے

کان عنده وعند الناس مقبولا فاختار احبته كانوا عليه فكان الامام ابو حنیفہ  
 ہی نزدیک و سکی اور نزدیک لوگون کی مقبول اور مختار حتیٰ کہ ہی یہ لوگ <sup>فقہ حنفی</sup> <sup>برس ہوا امام ابو حنیفہ</sup>  
 افقہ العلماء عند اهل هذه القرون فقد علم مما ذكر ان ائمة حیدر قرون  
 افقہ علماء کا نزدیک اہل ان قرون کے  
 سب معلوم ہوا ماذکر سے کہ ائمہ ان بہترین قرون کے

كالامام الشافعي وعبد الله بن المبارك ووکیع بن الجراح ویحییٰ بن معین و  
 مثلاً امام شافعی اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور یحییٰ بن معین اور  
 یحییٰ بن سعید القطان و معمر بن کلام وغیرہم من هذه القرون متفقون علی  
 یحییٰ بن سعید قطان اور معمر بن کلام وغیرہ جو ان قرون بہترین ہی ہیں متفق ہیں اس پر کہ  
 کونہ افقہ العلماء حتیٰ قال شاہ عبد الغزیز الدہلوی فی تحفہ اثنا عشریۃ  
 ابو حنیفہ افقہ علماء کا ہے حتیٰ کہ کہا شاہ عبد الغزیز دہلوی نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں

فی نقصب الثالث عشر من الفصل الثاني من الباب الحادی عشر حالاً بنظر  
 نقصب تیسویں میں جو فصل ثانی سے ہے جو باب گیارہویں سے ہے اب نظر  
 انصاف باید دید کہ مدار اہل سنت نیست الا بر شریعت و طریقت و کبرای  
 انصاف چاہی دیکھنا کہ مدار اہل سنت کے ہیں مگر شریعت اور طریقت پر اور کبرای



شریعت فقہای رابعہ اند انتہی ثم قال فی صدر الفصل الاول من الباب  
 شریعت کے فقہای جابرین یعنی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل ہر کوئی صد فضل اول میں  
 الحادی عشر فیہ اعظم اہل سنت ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ انتہی وقال  
 کیا روین میں ہی کہ فقہ اعظم اہل سنت و جماعت کا ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ ہے تمام ہوا اور کہا

فی الباب الخامس قبل الباب السادس رئیس فقہاء اہل سنت ابو حنیفہ  
 باب خامس میں ہوڑا سا پہلے باب دس کے کہ پیشوا فقہاء اہل سنت و جماعت کا امام ابو حنیفہ  
 کو فی رحمۃ اللہ علیہ انتہی فقد علم من ذلك ان کبراء فقہاء اہل السنۃ  
 کو فی رحمۃ اللہ علیہ ہے تمام ہوا پس معلوم ہوا اس مذکور سے کہ کبرای فقہاء اہل سنت

والجماعۃ الائمة الاربعۃ واعظمهم ورئیسهم ابو حنیفۃ الکوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 و جماعت کے ائمہ اربعہ میں اور اعظم النخا اور رئیس النخا امام ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ ہے  
 كما قال فی القاموس فی باب الفاء ابو حنیفۃ کنیۃ عشرين من الفقہاء شہرہم  
 بیابانہ تہا لب باب الفاء میں کہ ابو حنیفہ کنیت ہیں فقہاء کے ہے مشہور تر اور نکا

عام الفقہاء النعمان انتہی باب مدح الامام احمد بن حنبل

امام فقہاء کا نعمان ہے تمام ہوا باب ہی بیچ بیان مدح کرنے امام احمد بن حنبل

وغیرہ بمنزلة العلم قال لشامی فی شرح الدر المختار تحت قوله

غیرہ کو ابو حنیفہ کے ساتھ مزید علم کے کہا شامی فی شرح در المختار میں اس قول

هو اخذ العلم والطریقة من ابی حنیفۃ وقد وصفه بذلك عکمة

هو اخذ العلم والطریقة من ابی حنیفۃ کے شرح میں کہ صفت بکاؤ کے ساتھ اسکے جمہور

سلف فقال احمد بن حنبل فی حقه کان من العلم والورع والزهد

میں نے کہا امام احمد بن حنبل نے امام ابو حنیفہ کی شان میں کہ تہادہ علم اور تقویٰ اور زہد

یتار الاخرة عجل لا یدرکہ احد قال عبد اللہ بن المبارک لیس احد

فقہاء آخرت میں ایسی چیز نہیں ہو چکا اور کو کوئی شخص اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ میں تو شخص کا حق ہو



ان یقتل بہ من لہ حنیفۃ لانہ کان اماما تقیا نقیا ورعا عالما فقیہا کاش

امام ہونی میں امام ابو حنیفہ سے اس واسطے کہ نہاد وہ امام متقی پاک صاف پرہیزگار عالم فقیہ کہولا

العلم کشف لم یکتشف احد وقال سفیان الثوری لمن جئت من عند ابی حنیفہ

علم کو ایسا کہولنا کہ نہیں کہولا اوکو کسی شخص نے اور کہا سفیان ثوری نے اوس شخص کو کہ کہا اوسنی کہلا ہوں ہر

لقد جئت من عند اہل الارض وامثالک مما نقلہ ابن حجر وغیرہ من

کہ تحقیق آیا ہی تو اہل اہل ارض کے سے اور امثال کے کو نقل کیا ہے اونہو ابن حجر وغیرہ نے

العلماء الا ثبات انتہی فاتفق ہذا ان الامان الہو امان الحلیلان رئیس

علماء کبراسی میں پس متفق ہوئی یہ و نہا امام سردار طیلان رئیس

عندہم علی کونہ اعلم من علماء الدین فذلک وان کان یکتفی فی ذلک لباب

نزدیک اہل علم کے سب کہ ابو حنیفہ اعلم علماء دین کا ہی پس یہ اگرچہ کفایت کرتا ہے اس باب میں

لا اهل العلم لكن ذکر من یقی لا یخلو من الحسن لهذا لہ ذلک من ظفرنا قال الثوری

اہل علم کو لیکن ذکر کرنا باقی شخصوں کا خالی حسن سی نہیں لہذا نہ چھوڑینگے ہم جلوہ پر یہ ہذا امام ثوری

فی تہذیب الاسماء وعن ابی بکر بن عیاش قال مات ابو سفیان الثوری فاجتہد

تہذیب الاسماء میں کہ مروی ہی ابو بکر عیاش سے کہ کہا اوسنے کہ فوت ہوا باب سفیان ثوری کا پس جمع ہوئے

الناس الیہ فجاء ابو حنیفہ فقام الیہ سفیان واکرمہ وادخلہ مکانہ وقلد

لوگ اوسنے پس آیا امام ابو حنیفہ پس اوٹہ کھڑا ہوا اوکی لئی سفیان اور تکریم اور تعظیم کے اوسکے اور بیاب

باین ید یہ فلما تفرق الناس قال صحابہ سفیان را یناک فعلت شیئا عجیبا قال

رو بہ اوکے پس جبکہ تفرق ہوئی لوگ تو کہا تلامیذ او غلامان سفیان نے کہ کیا کہ کی تھی تھی عجیب کہا سفیان جواب میں

رجل من اهل العلم بکافی فان لم اقم لعامة قمت لسنہ وان لم اقم لسنہ

ایک شخص اہل علم سے میری مکان میں پس اگر نہ اوٹہ میں اوکے علم کے جہت کر تو اوٹہ اوکی عمر کی جہت اور اگر نہ اوٹہ میں

قمت لفقرہ وان لم اقم لفقرہ قمت لورعہ انتہی فقوله قام الیہ

تو وہ ٹہا میں اوکی فقرہ کے جہت اور اگر نہ اوٹہ میں علم کی لئی تو اوٹہ میں اوکی تقویٰ کی لئے تمام اس قول اوکا قام الیہ

سفیان ثوری و حنیفہ علی و حنیفہ



سفیان واکرمہ واقعہ مکانہ وقد بین یدیه صریح فی غایتہ تعظیہ ونفاۃ  
 سفیان واکرمہ واقعہ مکانہ وقد بین یدیه صریح فی نہایت تعظیم کرنی سفیان کی ابوحنیفہ کے  
 جلالت شانہ وعلوم مکانہ وقال فی القلائد قال سفیان الثوری کتابین ید  
 جلالت شانہ اور طبعی مرتبہ ابوحنیفہ کی نزدیکی سفیان کی بائیں طور کہ دکھایا اور تثنیہ کی اپنی مخلصا اور تلامذہ کو کہ میں علم میں  
 ابی حنیفہ کا لعضا فیر بین یدیه البازی وان ابی حنیفہ سید العلماء انتہی  
 امام ابوحنیفہ کے مانند جڑیوں کے رو برو باز کے اور تحقیق ابوحنیفہ سردار علما کا ہے تمام ہوا  
 فاختیار صیغۃ المتکلم مع الغیر اشارۃ الی اناسن اهل العلم من هذه  
 پس اختیار کرنا سفیان کا صیغہ متکلم مع الغیر کو اشارہ ہے اس طرف کہ ہم اہل علم جو ان  
 القرون من القرن الثانی والثالث والرابع بین یدیه کا لعضا فیر بین یدیه  
 قرون سی میں یعنی جو قرن ثانی اور قرن ثالث اور قرن ابی میں رو برو ابوحنیفہ کے مانند جڑیوں کے رو برو  
 البازی لانه سیدہم فی العلم والفقه فذلک موافق لقول الامام الشافعی  
 ان الناس کما یقال ابی حنیفہ فی الفقه وقال الامام الشافعی فی المیزان  
 کہ تمام لوگ عیال ابوحنیفہ کے ہیں فقہین اور کہا امام شافعی نے میزان  
 الکبریٰ روی لثقات عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرب  
 کبریٰ میں کہ روایت کیا علماء کبریا نے اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ رضی اللہ عنہ یعنی ابوحنیفہ کو مٹی اگیا  
 وحبر لیلۃ القضاء فصار علی ذلک وكان سبب کراهۃ علی القضاء انه لما  
 اور جس کی گیارہ قضا ہو جس صبر کیا اس صبر اور جس پر اور تہا سبب کرنی خلیفہ کا ابوحنیفہ کو قضا پر کہ جبکہ  
 مات القاضی لذلک کان فی عصره فتش الخلیفۃ فی بلادہ عن احد یكون  
 فوت ہوا وہ قاضی کہ ہوا وہ اس کے عہد میں تو تملایش کے خلیفہ نے اپنی مملکت میں کسی شخص کے کہ ہو وہ  
 مقام القاضی الذی مات فلم یجدوا احد یصلح لذلک غیر الامام لکثرۃ  
 مقام اوس قاضی کے جو فوت ہوا پس نہ پایا کوئی شخص کہ صالح ہو اس امر کا سوا ہی ابوحنیفہ کے نہ ہوا

بزرگوار کی ہون اور ابوحنیفہ بزرگوار ہون کی ہی جانی تو قول سفیان کا اشدہ ہی اس پر ردال مرجع ہی کہا قلاد میں کہ کہا سفیان ثوری کی کہ ہی ہم رو برو



علمه وورعه وعفته وخوفه من الله تعالى انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب

علم اور تقویٰ اور محبت اور سکے کے اورین سے اور اسطے بہت ہونے اور سکے کے خائف من اللہ ہوا اور گناہ اور گناہ

الشیعہ انی فی ملیزانین جاء سفیان الثوری ومقاتل وابن حبان وحکم

شعانی نے دو نو میزان میں کہ آیا سفیان ثوری اور مقاتل اور ابن حبان اور حماد

بن مسلمة وحفص الصادق وغیرہم من الفقهاء الی ابی حنیفة فقالوا انت

بن مسلمہ اور حفص صادق اور اور لوگ فقہاء طرف ابو حنیفہ کے پس کہا اور ہونے کہ تو

سید العلماء فاعف عنا ماضی من وقیعتنا فیک من غیر علم فقال غفر الله لنا

سردار علماء کا ہے معاف کر ہم سے جو گذرا وقیعہ ہماری سی تم میں بغیر علم کے پس کہا ابو حنیفہ نے بخش کر

ولکم اجمعین انتهى وقال شہاب عبد العزیز فی تحفة الاثناعشریة فی خاتمة

اور تنکوسب کو تمام ہوا اور کہا شہاب عبد العزیز نے مخاطب ہو کر روافض کو تحفہ اثناعشریہ کے خاتمہ میں

الباب الحادی عشر اگر روایات اہل سنت را درین باب اعتبار نکند روایات

باب گیارہویں کہ اگر روایات اہل سنت کو اس باب میں اعتبار نہ کرو تو روایات

امامیہ البتہ مقبول اند روی ابو الحسن بن علی باسنادہ قال دخل ابو حنیفة

روافض امامیہ البتہ مقبول ہیں روایت کی ابو الحسن بن علی نے اپنی اسناد سے کہا کہ داخل ہوا ابو حنیفہ

علی ابی عبد الله علیه السلام فلما نظر الیه الصادق قال کانی انظر الیک وانت

ابو عبد اللہ یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام پر پس جبکہ دیکھا اور کو صادق نے کہا کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں تجھ کو

تھی سنتہ جبکہ بعد ازاں دست وتکون مقرا لکل مہوف وغیاثا لکل

زندہ کر نیوالا سنت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا بعد ازاں جائیکہ اور ہو دیکھا تو فریادیں وعلی ہر مظلوم اور مضطرب اور فریادیں

مہموم ایک سبیل امتحیرون اذا وقفوا وفضل یهم الی اوضح الطرق اذا خیر

مہموم کا ساتھ تیری چلین گے تیرے لوگ جبکہ تیرے ہو کر کھڑی ہو جائیں گی اور ہر گت کر لیا تو اوکو نہایت واضح طریق پر حکم تیرے

فلک من الله العون والتوفیق حتی لیسک الربانیون بک الطريق انتهى

ہیں اعلیٰ تیری اللہ مدد اور توفیق ہے یہاں تک کہ چلین کے ربانی لوگ ساتھ تیری طریق دین کا تمام ہوا

امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ وغیرہ



فذلك مضمون حديث لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من ابناء

پس یہ تعبیر معنون حدیث کہ اگر ہوگا دین پس ثریا کے قوالبتہ جہی گا او کی طرف ایک رجل ابناء

فارسی تہ تناوله رواہ مسلم ومصفی قول شاہ ولی اللہ عرفی رسول

فارس ہی خنی کہ لی آوی گا روایت کیا کہ مسلم نے اور یہ مضمون ہی قول شاہ ولی اللہ کہ معلوم کروایا محبور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذهب الختفہ طریقۃ انیقۃ وہی وفق الطرق

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب ختفہ مذہب عمدہ تر ہے اور یہ موافق تری سبب ہے

بالسنة لمعرفۃ التي جمعت ونضجت في زمان البخاري واصحابه وقال

ساتھ سنت معروفہ کے کہ جمع کی گئی ہی اور ختفہ کی گئی ہی زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری میں اور کہا

الشيخ عبد الوهاب الشعراني في الميزان الكبرى والصغرى روي

شیخ عبد الوہاب شعرانی نے میزان کبری اور صغری میں کہ روایت کیا

الامام ابو جعفر عن عبد الله بن المبارك رضي قال دخلت الكوفة

امام ابو جعفر نے عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ داخل سہامین کوفہ میں

فسألت علماء فقلت من اعلم الناس في هذه البلدة فقالوا كلهم

پس دریافت کیا علماء کوفہ سے کہا میں نے کون ہی اعلم الناس اس شہر میں کہا سب نے

ابو حنيفة فقلت لهم من اوسع الناس في هذه البلدة فقالوا كلهم

ابو حنیفہ ہے پھر کہا میں نے اوسکو کہ کون ہی اوسع الناس اس شہر میں کہا سب نے

ابو حنيفة فقلت لهم من اعبد الناس في هذه البلدة فقالوا كلهم

ابو حنیفہ ہے پھر کہا میں نے اوسکو کہ کون ہی اعبد الناس اس شہر میں کہا سب نے

ابو حنيفة فاسألهم من صفة من الصفا الحسنه المحمودة الا وقالوا

ابو حنیفہ سے حاصل یہی کہ بہترین بوجہی میں اونی کوئی صفت صفات حسنہ محمودہ سے مگر کہا

كلهم في الامام ابو حنيفة رضي الله عنه وقد عرف فيما مر ان

اون سب کے کہ یہ امام ابو حنیفہ میں ہی تمام سوا اور معلوم ہو چکا ہی ما قبل میں کہ

فانما هو جامع



تخصیص الكوفة بالذكر لان كوفة هي دار العلم ومحل لعلماء ومجمع الفضلاء  
تخصیص کوفہ کا ذکر کے لئے ہے کہ کوفہ دار العلم ہے اور محل علماء اور مجمع فضلاء کا  
ودار حجة المسلمين وقبة الاسلام وان عبد الله بن المبارك ثقة ثبت  
اور گہر ہجرت مسلمین کا ۔ اور قبة اسلام کا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے ماقبل میں کہ عبد اللہ بن مبارک  
فقیہ عالم جواد جمع فیہ خصال الخیر من الطبقة الثامنة مات سنة  
اور فقیہ اور عالم اور جواد اور جمع کی گئی ہیں اور میں جمع ضعیف کے اور وہ طبقہ ثامنہ سے ہے فوت ہوا سنہ  
احد وثمانین بعد المائتين فما كان في تلك البلدة يومئذ الا اهل  
دوسوا کا سے میں اور ظاہر ہے یہ بات کہ نہ تھی اس شہر میں اور سن مگر اہل  
القرن الثانی والثالث والرابع لان عبد الله بن المبارك من كبار تابعين الثانی  
قرن ثانی اور ثالث اور رابع کے کیونکہ عبد اللہ بن مبارک کبار تابعین سے ہے  
فان كان ابو حنيفة اعلم من علماء قبة الاسلام ودار حجة المسلمين  
پیر چکہ ہوا امام ابو حنیفہ اعلم علماء قبة اسلام کا اور دار حجرت مسلمین کا  
ومجمع العلماء ودار العلم باتفاقهم كان ابو حنيفة اعلم من علماء الدين  
اور علماء مجمع علماء کا اور علماء دار العلم کا باتفاق اہل کوفہ کی تو سوا امام ابو حنیفہ اعلم تمام علماء دین کا  
كلهم وقال الطحاوي في شرح الدر المختار تحت قوله ومناقبة اكثر  
اور کہا طحاوی فی شرح الدر المختار میں تحت اس قول و مناقبہ اکثر کے  
وروى الخطيب عن ابي يحيى الحمالي قال سمعت ابا حنيفة يقول ايتروني  
کہ روایت کیا خطیب نے ابو یحییٰ حمالی سے کہ سنا میں نے ابو حنیفہ سے کہ دیکھا میں نے خواب  
فان غلني ايت الى انبش قبر النبي صلى الله عليه وسلم فانيت ببصرة  
میں گہرا ۔ ۔ ۔ کہ میں کہو در مہون قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فانیت ببصرہ میں  
فامرت جلايسال محمد بن سيرين فسأله فقال هذا رجل ينشر اخبار  
میں کر کیا میں نے ایک شخص کو کہ پوچھ محمد بن سیرین سے اس نے پوچھا اس کا محمد بن سیرین نے کہ یہ ایک شخص ہے



رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال الامام النووي في تهذيب الاسماء

رسول الله صلى الله عليه وسلم کو اور کہا امام نووی نے تهذيب الاسماء میں

وعن هشام بن صمدان قال اى ابو حنيفة في النوم كانه ينبش قبر

کے مروی ہے ہشام بن صمدان سے کہ دیکھا ابو حنيفة نے خواب کہ گویا کہ میں کہو درمہون قبر

النبی صلى الله عليه وسلم فبعث من سال محمد بن سيرين فقال محمد

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر پہنچا ایک شخص کو جو پوچھے محمد بن سیرین سے پس کہا محمد

بن سيرين من صاحب هذه الرواية ولم يحبه عنها ثم سأل الثانية

بن سيرين نے کہ کون ہی صاحب اس خواب کا اور جواب دیا اس خواب کا پر پوچھا دوبارہ

فقال مثل لك ثم سأل الثالثة فقال صاحب هذه الرواية بنو علي

پر کہا مثل کی پر پوچھا تیسری بار پس کہا کہ صاحب اس خواب کا روشن اور واضح کرے گا

لم يسبقه اليه احد قبله انتم وقال الامام الحافظ السمعاني

نہ سبقت کی ہوگی طرف اس کی پہلی اس کی کسی شخص نے تمام ہوا اور کہا امام حافظ سمعانی نے

الانساب اى ابو حنيفة في المنام انه ينبش قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم

اپنی کتاب سمار الرجال میں کہ مشہور ہے الانساب کہ دیکھا ابو حنيفة نے خواب کہ کہو درمہون قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقيل لمحمد بن سيرين فقال صاحب هذه الرواية بنو علي لم يسبقه اليه

پس کہا گیا یہ خواب محمد بن سیرین کو پس کہا صاحب اس خواب کا روشن اور واضح کرے گا علم کو پس حد تک نہ سبقت

احد قبله انتم وقال في التقريب محمد بن سيرين الانصار

کسی شخص نے پہلے اس کے تمام ہوا اور کہا تقرب میں کہ محمد بن سیرین انصارے

ثقة ثبت عابد كبير القدر لا يرى الرواية بالمعنى من الثالثة مات

ثقة ہی اور ثبت عابد اور کبیر القدر اور محتاط ہے قدر تھا کہ نہیں جائز کہتا تھا روایت حدیث کے بعض اوقات

سنة عشر ومائة انتم فهذا مطابق لما قال الامام احمد بن حنبل

سنہ ایک سو دس میں عام ہوا پس یہ قول بن سیرین کا مطابق قول امام احمد بن حنبل کے

عن ابن سيرين

علم من حدثك

عن ابن سيرين

عن ابن سيرين



انہ کان ابو حنیفہ من العلم والورع والزهد واشار الاخرة بسجل

کہ تھا ابو حنیفہ علم اور تقویٰ اور زہد اور اشارت آخرت میں ایسی چیز

کلید رکھ احداثتھ و ما قال امام ائمة اهل الحديث عبد الله بن المبارك

کہ نہ ہو بجا او کو کوئی شخص تمام ہوا اور موافق ہی قول امام ائمہ اہل حدیث کے بغیر موافق قول عبد اللہ بن مبارک

لسبل حد حق ان یقتدے به من ابی حنیفہ لانہ کان اماما تقیاً نقیاً

کہ نہیں کوئی شخص کہ امام ہونی میں امام ابو حنیفہ سی کیونکہ وہ ہی موصوف باین صفات کہ امام ہو اور

ورعاً عالماً فقیہاً کشف العلم کشفاً لم یکتشفہ احداثتھ و ما قال شاک

پر میر گار اور عالم فقیہ اور کہولا علم کو ایسا کہولنا کہ نہیں کہولا او کو کہے شخص نے تمام ہوا اور مطابق قول

ولی اللہ عرفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذہب الحق

ولی اللہ کو کہ معلوم کروایا مجبور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حق

طریقہ انیقہ ہے اوفق الطرق بالسنة المصروفة التي جمعت ونصحت

مذہب عمدہ ہے یہ موافق تر ہے اور مذاہب سے ساتھ سنت معروفہ کے جمع کے گئے ہیں اور خجہ گئے ہیں

فی زمان البخاری واصحابہ انتھ قال الشعرائی فی المیزان الکبری

زمانہ بخاری اور اصحاب بخاری میں تمام ہوا کہا شعرائے نے میزان کبری میں

روی الامام ابو جعفر الشیرازی عن شقیق البلیانی انہ کان یقول

کہ روایت کی امام ابو جعفر شیرازی نے شقیق بلخی سے کہ کہتا رہتا تھا وہ

کان الامام ابو حنیفہ من الورع النسا واعلم النسا واعبد النسا واکرم النسا

کہ تھا امام ابو حنیفہ ورع الناس اور اعلم الناس اور اعبد الناس اور اکرم الناس

والکثرھم احتیاطاً فی الدین انتھ وقال الطحاوی فی شرح الدر المختار

اور اکثر انکا احتیاط کرنے والا دین میں تمام ہوا اور کہا طحاوی نے شرح در المختار میں

تحت قوله ومناقبة اکثر روی الخطیب عن احمد بن محمد البلیانی سمعت شاک

تحت اس قول و مناقبہ اکثر کے کہ روایت کے خطیب نے احمد بن محمد بلخی سے کہ سنا میں نے نہاد

شقیق بلخی



بن حکیم یقولاً رایت احداً اعلم من ابی حنیفة وروی الخطیب عن اسماعیل  
 بن حکیم کہی کہتا ہوں دیکھا میں کسی شخص کو کہ اعلم ہو ابو حنیفہ سے اور روایت کے خطیب نے اسماعیل  
 بن الفارسی قال سمعت علی بن ابراہیم ذکر ابی حنیفہ فقال کان اعلم  
 بن فارسی کہ سنا میں نے کہ بن ابراہیم کو لکھتے ہوئے ابو حنیفہ کا پس کہا کہ تھا ابو حنیفہ  
 اہل زمانہ انتہے وقال النووی فی تہذیب الاسماء والطحاوی فی شرح  
 اہل زمانہ اپنی کا تمام ہوا اور کہا نووی فی تہذیب اسماء میں اور طحاوی نے شرح  
 الدر المختار روئی عن روح بن عبادہ قال کنت عند ابن جریر سنۃ  
 در المختار میں کہ مروی ہی روح بن عبادہ سے کہا کہ تھا پاس ابن جریر کے سنہ  
 خمسین ومائة واتاہ موت ابی حنیفہ فاسترجع وقال علمک ذهب  
 ایک سو پچاس میں اور آئی او کو خبر فوت ہونے امام ابو حنیفہ کے پس اسروانا الیہ راجعون کہا  
 وقال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان روی الامام ابو جعفر الشیرازی  
 اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان میں کہ روایت کے امام ابو جعفر شیراز نے  
 عن ابراہیم بن عکرمۃ رحمہ اللہ کان یقول ما رایت فی عمری کلہ احداً اور  
 ابراہیم بن عکرمہ رحمہ اللہ سے کہ تھا کہتا کہ میں نے دیکھا میں نے اپنی تمام عمر میں کسی شخص کو اور  
 ولا ازہد ولا عبد اعلم الامام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ وقال فی القلائد  
 یا ازہد یا عبد اعلم الامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے تمام ہوا اور کہا قلائد میں  
 قال ابو یوسف ما رایت احداً اعلم بنفس الحدیث من ابی حنیفہ وما رایت  
 کہا ابو یوسف نے کہ میں نے دیکھا میں نے کسی شخص کو کہ اعلم ہو ساتھ نفس حدیث کے ابو حنیفہ سے اور  
 احداً اعلم بتفسیر الحدیث منہ انتہے وقال الشافعی فی شرح الدر المختار  
 کسی شخص کو کہ اعلم ہو تفسیر حدیث میں ابو حنیفہ سے تمام ہوا اور کہا شافعی نے شرح در المختار میں  
 تحت قوله وحسبک من مناقبہ اشتہار مذہبہ قال ابن حجر قال  
 تحت اس قول کہ حسبک من مناقبہ اشتہار مذہبہ کہ کہا ابن حجر نے کہ کہا

منہ

منہ

ابو جعفر الشیرازی

منہ

منہ

منہ



بعض ائمہ لم یظهر لاحد من ائمة الاسلام المشهورین مثل ما ظهر  
بعض ائمہ کی کہ نہیں ظاہر ہوا کسی شخص کے لئے ائمہ اسلام سے جو مشہور ہیں مثلاً و غیر  
لابر حنیفۃ من الاصحاب والتلامیذ ولم ینتفع العلماء و جمیع الناس  
ابو حنیفہ کے لئے اصحاب اور تلامیذ سے اور نہیں نفع اوہایا علماء دین نے اور جمیع  
بمثل ما انتفعوا به وباصحابہ فی تفسیر الاحادیث المشتبهۃ والمسائل  
مثل اوس نفع کے جو نفع اوہایا اون علماء اور جمیع ہنس ابو حنیفہ اور اصحاب کے سے تفسیر احادیث  
المستنبطۃ والنوازل والقضایا والاحکام جزاہم اللہ الخیر التام  
مستنبطین اور وقایع اور قضایا اور احکام میں جزا دی او نحو خیر کامل کے  
انتم فقد ثبت بما ذکر ان الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ افقہ  
تمام ہوا پس ثابت ہوا ما ذکر سے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ افقہ  
واعلم باتفاق ائمۃ الدین و ائمۃ الحدیث ائمۃ خیر القرون و علمائہا  
اور اعلم ہے باتفاق ائمہ دین اور ائمہ حدیث کے یعنی ائمہ خیر القرون کے اور علمائہا  
باب صلح امام ائمۃ الحدیث عبد اللہ بن  
باب ہی بیچ بیان صلح کرنی امام ائمہ حدیث یعنی عبد اللہ بن  
المبارک وغیرہ بمنزید الاصابۃ فاعلم انه لا حاجة  
المبارک وغیرہ کے ابو حنیفہ کے ساتھ مزید اصابت دین کے جان پہ امر نہیں  
بعد ثبوت ان ابا حنیفۃ افقہ واعلم بالاتفاق الی ثبات کوئہ  
بعد ثبات ہونے اس امر کے کہ ابو حنیفہ افقہ اور اہل علم اور ن سے بالاتفاق طرف ثابت کرنے اس امر کو کہ ابو  
اصوب لان کوئہ افقہ مستلزم لذلك لکن التصریح احسن من  
مستحب مسائل دین میں اوں سے اس واسطے کہ ہونا ابو حنیفہ کا افقہ مستلزم اسکا ہے لیکن تصریح کرنی حسن ہی  
الاستلزام فلذا نقول قال الحافظ الذہبی فی کتابہ المسما  
استلزام سے لہذا کہتے ہیں ہم کہ کہا حافظ ذہبی نے اپنے کتاب میں جو مسما ہے



بالصحيحة في مناقب الحنفية قال عبد الله بن المبارك ان الاثر

ساتھ نام صحیفہ نے مناقب اے حنفیہ کے کہہا عبد اللہ بن المبارک نے کہ حدیث

قد عرفنا ان احب الی الراي فداي مالک سفیان الشورک والحنيفة

تحقیق معلوم ہو گئے اور اگر اب احتیاج ہے ہر طرف استنباط کے پس استنباط مالک و سفیان و

وابو حنیفہ احسنہم رایا وارقہم فطنة وهو افقه الثلاثة انتہ

اور ابو حنیفہ احسن اذکا ہے از روی استنباط کے اور اوق او نکا ہے از روی استنباط کے اور ابو حنیفہ افقہ لثلاثہ کا ہے

ذکر الحموی فی شرح الاشباہا فاعلم ان الاثر یطو عندها هل الحدیث

ذکر کیا اسکو حموی نے شرح استباہ میں جان لی کہ اثر بولا جاتا ہے نزدیک اہل حدیث کے

على المرفوع والموقوف فذلک من اصا المحدثین تصریح بان الاثر

حدیث مرفوع اور موقوف پر پس یہ امام محدثین سے یعنی عبد اللہ بن مبارک سے تصریح ہے بنی طور

فی عصر التابعین وتبع التابعین صار معروفا ومشہورا بین الامم

نیز تابعین اور تبع تابعین میں تھے مشہور معروف در میان ائمہ کے

بان لا یخفی علی احد منہم اما الاختلاف انما کان لاجل التقاؤہ بین

بانی طور کہ نہ ہی کوئی حدیث پوشیدہ کسی دیکھ لی براما اختلاف در میان اوں کی وہ سوای اسی نہیں کہ تھا واسطے فرق کے

راء المجتہدین من الاستنباط والتطبیق واصابة الراي بان بعضهم

فکر اور اذمان اور طبایع مجتہدین کے حجت استنباط سے اور تطبیق آیات اور احادیث سے اور اصابت فکر کے

اکم وازید اصابة من غیر فی استنباط المسائل والتطبیق التوفیق

کثر اور ازید ہے از روی مصیبت جو میں غیر سے ہم استنباط مسائل کے اور تطبیق دینے اور توفیق دینی آیت

لخبر الامام الهمام امام ائمة الحديث بان الامام ابو حنیفہ احسنہم

پس خبر دی امام ہمام نے یعنی امام ائمہ حدیث نے باین طور کہ امام ابو حنیفہ احسن اذکا ہے از روی

ایا وافقہم فذلک من الامام الجلیل عبد اللہ بن المبارک رد علی من

مستحب سائلین میں اور افقہ او نکا ہے پس یہ امام جلیل شان سے یعنی عبد اللہ بن المبارک سے رد ہے اس شخص پر نکا



ان الحديث لفلان مثلاً لم يبلغ الى أبي حنيفة أو مالك أو الشافعي أو أحمد

کہ حدیث فلانی مثلاً نہیں پہنچی امام ابو حنیفہ کو یا امام مالک کو یا امام شافعی کو یا امام احمد

بن حنبل کلا وحاشا لله عن ذلك فان الاثر قد عرف بينهم في ذلك الزمان

بن حنبل کو سرگز یہ بات نہیں پاکی ہی اس کو اس نسبت سے طرف ان ائمہ کے کیونکہ اثر پھر عرف ہو گیا تھا

انما كان الاختلاف لاجل الاختلاف اراهم لان كل واحد من الائمة الاربعه مع قرب

سواہی اکی نہیں کہ جو اختلاف سواہی وہ سواہی واسطی اختلاف رسائی مابین کے سواہی کہ ہر واحد ائمہ اربعہ مع قرب

الزمان ليس وحده في ذلك الامر العظيم كان لهما اعوان للعلم

زمانہ کے نہ تھا اکلا اکلا اس امر عظیم میں مکہ تھی اوکلی لئے مددگار بڑے عالم

وانصار عظام من التلاميذ والاصحاب سيما الامام الاعظم والمجتهد

اور انصار بڑے بڑے تلامذہ سے اور اصحاب سے خاص کبر امام اعظم اور مجتہد

الاقدم قال الشافعي في شرح الدر المختار نقل الطحاوي عن مسند الخوارزمي

اقدم یعنی امام ابو حنیفہ کہا شافعی فی شرح در المختار میں کہ نقل کیا طحاوی نے مسند خوارزمی سے

ان الامام اجتمع له الف من اصحابه اجلهم وافضلهم ريعون قد

کہ امام یعنی ابو حنیفہ جمع ہوئے اوکے لئے ہزار اصحاب کہ اہل اور افضل اون کے چالیس تھے کہ

بلغوا حدا لا يجتهد الخ وقال الطحاوي في شرح الدر المختار تحت قوله انه

پہنچ گئے تھے مرتبہ اجتہاد کو الی آخرہ اور کہا طحاوی نے شرح در المختار میں تحت اس قول انہ

راي صيبا يلعب في الطين فحذره من السقوط فاجابه بان احذر انت

راہی صیبا لیلعب فی الطین فحذره من السقوط فاجابہ بان احذر انت

من السقوط فان في سقوط العالم سقوط العالم فحينئذ قال اصحابه

من السقوط فان فی سقوط العالم سقوط العالم فحينئذ قال اصحابہ

قوله لاصحابه قال في مسند الخوارزمي عن سيف الائمة السابلي اشهر

قول او سکالاصحابہ کہا مسند خوارزمی میں کہ مروی ہے سيف ائمہ سابلی سے کہ مستہور



واستفاض ان الامام با حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ اجتمع معہ الف من اصحاب

معروف ہی یہ بات کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ثانی جمع ہوئے ساتھ اوکے ہزار صحابہ

اجلہم و افضلہم اربعون قد بلغوا حد الاجتہاد فقربہم وادناہم وقال

کہ اصل اور افضل اونکی چالیس تہی کہ پہنچ گئی تہی مرتبہ اجتہاد کو پس قریب اور قریب کیا اونکو اور کہا

لہم انتم اجلة اصحابی مسلک قلبہ و حلاء احزانی وانی الجمعت ہذا

کہ تم اجلہ اصحاب میری کی ہو خوشی قلب میری کے اور دہکتندہ غموم میرے کے ہو اور تحقیق معنی ضبط کیا

الفقہ و اسرجتہ لکم فاعینونی فان الناس قد جعلونی جسرا علی النار

فقہ کو اور مزین کیا اوکو متہاری لئی پس مذکور تم میری کیونکہ لوگ تحقیق کر چکی ہو پہل نار پر

فان المنتہی لغیری العباء علی ظہری وکان رحمہ اللہ تعالیٰ ذا وقت

پس تحقیق فائدہ واسطے غیر و نسخے اور بار بار مجھ پر ہے پس امام رحمہ اللہ تعالیٰ کو جبکہ درپیش آتا

واقعة شاورہم و ناظرہم و حاورہم و سألہم فسمع ما عنہم من

کوئی مسئلہ تو مشورہ کرتی اون انہی اصحابوں سی اور مناظرہ کرتے اونسے اور گفتگو کرتے اونسے اور درپیش کرتے

الاجبار و الاثار و یقول ما عنہ و یناظرہ نہ شہرا و اکثر حتی یستقر اخر

احادیث سوائے سوائے اصحاب سوائے سوائے اور بیان کرتی جو کچھ اپنی ہوتا اخبار اور آثار سے اور مناظرہ کرتے ہوا تھا اونسے

القول فیثبتہ ابو یوسف حتی اثبت الاصول علی ہذا المنہاج شوری

قول پس لکھتا اوکو کتاب میں ابو یوسف حتی کہ لکھا اونسی کتب ظاہر الروایۃ کا کہ وہ چہ کتاب میں میں اس میں پر بطور شوری کے

انہ تقر بذلک کثیر من الائمة انتہ و قال الامام الشعرانی فی المیزان

جیسا کہ امر خدا و رسول ہوتا ہے کہ اپنا ہوا امام ابو حنیفہ شہر اس عظیم کے جیسا اور ائمہ تمام ہوا اور کہا امام شعرانی نے بیان

الکبری و قال صاحب الفتاوی السراجیۃ قد اتفق لابی حنیفۃ من الاصحاب

کبری میں کہ کہا صاحب فتاویٰ سراجیہ نے کہ تحقیق اتفاق ہوا واسطے ابو حنیفہ کے اصحاب سے

ما لم یفق لغیرہ و قد وضع مذہبہ شوری و لم یستبد بوضع المسائل

وہ جو نہیں اتفاق ہوا واسطے غیر ابو حنیفہ کے تحقیق مقرر اور ضبط ہوا مذہب اس کی نہ لکھا ہوا تقر اور وضع

اور اسے اور کچھ کو خواجہ شمس الدین

اور اسے اور کچھ کو خواجہ شمس الدین

سالمین



وانما كان يلقبها على اصحابه مسألة فيعرف ما كان عندهم ويقول ما

اور یہ باتیں طور تھا کہ وہ سواہکی نہیں کہتی وہ النی دلاؤن سائل کو اپنی اصحاب پر مسئلہ کریں معلوم کرنے جو ہوتا ہوگی باتیں اور

عندہ ویناظرهم حتى يستقر احد القولین فیثبتہ ابو یوسف حتی اثبت

اونکی پہل و مناظرہ کرتی اون سی یہاں تک قرار پاتا تھا القولین پس لکھتا او سکوا ابو یوسف حتی کہ لکھا اوسنی

الاصول کھا وقال الخوارزمی فی مسئلہ باسنادہ الی جبریر قال سمعت

اصول ستہ یعنی کتب فہر المر وایہ جامع کبیر اور جامع صغیر اور سیر کبیر اور سیر صغیر اور مسو اور زیادات اور کہا خوارزمی نے

الاعمش جاءہ رجل فسالہ عن مسئلہ فقال علیک باہل تلك الحلقة

اعمش سی کہ آیا اونکی پس ایک رجل اور پوچھا اوس سی مسئلہ پس کہا اعمش نے لازم پکڑا لی اس حلقہ کو

فانہما اذا وقعت لہم مسئلہ لا یزالون یدیر و نہا حتی یصیبوا

اسو اسطی کہ وہ جبکہ پیش آتا ہی اونکو کوئی مسئلہ تو ہمیشہ رہتی ہیں دوران کرتی ہوی اوس مسئلہ کو آپس میں حتی کہ پہنچ

یعنی حلقة الی حنیفہ انتہی فلما کانت الحکامات العظیمة من العلماء

یعنی لازم پکڑ حلقہ امام ابو حنیفہ کا تمام سوا پس ہر گاہ کہ تہی اسی طرح جماعت اسی عظیمہ علماء

العظام والفضلاء الاعلام مع الائمة الاربعة فی الانتصار والاملا

عظام سے اور فضلاء اعلام سے ساتھ ائمہ اربعہ کے انتصار اور ادا دین

بالاخبار والاثر مع قرب فانہم وقلة وسائطہم وغائیة اهتمامہم

ساتھ اخبار اور آثار کے باوجود قرب زمانہ کے اور قلت وسائطہم کے اور نہایت کوشش

ونہایت اعتنائہم فکیف یحیی علیہم حدیث فی امرینہم حاشا للہ عن

اون نہایت پرواہ اونکی امر دین میں پس کیونکر پوسندہ ہو جاوی گے اون پر کوئے حدیث امر دین اونکے کے کچھ

تلك النسبة الیہم والاختلاف بینہم لیس للفقدان بل لخص الاختلاف

اس نسبت سے طرف اونکے اور اختلاف در میان اونکے نہ تھا واسطے فقدان حدیث کے بلکہ وہ محض اسے اختلاف

الاذهان کمالا یحیی علی من لہ قلب سلیم وطبع مستقیم اور کہا

اذہان کے عیاں کہ عینہ



فی الخطاوی تحت قوله ومناقبه اکثر روی الخطیب عن یحییٰ

محمداوی بن شمس اس قول و مناقبه اکثر کے کہ روایت کیا خطیب نے

بن سعید القطان یقول لا نکرز علی الله ما سمعنا احسن من رای

بن سعید قطان سے کہ کہتا تھا کہ ہمیں جو بہتہ بولتی ہم اس پر ہمیں سنا ہے کوئی شخص کہ رای وکی صلی اللہ علیہ وسلم

الحنیفة قد اخذنا باکثر اقوالہ انتمہ وقال فی القلائد قال یزید

رای امام ابو حنیفہ سی اور تحقیق ہم عامل اور اخذ ہم ساتھ اکثر مسائل اس کی کی تمام ہوا اور کہا قلائد میں کہ کہا یزید

بن ہارون کتبت علی لف شیخ وحملت عنهم العلم فیما رایت والله اشہد

بن ہارون نے کہ پڑا مینی ہزار استاد سے اور اخذ کیا مینی اور اسے علم پس ہمیں دیکھا کوئی شخص مینی قسم اس کے

ورعاً عن ابی حنیفہ ولا فی عظم عقل انتمہ ویزید بن ہارون

تقویٰ میں ابو حنیفہ سے اور نہ عظم عقل میں اور تمام ہوا اور یزید بن ہارون پر حنیفہ تھا

ثقة متقن عابد من التاسعة مات سنة ست مائین کذا فی التقریب

ثقة متقن عابد ہے اور طبقہ تاسعہ سے ہے فوت ہوا سنہ دو سو چھ میں جیسا کہ تقریب میں ہے

وقال النوری فی تہذیب الاسماء وابن حجر ملکی فی القلائد قال ابن

اور کہا امام نووی فی تہذیب الاسماء میں اور ابن حجر ملکی فی قلائد میں کہ کہا علی بن

عاصم لو وزن عقل ابی حنیفہ بنصف عقل اهل الارض لرجح علیہم

عاصم نے کہ اگر تولی جابی عقل ابو حنیفہ کے ساتھ نصف عقل اہل زمین کے تو البتہ راجح ہوگا اور تمام ہوا

وقال فی التقریب علی بن عاصم صدوق من التاسعة مات سنة احدى

اور کہا تقریب میں کہ علی بن عاصم مروی حنفی بوداؤد اور ترمذی و ابن ماجہ کا ہے اور صدوق ہی اور وہ طبقہ

ومائین انتمہ وقال ابن حجر فی القلائد قال الامام محمد بن الحسن

دوسوا یک میں تمام ہوا اور کہا ابن حجر فی قلائد میں کہ کہا کہ امام محمد بن حسن نے کہ تھا امام ابو حنیفہ

یہ اسباب فی المعاصی اذا استحسن شیئاً لم یلقہ احد منهم

منقرہ کرتی تھی اس ہی صحابہ وکی قیاسات میں حتی کہ حکم بیان کرتا میں اس کی شے کی تو نہ پہنچتا اور کوئی

ایک روایت

معاذ بن عبد اللہ

اسم علی بن عاصم

ابن ابی



فی الاستحسان انتہی والاستحسان هو الدلیل الذی یكون فی مقابلة

دلیل استثنائی میں تمام ہوا اور استحسان وہ دلیل ہے <sup>مقابلہ</sup>

القیاس حکذا فی شرح الوقایہ وغیرہ وقال فی القلائد وغیرہ قال مالک

قیاس کی جیسا کہ شرح وقایہ وغیرہ میں ہی اور کہا قلائد وغیرہ میں کہ کہا مالک

بن النزل العراقی لو قال ان هذه الاسطوانة من ذهب لحسبته کہا

ابن انس نے کہ عراقی یعنی ابو حنیفہ اگر کہی کہ تحقیق یہ ستون سونے سے ہے تو البتہ گمان کرو گامیں

قال انتہ یعنی لو قال ابو حنیفہ ان هذه الاسطوانة من ذهب لحسبته

کہا ابو حنیفہ نے تمام ہوا یعنی اگر کہی ابو حنیفہ کہ یہ ستون سونی سی ہی تو البتہ گمان کرو گامیں

کہا قال لانه وانما ننظرها من الخشب بحسب الظاهر لكنها فی الواقع

جیسا کہ کہا اس واسطے کہ ہم اگرچہ کہتی ہیں او کو خشب سے بحسب ظاہر اور بادی نظر کے لیکن وہ واقع

ونفس الامر من ذهب لذا احسبته کہا قال لانه اعرف منافی دراک

اور نفس الامر میں سونی سی ہی لہذا گمان کروں گا میں جیسا کہ کہا کیونکہ وہ اعرف ہی عسی ہو بخیر

الحقیقة ومثل هذا یسمی بالاستحسان مما کان فی ظاہر النظر شیء اخر

حقیقت امر کو اور مثل اس کے سے بالاستحسان ہے اس قبیل سے کہ ہو ظاہر النظر میں شیء اور

والحقیقة شیء اخر لان الاستحسان هو دلیل خفی فی مقابل دلیل جلی قال فی

نفس الامر من شیء اور اس واسطے کہ استحسان وہ دلیل ہے خفی مقابل دلیل جلی کے کہا

التوضیح القیاس جلی وخفی فالخفی لیسینی بالاستحسان انتہی وقال فی

توضیح میں کہ قیاس جلی ہی اور خفی مسمی بالاستحسان ہی تمام ہوا اور کہا

التلویح علیہ فی اصطلاح اهل الاصول علی القیاس الخفی کما علی

تلویح میں غالب ہوا اصطلاح اہل اصول میں اطلاق استحسان کا اور قیاس خفی کے جیسا تمام

اسم القیاس علی القیاس الجلی تأیید ابن القیاسیہ انتہی فہذا من

اسم قیاس اور قیاس جلی کے واسطے تمیز کے درمیان دونو قیاس کے تمام ہوا پس یہ



الامام مالك غاية المدح في صابته رأى الامام الاعظم ابو حنيفة رضي

الله تعالى عنه وقال لقارى في رسالة المولفة في جواب الرسالة المسنونة

الى امام الحرمين روى ان بعض المحدثين سأل با حنيفة من بعض مسائل

الشرعية فاجاب عنها بالاجوبة اللطيفة فتعجب فقال من اين لك هذا الجواب

حتى تحكم لك بالصواب قال من الاحاديث التي منك سمعتها وبين لك

استنباطها منها فقال نعم اطباء يا ايها المجتهدون ونحن العطارون

انتهى وقال الملك في القلائد سأل الاعمش عن ابو حنيفة عن مسائل

فاجاب ابو حنيفة بالاحاديث فقال الاعمش يا معشر الفقهاء انتم

الاطباء ونحن العطارون انا نعرف مجر الاسامى وانتم تعلمون المعاني

انتهى قال الخوارزمي في مسنده باسنادة قال الاعمش ان ابو حنيفة

لحسن المعرفة بواضع الفقه الدقيقة وغوامض العلم الخفية يراها

نكبات جاتنا هي معرفت مواضع دقيقة علمه في جوهره من ديكته انكوا في

تمام هو اور کہا خوارزمی نے اپنی سند میں اپنی اسناد سے کہہ اعمش نے کہ ابو حنيفة

فاجاب ابو حنيفة بالاحاديث فقال الاعمش يا معشر الفقهاء انتم

الاطباء ونحن العطارون انا نعرف مجر الاسامى وانتم تعلمون المعاني

انتهى قال الخوارزمي في مسنده باسنادة قال الاعمش ان ابو حنيفة

لحسن المعرفة بواضع الفقه الدقيقة وغوامض العلم الخفية يراها

نكبات جاتنا هي معرفت مواضع دقيقة علمه في جوهره من ديكته انكوا في

تمام هو اور کہا خوارزمی نے اپنی سند میں اپنی اسناد سے کہہ اعمش نے کہ ابو حنيفة

فاجاب ابو حنيفة بالاحاديث فقال الاعمش يا معشر الفقهاء انتم

الاطباء ونحن العطارون انا نعرف مجر الاسامى وانتم تعلمون المعاني

انتهى قال الخوارزمي في مسنده باسنادة قال الاعمش ان ابو حنيفة

لحسن المعرفة بواضع الفقه الدقيقة وغوامض العلم الخفية يراها

نكبات جاتنا هي معرفت مواضع دقيقة علمه في جوهره من ديكته انكوا في

منہ سے جواب دیا ابو حنيفة نے ان سے اس سے کہ بعض اہل حدیث نے سوال کیا ابو حنيفة سے بعض مسائل

اور کہا ابن حجر مکی فی قلائد میں کہ سوال کیا اعمش نے ابو حنيفة سے چند مسائل کا



فی ظلمة اماکنها من فیہ ضیئ سراج قلبہ حیث قال صلے اللہ علیہ وسلم هو سراج امتی انتہ

جو اندھیری مقام میں روشنی سراج قلبا ہے سے کیونکہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ سراج امت میری ہے تمام ہوا

وقال الملکی فی قلائد العقیاء فی مناقبہ حنیفة النعمان قد صنف للعلاقة مصنف الکتاب

اور کہا ملکی فی قلائد العقیاء فی مناقبہ ابی حنیفۃ النعمان میں کہ تحقیق تصنیف کے ہے علامہ نے جو مصنف کتاب

الضحیم المسمر بسبیل الہدی والرشاد فی سائر خیر العباد المشہور

بڑی کامی جو مسمر ساتھ سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد کے ہے اور مشہور ہے

بسیق الشاعی الشیخ محمد بن یوسف الصاک الدمشقی الشافعی فی مناقب

ساتھ سیرت شامی کے یعنی شیخ محمد بن یوسف صاک دمشقی شافعی المذہب مناقب

ابی حنیفۃ کتابا سماہ عقود الجمان فی مناقب النعمان وعندہ منہ

ابی حنیفۃ میں ایک کتاب کہ نام رکھا اوسکا عقود الجمان فی مناقب النعمان اور میر باقر رضی اللہ عنہ

وہی ہذا قال کان ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ احدا العلمیاء وقریب

وہ یہ ہے کہ کہا اوسنے کہ تھا امام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ کہ احدا علم کو ساتھ نہایت نصیب کے

اما علم الکلام فقد تقدم انه بلغ فيه مبلغا رفیعا یشار الیہ بالاصابع

اما علم کلام میں مقدم ہو چکا ہے کہ وہ پہنچا اوس علم کلام میں ایسی مبلغ رفیع کو کہ اشار کیا جاتا تھا

وناہیک بہ انه سلم الیہ علم النظر والقیاس واصابة الراى حتى قالوا

او کافی ہی تجھ کو سن باب میں یہ بات کہ مسلم ہی طرف اوسکے علم نظر اور قیاس واصابت راى کے تھی کہ کہا اون علمائے

ان ابا حنیفۃ امام اهل الراى انتہ فذلک من الحافظ الشاعی یضری

کہ ابو حنیفۃ امام ہی اہل اجتہاد کا تمام ہوا پس یہ حافظ شامی سے تصریح ہے

بان ابا حنیفۃ مختص من الناس کلمہ عزیز لا صابة بالاتفاق کما هو

باین طور کہ ابو حنیفۃ مختص ہے سبب اللہ سے ساتھ مزید اصابت کے بالاتفاق جیسا کہ وہ

مدلول قوله وناہیک بہ انه سلم الیہ علم النظر والقیاس واصابة

مدلول ہی اوسکی قول وناہیک بہ انه سلم الیہ علم النظر والقیاس واصابة

ایک ساتھ اصابت کے



الرأى الخ فذلك معنى قوله عليه السلام لو كان الدين عند الشریا

الرأى الخ کا ہیں یہ معنی ہیں قول علیہ السلام کے کہ اگر ہوگا دین نزدیکی شریا کے

لذهب به رجل من ابناء فارس حتى يتناولوه رواه مسلم في صحيحه وقد

تواستہ جاگھا او کی طرف ایک جل انبار فارس سے حتی کہ بے آویگا او سکور وایت کیا اسکو مسلم نے اپنے

مر از ذلك الرجل هو ابو حنيفة رضي الله عنه فحصل مما ذكر ان ابا

کتر چکا ہے کہ یہ رجل وہ ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ہے پس حاصل ہوا ما ذکر سے کہ ابو حنیفہ

امام اہل الاجتہاد فی صابۃ الراى باتفاق العلماء کما کان هو افقه

امام ہی اہل اجتہاد کا بیج مصیب ہونے اجتہاد کے باتفاق علما کے جیسا کہ تھا وہ ابو حنیفہ افقہ

العلماء باتفاق العلماء الذين كانوا في خير القرون من القرن الثاني و

علما کا باتفاق اون علما کے جو تہی بیج خیر القرون کے قرن ثانی اور

الثالث والرابع مع ان كونه افقه مستلزم لكونه اصوب فلما كان افقه

ثالث اور رابع سے باوجود یکہ افقہ ہونا اسکا مستلزم ہے اصوب ہونی کر پس ہر گاہ کہ ہوا افقہ

باتفاق ائمة الدين وخير القرون ثبت كونه اصوب باتفاق هؤلاء الاعا

باتفاق ائمہ دین اور خیر القرون کے تو ثابت ہوا اصوب ہونا اسکا باتفاق انہیں ائمہ کے

ايضا فحاصل ما ذكر ان ابا حنيفة افقه واعلم واصوب باتفاق ائمة اهل

بھی پس حاصل ما ذکر کا یہ ہے کہ ابو حنیفہ افقہ اور اعلم اور اصوب ہے باتفاق اون ائمہ اہل

السنة والجماعة الذين كانوا في خير القرون من القرن الثاني والثالث والرابع

اسنہ والجماعہ کے جو تہی خیر القرون میں یعنی قرن ثانی اور ثالث اور رابع

التي كانت حيزا مما بعد حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياتي

جو بہتر ہیں ما بعد انہی سے بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ آوے گا

عليكم زمان الذي بعده اشهد حتى تلقوا ربكم رواه البخاري ذكره في

نہر کوئی زمانہ مگر کہ ہوگا زمانہ کہ بعد اوس کے ہے شراوس پہلے سے حتی کہ ملاقات کرو تم انہی کے کہ

صحیحین اور

اسکو بخاری نے ذکر کیا اسکو



المشكوة فلا يعارض مدح صدر من بعدهم مدح حاصل منهم فان  
شكوت من پس نہ معارض ہوگی کوئی مدح جو صادر ہوئی اور نہ تحقیر ہی کہ بعد ان قرون میں اور نہ کوئی  
مدح السلفا قوی من مدح الخلف لذلک الحدیث والا حادیث الاخر

مدح سلف کے اقوی ہے مدح خلف سے بحکم اس حدیث کے اور یہ حکم احادیث اور کے

**باب مدح الامام بكونه ورعا بالاجماع قال**

باب ہی صحیح بیان کرنے کے مدح ہونی امام ابو حنیفہ کے باین طور کہ وہ متقی اور پر ہیر گار ہے بالاجماع کہا  
الامام النعمانی فی تہذیب الاسماء واللغات وعن فضیل بن عیاض قال

امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں کہ مروی ہے فضیل بن عیاض سے کہ

كان ابو حنیفة فقیہا معروفا بالفقہ مشہورا بالورع واسع الحال معروف

تھا ابو حنیفہ فقیہ مشہور معروف ساتھ فقہ کے اور مشہور معروف ساتھ تقویٰ کے اور واسع الحال

بالافضال انتہی وقال فی التقریب فضیل بن عیاض بن مسعود الزاہد

ساتھ کوئی کرنے کے تمام ہوا اور کہا تقریب میں فضیل بن عیاض بن مسعود زاہد

المشہور اصلہ من خراسان ثقة عابدا ما من الثامنة ما من سبعة وثمانین

مشہور معروف ہے چہاں میں جسکا اصل مدینہ تھیں اور عابد امام اہل سدا وہ طبقہ ثامنہ ہی فوف ہوا اللہ

بعد المائة انتہی وقال لیسائی فی شرح الدر المختار تحت قوله وقد

سبب سبب میں تمام ہوا اور کہا لیسائی فی شرح در المختار میں تحت اس قول کے اور تحقیق

انتہی علی مذہبہ کثیر من الاولیاء الکرام کا براہیم بن ادھر

انتہی علی مذہبہ کثیر من الاولیاء الکرام کا براہیم بن ادھر

شقیق البلیغی ومعروف الکرخنی والی یزید البسطا وفضیل بن عیاض

شقیق بنی اور معروف کرنے اور ابی یزید البسطا اور فضیل بن عیاض

وداؤد الطائی والی حامد اللغاف وخلف بن ایوب عبد اللہ بن المبرک

اور دواؤد الطائی والی حامد اللغاف وخلف بن ایوب عبد اللہ بن المبرک



ووکیع بن الجراح والی بکر الوراق وغیرہم مالا یحصی قوله فضیل بن

اور وکیع بن جراح اور ابو بکر وراق اور اور لوگ کہ منقذ رتداد انکی قول اسکا فضیل بن

عیاض کر الصمیر اخذ لفقه عن ابی حنیفہ وروی عنه الشافعی فاحذ

عیاض ذکر کیا ضمیری فی کہ فضیل بن عیاض فی اخذ کیا علم فقہ کو ابو حنیفہ سی اور مروی عنہ امام شافعی کا ہی ہے

عن امام اعظم واخذ عنه امام عظیم وروی له امامان عظیمان البخاری

امام اعظم سی اور اخذ کیا اوس سی امام عظیم نے اور ہی مروی عنہ دو امام عظیم اثنان کا ہی یعنی امام بخاری

ومسلم ترجمہ التیمیہ وغیرہ بدرجہ حافلہ انتھی وقال النووی

اور مسلم بنی اور بیان کیا خود اسکے نے ساتھ بیان وافر کے تمام ہوا اور کہا نووی نے

فی التذیب عن ابی بکر بن عیاش قال مات ابوسفیان الثوری فاجتمع

تذیب میں کہ مروی ہی ابو بکر بن عیاش سے کہ فوت ہوا باب سیان ثوری کا پس جمع ہوئے

الیہ الناس فجاء ابو حنیفہ فقام الیہ سفیان واکرمہ واقعدہ مکانہ

اونکی پس لوگ اور آیا ابو حنیفہ پس کھڑا ہو گیا اوسکی لئی سیان اور عظیم کریم کی اوسکی اور بیٹا یا

وقتلین یریه فلما تفرق الناس قال صحاب سفیان رابنا فعلت

اور آپ بیٹا اونکی سانس پس جیکہ متفرق ہو گئی لوگ تو کہا اصحاب نے سیان کو کہ دیکھا مہنی کہ کیا تمہی

شیئا عجبا قال جاء رجل من اهل العلم بمکانی فان لم اقم لعلمہ قمت

شئی عجیب کہا سیان فی کہ آیا ایک جل اہل علم سی مکان مہری پر پس اگر نہ اوٹھا اوسکی علم کی ہی تو اوتھا

لسنہ وان لم اقم لسنہ قمت لفقہہ وان لم اقم لفقہہ قمت فروعہ

اوسکی سن کی لئی اور اگر نہ اوٹھا میں اوسکی سن کی لئی تو اوٹھا میں اوسکی فقہ کی لئی اور اگر نہ اوٹھا میں اوسکی فقہ کی

انتھ وقال فی التقریب ابو بکر بن عیاش لکوفی المقربہ ثقہ عابد

تمام ہوا اور کہا تقریب میں ابو بکر بن عیاش کوفی مقری مروی عنہ اصحاب صحاح ستہ کلبے اور ثقہ اور

من السابغہ مات سنۃ اربع و تسعین بعد المائة انتھ وقال النووی

اور وہ طبقہ سابع ہے فوت ہوا سنہ ایک سو چورانی میں تمام ہوا اور کہا نووی فی



فی التہذیب والملکی فی القلاید وعن ابراہیم بن عکرمہ قال ما رايت

تہذیب من اور ابن حجر مکی فی قلاید میں کہ مروی ہے ابراہیم بن عکرمہ سے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی  
اورع ولا افقہ من ابی حنیفۃ انتہ وقال النوفی فی التہذیب وعن  
کہ اورع ہوا اور افقہ ابو حنیفہ سے تمام ہوا اور کہا نووی فی تہذیب میں کہ مروی

عبداللہ بن المبارک قال رايت اورع من ابی حنیفۃ انتہ وقال

عبداللہ بن مبارک سے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو کہ اورع ہوا ابو حنیفہ سے تمام ہوا اور کہا

الشامی فی شرح الدر المختار قال احمد بن حنبل فی حقہ انہ کان

شامی فی شرح در المختار میں کہ کہا امام احمد بن حنبل فی کہ ابو حنیفہ تھا علم میں اور

من الورع والزہد واثار الاحق عجل لا یدرکہ احد انتہ

ہر میر گاری میں اور زہد میں اور اختیار آخرت میں ایسی محل میں کہ نہ پونچا اور کوئی شخص تمام ہوا

وقال الشامی فی شرح الدر المختار تحت قولہ وصف فیہ سبط

اور کہا شامی فی شرح در المختار میں تحت اس قول کے وصف فیہ سبط

ابن الجوزی مجلہ بن کبیرین وسماء الانتصار الامام ائمۃ الامصار

ابن الجوزی مجلہ بن کبیرین وسماء الانتصار امام ائمۃ الامصار

قال لعلامۃ یوسف بن عبد الہادی الخبیل فی تنویر الصحیفۃ قال

کہہا علامہ یوسف بن عبد الہادی خبیلہ المذہب نے تنویر الصحیفہ فی مناقب ابو حنیفہ میں کہہا

ابن عبد البر فانی واللہ ما رايت افضل ولا اورع ولا افقہ من

ابن عبد البر نے کہ قسم اللہ کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو افضل اورع اور نہ افقہ

ابی حنیفۃ انتہ وقال الشیخ عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان فقہ

ابو حنیفہ سے تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی فی میزان میں کہ

کان الامام رضی اللہ عنہ واللہ واللہ من اورع الناس واعلم

تھا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ قسم اللہ قسم اللہ قسم اللہ اورع الناس اور علم



الناس واعبد الناس وازهد الناس واكثرهم احتياطا في دينه وقدره  
الناس اور احبہ الناس اور ازہد الناس سی اور اکثر ادین کا اور دین کی احتیاط دین میں اور واپس  
الامام ابو جعفر الشیرازیؑ بسند متصل الی ابراہیم بن عکرمہ

امام ابو جعفر شیرازی نے اپنی سند متصل سے کہ ابراہیم بن عکرمہ

المخزومی کان یقول ما رایت فی عمری کله احدا ورع ولا ازهد  
مخزومی تھا کہتا رہتا کہ نہیں دیکھا مینی اپنی عمر میں کسی شخص کو ورع اور نہ ازہد اور  
لا اعبد ولا اعلم من الامام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وروی

لا اعبد اور نہ اعلم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت ہے

الشیرازی ایضا عن عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ قال دخلت  
شیرازی ہی عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوا

الکوفة فسالت عما تھا فقلت من اعلم الناس فی هذه البلدة فقالوا  
شہر کوٹہ میں پس دریافت کیا مینی علماء کوٹہ سے کہا مینی کہ کون ہی اعلم الناس اس شہر میں سب نے کہا  
کلهم ابو حنیفہ فقلت لهم من ورع الناس فی هذه البلدة فقالوا

کہ ابو حنیفہ پھر کہا میں نے اونکو کہ کون ہی ورع الناس اس شہر میں سب نے کہا

کلهم ابو حنیفہ لہ کہا مرو قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان

کہ ابو حنیفہ الی آخرہ جیسا کہ گذرا اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان

الصغریٰ وقد اجمع العلماء قاطبة علی ورع الامام وکثرة احتیاطہ

صغریٰ میں کہ متفق ہوا اجماع سب علماء کا اوپر پر ہیزگار مونی امام ابو حنیفہ کی اور پر کثرت احتیاط کی

وخوفہ من اللہ تعالیٰ انتہہ وقال الامام الشعرانی فی المیزان الکبریٰ

اور اوپر کثرت خوف اور کھ کے انتہا سے تمام ہوا اور کہا امام شعرانی نے میزان کبریٰ میں

وقد اجمع السلف والخلف علی کثرة ورع الامام وکثرة احتیاطہ فی الدین

کہ تحقیق متفق ہوا اجماع سلف اور خلف اور پر کثرت ورع امام ابو حنیفہ کے اور اوپر کثرت احتیاط اور کھ کے دین میں



و خوفہ من اللہ تعالیٰ انتہے فقد ثبت ان اباحنیفہ کان ورعاً محتشماً

اور اوپر کثرت خائف ہونے اور اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے تمام ہوا بہت ہوئی یہ بات کہ تھا امام ابو حنیفہ پر بڑی تقویٰ اور احتشام

خائف من اللہ تعالیٰ بالجماع العلماء کما ثبت کونہ افقہ واعلم واصوب

خائف اللہ تعالیٰ سے بالجماع علماء کے جیسا کہ ثابت ہوا افقہ اور اعلم اور اصوب

باتفاق العلماء بنقول العلماء المعتبرین عند الكل باب مدح

باتفاق علماء کے ساتھ بنقول علماء معتبرین کے نزدیک کل کے باب ہی ممدوح ہونے

الامام مہکونہ الحق بالاتباع من غیرہ فاعلم

امام ابو حنیفہ کی بیان میں ہاں طور کہ وہ احتی ہی متبوع ہوئی میں اور ائمہ سے بہت نالے

ان المتبوع بعد کونہ مجتہد کان افقہ واعلم واورع اما الاول

کہ متبوع یعنی امام بعد ہونے اور اس کے کہ مجتہد ہو افقہ اور اعلم اور متقی اما اول یعنی پہلے

فلما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبد سمع مقالہ

وہ آہنی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نضر اللہ عبد کو کہ سنائے حدیث کو

فحفظها ووعاها وادها فرب حامل فقه غیر فقیہ ورب حامل فقه

پہر محفوظ رکھا اور پہنچایا اور کو کیونکہ بسا اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہے اور بسا اوقات حامل حدیث کا

الی من هو افقہ منہ رواہ غیر واحد من اهل الحدیث واما الثاني

طرف فقیہ کے اپنی سی روایت کیا اس کو غیر واحد نے اہل حدیث سے انا ثانی

فلما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تولى من امر المسلمین

وہ آہنی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ وائے ہے امر اہل اسلام سے

شیئاً فاستعمل علیہم رجلاً وهو یعلم ان فیہم من هو اولی العلم منہ

کسی شئی کا جس کا ضعیف مقرر کری اور نہ کسی رجل کو حالانکہ جانتا ہی کہ اون میں وہ شخص ہی کہ وہ اولی العلم ہے

بکتار اللہ وسنتہ وسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد خاز اللہ ورسولہ

ساتھ آئندہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس وہ خازن ہوا اللہ کا اور رسول کا



وجماعة من المسلمين رواه الطبرانی وذكر مثله في الهداية واما الثالث

اور جماعت مسلمانوں کا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور ذکر کیا مثل اسکی ہدایہ میں

فلما قال الامام الاستوائی فی شرح منهاج الاصول للقاضی البیضاوی

وہ اسٹی ہی کہ کہا امام استوائی نے شرح منهاج الاصول میں جو قاضی بیضاوی کے ہے

انهم اتفقوا على ان العلم لا يجوز له ان يستفد الا من غلب عليه

کہ وہ اہل اصول متفق ہوئی ہیں اس پر کہ غیر مجتہد کو نہیں جائز یہ کہ فتویٰ طلب کسی مگر اس شخص سے کہ غالب ہو اسکی طرف

انه من اهل الاجتهاد والورع انتهم فلما كان هذه الوجوه الثلاثة

کہ اہل اجتہاد اور اہل تقویٰ سے ہی تمام ہوا سب ہر گاہ کہ تہذیب و وجہ تینوں

المذكورة من الفقه والعلم والورع في الحقيقة اكمل من سائر المجتهدین

مذکورہ فقہ اور علم اور ورع سے ابو حنیفہ میں کامل تر باقی ائمہ مجتہدین سے

كان اقتداءه احق من غيره فلماذا قال عبد الله بن المبارك الذي هو ركن

تو ہم نے تابع داری اسکی احق اور ون سے لہذا کہا عبد اللہ بن مبارک نے جو وہ رکن ہی

الاسلام ورئيس المحدثين ليس احق ان يقتدى به من الحقيقة

اسلام کا اور رئیس ہی محدثین کا کہ نہیں کوئی شخص احق متبوع اور امام ہونی میں ابو حنیفہ سے

لانه كان اما متقيا تقيا ورعا عالما فقيهما كشف العلم كشفه

اسواسطی کہ تھا وہ امام متقی ہاک صاف پر نیز گار عالم فقیہ اور کہولا علم کو ایسا کہولنا کہ نہیں کہولا

احدا منهم فحصل ما ذكر ان ابا حنيفة احق بالاتباع من غيره

اسی فی تمام ہوا پس حاصل ہوا مما ذکر سے کہ ابو حنیفہ احق بالاتباع ہے اور ائمہ سے

لانه مصداق هذه الوجوه الثلاثة بالوجه الاتبع بالنقول

یونکہ وہ مصداق ہے ان وجوہ ثلاثہ کا کامل تر ساتھ نقول معتبر کے

كل من كان مصداق هذه الوجوه الثلاثة بالوجه الاتبع بالنقول

ہر شخص کہ ہو مصداق ان وجوہ ثلاثہ کا کامل تر ساتھ نقول



المعتبر فمواحق بالاتباع من غيره فينتج ان ابا حنيفة احق بالاتباع

معتبر کے وہ احق ہی ساتھ اتباع کے اور ائمہ سے پس مقرر ہوا یہ امر کہ امام ابو حنیفہ احق بالاتباع

من غيره مع ما من الاحاديث الدالة على لزوم اتباع مذهبه عليه

اور ائمہ سے مع اوس وجہ کے جو گذرے ہے احادیث جو دال ہیں او بہ لزوم اتباع مذہب اوس علیہ

الرضوان فلذا كان على مذهبه اهل خير القرون **باب مدح**

الرضوان کے لہذا تھے اوس کے مذہب پر اہل خیر القرون کے باب ہی مدوح ہونے

**الامام يكون اتباعه من اول الامر اكثر من غيره**

امام ابو حنیفہ کے بیان میں باین طور کہ اتباع اوس کے اول امر سے اکثر ہیں اور ائمہ سے

قال السيد السند في اصول الحديث ووجيه الدين في شرح الشرح

کہا سید سند نے اصول حدیث میں اور وجیہ الدین نے شرح الشرح میں جو

والشيخ محمد بن طاهر في خاتمة مجمع البحار قيل لابي عصمة نوح بن مريم

اوشیخ محمد بن طاہر نے خاتمہ مجمع البحار میں کہہا گیا ابو عصمت نوح بن ابی مریم کے لئے

من انزلك عن عكرمة عن ابن عباس في فضائل القرآن سورة سورة فقال

کہہا نے میں تمکو یہ حدیثیں بروایت عکرمہ عن ابن عباس کے فضائل قرآن میں سورۃ سورۃ کر کہا اوس نے

رايت الناس قد اعرضوا عن القرآن واشتغلوا بفقہ ابی حنيفة

کہ دیکھا میں لوگوں کو کہ اعراض کیا قرآن شریف سے اور مشغول ہو گئی ساتھ فقہ امام ابو حنیفہ کے

مغازي بن اسحاق فوضعها حسب انتهم وابو عصمة نوح بن مكيار

مغازی بن اسحاق کے پس وضع کیا ان احادیث کو واسطی طلب اب کے تمام ہوا اور ابو عصمت سہمی بنوح کہا

اتباع التابعين فذلك من نوح لقرآن اهل القرن الثاني

معی تابعین سی ہی پس یہ ابو عصمت سہمی بنوح سی تقریر ہی باین طور کہ لوگ جو اہل قرون ثانی

والثالث والرابع كانوا مشغولين بفقہ ابی حنيفة رضي الله عنه

اور ثالث اور رابع کے ہیں وہ مشغول تھے ساتھ فقہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے



و مشغولیت ہم بفقہ ابو حنیفہ دوزخ میں بدل علی ان فقہ الامام

اور ظاہر کئی مشغول ہونا اور کما ساتھ فقہ ابو حنیفہ کے نہ ساتھ غیر کے ال ہی اسپر کہ فقہ امام ابو حنیفہ کے

کان عندہم فختاروا وقال یحیی بن معین القراءة عندی قراءة

ہی نزدیک کے مختار اور مقبول اور کہا یحیی بن معین نے کہ قرارت نزدیک میرے قرارت

حزرة والفقہ فقہ ابو حنیفہ وعلی هذا ادركت الناس انتہی یعنی

حمزہ کے اور فقہ فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اسی پر پایا میں لوگوں کو تمام ہوا یعنی

ان القراءة التي كانت فختاروا ومقبولا عندی قراءة حمزة والفقہ

قرارت جو مختار اور مقبول ہی نزدیک میری قرارت حمزہ کے ہے اور فقہ

الذی کان فختاروا ومقبولا عندی فقہ ابو حنیفہ وعلی هذا

جو مختار اور مقبول ہی نزدیک میرے فقہ ابو حنیفہ کے ہے اور اسے پر

ادركت الناس فذلك من هذا الامام یصریح بان الناس اهل

پایا میں لوگوں کو پس یہ اس امام جلیل الشان سے تقریم ہے یان طور کہ لوگ اہل

هذه القرون كانوا علی مذهب الامام محصل مما ذکر ان فقہ الامام

ان قرون کے تھے اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ کے پس جہل ہوا ماذکر سے کہ فقہ امام ابو حنیفہ

کان عند حمزہ القرون الثانی والثالث والرابع والخامس

ہی نزدیک حیزون یعنی قرن ثانی اور ثالث اور رابع اور خامس کے

فختاروا فلذا كانوا علی مذهبہ وفقہہ لکن المراد من الناس ناس اهل

مختار لہذا ہی وہ لوگ اولی مذہب اور فقہ پر لیکن مراد ناس سے ناس اہل

السنة والجماعة غیر المجتہدین ولا المجتہدین ولا اهل الاهواء و

سنت وجماعت میں جو غیر مجتہدین نہ مجتہد اور نہ اہل ہوا اور

البدعة وقال الشیخ فحل فی خاتمة مجمع البحار لو لم یکن لله سر فی

بدعت اور کہا شیخ محمد طاہر نے خاتمة مجمع البحار میں اگر نہ ہوتا اللہ کے لئے ستر الہی

بدعت اور کہا شیخ محمد طاہر نے خاتمة مجمع البحار میں اگر نہ ہوتا اللہ کے لئے ستر الہی



ابو حنیفہ رحمہ اللہ جامع شطر اہل الاسلام علی تقلیدہ انتہی وقال حبیب المشکوف فی سماء الجبال فلو

ابو حنیفہ میں تو نہ جمع کرتا نصف اہل اسلام کو او کی مذہب پر تمام ہوا اور کہا صاحب شکوہ نے اپنی کتاب سماء الرجال میں کہ اگر

لو کہنہ خسف فی ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جامع شطر اہل الاسلام علی تقلیدہ انتہی الشطر النصف وقال

نہو تا السککے سرکشیدہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میں تو نہ جمع کرتا نصف اہل اسلام کو او پر تقلید او کے کہ تمام ہوا اور لفظ شطر کا بیچ نصف ہے

الامام محمد بن اسماعیل بن الاثیر فی جامع الاصول فی فصول النون لو لم یکن للہ عن وجل

امام محمد الدین فی جو مشہور ہی ابن الاثیر کہ جامع الاصول میں فصول نون میں اگر نہ ہوتا اسد عزوجل کے لئے

فی ابو حنیفہ سرخفی ورضاء الہی جامع شطر اہل الاسلام علی تقلیدہ

ابو حنیفہ میں سرخفی اور رضاء الہی تو نہ جمع کرتا نصف اہل اسلام کو او کی تقلید پر

والعمل مذہبہ حتی قد عبد اللہ و دین بفقہہ ومذہبہ انتہی

اور عمل او کی مذہب پر حتی کہ معبود سو رہا ہی اور تقریر دین کا سو رہا ہے ساتھ او کی فقہ اور

وقال العلامة الشافعی فی رح المختار شرح الدر المختار قوله من زمته

اور کہا علامہ شافعی فی رد المختار شرح در المختار میں قول او سکا اس زمانہ سے

الی هذه الايام فالدولة العباسیة وان كان مذہبہم مذہبہم

ان ایام تک بس دولت عباسیہ اگرچہ تھا اونکا مذہب مذہب اپنی جدا

فالتر قضا تھا و مشایخ اسلامہا حنفیہ وکان مدة ملكهم خمسمائة

لیکن اکثر اہل قضا کے اور مشایخ اسلام کے حنفیہ تھے اور تھی مدت او کی سلطنت کے پانچ سو

سنة تقریباً والملوک السجوقیون وبعدهم الخوارزمیون وکان کلهم

برس تقریباً اور بادشاہان سجوقیون اور او کی بعد خوارزمیون یہ سب بادشاہ

حنفیین وقضاة مالکهم غالباً حنفیہ واما ملوک فانتاسلاطین

حنفیہ ہی اور قضاہ او کی سلطنت کے اکثر حنفیہ تھے اور بادشاہ ہماری زمانہ کے یعنی سلاطین

العثمان اید اللہ تعالی ولتم فمن تسعة الى یومنا هذا لاولون لقضا

العثمان کی ہمیشہ رکھی اللہ تعالی او کی سلطنت کو وہ تاریخ نو سو سی یکم آج تک ہمیں دیتی عہد قضا



وسائر المناصب الا للحنفية قاله بعض الفضلاء قوله اشتہار مذہبہ  
اور باقی مناصب مگر حنفیہ کو کہا یہ بعض فضلاء نے اور قول اسکا اشتہار مذہبہ  
ای فی عامۃ البلاد بل فی کثیر من الاقالیم والبلاد لا یعرف الا مذہبہ  
یعنی اکثر ملک میں بلکہ بہت ولایتوں میں نہیں معروف مگر اونکا مذہب

کبلاد الروم والهند والسند وما وراء النہر وسمی قندانتھی وقال  
جیسا کہ ملک روم کا اور ملک ہند کا اور ملک سند اور ملک ماوراء نہر اور سمرقند تمام ہوا اور کہا

القاری فی الرسالة المنسوبة الی امام الحرمین اما اتباع ابی حنیفة  
ملا علی قاری نے اپنی رسالہ میں جو مؤلف ہی جواب اس رسالہ کی جو منسوب ہی امام الحرمین کی ہے مگر امام اتباع ابی حنیفہ

قدیماف فی الازدیاد فی جمیع البلاد سیماب بلاد الروم وما وراء النہر  
کی ہمیشہ زیادہ میں سب ملکوں میں خاص کر ملک روم کا اور ملک ماوراء نہر کا

وولاية السند والهند واكثر اهل خراسان وعراق مع وجود کثیر  
اور ملک ولایت سند اور ہند کا اور اکثر اہل خراسان اور عراق کی باوجود بہت لوگوں کی

فی بلاد العرب بالاتفاق واطن انہم یكونون ثلثی المسلمین بل اکثر عند  
ملک عرب میں بالاتفاق اور گان میرا یہ ہی کہ اہل مذہب حنفی کی ہونگی دوثلث اہل اسلام کی بلکہ اکثر ہیں

المہند سین ویکفینا من السلاطین ابرہیم بن ادہم المتلمذ لامنا  
ہند سین کی اور کافی ہی حکمو سلاطین سی ابراہیم بن ادہم کہ وہ شاگرد ہی امام ابو حنیفہ

فی العلم والعمل واعراضہ عن الدنیا واقبالہ علی العقبی والحضو  
علم اور عمل میں اور اعراض کرنی میں دنیا سی اور متوجہ ہونی میں اور پر عقبی کی اور حاضر ہونی میں

مع المولی مع ان السلاطین فی کل زمان ومکان ثابتون علی مذہب  
ساتھ اسد کی باوجود یکہ سلاطین ہر زمانہ میں اور ہر مکان میں ثابت قدم رہیں ہیں اور پر مذہب

النعمان کسلاطین الروم حفظہم اللہ تعالیٰ من  
ابو حنیفہ کی جیسا کہ سلطان روم کی رکھی اونکو اسد تعالیٰ



الحوادث والدوران وسلاطین ما وراء النهر فی کل عصر و زمر و سلاطین

حوادث اور دوران زمانہ سی اور سلاطین ما وراء النهر کے ہر شہر اور ہر زمانہ میں اور بادشاہ  
الهند والسند فی البر والبحر لعل حکمتہ ذلک کان ابا حنیفۃ من ذریۃ  
ہند اور سکھ خواہ بڑی ہوں یا بھری شاید کہ حکمت اسکی یہی کہ ابو حنیفہ اولاد بادشاہ

کسے الملقب بنوشیروان حیثا عدل لا مام عن دنیا و اقبل علی

فارس کی ہی کہ ملقب بنوشیروان ہی جبکہ اعراض کیا امام فی دنیا سے اور متوجہ ہوا

العقبی جعل لہ تعالیٰ سلاطین الاسلام و سلاطین الانام من العلماء

عقبہ پر تو کئے اللہ تعالیٰ نے سلاطین اسلام کے اور ارکان لوگوں کے علماء

الاعلام تابعین لہ الی یوم القیام انتھ فہذہ النقول من العلماء

اعلام سی تابع اونکے یوم قیام تک تمام ہوا پس یہہ نقول علماء

المعتبرین دالۃ علی ان مذهب الامام ابی حنیفۃ کان متبوع خیر القرون

معتبرین سے دال ہی اسپر کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا تھا مختار اور متبوع خیر القرون کا

وکان اتباع ابی حنیفۃ اکثر من اتباع سائر المذاهب من اهل الاسلام

اور تھی اتباع ابی حنیفہ کے اکثر اتباع اور مذاہب اہل اسلام سے

حتی ان ثلثۃ المسلمین کا نوعی مذهب الامام والباقی علی سائر المذاهب

حتی کہ دولت اہل اسلام کے ہیں اور پر مذہب امام ابو حنیفہ کے اور ثلث باتھے اور باقی مذہب کے

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعایوم القیامۃ

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اکثر انبیاء کا ہوں از روی اتباع کی قیامت کے

رواہ مسلم ذکرہ فی مشکوۃ فی فضائل سید المرسلین وقال رسول

روایت کیا اسکو مسلم نے ذکر کیا اسکو مشکوۃ میں باب فضائل سید المرسلین میں اور کہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنة عشرين ومائة صف ثمانون منها

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت کے ایک سو بیس صفین ہیں اون میں سی اسی صفین



من هذه الامة واربعون من سائر الامم رواه الترمذي والدارقطني

اس امت کی سوئگی اور چالیس صفین باقی سب امتوں کی سوئگی روایت کیا اسکو ترمذی احمد دارقطنی  
البیہقی نے ذکر فی المشکوۃ فی اوصاف اهل الجنة فكان ثلثی اهل الجنة

بیہقی نے ذکر کیا اسکو مشکوۃ میں باب صفت اہل جنت میں پس سوئ دو ثلث اہل جنت کے

من هذه الامة والباقي من سائر الامم قال الامام النووي فی شرح مسلم

اس امت سے اور باقی تمام امتوں سے اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کے

فی آداب هذه الامة نصف اهل الجنة من كتاب الايمان وقد ثبت في الحديث

باب کون هذه الامة نصف اهل الجنة میں جو کتاب الايمان سے ہے کہ تحقیق ثابت سوا حدیث

الاحزان اهل الجنة عشرون ومائة صف هذه الامة منها ثمانون صفا

اور میں کہ اہل جنت کے ایک سو بیس صفین ہیں کہ یہ امت اون صفوں میں اسی صف ہے

فهذا دليل على انهم يكونون ثلثی اهل الجنة فاحذر النبي صلى الله عليه

پس یہ دلیل ہے اس پر کہ یہ امت دو ثلث اہل جنت کا ہی ہے خبر دی بنی اسد علیہ

وسلام ولا يحدث الشطر ثم تفضل الله تعالى بالزيادة انتم

وسلم نے اولاً ساتھ حدیث منظر کے پھر تفضیل دی اسد تعالیٰ نے بنی ہمارے کو ساتھ زیادہ سوئگی تمام

فالغرض من ذلك ان الله تعالى كما يفضل نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم

پس غرض ہماری ذکر کرنی ان احادیث سے ہے کہ اسد تعالیٰ نے حبیب کہ تفضیل دی ہے بنی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فجعله اكثر من الانبياء عليهم السلام فذلك فضل الله علينا

پس کیا اونکو اکثر انبیاء علیہم السلام کا از روی اتباع کے اسی طرح تفضیل دی امام ہماری ابو حنیفہ

رضي الله عنه فجعله اكثر من الائمة عليهم الرضوان تبعنا ليس الخلف

نفع اسد عنہ کو پس کیا اونکو اکثر ائمہ علیہم الرضوان کا از روی اتباع کے دیکھ اپنے سر

قال الشيخ محمد بن طاهر في مجمع البحار وغيره فلولم يكن الله تعالى

کہا شیخ محمد بن طاهر نے مجمع البحار میں اور غیر ان کے نے کہ اگر ہوتا اسد تعالیٰ کے سردار

فجعله اكثر من الانبياء عليهم السلام فذلك فضل الله علينا

پس کیا اونکو اکثر انبیاء علیہم السلام کا از روی اتباع کے دیکھ اپنے سر



ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما جمع شطراہل الاسلام علی تقلیدہ  
 ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تونہ جمع کرتا نصف اہل اسلام کو او کی مذہب پر

انتهی فلذلک السر الخفی لا یزال اتباعہ رضی اللہ عنہ فی الا زیادہ کما اخبر  
 تمام ہوا پس واسطی ہی سر خفی کی ہمیشہ ہیں اتباع ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ زیادہ جیسا کہ خبری

الامام العارف عبد الوہاب الشعرانی حیث قال فی المیزان الکبری ان  
 امام عارف باللہ عبد الوہاب شعرانی فی جبکہ کہا میزان کبری میں کہ

من ہب ابی حنیفہ اول المذاهب تدوینا و اخرها انقراضا کما قالہ بعض  
 مذہب ابو حنیفہ کا اول مذہب کا ہی از روی تدوین کی اور آخر او نکا ہی از روی انقراض کی جیسا کہ کہا بعض

اہل الکشف وقد اختارہ اللہ تعالیٰ اماما لدینہ و عبادہ ولم تزل اتباعہ  
 اہل کشف فی اور تحقیق اختیار کیا اس کو اللہ تعالیٰ امام اپنی دین کی لئی اور اپنی بندگی کی لئی اور ہمیشہ میں اتباع

فی اکثریاد فی کل عصر الی یوم القیمۃ انتھی وقال فی المیزان فی موضع  
 زیادہ ہونی میں ہر عصر میں دن قیامت تک تمام ہوا اور کہا میزان میں دوسری موضع

اخر بل هو امام عظیم الی انقراض المذاهب کما اخبر فی بعض  
 میں بلکہ وہ امام عظیم ہی اور متبوع ہی انقراض سب مذاہب تک جیسا کہ خبری مجھو بعض

اہل الکشف الصحیح و اتباعہ لن یزالوا فی الزیادۃ کما تقارب الزمان انتھی  
 اہل کشف صحیح کی فی اور اتباع او کی ہمیشہ زیادہ ہوتی رہیں گی چون چون قریب ہوتا جاوے گا زمانہ قیامت تمام

باب مدح الامام بکون من ہبہ اخر المذاهب انقراضا  
 باب ہی مدوح ہونی امام کا باینطور کہ مذہب او سب آخر المذہب ہی از روی انقطاع کی

بقول اہل الکشف قال العلامة الشامی فی شرح الدر المختار  
 سائتہ حکم اہل کشف کی کہا علامہ شامی فی شرح در المختار میں کہ

قال الامام الشعرانی قد تقدم ان اللہ تعالیٰ لما من علی بالاطلاع علی  
 کہا امام شعرانی فی کہ مقدم ہوا کہ اللہ تعالیٰ فی جبکہ احسان کیا مجھ پر سائتہ اطلاع کی



عین الشریعت رایت جمیع المذاهب کلاً متصلہ بہا و رایت مذاہب  
عین شریعت پر تو دیکھا مینی سب مذاہب کو متصل ساتھ شریعت کی اور دیکھی مینی مذاہب  
الاثنۃ الاربعۃ تجری جداولہا کلاً و رایت جمیع المذاهب التي اندرست  
ائمہ اربعہ کی کہ جاری ہیں نہرین اونکی اور دیکھا مینی سب اول مذاہب کو کہ پرانی ہو گئی ہتی

قد استعالت حجارة و رايت طول الاثمة جدولا امام اباحيفة و يليه  
کہ ہو گئی ہیں پتھر اور دیکھا مینی طول ائمہ کا از روی جدول کی امام ابو حنیفہ پھر قریب اونکی

الامام مالك و يليه الامام الشافعي و يليه الامام احمد و اقصرهم جدولا امام  
امام مالک پھر قریب اونکی امام شافعی پھر قریب اونکی امام احمد اور چھوٹا اونکا از روی ناملہ کی امام داؤد

وقد انقرض في القرن الخامس فاولت ذلك بطول العمل بنا هبهم وقصره  
کہ تحقیق منقطع ہو گیا قرن خامس میں پس تعبیر کیا مینی اس کشف کو ساتھ طول عمل کی اونکی مذاہب اور قصر عمل

فلما كان مذهب الامام ابى حنيفة اول المذاهب المدونة فكن ذلك يكون  
پس جیسا کہ تھا مذہب امام ابو حنیفہ کا اول مذاہب مدونہ کا اس طرح ہو گا

اخرها انقراضا و بذلك قال اهل الكشف انتهى ثم رايت بعيني تلك  
آخر اونکا از روی انقراض کی اور ساتھ اسکی قائل ہوئی ہیں اہل کشف تمام ہو ا پھر دیکھا مینی ساتھ دونوں نگہوں کی  
العبارة بعينها فيها فيتفرع على ذلك ان حكم عيسى عليه السلام والمهدي  
یہ عبارت بعینہا اوس میزان کبریٰ میں پس متفرع ہوا پھر یہ کہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کا اور حکم مہدی

عليه السلام يوافق حكم ابى حنيفة عليه الرضوان و بيانہ بوجه فالوجه  
علیہ السلام کا موافق پڑیگا ابو حنیفہ علیہ الرضوان کو اور بیان اسکا ساتھ چند وجوہ کی وجہ اول

الاول ان كل مجتهد قلبي يخطئ وقد يصيب عند الاثمة الاربعۃ بالكتاب  
پہلی کہ ہر مجتہد کہی مخطی ہوتا ہی اور کہی مصیب نزدیک ائمہ اربعہ کی بحکم کتاب اللہ

والسنة والا جماع والقياس والعقل كما سياتي فلما اختار الحنفية  
اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیاس اور عقل کی جیسا کہ قریب ہی آدیکایا اونکا پس جب کہ اختیار حنفیہ



المذہب الحنفی والمالکیۃ المذہب المالکی والشافعیۃ المذہب الشافعی والحنبلۃ

مذہب حنفی کو اور مالکیہ نے مذہب مالکی کو اور شافعیہ نے مذہب شافعی کو اور حنبلیہ نے

المذہب الحنبلیہ کان علی کل اهل مذہب ان یقول مذہبنا صواب یحتمل الخطا و

مذہب حنفیہ کو تو ہوگا اوپر ہر اہل مذہب کے یہ کہہ کہ مذہب ہمارا صواب ہے احتمال رکھتا ہے خطا کا

مذہب غیرنا خطا یحتمل الصواب فاذا کان الامر كذلك کان علی کل واحد ان

مذہب غیر کا خطا ہے احتمال رکھتا ہے صواب کا پس جبکہ ہوا امر اس طرح تو ہوا اوپر ہر واحد کے

یقول ان حکم المہدی وعیسیٰ علیہما السلام کان یوافق مذہب امامنا

کہی کہ تحقیق حکم مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کا ہوگا موافق مذہب امام ہمارے کے

والوجه الثانی ان اهل الکشف قالوا ان مذہب الامام ابی حنیفہ کما

اور وجہ ثانی یہ ہے کہ اہل کشف کہتی ہیں کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا جیسا کہ

کان اول مذہب المدونۃ كذلك اخرها انقراضا وقولهم ذلك

تھا اول مذہب مدونہ کا اسی طرح ہی آخر ان کا از روئے انقراض کے اور یہ قول ان کا

لا یتقدیم ما لم یوافق مذہبہا مذہبہ لانہ لو لم یکن مذہبہما موافق

ہئیں مستقیم جبکہ نہ موافق ہو مذہب ان دونوں کا مذہب ابو حنیفہ کو اس واسطی کہ اگر نہ ہو مذہب ان دونوں کا موافق

مذہبہ لکان مذہبہما اخر المذہب المدونۃ انقراضا کما مذہبہ والوجه

اولی مذہب کے تو البتہ ہوگا مذہب ان دونوں کا آخر مذہب مدونہ کا از روئے انقراض کے نہ مذہب ان دونوں کا

الثالث وهو الاقوی ان الامام ابی حنیفہ مصداق حدیث لو کان الدین

ثالث اور وہ اقویٰ ہی ہے کہ امام ابو حنیفہ مصداق حدیث لو کان الدین

عند الشریک الذی بہ رجل من ابناء فارس حتی تناوله کما مر فاذا کان

عند الشریک الذی بہ رجل من ابناء فارس حتی تناوله کما مر جبکہ ہوا

الامام مصداق ذلك الحدیث وجہ علیہ ان نقول ان مذہبہما موافق

امام مصداق اس حدیث کا تو واجب ہوا ہے یہ کہ کہیں ہم کہ مذہب ان دونوں کا موافق



مذہبہ والوجه الرابع ان الامام لما ثبت انه ارجح الائمة الاربعة

مذہب امام ابوحنیفہ کے ہے اور وجہ رابع یہ ہے کہ امام جبکہ ثابت ہوا کہ وہ ارجح الائمة ارابعہ کا ہے

بالوجه المذكورة من الاحادیث واقوال الائمة من خير القرون كما

ساتھ اون وجہ کے جو مذکور ہوئی ہیں احادیث سے اور اقوال ائمہ کے سے جو قرون سے ہیں جیسا کہ گذرا

وكان اجماع اهل السنة والجماعة على عدم العمل بالمخالف للائمة الاربعة

اور ثابت ہوا اجماع اہل سنت و جماعت کا اوپر منع اس عمل کی جو مخالف ہوا ائمہ اربعہ کو

كما سيأتى كان لابد ان يكون مذهبا عليهما السلام موافق مذهبه عليه

جیسا کہ غفر بآویکا تو ہوا ضرور کہ مذہب اون دونوں علیہما السلام کا موافق مذہب ابوحنیفہ علیہ

الرضوان ويؤيده ما قال شاه ولي الله الدهلوي في فيوض الحرمين

الرضوان کی اور مؤید اس دعوی کا قول شاہ ولی اللہ دہلوی کا ہے جو فیوض الحرمین میں لکھا ہے

عرفني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في المذهب الحنفية طريقة

کہ معلوم کروایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی مذہب

انيفة هي وفق الطرق بالسنة المعروفة التي جمعت ونصحت في زمان

عہد ہی کہ یہ مذہب موافق تر اور مذہب سنی کے ساتھ اس سنت معروفہ کے جو جمع کی گئی ہیں زمانہ

البخاري واصحابه فلذا قال الامام الرباني المحمد دلائل الثمانية في مكتوباته

بخاری اور اصحاب بخاری میں لہذا کہا امام ربانی محمد دلائل ثانی نے اپنی مکتوبات کے

من الجدل الثمانية مثل روح الله مثل امام اعظم كوفي استك بهرکت و درو

طہ ثانی میں کہ صفت روح اللہ کے صفت امام اعظم کوئی کے ہے کہ بہرکت و درو

تقوى ودولت متابع سنت درجہ علیا در اجتہاد واستنباط یافتہ

تقوی اور دولت متابعت سنت کے درجہ بلند اجتہاد اور استنباط مسائل میں پایا ہے

کہ دیگران در فہم او عاجز اند مگر امام شافعی کہ شہ از فقاہت او علیہ

کہ اور لوگ انکی فہم میں عاجز ہیں مگر امام شافعی کہ اونہوں فی بوقفاہت ابوحنیفہ علیہ



الرضوان ذریافت کہ گفت الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ

الرضوان کی پائٹی ہی کہ کہا کہ سب فقہاء عیال ابو حنیفہ کی ہیں فقہ میں

بواسطہ ہمیں مناسبت کہ بروح اللہ دارید تواند بود کہ انجہ حضرت

بواسطہ اسی مناسبت کی کہ ساتھ روح اللہ یعنی عیسی علیہ السلام کی رکبتی ہیں ہوکتا ہی کہ وہ جو حضرت

خواجہ محمد یار سا رحمۃ اللہ علیہ در فصول نوشتہ است کہ عیسی علیہ السلام

خواجہ محمد یار سا رحمۃ اللہ علیہ فی فصول میں لکھا ہی کہ عیسی علیہ السلام

بعد از نزول بمنہب امام ابو حنیفۃ عمل و حکم خواہد کرد بی شائبہ تکلف

بعد نزول کی ساتھ مذہب امام ابو حنیفہ کی عمل اور حکم کرینگی بی شائبہ تکلف

و تعصب کفۃ یلشود کہ نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ

اور تعصب کی کہا جاتا ہی کہ نورانیت مذہب حنفی کی بنظر کشفی بطور انتہی

دریائی عظیم سیناند و سائر مذہب برنگ جداول و حیاض نظری اید

دریائی عظیم کی نظر آتی ہی اور باقی مذاہب بطور نابینوں کی اور خوضوں کی نظر آتی ہیں تمام ہوا

و فی الدار المختار و جعل اللہ تعالیٰ الحکم لاصحابہ و اتباعہ من زمانہ

اور کہا در المختار میں کہ کیا اللہ تعالیٰ فی حکم کو اونکی اصحاب اور اتباع کی لئی اور زمانہ سے لیکر

الی ہذہ الا یام الی ان یحکم بمنہب عیسی علیہ السلام انتہی معناه

ان ایام تک یہاں تک کہ حکم کریگا موافق اونکی مذہب کی عیسی علیہ السلام تمام ہوا معنی اکی یہ ہیں

ان اجتہادہ و حکمہ کان یوافق مذہبہ کما صرح بہ الحلۃ قال الطحاوی

کہ اجتہاد اور حکم اونکا موافق پڑیگا اونکی مذہب کی جیسا کہ تصریح کی ہی علامہ حللی فی کہا طحاوی فی

قولہ یحکم بمنہب عیسی علیہ السلام انتہی لیس تہر ذلک الی ان یحکم قال الحلۃ المراد انہ یجتہد

قول اونکا حکم بذمہ یعنی ہمیشہ رہیگا یہہ امر یہاں تک کہ حکم کریگا وہ کہ علیہ السلام کہا حللی فی مراد یہہ ہی کہ وہ مذہب

یوافق اجتہادہ مذہبہ انتہی لان کان مقلدا لہ کافہم بعض الجہلۃ

اور موافق ہوگا اجتہاد اونکا مذہب ابو حنیفہ کو تمام ہوا نہ یہہ کہ ہوگا وہ مقلد ابو حنیفہ کا جیسا کہ سمجھا ہی بعض جہلانی

عینہ السلام جنہا در حکم



لأنه كان مجتهداً وتقلده حرام بالاجماع وقال القاسري في الرسالة المؤلفة  
 كيونكره مجتهداً ہی اور مقلد ہونا مقلد کا حرام ہی بالاجماع اور کہا قاسری فی رسالہ میں جو مؤلف ہی  
 فی جواب الرسالة المنسوبة الى امام الحرمين ويكفيتماس السلاطين  
 پنج جواب اس رسالہ کی جو منسوب ہی طرف امام الحرمین کی اور کافی ہی کہو سلاطین سی

ابراهيم بن ادھم المتلمذ لامامنا في العلم والعمل واعراضه من الدنيا  
 ابراهيم بن ادھم کہ شاگرد ہی امام ابو حنیفہ کا علم اور عمل میں اور اعراض کرنی میں دنیا سی  
 واقباله على العقبي والحضور مع المولى مع ان السلاطين في كل زمان  
 اور متوجہ ہونی عقبی پر اور حضور میں ساتھ مولیٰ کی باوجودیکہ سلاطین ہر زمانہ میں

ومكان ثابتون على مذهب النعمان كسلاطين الروم حفظهم الله عن  
 اور ہر مکان میں تہی وہ اوپر مذہب امام ابو حنیفہ کی چنانکہ سلاطین روم نگاہ رکھی اونکو اسہ

الحادث والدوران وسلاطين ما وراء النهر في كل عصر ودر سلاطين  
 حوادث اور دوران زمانہ کی سی اور سلاطین ماوراء النہر کی ہر وقت اور ہر زمانہ میں اور سلاطین

الهند والسند في البر والبحر ولعل حكمة ذلك ان ابا حنيفة من ذرية كسرى  
 ہند اور سند کی خواہ بری ہوں یا بحری شاید کہ حکمت اسی یہم ہی کہ امام ابو حنیفہ اولاد بادشاہ فارس کی تھی

الملقب بنوشيروان حيث عدل الامام عن الدنيا واقبل على العقبي جعل  
 ہی کہ ملقب بنوشیروان ہی جبکہ اعراض کیا امام فی دنیا سی اور متوجہ ہوا عقبی پر تو کیا

الله سلاطين الاسلام واساطين الانام من العلماء الاعلام  
 اس فی سلاطین اسلام اور ارکان انام کی جو علماء اعلام سی ہیں

تابعين له الى يوم القيام حتى روى ان المهدي عليه السلام  
 تابعین راوکی یوم قیام تک حتی کہ روایت کی گئی کہ مہدی علیہ السلام

يحكم على وفق مذهب النعمان لما روى الحسن بن سليمان في تفسيره حدثنا لا تقوم الساعة  
 حکم کریگا مگر موافق مذہب ابو حنیفہ اسے کی روایت کی ہی حسن بن سلیمان فی تفسیر حدیث لا تقوم الساعة



حتی یظهر العلم وهو علم ابی حنیفة انتہ باب صدہ الامام

حتی یظهر العلم میں کہ وہ علم امام ابو حنیفہ کا ہے تمام ہوا باب ہی مدوح ہونی امام کا

بکونہ اعبد الناس بائفاق علماء اهل الكوفة

بائین طور کہ وہ اعبد الناس ہی بائفاق علماء اہل کوفہ کے

قال الامام النوفی فی التہذیب عن سفیان بن عیینة قال ما قدم مک

کہا امام نووی فی التہذیب میں کہ مروی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ ہمیں آیا مکہ میں

فی وقتنا رجل اکثر صلوة من ابی حنیفة وعن یحیی بن ایوب الراشد

ہماری زمانہ میں کوئی شخص کہ اکثر نمازوں کی صلوة کے امام ابو حنیفہ سے اور مروی ہے یحیی بن ایوب الراشد

قال کان ابو حنیفة لا ینام اللیل وعن ابی عاصم النبیل قال ابو حنیفة

کہا اونی کہ تھا ابو حنیفہ کہ ہمیں سوتا تہرات پہر اور مروی ہے ابو عاصم النبیل سے کہ ابو حنیفہ

سستی وتدل اکثر صلوته وعن ابی یوسف قال بیانا انا امشی مع

نام رکھا گیا بیچ واسطی کثرت صلوت کے اور مروی ہے ابو یوسف کہ اوس وقت کہ چلا جاتا تھا میں سستی

ابن حنیفة سمع رجلا یقول لرجل هذا ابو حنیفة لا ینام اللیل

ابو حنیفہ کے سنا ابو حنیفہ کہ ایک شخص کو کہہتا ہے ایک شخص سے کہ ہم ہی ابو حنیفہ کہ ہمیں سوتا تہرات کو

فقال ابو حنیفة واللہ لا حدث بمالا فجله فکان یحیی اللیل

پس کہا ابو حنیفہ نے قسم ہی اللہ حدیث کی تجاہی مجھے جو میں ہمیں کرتا او کو پہر تھا وہ زندہ رکھنی

صلوة وعن اسد بن عمرو قال کان ابو حنیفة صلی صلوة الفجر

اور مروی صلوة کی اور مروی ہے اسد بن عمرو کہ ابو حنیفہ نے پہرے نماز فجر کے

بوضو العشاء اربعین سنة فکان عامة اللیل یقر القرآن فیکف

ساتھ وضو نماز عشاء کے چالیس برس تک اور تھا وہ کہ اکثر رات میں پڑھتا قرآن کو ایک رکعت میں

وانه ختم القرآن فی الموضع الذی توفی فیہ سبعة الا و عن الحسن

اور اونی ختم کیا قرآن شریف کو اوس موضع میں کہ فوت ہوا اوس میں سات ہزار بار اور مروی ہے حسن



بن عثارة انه غسل با حنيفة حين توفي وقال غفر الله لك لم تقطر

بن عثارة سی کہ اوسنی غسل دیا ابو حنیفہ کو جبکہ فوت ہوا اور کہا اوسنے کہ بخش کرے تجھ کو اللہ مہربان  
مذللین سنتہ ولحم تو سد عینک باللیل مذاربعین سنتہ انتہی

نہیں برس اور بہنیں آرام پکڑا انکہ تیری فی رات میں جاہیں برس تمام ہوا

فقد علم من ذلك ما وقع في الخطاوى من سبعين الف مرة فهو من

سب معلوم اس روایت میں کہ جو واقع ہوا خطاوی میں لفظ سبعین الف مرۃ کا وہ

تغیر السابغ قطعاً بل كان اصل عبارته هكذا سبعة الا فمرة

تغیر کا تب کے سے ہے یقیناً بلکہ ہی اصل عبارت اس کی اس طرح سات ہزار بار سے

وقال في القلايد قال سفيان بن عيينة ما قدم مكة في وقتنا رجل اكثر

اور کہا قلاید میں کہ کہا سفيان بن عیینہ نے کہ ہمیں آپاکہ کو ہماری قمت میں کوئی شخص کہ اکثر

صلوة منه وقال زفر كان رضي الله تعالى عنه يحج اللیل كلہ برکعة

ازروی صلوۃ کے اوس سے اور کہا زفر نے کہ تھا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زائدہ رکعتی والا تمام رات کو

يقرا القرآن وقال عبد الله بن المبارك اربعة من الائمة ختم القرآن

پڑھتا تھا تمام قرآن کو اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے چار ائمہ نے ختم کیا قرآن کو

في ركعة واحدة عثمان بن عفان وتميم الداري وسعيد بن جبیر

ایک رکعت میں عثمان بن عفان اور تمیم الداری اور سعید بن جبیر

وابو حنيفة واصله ابو حنيفة صلو الفجر بوضوء العشاء اربعین

اور ابو حنیفہ اور پڑھی ابو حنیفہ نے نماز فجر کے ساتھ وضو رخص کے جاہیں

سنتہ وكان يحج عامة اللیل يقرأ القرآن في ركعة وروى انه ختم

برس اور تھا زائدہ رکعتی والا اکثر اوقات کو پڑھتا تھا تمام قرآن کو ایک رکعت میں اور مروی ہے کہ ختم کیا

القرآن في لموضع الذی توفي فيه سبعة الاف وكان يحج اللیل کلہ

قرآن شریف کو اوس موضع میں کہ فوت ہوئی اوس میں سات ہزار بار اور تھا ابو حنیفہ زائدہ رکعتی تمام رات



صلوة و دعاء و تضرعا و كان یختم القرآن فی غیر رمضان كل یوم و لیلة مرة  
 طاریسی اور دعاسی اور تضرع اور زاریسی اور تنہا ختم کرتا قرآن شریف کو سو، رمضان کی ہر دن رات میں ایک دفعہ  
 واحدة و فی رمضان یختم كل یوم مرتین مرة باللیل و مرة بالنهار انتهى  
 اور رمضان میں دو ختم ہر دن میں ایک دفعہ رات میں اور ایک دفعہ دن میں تمام ہوا

وقال الطحاوی فی شرح الدر المختار قال السیوطی فی تبیض الصحیفة  
 اور کہا طحاوی فی شرح در المختار میں کہ کہا سیوطی فی تبیض الصحیفة میں

روی الخطیب عن حفص بن عبد الرحمن قال سمعت مسعرا بن کدام  
 کہ روایت کی ہی خطیب فی حفص بن عبد الرحمن ہی کہ سنا میں مسعرا بن کدام کو

یقول دخلت ذات لیلة المسجد فرأیت رجلا یصلی فاستخلیت قرائه  
 کہتی ہوئی کہ داخل ہوا میں ایک رات مسجد کو دیکھا ایک آدمی پڑھتا ہوا نماز اچھی لگی مجھ کو قرات اوسکی

فقرأ سبعا فقلت یرکم ثم قرأ الثلث فقلت یرکم ثم قرأ النصف فلم یرکم  
 پس پڑھیں اوسنی سات سورتیں اول قرآن کی کہا میں کہ سب کو ع کر گیا پھر پڑھا اوسنی ثلث قرآن کہا میں کہ کو ع کر گیا

یقرأ القرآن حتی ختمه کله فی رکعة قطرت فاذا هو ابو حنیفة وروی  
 پڑھتا ہوا قرآن کو حتی کہ تمام کیا قرآن شریف کو ایک رکعت میں پس دیکھا میں تو وہ ابو حنیفہ ہی اور روایت کی

الخطیب عن خارجة بن خازجة بن مصعب قال ختم القرآن فی  
 خطیب فی خارجہ بن خازجہ بن مصعب ہی کہ کہا ختم کیا قرآن کو

رکعة اربعة من الائمة و عدمهم اباحنیفة وروی الخطیب عن  
 ایک رکعت میں چار ائمہ سی اور شمار کیا انہیں سی ابو حنیفہ کو اور روایت کی خطیب فی

یحیی بن نصر قال کا ابو حنیفة رما ختم فی شهر رمضان ستین ختمه وروی  
 یحیی بن نصر ہی کہ ہی ابو حنیفہ بسا اوقات ختم کرتا ہوا ماہ رمضان میں ساٹھ ختم اور روایت کی

الخطیب عن حماد بن یوسف قال سمعت اسد بن عمرو یقول صلی  
 خطیب فی حماد بن یوسف ہی کہ کہا سنا میں اسد بن عمرو کو کہتی ہوئی کہ نماز پڑھی



ابو حنیفہ صلوٰۃ الفجر بوضوء العشاء اربعین سنۃ وکان عامۃ اللیل  
 ابو حنیفہ فی نماز فجر کی ساتھ وضوء عشا کی چالیس برس اور تہی وہ اکثر رات میں  
 یقرأ جمیع القرآن فی رکعة واحدة وروی الخطیب عن حماد بن ابی حنیفہ  
 پڑھتی سارا قرآن کو ایک رکعت میں اور روایت کی خطیب فی حماد بن ابو حنیفہ سی

قال لما مات ابی سالتنا الحسن بن عمارۃ ان یتولی غسلہ ففعل فلما  
 کہہا جب فوت ہوا باپ میرا کہا میں حسن بن عمارہ کو کہہ والی ہو غسل ابو حنیفہ کا پس کیا پس جبکہ  
 غسلہ قال یرحمک اللہ ویغفر لک لم تظفر من ثلاثین سنۃ ولم تنو  
 غسل دی چکا تو کہا رحمت کری انسا اور بخشش کری کہ نہیں چھوڑا تھی روزہ تیس برس سی اور نہیں آرام پکڑا  
 عینیک باللیل من اربعین سنۃ وروی الخطیب عن ابی یوسف قال  
 آنکھوں تیری فی رات کو چالیس برس سی اور روایت کی خطیب فی ابو یوسف سی کہا

بینما انا امشی مع ابی حنیفۃ اذ سمعت رجلا یقول لرجل هذا ابو حنیفۃ  
 کہہا دو وقت چلا جاتا تھا میں ساتھ ابو حنیفہ کی ناگاہ سنا میں ایک شخص کو کہہا ہی ایک شخص کو کہہ ابو حنیفہ ہی  
 لا ینام اللیل فقال ابو حنیفۃ واللہ لا یتحدث علی عالم افعل وکان  
 کہہا نہیں سوتا رات کو کہا ابو حنیفہ فی قسم اللہ کی نہ بات باندھی جائی مجھ پر جو میں نہیں کرتا اور تہی  
 فی اللیل عادۃ صلوٰۃ ودعاء وتضرعا انتہی کلام الطحاوی  
 رات میں عادت اونکی نماز اور دعا اور تضرع زاری کی تمام ہوا کلام لوطاوی کا

وقال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فی صدر احیاء  
 اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فی صدر احیاء

المعلوم المتداول بین اہل السنۃ والجماعۃ  
 العلوم میں کہ متداول ہی درمیان اہل سنت و جماعت کی

مشہور بین المشرق والمغرب والفقہاء الدین من علماء الفقہ  
 اور مشہور ہی درمیان مشرق اور مغرب کی پس فقہاء جو کہ ضامن فقہ کی ہیں



وقادة الخلق اعنى الذين كثرت باعهم في المذاهب خمسة الشافعي ومالك  
 اوريشواي خلق کی ہیں یعنی وہ لوگ بہت ہیں مقلد انکی مذاہب میں پانچ ہیں امام شافعی اور امام مالک  
 واحمد بن حنبل ابو حنیفہ سفیان الثوری رحمہ اللہ تعالیٰ وکلو احد منهم کان  
 اور امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالیٰ اور ہر واحد انکا ہوتا  
 عابد وزاہد وعالم معلوم الاحق وفقہا فی مصالک الخلق فی الدنیا  
 عابد اور زاہد اور عالم ساتھ علوم آخرت کے اور فقیہ مصالک خلق اللہ کے دنیا میں  
 ویرید بفقہہ **ابن الامام الشافعی** حج الى ان قال واما ابو حنیفہ فقد  
 ارادہ کر نیوالے ساتھ فقہ کے وجہ اسکا اما امام شافعی بیان کرتے کہ ابوا ابو حنیفہ ہیں تھا  
 ايضا عابدا زاهدا عارفا بالله خائفا منه **مرید** وجه الله تعالى  
 وہ بھی عابد زاہد عارف باللہ خائف من اللہ مرید وجہ اللہ تعالیٰ  
 فاما كونه عابدا فيعرف بما روى عن ابن المبارك انه كان له صوفة  
 ایسر سوتا اوسکاء پس معروف ہی ساتھ روایت عبد بن مبارک کے کہ تھا وہ صاحب صوفی  
 وكثرة صلوة وروی حماد بن ابی سلیمان انه كان يجي الليل كله و  
 اور كثرة الصلوة کا اور روایت کی حماد بن سلیمان نے کہ تھا وہ کہ زندہ رکھتا تھا تمام رات کو اور  
 انه كان يجي نصف الليل فمريوما فاشارة اليه انسان وهو عشي فقال  
 کہ تھا وہ زندہ رکھتا تھا نصف رات کو پس ایک دن ابو حنیفہ سنا کہ اسکی طرف ایک انسان اشارہ کیا جاتا تھا  
 لآخر هذا الذي يجي الليل كله فلم يزل بعد ذلك يجي الليل كله وقال  
 دو گھر شخص کو کہ یہ شخص ہی کہ زندہ رکھتا ہے تمام رات کو پس عینہ **ابو حنیفہ** بعد اسنی کی زندہ رکھتا تھا  
 انا استحي من الله سبحانه ان اوصف عا ليس في من عبادته اني  
 کہ میں شرم کرتا ہوں اللہ سبحانہ سے کہ مدح کیا جاؤں ساتھ اس خیر کے کہ نہ چھپیں عبادت اسکی علم  
 وقال عبد الله بن المبارك **شعر** لقد لان البلاد ومن عليها  
 اور کہی عبد اللہ بن مبارک نے یہ چند اشعار  
 البتة من کیا زمین اور اہل زمین کو



امام المسلمین ابو حنیفہ + بالحکم و آثار وفقہ + کایات الزبور

امام اہل ہمام کی فی کہ نام اوسکا ابو حنیفہ ہی ساتھ مسائل کی اور احادیث کی اور فقہ کے تفصیل اور اور سب سے

علی حنیفہ + فما فی المشرقین لہ نظیر + ولا فی المغربین ولا بکوفہ

صحیفہ ہنن کوئی شخص مشرقین میں اوسکی مثل اور نہ مغربین میں اور نہ کوفہ میں

بیت مشہر السہر الیالی + وصام نہارہ للہ خیفہ + انتہ ذکرہ

رات گذارتا ہی نہایت کوشش می جاگنی راتوں میں اور صائم الدہر اسکی لئی پوسیدہ تمام ہوا گذر گیا

فی الدر المختار وغیرہ وقال الامام عبد الوہاب لشعرائی فی المیزان

در المختار وغیرہ میں اور کہا امام عبد الوہاب شعرائی فی دونو میزان میں

وقدر وی الامام ابو جعفر الشیبانی رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن المہدی

کہ روایت کی امام ابو جعفر شیبانی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن مبارک

رضی اللہ عنہ قال دخلت الکوفہ فالت علماء فقلت من اعلم الناس

رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوا میں شہر کوفہ میں تو دریافت کیا میں علماء کوفہ میں اور کہا میں کہ

فہذہ البلد فقالوا کلہم ابو حنیفہ فقلت لهم من اروع الناس فہذہ

اس شہر میں کہا سب ابو حنیفہ یہ کہا میں کہ کون ہی اور عرا الناس اس

البلد فقالوا کلہم ابو حنیفہ فقلت لهم من اعبد الناس فہذہ البلد

شہر میں کہا سب ابو حنیفہ یہ کہا میں کہ کون ہیں اعبد الناس اس شہر میں

فقالوا کلہم ابو حنیفہ فما سالتہ عن صفۃ من الصفات الحسنۃ

کہا سب ابو حنیفہ حال یہی کہ ہنن دریافت کرتا تھا میں اونی کسی صفت سے صفات حسنہ

المحمودۃ الا وقالوا کلہم ہی فی الامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

محمودہ مگر کہتے تھے وہ سب کہ یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میں ہیں تمام ہوا

فاعلم ان الدلیل الجلی والسند القوی فی ذلک الباب قول اہل الکوفہ

جان لی تو کہ دلیل جلی اور سند قوی اس باب میں قول اہل کوفہ کا ہے



لأنه من المعلومات البديهية والأمثال المشهورة أن صاحب البيت

اسلمی کہ معلومات بدیہہ سی اور امثال مشہورہ سی ہی کہ صاحب خانہ واقف تر ہوتا ہی

ادری بما فیہ من غیرہ فاهل الکوفۃ متفقون علی کونہ اعبد الناس

ساتھ اوچیز کی جو او سمین ہو ہی غیرون سی پس اہل کوفہ کی متفق ہیں اسپر کہ ابو حنیفہ اعبد الناس

واور علمہم واعلمہم وقال الشامی فی المختار شرح الدر المختار

اور اورع او نکا اور اعلم او نکا اور کہا شامی فی رد المختار شرح در المختار میں

تحت اشعار عبد الله بن المبارك قال الحافظ الذهبي قد تواتر قيامه

تحت شعرون عبد الله بن مبارك کی کہ کہا حافظ ذہبی فی کہ متواتر ہوا قیام ابو حنیفہ کا

بالليل وفجده وتعبده ومن ثم سمي وتدا لكثرة قيامه بالليل بل

رات میں اور متواتر ہوا تہجد اور تعبد او سکا او ہی واسطی نام رکھا گیا میخ واسطی کثرت قیام کی رات میں بلکہ

احياءه بقراءة القرآن في ركعة ثلثين سنة اتمى فقد خبر الحافظ

رؤدہ او سکا ساتھ قرات قرآن کی ایک رکعت میں تیس برس تمام ہوا پس خبر دی حافظ

الذهبي الذي هو احدث اركان اهل الحديث بتواتر ذلك فكان ما ذكر اهل

ذہبی فی نبوہ ایک رکن ارکان اہل حدیث کا ہی ساتھ متواتر امور مذکورہ کی پس ہوا جو ذکر کیا اہل

المناقب تفاصيل ذلك ومع ذلك نقلها فحول العلماء كالنور والسيوطي

مناقب فی تفصیل ان امور کی جو ذکر کیا حافظ ذہبی فی مع ذلك نقل ان امور مذکورہ کو علماء اعلام فی جیسا کہ مذکور

والمكي وغيرهم راصع ان معظم ما ساراه الخطيب الذي هو احدث الحديث بالاسناد

اور ابن حجر مکی وغیرہم راضی اسے عنہم فی باوجود اکی کہ اکثر ان امور مذکورہ کا روایت کیا او سکو خطیب فی جوہہ ایک امام میں

المقبولة مع انه متعصب عليه فكانت كالعروة الوثقى لا انفصام لها

مقبولہ کی باوجودیکہ وہ متعصب ہی ابو حنیفہ پر ہیں ہو ہی یہ امور مناقب ابو حنیفہ کی مثل کثرت مضبوطی کہ نہیں ہی ٹوٹا کہ

فالحاصل ان مناقب الامام اكثر من ان تعد وابعده

حاصل کلام کا یہ ہی کہ مناقب امام ابو حنیفہ کی اکثر ہیں شمار کرنی کا اور بعینہ میں

کہ حنفیہ مذکورہ امور

ان امور حدیث کی سی ساتھ ساتھ



من ان تحت قال في القلائد قال يزيد بن هارون كتبت على الفقيه و  
 محدود ہونی سی کہا قلائد میں کہ کہا یزید بن ہارون فی کہ پڑا مبینی ہزار استاد سی اور

حملت عنهم العلم فما رأيت والله احدا اشد ورعا من ابی حنيفة ولا  
 ادہایا اونی علم کو نہیں دیکھا مبینی قسم اللہ کی کسیکو کہ اشد ہو تقویٰ میں ابو حنیفہ سی اور نہ کسی شخص کو

احفظ لسانه ولا في عظم عقله ويكفي في ذلك قول علي بن عاصم  
 کہ احفظ ہوا اپنی لسان کا اور نہ کسی شخص کو کہ بڑا ہوا اپنی عقل میں اور کفایت کرتا ہی اس دعویٰ میں قول علی بن عاصم کا

ورن عقله بعقل نصف اهل الارض لرجح عقله على عقلم ممدح المشائخ  
 توی جاوی عقل ابو حنیفہ کی ساتھ عقل نصف اہل ارض کی تو البتہ غالب ہوگی عقل ابو حنیفہ کی اور نہ عقل پر مدح کی مشائخ کی

لصبا العلم والفقه والورع والامانة اكثر من ان يحصى اظهر من ان يخفى  
 ابو حنیفہ کی ساتھ علم اور فقہ اور تقویٰ اور امانت کی اکثر اس سی کہ شمار میں آوی اور ظاہر تر اس سی کہ پوشیدہ ہو

انتهى وقال الشعراني في الميزان الصغير ومناقب الامام اكثر من ان تحصر  
 تمام ہوا اور کہا شعرانی فی میزان صغریٰ میں کہ مناقب امام ابو حنیفہ کی اکثر ہیں اس سی کہ شمار کی جاویں

انتهى وقال في الدر المختار ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها  
 تمام ہوا اور کہا در مختار میں کہ مناقب امام ابو حنیفہ کی اکثر ہیں اس سی کہ شمار کی جاویں اور تصنیف کی ہی مناقب میں

سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين وسماه الانتصار لامام  
 سبط ابن جوزی کی دو جلدیں بڑی بڑی اور نام رکھا اونکا الانتصار لامام ائمہ

الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك انتهى ومن صنف في مناقب الامام  
 الامصار اور تصنیف کی غیر اونکی فی اکثر تصنیف سبط ابن جوزی کی تمام ہوا اور بعض ان شخصوں کی تصنیف کیا اور

ابی حنيفة رضي الله عنه الامام الطحاوي وشمس الاشعة  
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میں امام طحاوی ہی اور شمس ائمہ

الكردي والمحافظ الذهبي والمحافظ جلال الدين  
 کردری اور حافظ ذہبی اور حافظ جلال الدین



رکوع اور سجدہ کو بعض احیان میں تیرا راحت سے کہیں کیلئے مایہ ناز ہے



بعض الطاعین وهو مصنف لمعیان کل واحد من هذه الامور الخمسة

بعض طاعین نے کہ وہ مصنف معیار ہے کہ ہر واحد ان امور خمسہ کو رہ کا بدعت لکونہا خلاف السنۃ لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزد

بدعت ہی کیونکہ وہ خلاف سنت ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہنیں زیادہ کیا

قیام علی ثلث اللیل لم یجوز ختم القرآن قبل سبعة ايام ومنع

قیام اپنی کو ثلث لیل سے اور بہنیں نہ رکھتے ختم قرآن کو پہلی سات دن کے اور منع کرتے تھے

عن صیام الدهر هذا حاصل ترجمۃ عبارتہ المنقولۃ فیما قبل

سیام دہر سے یہ ہے محل ترجمہ اس کے عبارت کا جو منقول ہی ماقبل میں

فلجواب الزهد فی العبادة هكذا جائز لورود النص صریح لقطعیتہ و

بہن حلال یہ ہے کہ یہ زہد عبادت میں اس طرح کا جائز ہے واسطے ورود النص صریح قطعیتہ اور

الاحادیث النبویۃ المویۃ بذهب السلف والخلف اما الاول وهو

احادیث نبویہ کے کہ وہ ہیں ساتھ مذہب سلف اور خلف کے اما اول کہ وہ

احیاء عاقۃ اللیل لما قال الله تعالى تحالیل لا قلیلا نصفه وانقص

زندہ کرنا عامہ رات کہ وہ جائز ہے اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ قایم سو رات میں سو اقلیل کے بغیر

منہ قلیلا و زد علیہ وقال الله تعالى ان ربک یعلم انک تقوم ادنی

اس ہی تھوڑا سا یا زیادہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تجھ ہی رب پر جانتا کہ تو قایم سو کا قریب

ثلث اللیل ونصفه وثلثه وطاقفة من الذین معک وقال الله تعالیٰ ان

و ثلث رات اور نصف رات اور ثلث رات کے اور قایم سو کا اکیڑھ سو سا تہ تیرے ہیں اور کہا اللہ تعالیٰ کہ

الملتقین فی جنات عیون اخذین ما اناھم ربهم انھم كانوا قبل

ستھی لوگ جنات میں اور عیون میں دران حال کہ نبی والی ہو گئی اور خبر کو کہ وہی ذکر اور اب نئے تھے

ذلك محسنین كانوا قلیلا من اللیل ما یجوعون ویالاسیاء ہم استغفرون

اے محسنین کہ تھی وہ تھوڑے ہی رات جاگتی اور اکثر رات عبادت کرتے اور سبح کو وہ استغفار کرتے



فالأية الأولى تدل على فرضية قيام الليل والتحذير بين عامة الليل والأ

پس آیت پہلی دال ہے اوپر فرض ہونی قیام لیل کی اور اوپر اختیار کی درمیان اکثر لیل کی اور اقل کی

لكن فرضية ذلك صار منسوخاً بحديث سعد بن هشام عن عائشة قالت

لیکن فرضیت اس قیام کی منسوخ ہوئی ساتھ حدیث سعد بن ہشام کی جو مروی ہے حضرت عائشہؓ کہہ رہی تھیں

عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت الست تقرأ يا أيها المزمع

قیام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہؓ فی کیا نہیں پڑا توئی یا ایہا المزمع

قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض قيام الليل في اول هذه السورة فقام

کہا میں نے بڑا ہوا ہوں کہا حضرت عائشہؓ فی کہ اللہ عزوجل نے فرض کیا قیام لیل اس سورت میں

النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه حوله وامسك الله خاتمها اثني عشر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی اصحاب ایک برس اور رک رکھا اللہ فی اوسکی خاتمہ کو برس پہنچا

في السماء حتى انزل الله في آخر هذه السورة التحفيف فصار قيام الليل

آسمان میں یہاں تک کہ اوتارا اللہ تعالیٰ فی آخر اس سورۃ میں تخفیف کو پس ہو گیا قیام لیل

بعد فرضه رواه مسلم في صحيحه وغيره من المحدثين ويزاد النساء بعد

بعد فرض ہونی کی روایت کیا مسلم فی اپنی صحیح ہی اور اورون فی اہل حدیث سی اور زیادہ کیا نسائی فی بعد

قولها حولا حتى انتفخت اقدامهم وقال الامام النووي في شرح مسلم

اسکی قول جو حوالہ ہی لفظا حتی انتفخت اقدامہم اور کہا الامام نووی فی شرح مسلم میں

في باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل قولها فصار

باب صلوۃ اللیل وعدہ رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل میں کہ اوسکا قول فصار

قيام الليل تطوعاً هذا ظاهره انه صار تطوعاً في حق رسول الله صلى الله

قیام اللیل تطوعاً ظاہر اسکا یہ ہے کہ ہو گیا وہ قیام مذکور تطوع حق رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم والامة فاما الامة فهو تطوع في حقهم بالاجماع انتهى

علیہ وسلم اور امت ہر دو نہیں اما امت پس وہ تطوع ہی انکی حق میں بالاجماع



والایة الثانية نص صریح فی الاخبار عن قیامہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آیت دوسری نص صریح ہی خبر دینی میں قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی

ومن معہ من المؤمنین بثلاث لیل والکثرہ حیث قال ان ربک یعلم

اور جو اونکی ساتھ ہیں مؤمنین سی ساتھ ثلاث لیل کی اور اکثر لیل کی جبکہ فرمایا کہ رب تیرا جانتا ہی

انک تقوم ادنی من ثلاثی لیل ونصفہ وثلاثہ وطائفة من الذین معک

کہ تو قائم ہوگا قریب دو ثلاث لیل کی اور نصف لیل کی اور ثلاث لیل کی اور قائم ہوگا وہ طائفة جو ساتھ تیری ہی

والایة الثالثة صریح فی مدح من قام یصلی عامة اللیل والکثرہ وقا فی

اور آیت تیسری صریح ہی مدح اور تعریف اوس شخص کی جو قائم ہو کر پڑھ ہی نماز عامہ رات یعنی اکثر اوسکا اور کہا

تفسیر الجلالین کا نواقلید من اللیل ما یجمعون ای ینامون فی من یسیر

تفسیر جلالین میں کہ تہی وہ قلیل رات میں سوتی یعنی سوتی تہی وہ رات کو زمانہ قلیل

من اللیل ویصلون اکثرہ انتهى وقال فی الکمالین علی الجلالین قولہ

اور نماز پڑھتی تہی اکثر رات تمام ہوا اور کہا کمالین میں جو جلالین پر ہی قول اوسکا

ینامون روی ابن ابی شیبہ عن مجاہد لا ینامون اللیل کلہ وعن ابن عباس

ینامون روایت کی ابن ابی شیبہ فی مجاہد سی کہ وہ نہیں سوتی تہی تمام رات اور مروی ہی ابن عباس

والس نحوہ انتهى وقال فی تفسیر روح البیان المجموع النوم باللیل دون

اور انس سی مثل روایت مجاہد کی تمام ہوا اور کہا تفسیر روح البیان میں کہ معنی مجموع کی ہیں سونارت کا نہ

النہار وطائفة لتاکید معنی التقلیل وقلیل لا ظرف ویجمعون خبر

دن کا اور ما زائدہ سی واسطی تاکید معنی تقلیل کی اور لفظ قلیل کا ظرف ہی اور یجمعون خبر

کا نوا ای کا نوا یجمعون فی طائفة قلیلة من اللیل اوصفة مصدر

کا نوا کی ہی یعنی تہی کہ وہ سوتی تہی طائفة قلیل رات کی میں یا لفظ قلیل کا صفة مصدر

محذوف ای کا نوا یجمعون مجموعاً قلیلاً من اوقات اللیل یعنی ینکرون

محذوف کی ہی یعنی تہی وہ کہ سوتی تہی سونا قلیل کس وقت اوقات رات کی سی یعنی ذکر کرتی تہی



و یصلون اکثر اللیل یتامون اقله ومن الحسن کانوا لا ینامون من اللیل

اور نماز پڑھتی تھی اکثر لیل کا اور سوتی تھی اقل رات کا اور مروی ہے حسن بصری سی کہ تھی وہ کہ نہیں سوتی تھی

الاقلہ انتم وقال فی تفسیر المعالم المجموع الموم باللیل ون

مگر اقل اور سکا تمام ہوا اور کہا تفسیر معالم میں کہ مجموع سونا رات کا ہی

النهار وماصلة والمعنى کانوا یجمعون قلیلا من اللیل یتصلون

دن کا اور لفظ ماصلا ہی اور معنی یہ ہیں کہ تھی وہ کہ تھی تھی تھوڑی رات یعنی نماز پڑھتی تھی

اکثر اللیل انتم وقال فی تفسیر المدا رک ومازیدہ للتکید و یجمعون

اکثر رات کا تمام ہوا اور کہا تفسیر مدارک میں کہ مازائدہ ہی واسطی تاکید کے اور یجمعون

خبر کانوا والمعنى کانوا یجمعون فی طائفة قلیلة من اللیل او مصدا

خبر کا نو کی ہی اور معنی کلام کی یہ ہوئی کہ تھی وہ کہ سوتی تھی ایک طائفہ قلیلہ رات کا یا وہ لفظ ماکا مصدا

والتقدیر کانوا قلیلا من اللیل ای کان مجموعہ قلیلا من اللیل انتم

اور تقدیر کلام کی یہ ہوئی کہ تھی وہ کہ قلیل بہا رات سی سونا اونکا یعنی تہا سونا اونکا قلیل رات سے تمام ہوا

وقال فی تفسیر البیضاوی ومازیدہ ای یجمعون فی طائفة من اللیل

اور کہا تفسیر بیضاوی میں کہ مازائدہ ہے یعنی سوتی تھی وہ ایک طائفہ رات کے میں

او یجمعون مجموعا قلیلا او مصدریة او موصولة ای فی قلیل

یا سوتی تھی سونا قلیل یا مصدریہ سے یا موصولة یعنی قلیل بہا

من اللیل مجموعہم او یجمعون فیہ انتم فقد ثبت بما ذکرنا قیام

رات سی سونا اونکا یا قلیل ہے وہ طائفہ رات کا جو سوتی تھی اوس میں تمام ہوا اس بات ہوا ماذکر سی قیام

عامۃ اللیل ثابت بالقران والاحادیث کما اخرج عن سالم

اکثر رات کا ثابت ہے ساتھ قران کی اور احادیث کے جیسا کہ روایت کی ہے سالم نے

عن ابن عمر قال کان الرجل فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عمر سے کہ تھا ایک شخص حیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں



اذا راي روياقصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمنيت

سبب آرزو کی مینی

کہ جب دیکھتا خواب بیان کرتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر

ان راي روياقصها على النبي صلى الله عليه وسلم وكنت غلاماً

بچہ کہ دیکھوں خواب اور بیان کروں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہن

شباباً وكنت انا في المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

جوان اور تھا کہ سوتا مسجد میں عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں

فرايت في النوم كان ملكين اخذاني فذهبا بي الى النار فاذا هـ

سبب دیکھا مینی خواب گویا کہ دو فرشتوں نے بکڑ لیا مجھ کو پہر لگئی مجھ کو طرف ناز کے ناگاہ یہ اگ

مطوية واذا فيها من قد عرفتكم فجعلت اقول اعوذ بالله من النار

لپٹی ہوئی ہی اور ناگاہ اوسمیں وہ شخص ہیں کہ جانتا ہوں میں اونکو پس شروع کیا بیٹھے کہنا اعوذ باللہ من النار

اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار فقضيتها على حفصة

اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار پس بیان کیا مینی اس خواب کو حفصہ پر

فقضيتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله

پہر بیان کیا حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا ہے اللہ

عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل قال سالم

علیہ وسلم نے کہ اچھا شخص ہی عبد اللہ اگر سوتا نماز پڑھنے والی رات میں کہا سالم نے

فكان عبد الله بعد ذلك لا ينم من الليل الا قليلا متفق عليه

پہر تھا عبد اللہ بعد اس امر کے کہ بہن سوتا تھا رات کو گھر قلیل روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم

رواه البخاري في باقيا من الليل من كتاب التهجيد ومسلم في باب

روایت کیا بخاری فی باب قیام لیل میں جو کتاب تہجد سے ہے اور مسلم نے باب

فضائل ابن عمر فذلك الحديث في حكم المرفوع فلذا قال النووي فيه

فضائل ابن عمر میں اس حدیث کے حکم مرفوع میں ہی لہذا کہا نووی نے اس حدیث میں



فضيلة صلاة الليل انتهى آخر ج عن حذيفة انه رأى رسول الله صلى

فضيلت صلوۃ لیل کی ہی تمام ہوا اور مروی ہی حذیفہ سی کہ دیکھا اوسنی رسول خدا صلی

الله عليه وسلم يصلي من الليل وكان يقول الله اكبر ثلاثا والمملكة

اسہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتی ہوئی رات میں اور تہی آنحضرت کہ فرماتی اسہ اکبر تین دفعہ صاحب ہی ملکوت کا

والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقر البقرة ثم

اور جبروت کا اور کبریا سنی کا اور صاحب عظمت کا پھر شروع کیا نماز کو پھر پڑھا سورۃ بقرہ کو پھر

ركع فكان ركوعه نحو من قيامه فكان يقول في ركوعه

رکوع کیا پھر تہا رکوع اونکا قریب اونکی قیام کی اور تہی فرمائی والی اپنی رکوع میں

سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه

سبحان ربی العظیم پھر اوٹھایا اپنی سر کو رکوع سی پھر تہا قیام اونکا

نحو من ركوعه يقول ربی الحمد ثم سجد فكان سجوده نحو من قيامه

قریب اونکی رکوع کی فرماتی تہی میری رب کی لہی حمد ہی پھر سجدہ کیا پس تہا سجود اونکا قریب اونکی قیام کی

فكان يقول في سجوده سبحان ربی الاعلى ثم رفع رأسه من السجود

اور تہی فرماتی اپنی سجود میں سبحان ربی الاعلی پھر اوٹھایا اپنی سر کو سجود سی

وكان قعوده بين السجدين نحو من سجوده وكان يقول رب اغفر لي

اور تہا جلسہ اونکا درمیان دونو سجود کی قریب اونکی سجود کی اور تہی فرماتی جلسہ میں رب اغفر لی رب اغفر لی

فصلی اربع ركعات قرأ فيهن البقرة وال عمران والنساء و

پس پڑھی نماز چار رکعت پڑھا اوین سورۃ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور

المائدة او الانعام شك شعبة رواه ابو داود ذكره في المشكوة

مائدہ یا انعام کو شک کیا شعبہ راوی فی روایت کیا اسکو ابو داود فی ذکر کیا او کو مشکوۃ کی

في باب صلاة الليل ومثله في شمس الترمذي ونحوه في مسلم

باب صلوۃ اللیل میں اور مثل اسکی ہی شمس ترمذی میں اور مانند اسکی ہی مسلم کی



فی باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل و زاد فیہ یقرأ مترسلا  
باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل من اور زیادہ کیا مسلم فی احیثین کہ پڑھتی تھی آنحضرت قراۃ آہستہ  
وفیہ فکان سجودہ قریباً من قیامہ بدل فکان سجودہ نحواً من قیامہ  
اور اسی مسلم میں ہی کہ تھا سجود اوٹکا قریب اوٹکی قیام کی بدلہ فکان سجودہ نحواً من قیامہ کی

ومثله فی النساء ابوداؤد و آخرج عن عوف بن مالک یقول کنت مع رسول  
اور مثل روایت مسلم کی نسائی اور ابوداؤد میں بھی ہی اور مروی ہی عوف بن مالک سے کہ کہا تھا میں ساتھ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فاستاک ثم توضا ثم قام یصلی  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات پر سواک کی پھر وضو کیا پھر شروع کیا نماز کو

فقمتم معہ فبدأ فاستفتح البقرة فلا یربایۃ رحمة الا وقف فسأل  
پھر کھڑا ہوا میں ساتھ اوٹکی پھر شروع کیا پہلی پڑا سورہ بقرہ نہ گزرتی تھی ساتھ کسی آیت رحمت کی مگر توقف کرتی

ولا یربایۃ عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فنکث رکعاً بقدر قیامہ و  
اور نہ گزرتی تھی ساتھ کسی آیت عذاب کی مگر توقف کرتی اور پناہ چاہتی اس سے پھر رکوع کیا پس پڑی رہی دینک رکوع  
یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة  
فرماتی تھی اپنی رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة

ثم سجد بقدر رکوعہ ویقول فی سجودہ سبحان ذی الجبروت والملكوت  
پھر سجدہ کیا بقدر اپنی رکوع کی اور کہتی تھی اپنی سجدہ میں سبحان ذی الجبروت والملكوت

والکبرياء والعظمة ثم قرأ ال عمران ثم سورة سورۃ یفعل  
والکبرياء والعظمة پھر پڑا سورہ آل عمران کو رکعت ثانی میں پھر اور سورہ رکعت ثالث میں پھر اور سورہ کو

مثل ذلك رواه الترمذی فی الشمائل النبویۃ فحذیفۃ صحابی من السابقین  
مثل پہلی رکعت کی روایت کیا اسکو ترمذی فی شمائل نبویہ میں اور حذیفہ صحابی ہی صحابہ سابقین سے

وعوف بن مالک صحابی اسلام یوم فتح مکة قال فی التقرب عوف بن مالک  
اور عوف بن مالک صحابی ہی اسلام لایا دن فتح مکہ کی کہا تقرب میں عوف بن مالک

بجہ حدیث

اور سوال کی اس سے

بقدر قیام

رکعت رابع میں کیا ان رکعات کو



صحابی مشہور من مسلمة الفتح انتہی فذلک المقدار من القيام والركوع و

معانی ہی مشہور سلمانوں نے فتح کیسے تمام ہوا ہیں یہ مقدار قیام اور رکوع اور

السجود والقومة والجلسة مقدار ختم القرآن بل اکثر من ختمین قطعا فذلک

سجود اور قومہ اور جلوسہ کا مقدار ختم قرآن کا ہے بلکہ اکثر ہے دو ختم سے یقیناً پس یہ

بعد صلوة العشاء لا یصلی الا فی عامة اللیل بل کله واخرج عن النعمان بن

بعد صلوة عشاء کے بہنیں مقصور ہوتا مگر اکثر رات میں بلکہ بہنیں ممکن مگر تمام رات میں لو

بشیر قال قت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی شهر رمضان لیلة

شیرسی کہ پڑھی ہماری نماز ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر رمضان میں

ثلث وعشرين الى ثلث اللیل الاول ثم قمنا معه لیلة خمس وعشرين الى

تیسویں کو ثلث رات اول تک پہر کھڑی ہوئی ہم ساتھ اونکی پچیسویں کو

نصف اللیل ثم قمنا لیلة سبع وعشرين حتی ظننا ان لا یدیک الفلاح

نصف رات تک پہر کھڑی ہوئی ہم ساتھ اونکے ستائیسویں کو حتی کہ گمان کیا ہماری کہ پانچویں کے ہم کو

وکانوا یسمونه السحری رواه النسائی ونحو الترمذی وابوداؤد وابن ماجه

اور ہی کہ نام رکھا فلاح کا سحر روایت کیا اسکو نسائی نے اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ

فیما یتقام رمضان فذلک صریح فی ان قیامہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب قیام رمضان میں ہیں یہ صریح ہے اس میں کہ قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

مع من معه اکثر من ثلث اللیل بل الجملة الاخیرة دالة علی حیاء اللیل

اور قیام میں معہ کا اکثر تھا تہائی رات سے بلکہ جملہ اخیرہ حدیث کا دال ہی احیاء تمام رات پر

کله فمن طعن بان قیام اللیل اکثر من ثلث اللیل بدعة وخلاف السنة

ہیں جو شخص کہ طعن کرتا ہی کہ قیام رات کا زیادہ ثلث لیل سے بدعت ہے اور خلاف سنت

النبویة فهو طعن فی اهل الاجماع من جمیع المجتہدین من السلف

نبویہ کے ہے سو وہ طعن ہی اہل اجماع میں کہ وہ سب مجتہدین سے



بخلاف مع صبا الشريعة واما الثاني وهو احياء الليل كله صلوة وروا  
 او خلف كمين تراكت صاحب ربيعك هي امانا في كه ده مذمه ركعتا تمام رات كا صلوة اور دعا  
 وتضرعا فلما قال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هو  
 والاشعر عسى جابر بن عبد الله قال في عباد الرحمن وه لو كمن كمن جنتي من زمين هر روزه  
 واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما والذين يبيتون لربهم سجدا وقياما  
 او حكمة كلام كرتي من اوسى جابل لو ك تو كمنى من در جواب كنى قول سلام او عباد الرحمن هم من حوريات كذرتي من  
 الاية فالاية نص حلي في مدح من قام واحيى الليل كله قال الله تعالى  
 اخراية كرتي من اية نص روشن هي مدح اور ثنا اوس شخص من كه زنده ركعتا هي تمام رات كو اور فرمايا الله  
 ان المتقين في جنات وعيون انا هم ربهم انهم كانوا قبل  
 كتحقيق متقى لو ك بافون اور حشمتون من من اس حال من كه اخذ كرتي وده جوديا او كوا او كى رب كرتي ودهي  
 ذلك محسنين كانوا قليلا من الليل ما يهجعون قال في تفسير المعالم  
 اسكه محسن اور هي وده تهورى كرات كو منين سوتى كها تفسير معالم من  
 وقف بعضهم على قوله قليلا من الناس قليلا ثم ابتداء  
 كه وقف كيا بعض فرادى او بر نطق قليل كى معني هي وده لوكون سي تهورى بهر ابتداء كيا  
 من الليل ما يهجعون اي ما ينامون بالليل البتة بل يقومون للصلوة  
 سانه من الليل ما يهجعون كى معني وده منين سوتى رات كو البتة كلكه كهرى رستى من صلوة  
 والعبادة وهو قول الضحاك ومقاتل انتهم وقال في الكمالين رو  
 اور عبادت كى لى اور هم قول ضحاك اور مقاتل كا هي تمام هوا اور كها كمالين من كه روايت كى  
 ابن ابى شيبه عن مجاهد لا ينامون الليل كله وعن ابن عباس انس  
 بن سبيد نه مجاهد كى كه منين سوتى من تمام رات اور ابن عباس اور انس سي  
 وانه هي واخرجه عن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم  
 مروى هي جابر كى كه كها كى منى سنا بنى صلى الله عليه وسلم كى

والخلف مع صبا الشريعة واما الثاني وهو احياء الليل كله صلوة وروا  
 او خلف كمين تراكت صاحب ربيعك هي امانا في كه ده مذمه ركعتا تمام رات كا صلوة اور دعا  
 وتضرعا فلما قال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هو  
 والاشعر عسى جابر بن عبد الله قال في عباد الرحمن وه لو كمن كمن جنتي من زمين هر روزه  
 واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما والذين يبيتون لربهم سجدا وقياما  
 او حكمة كلام كرتي من اوسى جابل لو ك تو كمنى من در جواب كنى قول سلام او عباد الرحمن هم من حوريات كذرتي من  
 الاية فالاية نص حلي في مدح من قام واحيى الليل كله قال الله تعالى  
 اخراية كرتي من اية نص روشن هي مدح اور ثنا اوس شخص من كه زنده ركعتا هي تمام رات كو اور فرمايا الله  
 ان المتقين في جنات وعيون انا هم ربهم انهم كانوا قبل  
 كتحقيق متقى لو ك بافون اور حشمتون من من اس حال من كه اخذ كرتي وده جوديا او كوا او كى رب كرتي ودهي  
 ذلك محسنين كانوا قليلا من الليل ما يهجعون قال في تفسير المعالم  
 اسكه محسن اور هي وده تهورى كرات كو منين سوتى كها تفسير معالم من  
 وقف بعضهم على قوله قليلا من الناس قليلا ثم ابتداء  
 كه وقف كيا بعض فرادى او بر نطق قليل كى معني هي وده لوكون سي تهورى بهر ابتداء كيا  
 من الليل ما يهجعون اي ما ينامون بالليل البتة بل يقومون للصلوة  
 سانه من الليل ما يهجعون كى معني وده منين سوتى رات كو البتة كلكه كهرى رستى من صلوة  
 والعبادة وهو قول الضحاك ومقاتل انتهم وقال في الكمالين رو  
 اور عبادت كى لى اور هم قول ضحاك اور مقاتل كا هي تمام هوا اور كها كمالين من كه روايت كى  
 ابن ابى شيبه عن مجاهد لا ينامون الليل كله وعن ابن عباس انس  
 بن سبيد نه مجاهد كى كه منين سوتى من تمام رات اور ابن عباس اور انس سي  
 وانه هي واخرجه عن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم  
 مروى هي جابر كى كه كها كى منى سنا بنى صلى الله عليه وسلم كى



یقول ان فی اللیل لساعة لا یوافقها رجل مسلم یسال الله خیرا من امر الدنیا  
کہ فرماتی تھی کہ رات میں البتہ ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق پڑتا او سکون کوئی رجل مسلمان کہ سوال کری اللہ کا خیر کا امر  
والاخرۃ الا اعطاه ایاہ وذلك کل لیلۃ رواہ البخاری مسلم فی صحیحہ فی باب  
یا آخرت سی مگر دیتا ہی اللہ او سکون وہ چیز اور یہ ساعت ہر رات میں ہی روایت کیا اسکو مسلم فی اپنی صحیح کی باب

صلوة اللیل وقال الامام النووی فیہ اثبات ساعة الاجابة فی کل لیل  
صلوة اللیل میں اور کہا امام نووی فی اس حدیث میں اثبات ہے ساعت قبولیت کا ہر رات میں

ویتضمن الحث علی الدعاء فی جمیع ساعات اللیل جاء مصادفتها انتھی  
اور متضمن ہے یہ حدیث ترغیب برائیکونہ کر نیو دعا پر جمیع ساعات رات میں واسطی امیر البیہن ایلکی او سکون تمام ہوا  
واخرجہ عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر من  
اور مروی ہے حضرت عائشہ سی کہ کہاتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہ داخل ہوتا عشرہ اخیرہ رمضان کا تو

واحی لیلہ وایقظ اہلہ متفق علیہ ذکرہ فی مشکوٰۃ فی باب لیلۃ القدر  
اور جاگتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو یہ حدیث متفق علیہ ہے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ کی باب لیلۃ القدر میں

وقال النووی وقولہا واحی لیلہ ای استغفرہ بالسم فی الصلوة وغیرہا  
اور کہا امام نووی فی قول او سکون کہ زندہ رکعتی تھی رات کو یعنی کہ یہ لیلی تھی رات کو ساتھ جاگنی کی نماز وغیرہ میں

انتھی وذلك الحدیث لا ینافی حدیث عائشہ قالت لا اعلم النبی صلی اللہ  
تمام ہوا اور یہ حدیث حضرت عائشہ کی نہیں منافی دوسری حدیث حضرت عائشہ کو کہ کہاتھیں جانتی میں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم یقر القرآن کلہ فی لیلۃ ولا صلی لیلۃ الی الصبح ولا صام  
علیہ وسلم فی پڑا ہو تمام قرآن شریف ایک رات میں اور نہ یہ کہ پڑھی ہو نماز تمام رات اور نہ یہ کہ رکھا ہو روزہ

شہرا کما لا غیر رمضان رواہ مسلم لان احیاء اللیل کلہ عبادۃ  
تمام مہینہ میں سوای رمضان کی روایت کیا اسکو مسلم فی اس واسطی کہ زندہ رکعتی تمام رات کا از روی عبادۃ کی

لا یستلزم قیام اللیل کلہ صلوۃ واخرجہ عن عبد اللہ بن مسعود قال  
نہیں لازم پکڑنا زندہ رکعتی تمام رات کو از روی نماز کی اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود کہ



من قام السنة اصاب ليلة القدر واه مسلم في صحيحه في باب النذب  
جو شفق کہ قایم ہوگا ہر رات برس بہر تو پاویگا رات لیلۃ القدر کو روایت کیا اسکو مسلم فی اپنی صحیح کی باب النذب  
الاکید الی قیام لیلۃ القدر من کتاب الصلوۃ فی باب فضل لیلۃ القدر من کتاب  
الاکید الی قیام لیلۃ القدر من جو کتاب الصلوۃ سی ہی اور باب فضل لیلۃ القدر من جو کتاب

صوم و اخلف اهل العلم علی اکثر من اربعین قولاً کما فی فتح الباری شرح  
الصوم سی ہی اور مختلف ہوئی ہیں اہل علم لیلۃ القدر میں چالیس قول سی زیادہ پر جیسا کہ فتح الباری شرح  
البخاری وغیرہ والمشہور من الامام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ  
بخاری وغیرہ میں ہی اور مشہور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سی یہی ہی

اہل اندوس فی کل سنة مرة فی رمضان ومرة فی غیرہ کما فی فتاوی قاضیان  
کرمہ پڑھتی اور دوران کرتی ہی ہر برس میں کبھی رمضان میں اور کبھی غیر رمضان میں جیسا کہ فتاوی قاضیان  
وغیرہ وبہ قال عبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس وعمرہ وغیرہم  
وغیرہ میں ہی اور یہی قول ہی عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور عمرہ وغیرہم کا ہی

کما فی فتاوی قاضیان وغیرہ وقال اللہ تعالیٰ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر و  
جیسا کہ فتاوی قاضیان وغیرہ میں ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ ہم نے نازل کیا قرآن کو لیلۃ القدر میں اور  
طائفة لیلۃ القدر خیر من الف شهر تنزل الملائكة  
سجیخ فی معلوم کر ایا تجھ کو کیا ہی شب قدر شب قدر بہتر ہی ہزار مہینہ سی اور تزیین فرشتی

والروح فیہا باذن ربہم من کل امر مسلم ہی حتی مطلع الفجر فالسورة نص  
اور روح یعنی جبریل علیہ السلام اور میں اپنی رب کی اذن سی ہر امر سی امان اور سلام ہی وہ رات صبح صادق تک اگلی سورت  
محکم ودلیل جلی فی ان العبادة فی تلك الليلة خیر و افضل من عبادة  
نص محکم اور دلیل روشن ہی اس میں کہ عبادت اس قدر میں بہتر اور افضل ہی عبادت

الف شهر فی غیرہا کما فی تفسیر الجلالین وغیرہ وقال محی السنة فی  
ہزار مہینہ کی سی جو غیر شب قدر میں ہو جیسا کہ تفسیر جلالین وغیرہ میں ہی اور کہا محی السنہ فی



تفسیر المعالم قال المفسرون ليلة القدر خير من الف شهر معناه عمل فلیل

تفسیر المعالم میں کہہا اہل التفسیر نے کہ معنی لیلۃ القدر خیر من الف شہر کے یہ ہیں کہ عبادت لیلۃ

القدر خیر من عمل الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر انتہی فذلک غایۃ

القدر میں بہتری عبادت ہزار مہینہ کے سے جو فالی ہو لیلۃ القدر سی تمام ہوا پس یہ نہایت

ترغیب و نہایت تحریر علی قیام لیلۃ القدر بالعبادۃ وذلک احتیاج

ترغیب دینا اور نہایت برکتیہ کرنا ہی اور قیام لیلۃ القدر کے ساتھ عبادت کے اور یہ احتیاط

لمحصل الاموال فاما الائمة سراج الائمة ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ

ہنہین حاصل ہوتی مگر باین طور کہ کیا امام ائمہ سراج ائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

لانہ اذا احیی تمام اللیلۃ قام بہ کل لیل من لیالی السنۃ وحدث عباد

اسو اسطی کہ جبکہ زندہ رکھا تمام رات کو اور قیام ہوا تمام رات میں راتوں برس کی سی تو باوہی کا عبادت اپنی

فی لیلۃ القدر قطعاً عند اہل الاسلام كافة فهذا اعظم المناقب

لیلۃ القدر میں یقیناً نزدیک جمیع اہل اسلام کے پس یہ اعظم مناقب کا ہی اور

افضاہا وافضوا قضاہا للامام الہمام ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ

اعلیٰ اوہکا اور اعلیٰ علی اوہکی کا واسطی امام ہمام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

لانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا صلی الفجر یوضو العشاء اربعین سنۃ

اسی کہ اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبکہ بڑی نماز فجر کے ساتھ وضو عشاء کے چالیس برس

او اکثر و حد عبادتہ فی لیلۃ القدر اربعین سنۃ او اکثر

یا زیادہ تو یا یا کوئی عبادت اپنی کو لیلۃ القدر میں چالیس برس یا زیادہ

فذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم فلذا کارد

پس یہ مرتبہ علیا اور درجہ مقوی فضل اللہ کی دیتا ہی حکو جانتا ہے اور اس صاحب فضل عظیم کا ہے لہذا اسطی

طریق الاولیاء العظام والکبراء الکرام علیہم الرضوان قال غوث الث

طریق اولیاء عظام اور کبراء کرام علیہم الرضوان کا کہا غوث الثقلین



الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ فی کتابہ غنیۃ الطالبین فی فضل قیام  
 شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ فی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے فضل قیام  
 جمیع اللیل ایا قیام جمیع اللیل فہو فعل لاقیاء الذین سبقتہم  
 جمیع اللیل میں کہ قیام تمام رات کا وہ فعل اور عمل اون اولیا کا ہی جو سابق ہوئے ہوں  
 منہ العنایۃ وادعیۃ لہم الرعاۃ واحیط علی قلوبہم التوفیق ونور  
 اللہ کی طرف سے عنایت اور ہمیشہ ہی اون کی لئی رعایت اور گہیر لیا اون کی دلون کو توفیق اور نور  
 الجلال ثم الجہال فجعل لقیام باللیل لہم مہبتہ وخلعہ فلم یسلکہ منہم  
 جہال فی بہر جمال فی بس کیا قیام بلیل کا اون کی لئی مہبت اور خلعت پس بہن چہنسا اون سے  
 مولاہم عز وجل حتی للقاء وقد روی عن عثمان بن عفان رضی اللہ  
 مولا اون کا عز وجل قیامت تک اور ہر ویسی عثمان بن عفان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اندکان یحیی اللیل برکۃ واحۃ یختم فیہا القرآن وقد مذاکرہ  
 تعالیٰ عنہ سی کہ تہی کہ زندہ رکھتی رات کو ساتھ ایک رکعت کی ختم کرتی اوس میں قرآن شریف کو اور مقدم  
 و ذکر من اربعین رجلا من التابعین انہم کانوا یحییون اللیل کلہ ویصلون  
 اور ذکر کرتی گئی ہیں چالیس آدمی تابعین میں کہ وہ تہی زندہ رکھتی تمام رات کو اور ہر پہلے  
 صلوۃ العداۃ بوضوء العشاء اربعین سنۃ صحیحہ النقل عنہم واشتہر منہم  
 نماز جمع کے ساتھ وضو رچھا کے چالیس برس اور نابت اور صحیحہ کے نقل اوسے ابھی ہو  
 سعید بن جبیر و صفوان بن سلیم و ابو حازم و محمد بن المنکدر من اهل المدینۃ  
 سعید بن جبیر سی اور صفوان بن سلیم اور ابو حازم اور محمد بن المنکدر جو اہل مدینہ میں ہیں  
 و فضیل بن عیاض و وہب بن الوریح من اهل مکۃ و طاء و س و وہب بن  
 اور فضیل بن عیاض اور وہب بن الوریح جو اہل مکہ میں ہیں اور طاء و س اور وہب بن  
 منبہ من اهل الیمین و ربیع بن حثیم و الحکم من اهل الکوفۃ و ابوسلیمان و علی بن  
 منبہ جو اہل یمین میں ہیں اور ربیع بن حثیم اور حکم جو اہل کوفہ میں ہیں اور ابوسلیمان اور علی بن



بن بکار من اهل الشام و ابو عبد الله الخواص و ابو عاصم من اهل عبادان و  
 بن بکار جواہل شام سی ہین اور ابو عبد اللہ خواص اور ابو عاصم جواہل عبادان سی ہین اور

حبیب ابو محمد و ابو جابر السلمانی من اهل فارس و مالک بن دینار و سلمان  
 حبیب ابو محمد اور ابو جابر سلمانی جواہل فارس سی ہین اور مالک بن دینار اور سلمان

التمیمی و یزید الرقاشی و حبیب بن ابی ثابت و یحیی البکاء من اهل البصرة و غیرہم  
 تیمی اور یزید رقاشی اور حبیب بن ابی ثابت اور یحیی بکار جواہل بصرہ سی ہین اور اور لوگ

من بطول ذکرہم رحمۃ اللہ علیہم و رضوعنہ انتہی کلامہ و قال الامام  
 جو دراز ہی ذکر اور نکاح رحمت اللہ کی او نہر ہو اور راضی ہوئی اللہ سی تمام ہو اکلام غوث الثقلین کا اور کہا امام

حجة الاسلام ابو حامد غزالی فی احیاء العلوم فی آخر الربع الاول اعلم  
 حجت الاسلام ابو حامد غزالی فی احیاء العلوم کی ربع اول کی آخرین کہ جان فی

ان احیاء اللیل من حیث المقدار لہ سبع مراتب الاولی احیاء کل اللیل  
 زندہ رکھنا رات کا من حیث مقدار او کی لئی سات مرتبہ میں مرتبہ پہلا زندہ رکھنا تمام رات کا ہی

و هذا شان الاقویاء الذین تجردوا للعبادة اللہ تعالی و تذلذوا بمناجاتہ  
 اور یہ زندہ رکھنا تمام رات کا شان اولیا کی ہی کہ خاص ہوئی ہین واسطی عبادت اللہ کی اور لذت پکڑتی ہین ساتھ

و صار غنائم و حیوة لقلوبہم فلم یتعبوا بطول القيام و رد و المنام الی النہا  
 اور ہو گئی ہی یہ عبادت اور مناجات اللہ کی تمام رات غذا و نکی قلوب کی پس نہیں تھکتی ساتھ قیام کی اور در کرتی ہین نوم کو طر

فی وقت اشتغال الناس و قد کان ذلك طریق جماعة من السلف کانوا  
 وقت مشغول ہونی لوگون کی اور تھا یہ طریق جماعت سلف کا کہ تھی وہ

یصلون الصبح بوضوء العشاء حتی ابوطالب المکی ان ذلك علی سبیل التواتر  
 پڑھتی نماز صبح کو ساتھ وضوء نماز عشاء کی حکایت کیا ابو طالب مکی فی اسکو علی سبیل تواتر

والاشہار عن اربعین من التابعین و کان فیہم من و اظہر اربعین سنۃ  
 اور شہرت کی چالیس شخصوں تابعین کی سی اور تھی او نہیں جو دوام کیا اسپر چالیس برس



قال منهم سعيد بن المسيب وصفون بن سليم المدنيان وفضيل بن عياض  
 کہا کہ ان لوگوں میں سے سعید بن المسيب ہی اور صفوان بن سليم جو مدنی ہیں اور فضیل بن عیاض

ووهب بن الورد المكبان وطائوس ووهب بن منبه جو يمنی ہیں اور ربیع  
 اور وہب بن الورد جو یمنی ہیں اور طائوس اور وہب بن منبہ جو یمنی ہیں اور ربیع

بن خيثم والحكم الكوفيان وابوسليمان وعلي بن بكار الشاميان وابوعبد  
 بن خيثم اور حکم جو کوفی ہیں اور ابوسلیمان اور علی بن بکار جو شامی ہیں اور ابو عبد اللہ

الخواص وابوعاصم العباديان وحبيب ابو محمد وجابر بن سلمان الفار  
 خواص اور ابو عاصم جو عبادی ہیں اور حبیب ابو محمد اور جابر سلمان جو فارسی ہیں

ومالك بن دينار وسليمان التيمي ويزيد الرقاشي وحبيب بن ابى  
 اور مالک بن دینار اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی اور حبیب بن ابی

ثابت ويحيى البكاء البصريون وكهمس بن المنهال وكان يختتم في الشهر  
 ثابت اور یحییٰ بکاء جو بصری ہیں اور کہمس بن منہال اور تھاوہ کہمس کہ ختم کرتا ایک مہینے میں

تسعين ختمه والويفهم رجع وقراءة اخرى وايضا من اهل المدينة  
 نوے ختم اور جو نہ سمجھتا تو جمع کرتا اور پڑھتا دوسری بار اور یہی اہل مدینہ سے

ابو حازم ومحمد بن المنكدر في جماعة يكثرون عددهم انتهى كلام الغزالي وقال  
 ابو حازم اور محمد بن المنکدر مع ایک جماعت کی کہ بہت ہیں عدد انکی تمام ہوا کلام غزالی اور کہا

الترمذي في باب الدعاء في صحيحه حدثنا علي بن حجر اخبرنا مسلمة بن عمر  
 ترمذی فی باب الدعاء میں اپنی صحیح میں کہ حدیث کی ہجو علی بن حجر نے اخبرنا مسلمہ بن عمر نے

قال كان عمير بن هاني يصلي كل يوم الف سجدة ويسبح مائة الف تسبيحة  
 کہا کہ تھا عمیر بن ہانی نماز پڑھتا ہر دن ہزار رکعت اور تسبیح کہتا ایک لاکھ

انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب الشعراني في كتابه المسمى بتنبية المغترين  
 تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی فی اپنی کتاب میں کہ مسمی بتنبیہ المغترین



فی فصل من اخلاقهم تقلیل اعمالهم فی عیونهم وقد قام رسول الله صلی

بیچ فصل من اخلاقهم تقلیل اعمالهم فی عیونهم کے کتب کو قائم ہوئی رسول خدا صلی

الله علیہ وسلم حتی نورمت قدماءہ فقالوا لم تفعل ذلک یا رسول الله وقد

اسد علیہ وسلم یہاں تک کہ سوچ گئی دو نو قدم آنحضرت کی پس کہا صحابہؓ کی کو اسٹی کرتی ہو یہہ

غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فقال فلا اكون عبد اشکور

بخش یا اسنے آپ سے جو پہلے ہو گناہ سے اور جو پیچھے فرمایا آیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار

وكان عمر بن عتبة رحمه الله تعالى يخرج الى المقابر كل ليلة فصل

اور تھا عمر بن عتبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نکلتا طرف مقابر کے ہر رات پس نماز پڑھتا

تجاهها من العشاء الى الفجر ثم يرجع فيصلي الصبح في المسجد وكان اويس

سامی اوئی عشر سے فجر تک پھر آتا ہٹ کر پس پڑھتا نماز صبح کے مسجد میں اور تھا اوئیں

القرنی رحم يحيي الليل كله في سجدة واحدة ولما حمر مسروق رح كان لا

قرنی رحمہ اللہ کہ زندہ رکھتا تمام رات کو سجدہ واحد میں اور جبکہ حج کئے مسروق رحمۃ اللہ تھا کہ نہ

يضع جنبه الى الارض ابدا وانما يفعل وهو جالس بعض اوقات وكان

رکھا اپنی پہلو کو زمین کی طرف کبھو اگر سوتا بعض اوقات میں تو سوتا پیٹ پر اور تھا

مجاهد رحمه الله تعالى يقول لعباد اهل زمانه انتم لستم عبادوا ولكنكم

مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہہتا عباد اہل زمانہ کو کہ تم نہیں ہو تم عباد لیکن تم

متلذذون بالعبادة ولقد ادرکنا اقواما كانوا اذا بلغ احد هم اربعين

لذت بکرتی ہو ساتھ عبادت کے البتہ یا یا مینی قوموں کو کہ جب پہنچا کوئے اوٹکا چالیس

سنة طوعوا فراثا لنفوسهم حتى يتي رضى الله عنهم وكان لهم سن بن

برس کو سن رکھتی ہی فرس سونی کا یہاں تک فوت ہو جاتے رضی اللہ عنہم اور تھا کہ سن بن

الحسن رح يصلي كل ألف ركعة فلما ضعف آخر عمره كان يصلي يوم

حسن رحمہ اللہ کہ پڑھتا نماز ہزار رکعت پس جبکہ ضعیف ہوا آخر عمر میں تو تھا کہ پڑھتا ہزار



خمسائة ركعة وكان ابو الجوزي رحمه الله تعالى يقول صحبت اقواما

پانچ سو رکعت اور تھا ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ کہ کہتا تھا مصائب جو امین تھیں

كابدوا الليل فما رایت احسن مكابدة من ابی حنیفة رضی اللہ عنہ اقصت

کے رنج کھینچتے تھے رات کو بہنیں دیکھا مینی کوئی مکابدہ کہ اسن ہو مکابدہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ

كذبت ستة اشهر فما رایت وضع جنبه الى الارض في ليلة من الليالي

اذنک پس چھ مہینے پس بہنیں دیکھا مینی او سکو کہ اکایا ہوا اپنی پیٹھ کو طرف زمین کی کھینچتے تھیں راتوں میں ہی

وكان ابن مقاتل رحمه الله تعالى يقول صلى ابو حنیفة الصبح بوصف

اور تھا ابن مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ کہ کہا بڑی امام ابو حنیفہ نے نماز صبح کے ساتھ وضو

العشاء عشرين سنة وفي رواية اربعين سنة وفي رواية سبعة

نماز عشا کے بیس برس اور ایک روایت میں ہی چالیس برس اور ایک روایت میں ہی

واربعين وفي رواية خمسين سنة ولعل كل واحد احب عنده بما في نفسه

سینتالیس برس اور ایک روایت میں ہی پچاس برس شاید کہ ہر واحد خبر دے گا اون جی قدر او کی سن ہوگی

وكان يوسف بن خالد رحمه الله تعالى يقول كان ابو حنیفة رضی

اور تھا یوسف بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتا کہ تھا ابو حنیفہ رضی

الله عنه يحيى نصف الليل فقط فربو ما الى قوم فسمعهم يقولون هذا

اللہ عنہ زندہ کہنی والا نصف میل کا فقط پس گذرا کہیہ ن قوم پر سنا اونسی کہ کہہ رہی تھی کہ یہ شخص

يحيى الليل كله وأشاروا اليه فقال ما اوصف بما لا افعل ثم قام الليل

زندہ رکھتا ہی تمام رات کو اور اشارہ کیا اونہوں نے طرف ابو حنیفہ کی پس کہا ابو حنیفہ نے کہ میری کیا جاتا ہوں میں

كله من ذلك الوت حتى مات وكان سفيان بن عيينة رحمه الله

تمام رات کو اوس وقت سی حتی کہ فوت ہوا اور کہا سفيان بن عيينہ رحمہ اللہ

تعالى يقول ما رایت اورع من ابی حنیفة ولا اعيد منذ كان ابو مسهر

تعالیٰ کہ کہتا تھا کہ بہنیں دیکھا مینی کس شخص کو اورع ابو حنیفہ سی اور نہ اعيد اوس ہی اور تھا ابو مسهر

۴  
ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ



۲۰۴  
 رحمہ اللہ تعالیٰ لایضع جنبہ لیلہ ولا نہا سارا لدوام شہودہ فی حضرۃ  
 ربہ تعالیٰ کہ نہیں لگایا اپنی سیلو کو طرف میں کی نہ رات کو اور نہ دن کو واسطی و لم شہودا و سکی دیکھا  
 ربہ فكان ینام لحظۃ یسیرۃ بین الظہر والعصر وكان مالک  
 رب اپنی میں پس وہ سوتا تھا ایک لمحہ تھوڑا سا درمیان ظہر اور عصر کی اور تھا مالک

بن دینار رحمہ اللہ قد حفر فی بیتہ قبراً فكان یزله کل لیلۃ فصلی فیہ  
 بن دینار رحمہ اللہ کہ کہو دلیا اپنی کھر میں قبر پس تھی کہ اوترتی اوسمیں ہر رات نماز پڑھتی اوسمیں  
 الصبح انتھی وقال عبد الوہاب الشعرانی فی تنبیہ المغتربین فی  
 صبح تک تمام ہوا اور کہا عبد الوہاب شعرانی فی تنبیہ المغتربین کی

فصل من اخلاقہم شدۃ اجتهادہم فی العبادۃ وكان مالک بن دینار  
 فصل من اخلاقہم شدۃ اجتهادہم فی العبادت میں کہ تھا مالک بن دینار

رحمہ اللہ تعالیٰ یصلی کل یوم الف رکعۃ حتی اقعہ من رجلیہ فصا  
 رحمہ اللہ تعالیٰ کہ پڑھتا ہر روز ہزار رکعت حتی کہ عاجز ہو گیا دونوں پاؤں اپنی سی پس تھا

یصلی خمسۃ رکعۃ ومثلہا جالساً وكان عبد اللہ بن ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ  
 کہ پڑھتا پانچ رکعت اور مثل اسکی بیٹھ کر اور تھا عبد اللہ بن ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ

یقول ارجو من اللہ تعالیٰ ان لا یشہد علی لیل بنوم ولا ہمار  
 کہ فرمایا کہ امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سی نہ آوی مجھ پر کوئی رات ساتھ نوم کی اور نہ کوئی دن

بفطر وكان عبد اللہ بن داود رحمہ اللہ تعالیٰ یقول لقد ادرکنا الناس  
 ساتھ افطار کی اور تھا عبد اللہ بن داود رحمہ اللہ تعالیٰ کہ فرمایا کہ البتہ پایا ہمیں لوگوں کو اس حال میں

واحدہم اذا بلغ الاربعین طوی فراش النوم الی ان یموت وكان  
 کہ کوئی اونکا جبکہ اسی چالیس برس کو لیٹ رکھتا بچھوٹا منڈکا وقت موت تک اور تھا

عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ یقوم اللیل کلہ انتھی وقال  
 عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہ نماز پڑھتا تمام رات تمام ہوا اور کہا



الشعرانی فی الكتاب المذکور فی فصل من اخلاقهم عدم وضع جنبہم  
 شعرانی فی کتاب مذکور کی فصل من اخلاقہم عدم وضع جنبہم

الی الارض الاعند العجز عن الجلوس وكان اخر من ادر کتہ علی هذا  
 الی الارض الاعند العجز عن الجلوس من اور ہتا اخر او نکا جو پایا مینی او کو اس

القدم سیدک الشیخ تاج الدین الذاکر رحمہ اللہ تعالی فانہ اخبر اصحابہ  
 کہ پر سید میرا شیخ تاج الدین ذاکر رحمہ اللہ تعالی تحقیق اونی خبر دی اپنی اصحاب کو

لیلة وفاته ان سبعا وعشرين سنة ما وضع جنبہ الی الارض وكذلك  
 اپنی وفات کی کہ ستائیس برس نہیں لگایا اپنی پہلو کو طرف زمین کی اور اس طرح

سیدک الشیخ ابوالسعود الجارحی رحمہ اللہ تعالی قد کان علی هذا  
 سید میرا شیخ ابوسعود جارحی رحمہ اللہ تعالی کہ تھا وہ اس

القدم ومن السلف عمر بن عبد العزيز وبشر الحافی ومحمد بن  
 قدم پر اور سلف سی عمر بن عبد العزیز اور بشر حافی اور محمد بن

اسماعيل البخاری والامام احمد بن حنبل والامام ابو حنیفة ورابعة  
 اسماعیل بخاری اور امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ اور رابعہ

العدویة والاوزاعی وجماعة ذکرناهم فی الطبقات رضی اللہ عنہم وكان  
 عدویہ اوزاعی اور اور جماعت کہ ذکر کیا ہمینی او کو طبقات میں رضی اللہ عنہم اور ہتا

عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالی اذا غلبہ النوم يقوم لينشد قوله  
 عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی جبکہ غالب ہوتی او کو نیند تو کھڑی ہو جاتی پڑھتی یہ

شعر وكيف تنام العين وهي قریرة ولم تدل فی ای المحلین تنزل انتھی کلام  
 شعر کیونکر سوتی آنکھ اور یہہ خنک ہی اور نہیں جانتی کہ کونسی محل میں دو دو محلوں کی ترکیب تمام ہو

الشعرانی ولا حياء اللیل کله دلیل اخر وهو انه لما قال  
 کلام شعرانی کا اور واسطی احیاء تمام رات کی ایک دلیل اور یہی وہ یہہ ہی کہ جبکہ فرمایا



رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل

رسول الله صلى الله عليه وسلم نے کہ افضل صلوٰۃ کا بعد فريضہ کے صلوٰۃ لیل کے

رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب فضل صوم المحرم وعلیہ اتفاق العلماء

روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب فضل صوم المحرم میں اور اس پر اتفاق ہی علماء کا

النووی فیہ دلیل ما اتفق العلماء علیہ تطوع اللیل افضل من

نوی نے اس حدیث میں دلیل ہی اس پر کہ متفق ہوئے علماء اس پر کہ تطوع لیل کا افضل ہی تطوع

النہار انت ہی وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استعينوا على

دن کی سی تمام ہوا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدد کیجو تم

قيام الليل بالمتلولة ذكره الشعراني في الميزان الصغرى

قيام لیل پر ساتھ قیلولہ کے ذکر کیا اسکو شعرانی فی میزان صغریٰ میں

فلهذا كان ابو حنيفة رضى الله تعالى عنه يوم نهاره ما شاء الله تعالى

لہذا تھا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوتا دن میں جس قدر چاہتا اللہ تعالیٰ

واجب عليه عما ذكر وعلا بقوله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على

اور زندہ رکھنا لیل کو واسطی عمل کرنے کے ساتھ حدیث مذکور کے اور واسطی عمل کرنے کے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کہ عباد الرحمن

الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما والذين يبيتون لرب

زمین پر نرمی سے اور جبکہ کلام کرتی اون سے جہاں لوگ نکلتے درجواب دیکھی سلام اور عباد الرحمن وہ لوگ ہیں کہ

سجدوا قياما وعلیه الاتفاق قال الامام النووي في شرح صحيح مسلم

سجدہ اور قیام میں اور اوپر زندہ رکھنے تمام رات کے اتفاق ہی علماء کا کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم کے

في باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم قال لقاض

باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ قاضی عیاض نے

قال لعلماء في هذه الاحاديث اخبار كل واحد من ابن عباس وزيد

کہا علماء نے کہ ان احادیث میں اخبار ہے ہر ایک کے ابن عباس سے اور زید سے



وعائشة بما شاهدوا أما الاختلاف في حديث عائشة فقيل هو منها وقيل  
 اور عائشہ سے جو دیکھا انہوں نے انا اختلاف حدیث عائشہ میں کہا گیا کہ وہ حضرت عائشہؓ اور کہا گیا  
 هو من الرواة عنهما فمجل ان اخبارها بأحد عشر ركعة هو الاغلب

کہ وہ روایت ہی ہیں اعمال یہی کہ خبر دینا حضرت عائشہ کا گیارہ رکعت سے وہ غالب ہی اور  
 باقی روایات اخباراتھا بماکان يقع نادراً فی بعض الاوقات فاکثر خمسة

باقی روایات اسکی خبر دینا اسکا ہی جو سوا کبھی بعض اوقات میں پس اکثر اسکا  
 عشر ركعة برکعتی الفجر واقله سبع قال لقاضی ولا خلافاً

ہندہ رکعت میں ساتھ دو نور رکعت فجر کے اور اقل اسکا سات رکعت میں یہاں تک کہا قاضی نے کہ ہین  
 ليس في ذلك حد لايزاد عليه ولا ينقص منه وان صلوة الليل من

کہ ہین اس میں کوئی حد کہ زیادہ کیا جائے اور نہ ناقص کیا جائے اور صلوة لیل کے  
 الطاعات التي كلما زاد فيها زاد الاجر وانما الخلاف في فعل النبي صلى الله

اون طاعات میں کہ جتنا قدر زیادہ ہو تو زیادہ ہوگا اجر اور صلوات اسکی ہین کہ فعل رسول خدا صلی اللہ  
 عليه وسلم وما اختاره لنفسه انته كلامه فحصل مما ذكر ان ذلك الطعن

عیدہ وسلم میں ہی اور جو اختیار کیا اسکو آنحضرت نے اپنی نفس کے لئے تمام ہوا کلام اسکا جس صل ہوا مذکور ہے طعن  
 انما هو طعن في النصوص من الكتاب والسنة وعمل السلف والخلف ومثل

سوا میں اسکی ہین کہ وہ معنی ہی نصوص کتاب اور سنت رسول اللہ میں اور عمل سلف اور خلف میں اور مثل  
 ذلك ليس مما هو مذموم ومقبوح بل هو محمود وممدوح شعر لوم كان

اس معنی کی ہین مذموم اور سبب بلکہ وہ اچھا اور پسندیدہ ہے اگر ہو  
 رفضا حب آل محمد فليشهدا لثقلان في رافض + لو كان نصيبا حب

رفض نام حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہو گا تو ایسے میں اور جن کے میں رافضی ہوں اگر ہو نصیب حبیب  
 صحب + فليشهدا لثقلان في ناصب + أما الثالث وهو ختم القل

ایسا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ہو گا تو ایسے میں اس کے میں ناصبی ہوں اما الثالث کہ وہ ختم کرنا قرآن شریف کا

بیشخصہ القرآن في اوقات معينة



فی اقل من سبع فلما قال الله تعالى فاقراء واما تيسر من القرآن فذلك  
کم سات دن سی جایز ہی اسوا سہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ پڑھو تم جو قدر میسر ہو قرآن سی پس یہ کلام الہی  
عام شامل للکثیر والیسیر الی حین النشاط و آخر ج عن عبد اللہ بن عمرو  
عام ہی شامل ہی کثیر اور قلیل کو نشاط تک اور مروی ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی

العاص قال كنت اصوم الدهر وقرأ القرآن كل ليلة قال فاما ذكرت للنبي صلى الله  
کہا کہ تہا میں روزہ رکھتا صیام اللہ ہر کی اور پڑھتا تمام قرآن کو ہر رات کہا یا تو مینی ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم واما ارسل الی فایتہ فقال الم احب انک تصوم الدهر وقرأ القرآن  
علیہ وسلم کو یا بھیجا گیا کوئی شخص میری طرف پس آیا میں پاس آنحضرت کی فرمایا کہ خبر دیا گیا ہے مین کہ روزی کہتا میں  
كل ليلة فقلت يا بنی الله لم ارد بذلك الا الخیر قال فان بحسبك ان  
ہر رات کہا مینی یا بنی اللہ نہیں ارادہ کیا ساتھ اسکی مگر خیر کا فرمایا کافی ہی تجھ کو یہ  
تصوم كل شهر ثلثة ايام قلت يا بنی الله انی اطيق افضل من ذلك  
کہ رکھی تو روزی ہر ماہ میں تین دن کہا مینی یا بنی اللہ میں طاقت رکھتا ہوں زیادہ اس سی  
قال فان لزوجهك عليك حق ولزورك عليك حق ولجسدك عليك حق  
فرمایا کہ زوجہ تیری کا تجھ پر حق ہی اور مہمان تیرا تجھ پر حق ہی اور بدن تیرا تجھ پر حق ہی  
فصم صوم داود بنی الله فانه كان عبد الناس قلت يا بنی الله وما صوم داود  
پس روزہ رکھے روزہ بنی اللہ کا سا کہ تہا عبد الناس اپنی زمانہ میں کہا مینی یا بنی اللہ کیا ہی روزہ داود علیہ السلام  
قال كان يصوم يوما ويفطر يوما قال وقرأ القرآن في كل شهر قلت يا بنی  
فرمایا کہ تہا روزہ رکھتا ایک دن اور افطار کرتا ایک دن فرمایا کہ ختم کرو تو قرآن کو ہر ماہ میں ایک دفعہ کہا مینی یا بنی  
الله انی اطيق افضل من ذلك قال فاقراءه في كل عشرين قلت يا بنی  
اللہ میں طاقت رکھتا ہوں زیادہ اس سی فرمایا ختم کرو تو اس کو بیس دن میں کہا مینی یا بنی  
الله انی اطيق افضل من ذلك قال فاقراءه في كل عشرين قلت يا بنی الله انی  
اللہ میں طاقت زیادہ رکھتا ہوں اس سی فرمایا ختم کرو تو ہر عشرہ میں ایک بار کہا مینی یا بنی اللہ میں



اطبق افضل من ذلك قال فافترأ في كل سبع ولا مزح على ذلك فان لزوجه طاعت ركنها من زياده اسى فرمايا ختم کر تو ہر سبع میں ایک بار اور نہ زیادہ کر تو اسپر کہو نہ بوی تیری کا علیٰ حقاً ولزورک علیک حقاً وحسبک علیک حقاً قال فشدت فشدت علی

تجہر حق ہی ام رزائری تیری کا تجہر حق ہے اور بدن تیری کا تجہر حق ہے کہا عبد اللہ بن عمر کہ نہ کیا مینی

قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لا تدری لعلک یطو اربک عمر

اور کہا فرمایا تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نہیں جانتا شاید کہ دراز مو تیرے عمر

فصرت الی الذی قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کبرت وددت انی کنت

ہیں سو گیا میں اوس چیز کی طرف کہ فرمایا میری بی بی صلی اللہ علیہ وسلم نے جیکہ جو بڑا سوا میں خوار و کرنا تھا میں

قبلت رخصۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب النہی عن

قبول کرنی والا رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب النہی عن

صوم الدہر لمن تضربہ او فوت بہ حقاً فیہ حدیث دال ہی اسپر کہ یہ

المنع انما کان فی الرخصۃ والشفقہ رعاۃ للطاۃ والمہارتہ فلذا کانت

منع سوا اسکی نہیں کہ ہنمیں رخصت اور شفق کی لمبی واسطی رعایت طاقت اور مہارت کے لہذا ہوی میں

عادات السلف مختلفہ بحسب طاقتہم ومہارتہم قال النووی فی شرحہ ذلک

وخاص سلف کے مختلف حسب اونکے طاقت اور مہارت کے کہا امام نووی نے شرح اس

الحديث وقد كانت للسلف عادات مختلفہ فيما یقرون کل یوم بحسب احوالہم

حدیث میں کہ ہنمیں واسطی سلف کے عادات مختلف پڑھنے اور تمام کرنے قرآن شریف کے ہر روز بحسب احوال

افہامہم وظائفہم فان بعضهم یختل القرآن فی کل شہر وبعضہم فی

افہام اور وظائف کے پس بعض اون کا ختم کرتا قرآن کو سہ ماہ میں اور بعض اون کا

عشرین یوماً وبعضہم فی عشرۃ ایام وبعضہم اکثرہم فی سبعۃ ایام

بیس دن میں اور بعض اون کا دس دن میں اور بعض پانچ دن میں سات دن میں



و کثیر منہم فی ثلثة ايام و کثیر فی کل يوم و لیلۃ و بعضہم فی کل لیلۃ و

اور جماعت کثیرہ اون سی تین دن میں اور جماعت کثیرہ سہ دن اور رات میں اور بعض اون کا سہ رات میں اور

بعضہم فی اليوم و اللیلۃ ثلث ختمات و بعضہم ثمان ختمات و المختار انہ یستلثون

بعض اون کا دن اور رات میں تین ختم اور بعض اون کا سہ دن اور رات میں آٹھ ختم اور مختار یہ ہے کہ

منہ ما یمکنہ الدوام علیہ ولا یعتاد الا ما غلبت علی ظنہ الدوام فی حال

جو ممکن ہو دوام اور نہ عادت کری مگر کہ غالب ظن پر دوام اوسکا حال

نشاطہ انتہی فلذا اختارہ احیاء الامۃ قال الامام حجتہ الاسلام فی احیاء

راحت میں تمام ہوا لہذا اختیار کیا اوسکو احیاء راہیہ کہا امام حجتہ الاسلام نے احیاء

العلوم فی صدر الربیع الاول فی مناقب الامام الشافعی اما امام الشافعی

العلوم کے ربیع اول میں بحث مناقب امام شافعی میں اما امام شافعی

فیہ علی نہ کان علیہ ما روی نہ کان یقسم اللیل ثلثۃ اجزاء ثلث العلم

بس الہی اسپر کہ وہ عابد ہی جو مروی ہی کہ تقسیم کیا امام شافعی فی سب کو تین ثلث ایک ثلث علم کے لئے

و ثلث للعبادۃ و ثلث للنوم و قال الربیع کان الشافعی رحمہ یختم القرآن

اور ایک ثلث عبادت کے لئے اور ایک ثلث نوم کے لئے اور کہا ربیع نے کہ امام شافعی رحمہ تھا کہ ختم کرتا قرآن کو

فی رمضان مکررۃ کل فی الصلوۃ و کان یطیۃ احد اصحابہ یختم القرآن

رمضان میں مکرر بار ہر کل نماز میں پڑھتا تھا اور تھا بویطہ کہ ایک اون کے اصحاب ہے ختم کرتا قرآن کو

فی رمضان فی کل مکررۃ انتہی و قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب

رمضان میں ہر روز ایک بار تمام ہوا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کے باب

انتہی عن روایۃ الضعفاء و اما ابو بکر ابن عیاش فهو الامام المجمع علی

الہی عن روایت الضعفاء میں و اما ابو بکر بن عیاش وہ امام ہے اجماع کیا گیا ہے

فضلہ و روایۃ ابنہ ابراہیم قال لی ابی ان ابائکم لم یاتوا فاحشۃ

اولی فضل پر اور روایت کئی گئی ہیں ہم اذکی بھی ابراہیم سی کہ کہا مگر باب فی کہ باب تیرے نہیں کیا کسی کو



قط وان ختم القرآن مئلتین سنہ کل یوم مہ و ختمت فی ہذہ الرویہ

کہی اور اسی ختم کیا قرآن کو تیس برس ہر روز میں ایک بار اور ختم کیا مینی اس کو ن میں  
اربعہ و عشرين الفختمہ انتہ قال شاہ عبدالعزیز الدہلوی بسنہ

چوبیس ہزار بار تمام ہوا اور کہا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے سنہ

المحدثین تاریخ بغداد دارضا نیف خطیب بغدادی است و کنت خطیب البکر

المحدثین میں کہ تاریخ بغداد کی رضا نیف خطیب بغدادی ہی است و کنت خطیب البکر

وناموا احمد بن علی بن ثابت بن احمد و ہر و ختم قرآن فی کرم و ہفتم

اور نام اوسکا احمد بن علی بن ثابت بن احمد ہی اور ہر روز ختم قرآن کا کرتا تھا اور ساتویں

ذی الحجہ سنہ ۴۳۳ چار صد و شصت و سہ وفات یافت انتہی قال شاہ

ذی الحجہ سنہ ۴۳۳ چار سو ترسٹھہ میں وفات پائی تمام ہوا اور کہا شاہ نے

فی شرح الدر المختار قولہ وکیع بن الجراح ہوشیخ الاسلام واحد ائمۃ الاعلا

شرح در المختار میں قولہ وکیع بن الجراح وہ شیخ الاسلام ہے اور وہ اکیلم ہی ائمۃ اعلام

قال یحیی بن الکرکان وکیع بصوم الدھر یختم القرآن کل لیلۃ انتہی و

کہا یحیی بن الکرکان کہ تھا وکیع روزی رکتھا صیام الدھر اور ختم کرتا قرآن کو ہر رات میں تمام ہوا اور

قال الترمذی فی جامعہ فی ابواب لقراءۃ روی عن عثمان بن عفان اندہ کان

کہا ترمذی نے اپنی جامع کے ابواب قراءت میں کہ مروی ہی حضرت عثمان بن عفان سی کہ تھا

یقرأ القرآن فی رکعۃ یوتر بها وروی عن سعید بن جبیر اندہ قرأ القرآن

ختم کرتا قرآن کو ایک رکعت وتر میں اور مروی ہی سعید بن جبیر سے کہ ختم کیا قرآن کو

فی رکعتین فی البکعبۃ انتہ وقال فی القلائد قال ابن المبارک اربعۃ من

دو رکعت میں کعبہ میں تمام ہوا اور کہا قلائد میں کہ ابن المبارک نے کہ چار

الائمۃ ختم القرآن فی رکعۃ واحدۃ عثمان بن عفان و عقیل الدار و سعید

ائمہ نے ختم کیا قرآن کو ایک رکعت میں حضرت عثمان بن عفان اور عقیل داری اور سعید



بن حيدر وابو حنيفة انتهى وقال في الطحاوى قال السيوطى في تبيين الصيغ

بن جبر اور ابو صنفہ نے تمام ہوا اور کہا لٹھا وی فی کہ کہا سب نے نے تبیین الصنفہ نے مناب

روى عن خارجة بن خازجة قال ختم القرآن في ركعة اربعة من الائمة

کہ مروی ہے خارجی بن خارجی سے کہ ختم کیا قرآن کو ایک رکعت میں جاریائے نے

وعلمهم أبا حيفة انتهى فلحاصل الرخصة إذا تكرر على الطاقة والمهارة

اور شمار کیا اون میں ابو حنیفہ کو تمام سوا بس حاصل کلام کا یہ ہے کہ رخصت جبکہ موقوف ہوئی طاقت اور مہارت

فلا يرجع على كل أحد حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفقهه من قرأ

تو نہ وارو ہو فی کسی شخص پر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ سمجھا وہ کہ بڑ ہے

القرآن في اقل من ثلث رواه غير واحد من اهل الحديث بل على من لم يرك ذلك

قرآن کو کم ترین سی روایت کیا اسکو غیر واعد نے اہل حدیث سے ملکہ واروی اور سپر کہ انہو بایں و

لأنه صلى الله عليه وسلم قرأ سورة البقرة وال عمران والنساء والمائدة

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سورۃ بقرۃ اور سورۃ آل عمران اور سورۃ نسا اور سورۃ مائدہ

فأربع ركعات بحيث كان ركوعه وسجوده وقومته وحلسته قريب قيام كما

چار رکعت میں بائیں طور کہ ہنہ رکوع اور سجود اور قومہ اور علیہ انحضرتؐ کا قریب قیام اپنی اپنی رکعت کے

كما مرفوعان مجموع ذلك ازيد من ختم القرآن في تلك الديلة قطعاً فحقن

حبیباً کہ گذرا پس ہوا مجموعہ اس مقدار کا بہت زیادہ ختم قرآن سی اس رات یقیناً پس ہم

اهل الاسلام نفذوا عن نبيهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبق

اہل اسلام بنین قدرت رکھتی ہیں کہ وہیم کریں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنین سبھا

ما قبل في تلك الليل فلا يحي ذلك الطعن إلا في السلف والخلف مع هذا الشريعة

جو بڑے اس رات میں پس نہ وارو معا یہ لعن مگر سلف اور خلف پر مع صاحب ستر عین کے

لا في الحديقة وحده وأما الرابع وهو صيام الدهر فلما أخرج عن عائشة

نہ ابو حنیفہ وعدہ میں امارایع کو وہ عیاس الدہ ہے جائز ہے پہلی کہ مروی ہی حضرت عائشہ سے

بمختصم المصطفى الأيام الحسنة المنيرة



ان حمزة بن عمرو والا سلمیٰ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول  
 اللہ انی رجل اسحر الصبی افا صوم فی السفر قال صم ان شئت و افطر ان شئت  
 اسدین ایک رجل ہوں صائم الدہر آیا روزہ رکھوں سفر میں فرمایا رکھ اگر تو چاہی اور افطار کر اگر چاہی تو  
 رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب جواز الصوم و الفطر فذلک الحدیث يدل علی  
 کراہت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیحہ کے باب جواز الصوم و الفطر میں ہیں یہ حدیث دال ہے اوپر  
 جواز صیام الدہر و علیہ جمہور اہل العلم قال الامام النووی فی شرح  
 جواز صیام الدہر کے اور اس پر جمہور اہل علم پر ہے کہا امام نووی نے شرح پر حدیث  
 ذلک الحدیث فیہ دلالة لمذہب الشافعی وموافقیہ ان صوم الدہر غیر  
 مکروہ لکن یخاف ضرا ولا یفوت حقا انتہی وقال لنووی فی شرح مسلم  
 مکروہ اس شخص کو کہ نہیں خائف ہی ضرر اور فوت حق کا تمام ہوا اور کہا نووی نے شرح مسلم کے  
 فی باب النہی عن صوم الدہر لمن تضرر واختلف العلماء فیہ فذهب اہل  
 باب النہی عن صوم الدہر لمن تضرر من کہ مختلف ہوئے ہیں علماء اس میں ہیں یہاں اہل  
 الظاہر الی منع صیام الدہر لظواہرہ الاحادیث وقال لقاضی خیر  
 ظاہر کا منع صیام الدہر کا ہے بہ متک ظواہر ان احادیث کے اور کہا قاضی وغیرہ نے  
 وذهب جماعہ العلماء الی جوازہ اذا لم یصم الا یام المنہی عنہا وہی العید ان  
 کہ مذہب جماعہ علماء کا جواز صیام الدہر کا ہے جبکہ نہ رکھی ایام منہی عنہا کو اور یہ ایام منہی عنہا دو دن  
 والتشریق ومذہب الشافعی واصحابہ ان سحر الصبی اذا فطر العید و  
 وغیرہ تشریق کی اور مذہب امام شافعی وراوی کی اصحاب کا یہ ہے کہ صیام الدہر جبکہ افطار کری عید اور  
 التشریق لا کراہۃ فیہ بل ہو مستحب بشرط ان لا یلحقہ بہ ضرر ولا یفوت  
 تشریق کو نہیں ہی کراہت اس میں کسی طرح کی تکلیف نہ ہو کہ نہ لاقی ہو یہاں تک کہ ضرر نہ



حقاً انتہی بہ قال لک واحمد واسحق کما فی الترمذی فاما حدیث السنن قال

حق کا تمام ہوا اور یہی قول ہی المم مالک اور احمد اور سہی کا جیسا ترمذی میں ہے اما حدیث السنن کہ

جاء ثلاثة رهط الى زواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة

آمی تین آدمی ازدواج بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سوال کرتے تھے عبادت

النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا بما كانهم فقالوا فقالوا ابن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپس میں خبر دی گئی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو قلیل جانا

من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه

مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق بخشہ یا اللہ نے جو مقدم ہوا زلات سے

وما تآخرو فقال أحدهما أنا فاصلي الليل بدا وقال الآخر أنا أصوم النهار

اور جو تاخیر ہوئی پس ایک انہی نے کہ میں پڑھوں گا تمام رات ہمیشہ اور کہتا دوسری نے کہ میں روزہ کروں گا پورا

أبدا ولا افطر وقال الآخر أنا اعتزل النساء فلا تزوج أبدا فجاء النبي صلى

ہمیشہ اور نہ افطار کروں گا اور کہتا تیسرے نے کہ میں الگ ہو جاؤں گا عورتوں سے نہ کلج کروں گا کبھی

الله عليه وسلم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا والله الى

اللہ علیہ وسلم انہی طرف فرمایا کہ تم وہ سو کہہ رہے تھے ایسا اور ایسا خبردار قسم اللہ کے میں

لا خشاكم الله وانقاكم له لكونكم صوم وافطروا صلي وارقدوا تزوج النساء

خائف تر تمہارا ہون اللہ سے اور اتنا تمہارا ہون اللہ کی لٹی لیکن میں روزہ ہی رکھتا ہوں اور افطار ہی کرتا ہوں اور ان کو

فمن غيب عن سنتي فليس مني متفق عليه فالجواب عن جانب الجاهل

سبب جو غائب کر لیا میری طریق سے وہ نہیں ہی مجھ سے یہ حدیث متفق علیہ پس جواب جانب جہول علما کے سے یہ کہ حدیث

محمول علی انه جعلوا احد الجانبين علی انفسهم واجبا والاخر حراما علی

محمول ہی اس پر کہ اوہوں نے کیا ایک طرف دونوں طرف فعل کے اپنی نفوس پر واجب اور دوسری طرف فعل کو حرام

سبيل الدوام كما هو منصوص لفظ الا بد مع ذلك جعلوا ذلك حرام

مہیشہ یہ کہ وہ منصوص لفظ ابدا کا ہے ومع ذلك کیا اوہوں نے اس حرام کو



عبادۃ و قربۃ و لم یروا ما أخبروا به من سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبادت اور قربت اور نہ دیکھا جو خبر دی گئی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے

سنت بل عرضوا عنہا فلذا قال علیہ السلام فی آخر الحدیث فمن رغب

سنت بلکہ عرضا من اور روگردانی کی اوس سی لہذا فرمایا علیہ السلام فی آخر حدیث میں جو عرض کر چکا

عن سنتی فلیس منی قال الامام النووی فی شرح مسلم فی صدر کتاب النکاح

سنت میری سی وہ نہیں ہی مجھ سے کہا امام نووی فی شرح مسلم کے ابتدائے کتاب النکاح میں

واحجۃ الجہول بقولہ تعالیٰ فانکحوا مطاہرکم من النساء الی قوله تعالیٰ

کہ محبت بکڑی سی جہور فی اسی قول اللہ تعالیٰ کی سی کہ نکاح کرو جو خوش گین تمکو عورتوں سی اس قول تک

وما ملکت ایمانکم فحیرہ سبحانہ و تعالیٰ بین النکاح والتشرک قال الامام

اور جو مالک ہوئی بین دینی مائتہ تمہاری حیار دیا اللہ تعالیٰ فی در بیان نکاح اور کونڈی کی کہا امام

الماذری ہذا حجة للجمہول لانه سبحانہ و تعالیٰ حیرہ بین النکاح والتشرک

ماذری فی کہ یہ محبت ہی جہور کے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا در بیان نکاح اور کونڈی کے

بالاتفاق ولو کان النکاح واجبا لما حیرہ بینہ و بین التشرک و اما قوله صلے

بالاتفاق اگر ہوتا نکاح واجب تو حیار نہ دیتا در بیان نکاح اور کونڈی کے اما قوله صلی

اللہ علیہ وسلم فمن رغب عن سنتی فلیس منی فمعناہ من رغب عنہا اعل

اللہ علیہ وسلم فمن رغب عن سنتی فلیس منی معنی اوسکی یہ میں کہ جو شخص عرض کرے کہ میں

عنہا غیر معتقد علی ما ہی علیہ انتہی و فی هذا الحدیث یعنی قوله علیہ

ادبی کہ نہ معتقد ہوا اوسکا جیسا کہ وہ ہے تمام ہوا اس حدیث میں یعنی اس قول علیہ

السلام یا معشر الشباب من استطاع من الباءۃ فلیتزوج فانه اغض

السلام میں کہ اسی گروہ جوانوں کی جو طاقت کچھ تھکے کی نکاح کری کیونکہ وہ بہت پسند

للبر و احضرن للفرج و من یستطع فلیتزوج فانہ و جاء متفق علیہ

بیر کا ہی اور حافظ فرج کا ہی اور جو کہ نہ طاقت رکھی اوس پر لازم ہی روزہ رکھنا کیونکہ وہ اوسکی ہی مرضی

بہت پسند ہے



الامر بالنكاح لمن استطاعه وطاقت اليه نفسه وهذا جمع عليه لكنه

امر بالنكاح ہی اوسکی لئی کہ اوسکی طاقت رکھی اور غالب اوسکی طرف اوسکا نفس ہو سو یہ متفق علیہ ہی لیکن

عندنا وعند العلماء كافة امر بذلك ايجاب فلا يلزم التزوج ولا التمسك

ہم فقہیہ کی نزدیک اور سب علماء کی نزدیک امر ایجاب کا پس نہ لازم نکاح ۔ اور نہ ہونڈے

سواء خافت العنت ام لا هذا مذهب العلماء كافة ولا نعلم احدا اوجبا

برابر ہی کہ خوف کفری زنا کا یا کفری یہ ہی مذہب سب علماء کا اور نہیں جانتی ہم کیونکہ وہ کیا نہیں

الا داود ورواية عن احمد قالوا يلزمه في العمر مرة واحدة واما حديث

مگر داؤد ظاہری فی اور ایک روایت ہی احمد سی کہتی ہیں وہ کہ لازم ہی عمر میں ایک بار اما حدیث

عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصلوة

عبد اللہ بن عمرو کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ محبوب تر نماز کا

الى الله صلواتي دائمة واحب الصيام الى الله صيام داود كان ينأ نصف

اللہ کی طرف نماز داؤد علیہ السلام کی ہی اور محبوب تر اللہ کے طرف روزی داؤد علیہ السلام کی ہیں کہ

الليل يقوم ثلثه وييام سدرسه ويصوم يوما ويفطر يوما متفق عليه

رات کا اور قیام ہوتا ثلث اور سوتا سدرس اور روزہ رکھتا ایک دن اور افطار کرتا ایک دن ہم

ذكره في المشكوة فالجواب عن جانب الجمهور انه لا يدل على ان غيره بدعة

ذکر کیا اسکو مشکوت میں پس جواب جمہور کی طرف یہی کہ یہ حدیث نہیں دال اس پر کہ غیر اسکا بدعت ہی

كما فهمه مصنف المعيار هو دال على ان غيره ايضا محبوب لما هو مدلول

جیسا کہ سمجھا مصنف معیار نے بلکہ وہ دال ہی اس پر کہ غیر اسکا ہی محبوب ہی جیسا کہ وہ مدلول

صيغة افعل التفضيل كذا في احببة غيره بدليل ان عبادة رسول

صیغہ افعل التفضیل کا ہی بلکہ نہیں ہی یہ حدیث محبوب تر ہونی غیر کو بدلیل اسکی کہ عبادت رسول

الله صلى الله عليه وسلم من الصوم والصلوة لم يكن كذلك لصلوة

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصوم اور صلوٰۃ سے نہ ہی اس طرح ہرگز



کہ لا یخفی علی ما ہو کتاب الحدیث فانہ لم یثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و علیہ السلام کہ ہین پوشیدہ ہر کتب حدیث پر اسلی کہ ہین ثابت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدا

وسلم ہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتی نصف رات کا اور قایم سوتی ثلث رات کا اور سو سدا

لانہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوماً ویفطر یوماً لا یسند صحیح

نہایت ہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن روزہ رکھتی اور ایک دن افطار کرتی نہ سدا صحیح سے اور

لا یضعیف ذاکان الامر کذلک فلا یمد من حمل ذلک الحدیث

یہ سند ضعیف ہی ہیں جبکہ ہوا امر اس طرح تو ضرور ہوا عمل کرنا اس حدیث

عبد اللہ بن عمرو علی وجہ صحیحہ التطبیق بان کان معنی ذلک الحدیث

عبد اللہ بن عمرو کا ایسی وجہ پر کہ حاصل ہو جائی ساتھ اسکی توفیق بین طور کہ ہون معنی ہوئی

از احب الصلوة یا عبد اللہ بن عمرو بالنسبة الیک مثالی صلوۃ داود و

کہ محبوب تر صلوۃ کا اسی عبد اللہ بن عمرو بہ نسبت تیری اور جو مثل تیری ہن صلوۃ حضرت داؤد کی تھی

احب الصیایا عبد اللہ بالنسبة الیک و مثالی صیایا داؤد کما صر

محبوب تر صیام کا اسی عبد اللہ بہ نسبت تیری اور جو مثل تیری ہن صیام حضرت داؤد کے ہن جیسا کہ

به العلماء قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب النہی عن صوم الدھر

ان معنی کی علانی کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم کے باب النہی عن صوم الدھر

لین تضر بہ او فوت بہ حقاً والثانی انه محلی علی من تضر بہ او فوت

لین تضر بہ او فوت بہ حقاً اور دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ معمول ہی اوس شخص پر کہ ضرر پہتا بسبب کے

حقاً قالوا افنھی لنبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمر لعلمہ بانہ سیج

حق کہ کہا علانی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر کو واسطے علم عجز اس کے

واقرب حزة بن عمرو لعلمہ بقدرتہ بلاضرر انتہی واما الخامس هو تکثیر

اور نہایت رکھا حزمہ بن عمرو کو واسطے علم قدرت اس کی بغیر ضرر کے تمام ہوا اما خامس کہ وہ یاد دہاؤں

نہایت ہی یہ بات

یہ بات کہ نہایت ہی

عشر عشر عن الامام علی بن ابی طالب



الرکوع والسجود علی ثلاث عشرة رکعة فلما اخرج عن عبادة بن الصامت

رکوع اور سجدہ کا تیرہ رکعت سی جائز ہے اس لئے کہ مروی ہے عباده بن صامت سے

انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسجد لله ا

کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا کہ بہین ہی کوئی شخص کہ سجدہ کری اللہ کے لئے مگر

كتب الله له بها حسنة وحي عنه بها سيئة ورفع له بها درجة فاستد

کہتا ہی اللہ اس کی نی سبب اس کی ایک حسنة اور محو کرتا ہی اس کی ایک سيئة اور بلند کرتا ہی اللہ کے

من السجود رواه ابن ماجة في سننه في باب كثرة السجود واخرج عن اب

عبد وجود کا اور کثرت سجدہ کی روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی سنن کی باب کثرة السجود میں اور مروی ہی اب

فاطمة قال قلت يا رسول الله اخبرني بعمل يستقيم عليه واعمله قال

فاطمہ سی کہہ مینی یا رسول اللہ خبر دی تجھ کو ساتھ اس عمل کی کہ مستقیم رہوں میں اس پر اور عمل کروں میں

عليك بالسجود فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وح

لازم ہو سجدہ کو کیونکہ تو بہین سجدہ کرتا اللہ کے لئے کوئی سجدہ مگر بلند کرتا ہی اللہ سبب اس کی درجہ تیرا اور

عنك بها خطيئة رواه ابن ماجة في سننه في باب كثرة السجود واخرج عن اب

تم ہی سبب اس کی خطیہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی سنن میں اور مروی ہی معدان سی کہ ملاقات کی مینی ثوبان

مولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اخبرني بعمل عملة يدخلني الله

مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا مینی کہ خبر دی تجھ کو ساتھ اس عمل کی کہ کروں میں اس کو

به الجنة او قال قلت يا رسول الله فقلت ثلثة ثلثة ثلثة

سبب اس کی بہشت میں یا کہا مینی خبر دی تجھ کو ساتھ محبوب تر اعمال کی اللہ کے طرف سو سکوت کیا پھر اس کی مینی

الثالثة فقال سالت ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

تیسری دفعہ پس کہا سوال کیا مینی اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا

عليك بكثرة السجود فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة

لازم ہو کہ تو کثرت سجدہ کو اللہ کی نی کیونکہ بہین سجدہ کرتا تو اللہ کے لئے کوئی سجدہ مگر بلند کرتا ہی اللہ سبب اس کے درجہ تیرا



وخط عنك بها خطية قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسالته فقال لي

اور سابقہ کرتا ہی تم ہی سبب اسکی خطیہ کہا معدان فی ہر ملاقات کی میں ابو الدرداء کی سوال کیا میں اسکی

مثلاً قال ثوبان رواه مسلم في صحيحه في باب فضل السجود وابن ماجه

مثلاً قول ثوبان کی روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح کے باب فضل سجود میں اور ابن ماجہ نے

باب كثرة السجود والركوع في جامعہ فی باب كثرة الركوع والسجود

باب كثرة سجود میں اور ترمذی فی اپنی جامعہ کے باب كثرة ركوع اور سجود میں

وقال في الباب عن ابي هريرة وابي فاطمة وحديث ثوبان وابي الدرداء

اور کہا کہ اس باب میں مروی ہی ابو ہریرہ اور ابو فاطمہ سی اور حدیث ثوبان اور ابو الدرداء کے

في كثرة الركوع والسجود حديث حسن صحيح هذه الاحاديث لصوص

کثرت رکوع اور سجود میں حدیث حسن صحیح ہے پس یہ احادیث لصوص

صريحة في ترغيب كثير عدد الركعات وليس له حد لا يزداد عليه

صریحہ میں ترغیب بکثیر عدد رکعات کے اور نہیں اسکی کوئی حد کہ نہ زیادہ کیا جائی اسپر

ولا ينقص منه وبه قال لعلماء من غير اختلاف قال الامام النووي

اور نہ ناقص کیا اسکی اور یہی قول ہی علما کا بالاتفاق کہا امام نووی نے

في شرح مسلم في باب صلوة الليل عدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم

شرح مسلم کے باب صلوة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

قال القاضي ولا خلاف في انه ليس في ذلك حد لا يزداد عليه ولا ينقص

کہا قاضی فی کہ نہیں خلاف اس میں کہ نہیں ہی اس عدد رکعات میں کہ نہ زیادہ کیا جائی اسپر اور نہ

منه صلوات الليل من الطاعات التي كلما زاد فيها زاد الاجر وانما

اوس ہی اور صلوات لیل کی طاعت ہی کہ جس قدر زیادہ کرو اوس میں زیادہ سواجر اور

الخلافة في فعل النبي صلى الله عليه وسلم وما اختار لنفسه انتم

خلاف سوا اسکی نہیں کہ فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں جو اختیار کیا آنحضرت نے اپنی نفس کے لئے



ولو كان الاختلاف فهو انما كان في لا فضلية قال لتر مذم في جامعة

اور اگر ہی اختلاف سو سوای اسکی ہنن کو وہ افضلیت میں ہی کہا تر مذی فی اپنی جامع کے

فی الباب لہذا کور وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم طول القيام

باب مذکور میں کہ مختلف ہوئی ہیں اہل علم اس میں ہیں کہا اونکی بعض نے کہ طول قیام کا

فی الصلوة افضل من كثرة الركوع والسجود وقال بعضهم كثرة الركوع

غار میں افضل ہے کثرت رکوع اور سجد سے اور کہا اونکے بعض نے کہ کثرت رکوع اور

السجود افضل من طول القيام وقال احمد بن حنبل قد روى عن النبي صلى الله

سجد کی افضل ہی طول قیام ہی اور کہا احمد بن حنبل نے کہ مروی آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم في هذا حديثان ولم يقض فيه بشئ وقال اسحق اما بالنهار فكثر

علیہ وسلم ہی اس میں دو حدیث ہیں اور ہنن حکم کیا جاتا اس میں کسی شئی کا اور کہا اسحق فی دن

الركوع والسجود واما بالليل فطول القيام الا ان يكون رجل له جزء

رکوع اور سجد کی افضل اور رات میں طول قیام کا افضل ہی مگر یہ کہ ہو کسی شخص کے لئے وظیفہ

بالليل ياتي عليه فكثر الركوع والسجود في هذا احب الي نزياتي

رات میں کہ آتا ہو او سپر تو اسوقت کثرت رکوع اور سجد کی اس میں محبوب تر ہے جبکہ آتا ہی

على جزء انتهى وقال في تنوير الابصار وكثرة الركوع والسجود احب من

اپنی وظیفہ پر تمام ہوا کہا تنویر الابصار میں کہ کثرت رکوع اور سجد کے محبوب تر ہے

طول القيام وقال في شرح الدر المختار نقل عن المعراج ان هذا قول

طول قیام سے اور کہا اسکی شرح میں کہ در مختار ہی کہ منقول ہی معراج سے کہ یہ قول

محل وان مذهب الامام فضيلة القيام وصحة في البدایع وقال المشاف

امام محمد کا ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ کا افضلیت قیام کا ہی و تصحیح کی ہی اسکی بدایع میں اور کہا مشاف

قال ابو يوسف اذا كان لورد من الليل بقراءة القرآن فالا فضل ان يكثر

کہا ابو یوسف نے جبکہ ہو اسکے لئے وظیفہ رات سے قرأت قرآن کا تو افضل تکثیر



عدد الركعات والا فطول لقيام افضل انتهى حاصل ذلك الباب ان اهل

عدد ركعات کی ہی والا پس طول قیام کا افضل ہی تمام ہوا اور اصل اس باب کا یہ ہی کہ اہل العلم متفقون علی الجواز لکنہم مختلفون فی الافضلیۃ علی ربعۃ مذہب علم متفق ہیں جواز پر لیکن وہ مختلف ہوئی ہیں افضلیت میں چار مذہب پر

بعضہم الی ان طول لقيام افضل من كثرة الركوع والسجود وذهب

بعض بعض اونکا گیا ہی اس طرف کہ طول قیام کا افضل ہی کثرت رکوع اور سجود سی اور گیا ہی بعض الی ان كثرة الركوع والسجود افضل من طول لقيام وتوقف بعض

بعض اون کا اس طرف کہ کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہی طول قیام سے اور توقف کیا بعض نے

منہم احمد بن حنبل وفضل بعض منہم اسحق وقال ابو بکر بن الشیبة

ایک اون میں سی احمد بن حنبل ہی اور تفصیل کی بعض نے ایک اون میں سی اسحق ہی اور کہا ابو بکر بن الشیبة

فمصنفہ حدثنا وکیع عن مالک بن انس عن یحیی بن سعید عن عمر بن

ابن مصنف میں کہ حدیث کی ہجو وکیع نے وہ مالک بن انس سی وہ یحیی بن سعید سے وہ عمر بن

الخطاب عن رجل لا یصلی بھم عشرين رکعة انتہی فذلک الحدیث حدیث

خطاب سی کہ امر کیا ایک رجل کو کہ نماز پڑھا دی اونکو بیس رکعت تمام ہوا پس یہ حدیث حدیث

صحیحہ فان وکیع بن الجراح الکوفی ثقة حافظ عابد روی عنہ فی

صحیح ہی کیونکہ وکیع بن جراح کوفی ثقة حافظ عابد ہے اور مروی عنہ

لصحاح الستة من الطبقة التاسعة ومالك بن انس فقیہ دار الهجرة

صحاح ستہ کا ہے اور طبقہ ناعد سے ہے اور مالک بن انس فقیہ دار الہجرت کا ہے

یسلم المتقین روی عنہ فی الصحاح الستة من الطبقة السابعة ویحیی

اور رئیس متقین کا ہے اور مروی عن صحاح ستہ کا ہے اور طبقہ سابعہ سے ہے اور یحیی

تسعید بن العاص لا روی ثقة من الطبقة الثالثة وعمر بن الخطاب

تسعید بن عاص لا ہی ثقة ہے اور طبقہ ثانیہ سے ہے اور عمر بن خطاب



امیر المؤمنین خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المروئی عنہ

امیر المؤمنین ہی اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور مروی عنہ

فی الصلح الستہ ہکذا فی التقْرِیقِ اخرج ان علیا امر جلا یصلی بہ

صلح ستہ کا ہی اسی طرح ہی تقریب میں اور مروی ہی کہ حضرت علی فی امر کیا اہل کو نماز پڑھانے

فی رمضان عشرین رکعة رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ و آخرہ

رمضان میں بیس رکعت روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں اور مروی ہی

الحارث انہ کان یوم الناس فی رمضان باللیل عشرین رکعة ویوتر

حارث سی کو وہ تھا امامت کرتا لوگوں کو رمضان میں رات کو بیس رکعت اور پڑھتا تھا و توتر

ویقنت قبل لکوع رواہ ابن ابی شیبۃ و آخرہ عن ابی الجحزی انہ کان

اور یقین سے پہلے رکوع کے روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور مروی ہے ابو جحز سے کہ وہ تھا

یصلی خمس ترویجات فی رمضان ویوتر ثلاث رواہ ابن ابی شیبۃ و قال

پڑھتا نماز ترویجات کے پانچ ترویجات رمضان میں اور وتر پڑھتا تھا تین رکعت روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ

ابو بکر فی مصنفہ حدیثنا ابن عمر عن عبد الملک عن عطاء قال درک

ابو بکر فی اپنی مصنف میں کہ حدیث کی حکو ابن عمر فی اوسنی عبد الملک سی اوسنی عطاء سی کہ کہا پایا میں

الناس و هم یصلون ثلاث وعشرین رکعة حدیثنا حمید بن عبد الرحمن

لوگوں کو کہ وہ پڑھتی تھی بیس رکعت اور حدیث کی حکو حمید بن عبد الرحمن نے

عن حسن بن عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس مض

اوسنی حسن سی اوسنی عبد العزیز بن رفیع سے کہا اوسنے کہ تھا ابی بن کعب نماز پڑھاتا رمضان میں

بالمدینۃ عشرین رکعة ویوتر ثلاث رکعات انتہ و آخرہ عن یزید

مدینہ میں بیس رکعت اور وتر تین رکعت تمام ہوا اور مروی ہی یزید

بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب

بن رومان سی کہ جی لوگ کہ قائم ہوتے بیچ زمانہ عمر بن الخطاب کے







وأكابر التابعين رضي الله تعالى عنهم كلهم كانوا يصلون صلاة الليل ثلثاً

اور اکابر تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سب اتنی پڑھتے نمازرات کے

وعشرين ركعة وقال الترمذي في جامعه في باب قيام شهر رمضان و

تیسس رکعت میں رکعت تراویح کے اور تین رکعت وتر کی اور کہا ترمذی فی اپنی جامعہ باقیام شہر رمضان میں کہ

اختلف اهل العلم في قيام رمضان فرأى بعضهم ان يصل احدی واربعین

مختلف ہوئے ہیں اہل علم قیام رمضان میں پس مذہب بعض اہل علم کا یہ ہے کہ چارہی چارہن اکتالیس

ركعة مع الوتر وهو قول اهل المدينة والعمل على هذا عندهم بالمدينة

رکعت مع وتر کے وہ قول اہل مدینہ کا ہے اور عمل اسپر اونکی نزدیک مدینہ میں ہے

والكثر اهل العلم على ما روى عن علي وعمر وعنه من اصحاب رسول الله

اور جمہور اہل علم کا اسپر ہی گمروئی ہے حضرت علی اور حضرت عمر وغیرہم جو اصحاب رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفیان الثوري وعبد

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں بیس رکعت اور یہ قول سفیان ثوری اور عبد اللہ

بن المبارک والشافعي وقال الشافعي هكذا ادرکت ببلدنا مکت يصلون

بن مبارک اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے کہ اسی طرح پالیٹھے اپنے بلد مکہ میں کہ پڑھتے

عشرين ركعة انتم وقال مصنف المصنف في معياره والدليل على كون

بیس رکعت تمام ہوا اور کہا مصنف معیار نے اپنی معیار میں کہ دلیل اسپر

هذه العبادة بدعتان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يرد صلوة

کہ یہ عبادت بدعت ہے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زیادہ کیا صلوة

الليل في جميع عمره على ثلاث عشرة ركعة انتم فكان اصحاب رسول

لیل کو عمر بہر میں اوپر تیرہ رکعت کے تمام ہوا پس ہوئی اصحاب رسول

الله صلى الله عليه وسلم والتابعين وتبع التابعين واهل مكة و

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل مکہ اور



واهل المدينة كلهم مبتدعين ومخالفين لسنة رسول الله صلى الله عليه

اور اہل مدینہ سب کے مبتدعی اور مخالف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم عند مصنف المعيا ثم لا يخفى على احدا ان التراويح بالعدد المذكور بعد

وسلم کے نزدیک مصنف معیار کے پہر پوسیدہ نہ رہے کہ تراویح میں عدد ذکر کو بعد

للاوصار من شعار اهل السنة والجماعة فلما كانت هذه التراويح شعار

زمانہ صحابہ کے ہو گئے ہیں شعار اہل سنت اور جماعت کا سب سے پہلے جو میں یہ تراویح شعار اہل

السنة والجماعة بدعة عند مصنف المعيا فقد علم انه ليس من اهل السنة والجماعة

سنت وجماعت کا ہی بدعت نزدیک مصنف معیار کے تو معلوم ہوا کہ وہ مصنف معیار نہیں ہوا اہل

فاحفظ ولا تغفل فانه من عزم الامم هذا الجواب بطريق التفصيل

میں محفوظ رکھ اور مت غافل ہو کیونکہ وہ عزم امم سے ہیں یہ جواب بطریق تفصیل کے ہے

اما الجواب بطريق الاجمال فان الزهد في العبادة هكذا جائز لو ورد الاحاديث

اما جواب بطریق اجمال یہ کہ زہد عبادت میں اس طرح کا جائز ہے واسطے ورود احادیث

الصحيحة في ذلك الباب اخرج عن معوية بن سفيان قال قام رسول الله

صحیحہ کے اس باب میں مروی ہے معویہ بن سفيان سے کہ کہنے ہوئے تھے کہ

صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد حضر

صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک سوچ گئی دو نو قدم آنحضرت کی کہا کیا آنحضرت کو کسے کڑی میں

لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبد اشكورا متفق عليه

آپ سے جو مقدم ہوا ذنب سی اور جو تاخر ہو گا فرمایا آیا میں نے منہ شکر گزار متفق علیہ ہی یہ حدیث

ذكرة في المشكوة في باب الخريص على قيام الليل والنسائي في احياها لليل

ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ کی باب الخریص علی قیام اللیل میں اور نسائی فی احیاء اللیل میں

وابن ماجة في باب طول القيام في الليل واخرج عن ابى هريرة قال كان

اور ابن ماجہ فی باب طول القیام فی اللیل میں اور ابی ہریرہ سے کہ تھی

اور ابن ماجة في باب طول القيام في الليل واخرج عن ابى هريرة قال كان

اور ابن ماجہ فی باب طول القیام فی اللیل میں اور ابی ہریرہ سے کہ تھی

بہت

بہت



رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلح حتى تورمت قدماه فقيل له ان الله قد

رسول الله صلى الله عليه وسلم کہ نماز پڑھتے یہاں تک کہ سوج گئی دونوں قدم اوٹھ گیا اور ان کو

غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال فلا اكون عبد اشكورا رواه ابن

سحاق کیا آپ سی جو مقدم ہوا ذنب سی اور جو موخر ہوا فرمایا آیا ہوں نہیں شکر گزار روایت کیا اسکو ابن

ماجة في باب طول القيام والتمدد في الشاغل النبوية و النسائي في

ماجة فی باب طول القيام میں اور ترمذی فی شاغل نبویہ میں اور نسائی نے

باب حيا الليل واخرج عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم يقوم الليل

باب احیاء اللیل میں اور مروی ہی حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی سوی رات کو

حتى تنظر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا يا رسول الله وقد غفر لك

یہاں تک کہ پہلو دوں قدم اوٹھ گیا عائشہ نے کسوٹھی کرتی ہوا آپ پر عبادت شائع یا رسول اللہ کیا اللہ

ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال فلا احب ان اكون عبد اشكورا رواه البخاري

جو مقدم ہوا ذنب سے اور جو موخر ہوا فرمایا آیا ہوں میں مذہم شکر گزار روایت کیا اسکو بخاری نے

في صحيحه في كتاب التفسير واخرج عن المغيرة بن شعبه قال صلى رسول الله

اپنی صحیحہ کے کتاب التفسیر میں اور مروی ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم حتى انتفحت قدماه فقيل له ان تكلف هذا وقد غفر لك

صلی اللہ علیہ وسلم نے حتی کہ پہلوں گئی دونوں قدم اوٹھ گیا آنحضرت کو کہ آیا تکلیف دہا ہے ہوا آپ پر

ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال فلا اكون عبد اشكورا رواه الترمذي

جو مقدم ہوا ذنب سے اور جو موخر ہوا فرمایا آیا ہوں میں عبد اشکور روایت کیا اسکو ترمذی نے

في جامعه وقال في الباب عن ابي هريرة وعائشة وحديث المغيرة بن شعبه

اپنی جامع میں اور کہا کہ اس باب میں مروی ہی ابو ہریرہ سی اور عائشہ سی اور حدیث مغیرہ بن شعبہ

حديث حسن صحيح انتهى ثم لا يخفى ان المغيرة بن شعبه صحابي اسلام

حدیث حسن صحیح ہے تمام ہوا پھر نہ ہوسکتا ہے یہاں کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی ہے اور مسلمان ہوا



قبل الحديبية كما في التقريب وابو هريرة قبل وفات رسول الله صلى الله عليه

قبل الحديبية صياحه تقرب من بني اوس وهريرة سلمان بن اوس قبل وفات رسول الله صلى الله عليه

وسم اربع سنين وسورة الفحة مدنية نزلت بعد صلح الحديبية كما اخرج

مسلم في نهج ربار برس کی اور سورہ فتح مدنی ہی نازل ہوئی ہی صحیح حدیث کی صیا کہ مروی

عمر بن الخطاب نه قال يا رسول الله السنا على حق وهم على باطل قال

عمر بن خطاب ہی کہہا اے رسول اللہ آیا ہمیں ہم حق پر اور وہ کفار کو باطل پر فرمایا

بلى قال ليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فغير نعط

ن کا حضرت عمر نے آیا ہمیں شہید ہماری جنت میں اور مقتول انکی نار میں فرمایا مان کہا عمر نے کہیں

الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن الخطاب

ہلکان اپنی دین میں اور رجوع کریں ہم آپس میں حال میں حکم کری اللہ درمیان ہماری اور انکی فرمایا اے ابن خطاب

اني رسول الله ولن يضيعني الله ابا قال فانطلق عمر فلم يصدر متغيظا

میں رسول اللہ کا ہوں ہرگز نہ ضائع کرے گا اللہ مجھ کو کہی کہا کہ چلا گیا عمر اور نہ صبر کیا غصہ میں

فاتي ابا بكر فقال يا ابا بكر السنا على حق وهم على باطل قال بلى قال ليس

آپ آیا ابو بکر کہا عمر نے اے ابو بکر آیا ہمیں ہم حق پر اور وہ باطل پر کہا مان کہا عمر نے آیا ہمیں

قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلام نعط الدنية في ديننا

شہید ہماری جنت میں اور مقتول انکی نار میں کہا ابو بکر نے مان کہا عمر نے ہر کس لئی دنی میں ہم مجھ

نرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب نه رسول الله

رجوع کریں ہم آپس میں کہ نہ حکم کری اللہ درمیان ہماری اور انکی کہا ابو بکر نے کلائی بن خطاب وہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ولن يضيعه الله ابا قال فنزل لقرا ن على رسول

صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ ضائع کرے گا انکو اللہ کہے گناہیں نازل ہوا قرآن او پر رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم بالفحة فارسل الى عمر فاقرأه اياه فقال يا رسول الله افتخروا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح کے پس ہم سبجا افتخروا ہر عمر کے پیڑہ کر سنا یا افتخروا عمر کو کہا عمر نے

روای میں

ابن جریر

ابن جریر



قال لغمر فطابت نفسه ورجع رواه مسلم في باب غزوة الحديبية واخرج

فرمایا حضرت نبی بن خوش ہو گیا نفس عمر کا اور سب گیارہ روایت کیا اسکو مسلم نے باب غزوہ ہدیہ میں اور مروی

عن انس قال نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم انا فتحت لك فتحا مبينا

انس سے کہ نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انا فتحا مک فتحا مبینا

الى اخر الاية مرجعه من الحديبية رواه في معالم التنزيل في سورة

آخر آیت تک وقت رجوع کرنے آنحضرت کے حدیبیہ سے روایت کیا معالم التنزیل میں سورہ

الفتح واخرج عن انس بن مالك قال نزلت انا فتحت لك فتحا مبينا

فتح میں اور مروی ہی انس بن مالک سے کہ نازل ہوئی انا فتحا مک فتحا مبینا

ليغفر لك الله الى قوله فوزا عظيما مرجعه من الحديبية فقالت انزلت

ليغفر لك الله اقول فوزا عظيما تک وقت رجوع کرنے آنحضرت کے حدیبیہ سے روایت کیا کہ اور

على اية هي احب الي من الدنيا جميعا رواه مسلم في الباب المذكور

بہر آیت کہ وہ محبوب تر ہی مجھکو تمام دنیا سے روایت کیا اسکو مسلم نے باب مذکور میں

واخرج عن انس قال نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم ليغفر لك الله

اور مروی ہی انس سے کہ نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت لیغفر لک اللہ

ما تقدم من ذنبك وما تاخر مرجعه من الحديبية فقال النبي صلى الله

ما تقدم من ذنبک و ما تاخر وقت رجوع کرنے آنحضرت کے حدیبیہ سے فرمایا ہے علیہ السلام

عليه وسلم نزلت على اية احب الي مما على الارض ثم قرأها النبي صلى

علیہ وسلم نے کہ نازل ہوئی بھیر آیت کہ محبوب تر ہی مجھکو تمام دنیا سے پھر پڑھا اسکو نبی صلی

الله عليه وسلم عليهم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح

اللہ علیہ وسلم نے اصحاب پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

انتهى فذلك الحديث الصحيح المتفق عليه صريح في ان رسول الله

تمام ہوا پس یہ حدیث صحیح متفق علیہ صریح ہے اس میں کہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم باللیل حتی تورمت قدماہ وعللہ بانہ فعلت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہوتی رات کو یہاں تک کہ سوچ گئے دو نو قدم اونکی اور ویل بکری ہوئی  
 ذلک لاجل کون عبد اشکوا فلما ثبت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسکو اسواہی کہ ان میں بندہ شکر گزار ہے جبکہ ثابت ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہكذا الزهد فی العبادۃ ولم یثبت من الامام الاعظم انه قام باللیل حتی  
 اس طرح کا زہد عبادت میں اور نہیں ثابت امام اعظم سی کہ وہ کھڑا ہوا رات کو یہاں تک  
 تورمت قدماہ کان الطعن فیہ رضی اللہ عنہ طعنافیہ صلی اللہ علیہ و

کہ سوچ گئے دو نو قدم اونکی نو سو کا طعن کرنا ابو صنفہ رضی اللہ عنہ بر طعن کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم بعینہ بل شد منہ واخرج عن السائب بن یزید قال امر عمر بن الخطاب

سلم پر بعینہ بلکہ اسناد اس سی اور مروی سی سائب بن یزید سے کہ امر کیا عمر بن خطاب نے  
 ابی بن کعب تمیم الداری ان یقوم للناس فی رمضان باحدى عشرة رکعة

ابی بن کعب اور تمیم الداری کو یہ کہ سب نمازین کو گون کو رمضان میں گیا رہ رکعت  
 وكان القاری یقل بالمائین حتی کنا غفل علی العصور من طول لقیام فما کنا

سب ہوتا قاری کہ پڑھتا تھا سورہ مائین کو سب تک جانی ہم لوگ یہاں تک کہ ہوتی ہم تکیا اور غما دیکر  
 منصرف الا فی فروع الفجر واه مالک وذكر فی مشکوٰۃ فی بقاء قیام شہر

ہر پڑھتی ہی ہم سب نمازیں پڑھتے تھے اور ان میں روایت کیا اسکو امام مالک نے اور ذکر کیا اسکو بیہکوفہ میں  
 رمضان والعصر جمع عصا فالناس فی عہد عمر بن الخطاب لیس یکنونوا

رمضان میں اور عصر جمع عصا کے ہے سب لوگ عہد عمر بن خطاب میں نہ تھے  
 الا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکابر التابعین فہی لاء الا اصحاب

مگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکابر تابعین کے ہیں یہ اصحاب رسول اللہ  
 والتابعون کا ہوا متبعین من طول القیام حتی غفلوا علی عصیم فلما

اور تابعین تک جا کر تھی سب طول قیام کے  
 معنی کہ اعتماد بکڑی تھی اسکی

صحنہ میں سب نمازین کا قیام



ثبت ذلك كله من السلف والخلف عليهم الرضوان وسيدنا سيد المرسلين  
 ثابت سواهم سب مذکور سلف اور خلف علیہم الرضوان سی اور ہماری سید بخیر سید المرسلین  
 عليه الصلوة والسلام كان الطعن في الامام ابو حنيفة رضي الله عنه بطلان  
 عليه الصلوة والسلام سی تو ہوگا طعن امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ من سبب ان

الامام المذكورة طعن في السلف والخلف وصاحب الشريعة كافي وحده  
 امور مذکورہ کی طعن کرنا سلف اور خلف اور صاحب شریعت میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ

فقد علم مما ذكر ان مصنف المعيار ما غير واقف بالاثار وعمل السلف الاحياء  
 پس معلوم ہوا اذکر سی کہ مصنف معیار یا تو نہیں واقف ہی علم حدیث سی اور عمل سلف احیاء سے  
 او معاند بامام ائمة الهدى ومنفر للناس عن سنة خير الوري باب  
 یا معاند ہی امام ائمہ ہدی کا یا فقرت دلائل واثار گو گو سنت انصرفت صنف کے باب سے

الاجوبة عن اسولة مصنف المعيار على تالبعه  
 اجوبہ کا ادون اعتراضات مصنف معيار کے سے جو وارد کئے اوسے اوپر تالبعیت  
**امام ائمة الامصار**  
 اب جانا چاہی کہ جبکہ تالبعیت امام جبکہ  
 امام ائمة الامصار کے

ثابت ہو چکی بوجه حسن ائمة کباری تو بعد اسکی رد کرنی کلام مصنف معيار کچھ حاجت  
 نہ ہی کیونکہ وہ اب خود بخود رد ہو گئی لیکن بخار دل میری کا اور مصنف معيار کی دل کا  
 سرگزشتہ کلی کا جب تک کہ کلام اسکا لفظ لفظ رد نہ ہوگا اور یہی دل میں رہتا ہے کہ  
 اس کلام دای مصنف معيار کی تو اچھی طرح معلوم ہو جائی لوگوں کہ مغالطہ اور فریب دینا  
 اور حق اور سچ کو طاق پر رکھنا یہی پیشہ مصنف معيار کا ہی اب سنا چاہی کہ مصنف  
 معيار نے دعوی اعلان تالبعیت امام کا کیا ہے جیسا کہ عبارت اس کے سابق  
 میں مذکور اور منقول ہو چکی ہی پر سند بکڑے اس دعویٰ پر کلام چہ  
 شخصوں کے یعنی امام یا فعی اور امام نووی اور حافظ عقیلانی



اور علامہ سخاوی نے اور ابن طاہر اور ابن خلکان کے حالات

کلام اذکا ہی دلالت نہیں کرتا اس کے دعوے پر و بیان نہ

**قال مصنف المصیار قال الیافعی فی تاریخہ مرات الجنان فی حوادث**

کہا مصنف مبیار نے کہ کیا یا نے نے تاریخ مرات الجنان میں بیچ اذکا کے

**سنة حسين وفاته فيها توفي فقيه العراق الامام ابو حنيفة النعمان**

سنہ ۱۵۰ھ میں مہی ہو کہ اوس میں فوت ہوا فقیہ العراق کا یعنی امام ابو حنیفہ سہی بہ نمان

**بن ثابت الكوفي مولی بنی تیم الله بن ثعلبة ومولده سنة ثمانین رای**

بنی ثابت کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا پیدا ہوا سنہ ۱۸۰ھ میں دیکھا گیا

**انس اوروی عن عطاء بن ابی رباح وطبیقة وكان قد ادرک اربعة من**

انس کو اور روایت کے اس سے عطاء بن ابی رباح اور انکی پیروی سے اور ہا کہ تحقیق پایا اوس نے چار

**الصحابه هم انس بن مالک بالبصرة وعبد الله بن ابی اوفی بالكوفة**

صحابہ کو کہ وہ انس بن مالک بصرہ میں اور عبد اللہ بن ابی اوفی کوفہ میں

**وسهل بن سعد الساعدي بالمدینة والابو الطفیل عامر بن واثلہ بکنت**

اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ میں اور ابو طفیل عامر بن واثلہ کنت

**وقال بعض اصحاب لتاریخہ انه لم یرا احد منهم ولا اخذ عنه واصحاب**

اور کہا بعض اصحاب تاریخ نے کہ نہیں دیکھا کسی کو صحابہ سے اور نہ اخذ کیا کسی سے اور اصحاب

**یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم ولعیشیت ذلک عند اهل**

کہتے ہیں کہ ملاقات کی اوسنی جماعت صحابہ کے اور روایت کے ہے اوس سے روایت ثابت یہ نزدیکی اہل

**النقل انتہی قول یہ عبارت دلالت کرتی ہی اس پر کہ دیکھا امام صاحب کا انس**

نقل کے تمام ہوا

نہ ملکہ کو ثابت ہی نزدیک امام یافعی کی اور دلالت کرتی ہی اس پر کہ بعض اصحاب تاریخ کے

تی ہیں کہ امام صاحب نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا اور نہ اخذ روایت کیا کسی صحابی سے

نہ ملکہ کو ثابت ہی نزدیک امام یافعی کی اور دلالت کرتی ہی اس پر کہ بعض اصحاب تاریخ کے

نہ ملکہ کو ثابت ہی نزدیک امام یافعی کی اور دلالت کرتی ہی اس پر کہ بعض اصحاب تاریخ کے

تی ہیں کہ امام صاحب نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا اور نہ اخذ روایت کیا کسی صحابی سے



اور اصحاب اوسکی کہتی ہیں کہ امام صاحب نے ایک جماعت صحابہ کی دیکھی اور اوسنی اخذ روایت  
 ہی کئی اور بہین یہ ثابت نزدیک اہل نقل کی پس معلوم ہوا کلام امام یا فہی کیسے کہ قول محقق  
 اور معتبر ثبوت تابعیت کا ہی نہ انکار تابعیت کا اور منکر تابعیت کے بعض اصحاب تاریخ  
 میں سو یہ ہمو منافی بہین ہی کیونکہ دعویٰ ہمارا اتفاق علماء معتبرین غیر متصنین کے  
 نہ سب کا اور کلام امام یا فہی کا ہی دلالت کرتا ہی کہ منکر تابعیت امام کے بعض میں نہ باتے  
 علماء پس کلام کا مال یہ ہوا کہ تابعیت امام کی ثابت ہی باتفاق علماء معتبرین کے **قال**  
 مصنف للمعنی اور الملم نووی شایع صحیح مسلم تہذیب الاسماء میں فرماتی ہیں قال الشیخ ابواسحق  
 کہ الشیخ ابواسحاق نے

**فی الطبقات هو النعمان بن ثابت بن زوطی بن مہ مولى بنی تیمار الله بن ثعلبة**  
 طبقات میں کہ وہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن مہ مولى بنی تیمار الله بن ثعلبة کا  
**ولد سنة ثمانین من الهجرة و توفي بعد اربع سنين وخمسين ومائة وابن سبعين سنة**  
 پیدا ہوا سنہ اسی میں ہجرت کی اور فوت ہوا بعد اربع سنين وخمسين ومائة وابن سبعين سنة  
**أخذ الفقه عن حماد بن أبي سليمان وكان في زمانه اربعة من الصحابة الش**  
 حاصل کیا علم فقہ کا حماد بن ابی سلیمان سے اور تہی اوسکی زمانہ میں چار صحابہ  
**بن مالك وعبد الله بن أبي اوفى وسهل بن سعد وابو الطفيل ولم يأخذ عن**  
 بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفی وسهل بن سعد وابو الطفیل اور بہین روایت کے  
**أحد منهم انتهى أقول** تمام عبارت امام نووی کی یہ ہی انس بن مالک و  
 کسی صحابہ سے تمام ہوا

**عبد الله بن أبي اوفى وسهل بن سعد وابو الطفيل ولم يأخذ عن أحد منهم**  
 عبد اللہ بن ابی اوفی وسهل بن سعد اور ابو الطفیل اور بہین روایت کے کسی صحابہ سے  
**وقال الخطيب لعزدي في التاريخ ابو حنيفة التيمي امام اصحاب الروای**  
 اور کہا الخطیب لعزدي فی التاریخ ابو حنیفہ التیمی امام اصحاب الروای



وفقیہ اهل العراق رای سن بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح و ابی

اور فقیہ بن ابی عوان کا بیٹا بن کوزہ و قیر کا دیکھا اسنی اس بن مالک اور سنا اور سنے عطاء بن ابی رباح اور ابی

اسحاق السبیعی و محارب بن دثار و اہیثم الصراف و قیس بن مسلم

اسحاق سبیعی اور محارب بن دثار اور اہیثم صراف اور قیس بن مسلم

و محمد بن المنکدر و نافع مولى بن عمرو ہشتم بن عمرو و یزید الفقیہ

اور محمد بن منکدر اور نافع مولى بن عمرو اور ہشتم بن عمرو اور یزید الفقیہ

و سمال بن حرب و علقمہ بن مرثد و عطیة العوفی و عبد الغزیز و عبد الکرم

اور سمال بن حرب اور علقمہ بن مرثد اور عطیہ عوفی اور عبد الغزیز اور عبد الکرم

و غیرہم و روی عنہ یحییٰ الحامی و عباد بن العوام و عبد اللہ بن المبارک

و غیرہم سے اور روایت کرتے ہیں اس سے یحییٰ حامی اور عباد بن عوام اور عبد اللہ بن المبارک

و وکیع بن الجراح و یزید بن ہارون و علی بن عاصم و ابو یوسف القاضی

اور وکیع بن جراح اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم اور ابو یوسف قاضی

و محمد بن الحسن و عمر بن محمد الحنفی و ابو عبد الرحمن المقرئ و عبد

اور محمد بن الحسن اور عمر بن محمد حنفی اور ابو عبد الرحمن مقرئ اور عبد

بن الہمام و اخرون انتہی کلام النواوی پس یہ عبارت امام نووی کی نہیں دلت

پس امام اور اور لوگ تمام سب کلام نووی کا

کرتی مگر اس پر کہہا ابو اسحق بنی کرمانہ امام صاحبین یہ صحابہ تھی لیکن اون سی اخذ روایت کا

ہیں کیا اور کہا خطیب بغدادی بنی کہ ابو حنیفہ بنی دیکھا اس بن مالک کو اب سوال ہی صنف

عبارتی کہ مطلب آپ کا اس عبارت سی کیا ہی اگر نفی اخذ روایت کی ہی تو کلام ہمارا اس

باب میں نہیں اور اگر نفی روایت کی ہی تو یہ عبارت اس پر دلالت نہیں کرتے

لان نفی الروایۃ لا یستلزم نفی الرویۃ عند احد کما لا یخفی علی

ہم ایسی روایت کے نہیں لازم پکڑتے نفی روایت کو نزدیک کے



یہ حاصل کلام کا یہ ہے کہ امام نووی کو اس مقام پر بیان پہنچا امر کا مقصود ہی بیان اخذ  
روایت اور بیان روایت اور بیان اسانڈہ اور بیان تلامذہ اور بیان مناقب سو امام نووی  
بیان کیا کہ اخذ روایت امام کا صحابہ ہی نہیں ثابت ساتھ قول ابو اسحاق کی اور بیان کیا  
کہ روایت امام صاحب کی ثابت ہی ساتھ قول خطیب کے اور بیان کیا اسانڈہ اور تلامذہ کو بھی ساتھ  
قول خطیب بغدادی کی اور بیان کیا مناقب امام کو ساتھ قول خطیب و غیرہ کے جیسا کہ شمس مؤخر و  
گذر میں ثابت ہوا مذکور سی کتاب بیت امام صاحب کے امام نووی کی نزدیک ثابت اور اخذ روایت کا غیر ثابت  
سو یہ ہکو منافی نہیں کیونکہ مقصود اثبات تابعیت کا ہی سودہ امام نووی کی نزدیک ثابت اور محقق ہی  
**قال مصنف** المعیاً بنیاً بنیاً شیخ ابن طاهر حنفی صاحب مجمع البحار جنکی تحقیق ہی فن  
حدیث اخبارین علما خوب واقف ہو جاتی ہیں تذکرہ موضوعات میں فرماتی ہیں وکان فی ایام

مکہ تھی ایام

الرحیفة رضی اللہ عنہ اربعة من الصحابة انس بن مالك بالبصرة و

الرحیفة رضی اللہ عنہ من حار صحابہ انس بن مالک بصرہ میں اور

عبد اللہ بن ابی اوفی بالکوفة وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة

عبد اللہ بن ابی اوفی کوفہ میں اور سهل بن سعد ساعدی مدینہ میں

وابو الطفیل عامر بن واثلہ بجلہ ولم یلق احدا منهم ولا اخذ عنه

اور ابو الطفیل یعنی عامر بن واثلہ مکہ میں اور نہیں ملاقات کی کسی صحابی کی اور نہ اخذ کیا کسی صحابی سے

واصحابه یقولون انه لفي جماعة من الصحابة وروى عنهم ولو

اور انکی اصحاب کہتی ہیں کہ ملاقات کی ہی جماعت صحابہ سے اور اخذ روایت ہی کیا انسی اور نہیں

یثبت ذلك عند اهل النقل انتم اقول یہ عبارت دلالت نہیں کرتی

ثابت یہ نزدیک اہل نقل کی تمام ہوا

نفی روایت کے بلکہ محتمل ہی نفی ملاقات اور نفی روایت میں پس کہتے ہیں

و اس نفی سے نفی ملاقات کے ہے کیونکہ کہاوار مٹتے نے

تذکرہ مصنف بحار

یثبت



ولم یلق ابو حنیفۃ اھل من الصحابة انما رای بعینہ انما انتھ

کہ بہین ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی کی سوائے اس کی نہیں کہ دیکھا اونہی اپنی آنکھ سے اس کو نہم ہو  
پس مراد اس عبارت سے نفی ملاقات اور روایت کے نہ نفی روایت کے غایتہ فانی لفظ  
انہ محتمل لکل المحملین فاذا جاء الاحتال بقط الاستدلال لاجل الاستدراك  
باوجودیکہ اوسى صاحب مجمع البحار نے خاتمہ مجمع البحار میں اور تذکرۃ الموضوعات کے  
باب الامیہ میں فرمایا ہے قال لدارقطنی لم یلق ابو حنیفۃ اھل من الصحابة  
کہ کہا دارقطنی نے کہ بہین ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی کے

انما رای انسا بعینہ ولم یسمع منه انتھ پس ثابت ہوا ما ذکر کی شیخ محمد طبر  
سوائے اس کی نہیں کہ دیکھا اونہی اس کو ساتھ آنکھ اپنی کے اور نہ بہین اوس سے تمام ہوا

کی نزدیک اخذ روایت امام صاحب کا صحابی سے غیر ثابت اور تابعیت امام کی ثابت اور  
استدلال مصنف معیار کا سا قائل مصنف لمعیاً نقل علی المقاری فی شرح  
نقل کیا علی قاری فی شرح

نخبۃ الفکر عن السخاوی انما لا دوایتہ للامام عن احد من الصحابة

تنبیہ بکرمین علامہ سخاوی سے کہ قول معتد علیہ یہی کہ بہین ہم روایت امام ابو حنیفہ کو کہنے صحابہ سے  
لصغریٰ فی من ادراکہ ایاہم انتھ اقول یہ عبارت دلالت کرتی ہے  
واسطے صغریٰ کے وقت پانے امام کے صحابہ کو تمام ہوا

اوپر نفی اخذ روایت کے نہ نفی روایت کے بلکہ دال ہی اوپر روایت امام کے اس سوال  
مصنف معیار سے کہ تمہارے کیا مراد ہے اس عبارت سے اگر مراد تمہارے نفی اخذ روایت  
کی ہے تو اس میں ہمارا کلام بہین اور اگر مراد تمہارے اس عبارت سے نفی روایت  
امام کے ہے تو یہ عبارت بہر دلالت بہین کرتی لایف الرایۃ یستلزم نفی الرایۃ کما  
کیونکہ نفی روایت کے بہین لازم کرتی ہے نفی روایت کو کہتا

لا یخفی علی من لک بصیرۃ بلکہ دلالت کرتا ہی کلام سخاوی کا اوپر روایت امام کے



کنو کہ قول اوسکا والمعتل نہ لا روایۃ لا قاصر عن احد من الصحابة لصغره في ر  
ادرا کہ ایا ہم نفس صریح ہی اسپر کنو کہ معنی ادراکت فلانا وادراکت غیر واحد کے نہیں  
گمیر ہی والغدو عند عدو عن الظاهر وهو غير مسبوغ پس ثابت ہوا کلام سخاوت  
کہ اخذ روایت امام کا غیر معتد علیہ ہی اور تابعیت امام کے نتیجہ **قال مصنف**  
او حافظ بن حجر عسقلانی تقریب التہذیب میں فرماتی ہیں النعمان بن ثابت الکوفي  
نعمان بن ثابت کو کہنے

نفس مصنف ببارک

ابو حنیفہ فقیہ مشہور معروف من السادسة اور مقدمہ کتاب میں فرماتی  
ابو حنیفہ ہے فقیہ مشہور معروف دو طبقہ سادہ ہے

السادة طبقة عاصر والخامسة لكن لم يثبت لهم لقاء احد من  
کہ سادہ وہ طبقہ ہے کہ معاصر ہو طبقہ خامسہ کے لیکن نہ ثابت ہوا ان کے لئے لقاء کے  
الصحابة كابن جرير **اقول** تمام عبارت تقریب التہذیب کے یہ ہے السادسة  
صحابہ کے جیسا کہ ابن جریر ہے

قوله من عاصر من صحابة

طبقة عاصر والخامسة لكن لم يثبت لهم لقاء احد من الصحابة  
وہ طبقہ ہی کہ ہم عصر ہو طبقہ خامسہ کے لیکن نہ ثابت ہوا ان کے لئے لقاء کے صحابہ کے  
كابن جرير السابعة كبار اتباع التابعين كمالك والثوري والثالث  
جیسا کہ ابن جریر اور طبقہ سابعہ طبقہ کبار اتباع تابعین کا ہے جیسا کہ مالک اور ثوری اور ثانیہ  
الطبقة الوسطى منهم كابن عيينه وابن علية التاسعة الطبقة  
طبقہ وسطی ہے اتباع تابعین کا مثل ابن عیینہ اور ابن علیہ کے اور تاسعہ طبقہ

الصغرى من اتباع التابعين كيزيد بن هارون والشافعي والداود  
صغیر ہے اتباع تابعین کا مثل یزید بن ہارون اور شافعی اور داؤد

الطيا لى وعبد الرزاق انتم فتلک العبارة تنزل على الاسام  
علیہ لے اور عبد الرزاق کے تمام ہوا پس یہ عبارت تمام ہاں والی ہے کہ امام ابو حنیفہ



من التابعين عنده والذكر في الطبقة السابعة لأنها أولى طبقات

تبعين سی ہیں نزدیکی بن حجر کے نہیں تو ذکر کرتا اونکو طبقہ سابعہ میں کیونکہ وہ اول طبقہ ہی طبقات

من التابعين فالمراد من قوله لكن لم يثبت لهم لقاء أحد من الصحابة نفى الملاقاة

من تابعین کا پس مراد اوسکی قول کن لم یثبت لهم لقاء احد من الصحابة سے نفی ملاقات کہتے ہیں

نفى الرؤية والذكر في الطبقة السابعة فتعين ان المراد نفى الملاقاة

نفی رؤیت کے اور اگر یہ مراد ہوتی تو ذکر کرتا طبقہ سابعہ میں پس متعین ہوئی یہ بات کہ مراد نفی ملاقات کی ہے

نفى الرؤية فلذا قال ما قال من لفظ اللقاء ولم يقل لكن لم يثبت لهم رؤيته

نفی رؤیت کی لہذا کہا جو کہا لفظ لقاء کے سے اور نہ کہا کن لم یثبت لهم رؤيته

أحد من الصحابة ألا ترى الى ان الدارقطني وهو من أئمة الحديث قال

أحد من الصحابة آیا نہیں دیکھتا تو طرف دارقطنی کی کہ وہ ائمہ حدیث کے سے ہے کہا

لم يلق أبو حنيفة أحدًا من الصحابة انما رأى بعينه انسا كما في مجمل البحار

لم یلق ابو حنیفہ احد من الصحابة انما رای بعینه ان سا کہا کہ مجمع البحار

وغیر ذلك ان نفى اللقاء لا يستلزم نفى الرؤية ومؤيد ما قلناه

وغیرہ میں ہی پس معلوم ہوا اس قول دارقطنی سی کہ نفی لقاء کی نہیں مستلزم نفی رؤیت کو اور مؤید ہمارے قول کا

أيضا انه اعنى ابن حجر في تقريب التهذيب بعض معاصر الطبقة الخامسة

بھی یہی ہی کہ اوسی ابن حجر فی ذکر کیا تقریب التہذیب میں بعض معاصرین طبقہ خامسہ کو

في الطبقة السابعة حيث قال سامة بن زيد الليثي من السابعة مات سنة

طبقہ سابعہ میں جبکہ کہا کہ اسامہ بن زید لیثی طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ

ثلث وخمسين ومائة وهو ابن لضع وسبعين سنة حرملة بن عمران المصري

اک سو تیرہ میں اور عمر اوسکی شتر اور چند برس کی تھا اور حرملة بن عمران مصر سے

من السابعة مات سنة ستين ومائة وله ثمانين سنة عبد الله بن العلاء

طبقہ سابعہ سے ہے فوت ہوا سنہ اکیس سو ساٹھ میں اور عمر اوسکی آٹھ بیس تھی اور عبد اللہ بن العلاء

علاء



المشتق من السابعة فالتسعة اربع وستين ومائة وللتسعة وثمانون سنة  
 مشتق طبقه سابعه سی ہی فوت ہوا سنہ ایک سو چونتہہ مین اور عمر اوسکی نو اسی سے برکتی  
 عبد الرحمن بن ثابت المشتق من السابعة فالتسعة خمس وستين فاما  
 اور عبد الرحمان بن ثابت مشتق طبقه سابعه سے ہے فوت ہوا سنہ ایک سو پینتہہ مین  
 وهو ابن تسعين سنة عبد الرحمن بن الحارث المخزومي من السابعة فالتسعة  
 اور عمر اوسکی نوہ برکتی ہے اور عبد الرحمان بن الحارث مخزومي طبقه سابعه سی ہی فوت ہوا  
 ثلث واربعين ومائة وله ثلث وستون سنة انتهم وغير ذلك ككلا  
 ایک سو پینتہہ مین اور عمر اوسکی تریسہ برکتی ہے تمام ہوا اور سوا لکے جیسا کہ ہم نے پہلے  
 فذكر آية في الطبقة السادسة وذكر آية في الطبقة السابعة  
 پس ذکر کرنا ابن حجر کا ابو ضیفہ کو طبقه سادسین اور ذکر کرنا اونکو طبقه سابعه مین باوجودیکہ  
 اللهم كلهم معاصر والطبقة الخامسة بل بعضهم اسن منه دليل على  
 وہ سب کے سب معاصر خامسہ کے مین بلکہ بعض اون کا اسن اور برابری عمر مین ابو ضیفہ کے دلیل  
 ما فلنا في الملاد فصارت الطبقة الخامسة عبارة من اهل الملاقاة  
 قول ہماری پر حویان مراد مین سی پس ہوا طبقه خامسہ عبارت اہل ملاقات سے  
 فقد حصل ما ذكر ان استدلال مصنف لمعيار تلك العبارة على  
 پس حاصل ہوا ما ذکر سی کہ دلیل پکڑ سنف معیار کا عبارت ابن حجر کو اوپر  
 بطلان تأعية الامام اسس في فاسد وتمسك باطل ولوقيل له  
 دھلان تا معیت امام کے استدلال فاسد اور تمسک باطل ہے اور اگر کہا جائی کیون  
 لا يجوز ان يكون الطبقة السادسة عبارة عن الطبقة المشتهرة  
 ہمین جائز ہے کہ ہوا طبقه سادسہ عبارت طبقه مشتبہ سے  
 قلنا لو كان الامر كذلك عند صاحب التقريب كان عليه ان يفعل ذلك  
 کہتی مین ہم اگر ہوتا امر اس طرح نزدیک صاحب ابن حجر کے ہوتا او سپر ہے کہ کرتا ہے طریق



و طبقات تابعین ایضا و تبع التابعین ایضا وان یاتی بلفظ یدل علی

طبقات تابعین ہی اور تبع تابعین میں ہی اور یہاں وسیع ہے کہ لانا وہ لفظ کدال ہو تا

الاشتباہ لکنہ لما یفعلہ علم انه غیر مراد ولو سلم فتمسکہ بتلك العبارة

اشتباہ پر لیکن جبکہ نہ کیا او کو تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مراد ہے اور اگر مانا جائے تو یہی ترک کرنا اس کو

علی بطلان التابعیۃ ایضاً باطل فالحاصل ان عمسک مصنف لم یعیا بتلك

اظہان تابعیت پر باطل ہے واسطے اشتباہ کے اصل کلام کا یہی ترک کرنا مصنف معیار کا اس

العبارة علی کل تقدیر باطل وان ابن حجر غیر منکر بل هو قائل بكونہ

عبارت کو ہر تقدیر باطل اور ابن حجر غیر منکر بلکہ قائل ہی کہ ابو صفیہ

تابعیا کما صر بیان ایک گفت گو ہی لائق ستی کی وہ یہ ہی کہ میرا اور مصنف معیار کا

تابعی ہی صیغہ کہ گذرا

اجتماع ہوا اوپر کو ہی بیان علی جان کی جو کوچہ خانچہ دین سر بازار واقع ہی اوس وقت

معظمی و کرمی مولوی امیر حسن صاحب و رحیمی اور مخلصی عبدالعزیز صاحب ولد

سیان علی جان صاحب و دیگر صاحبان و مان موجود تھی اوس وقت کچھ ذکر تابعیت

امام صاحب کا شروع ہوا یعنی نجدت مصنف معیار کے کہا کہ آپنی معیار میں تقریب کے

عبارت کو اظہان تابعیت امام صاحب پر دلیل بکڑی باین طور کہ صاحب تقریب نے

امام صاحب کو طبقہ سادسہ میں داخل کیا ہی اور طبقہ سادسہ عبارت ہی اون معصرون

طبقہ خامسہ کی سی کہ اون کو تفاکسی صحابی کی نہیں ہی اس ہی معلوم ہوا کہ امام صاحب

تابعی نہیں ہی سو میری عرض یہی کہ تقریب والی فی تقریب میں طبقہ سابعہ کو اول طبقہ

تبع تابعین کا قرار دیا ہی پھر صاحب تقریب نے تقریب میں معصرون امام صاحب کو

بلکہ اونکو جو بڑی میں امام صاحب سی عمر میں طبقہ سابعہ میں داخل کیا ہی اور امام

صاحب کو طبقہ سادسہ میں داخل کیا اسکی کیا معنی مصنف معیار چکی ہو گئی کچھ جواب

یعنی بہ اشارہ دوستان طلب جواب میں نہایت اصرار کیا تب مصنف نے گہرا کر

بہ دلیل گفتگو کے ساتھ  
میں ہی



یہ فرمایا کہ طبقہ سادہ عبارت علمائے اور طبقہ سابعہ عبارت اہل جہلاسی یعنی طبقہ سادہ  
 اور طبقہ سابعہ عبارت ہی تبع تابعین سی لیکن فرق دونوں کا یہ ہے کہ طبقہ سادہ عبارت  
 علمائے اور طبقہ سابعہ عبارت ہی جہلاسی اور سوقت حاضران مجلس سونہ میں کثیر  
 دیکر سنتے تھے اور اس مجلس میں حدیث قلین کا بھی ذکر آیا یعنی کہا کہ آپنی معیار میں نہایت  
 زور مار کر حدیث قلین کو معمول بہ اور مستحب بہ قرار دیا ہی حالانکہ مدار اس حدیث کا مدرس  
 معنی پر ہی اور حدیث مدرس معنی کی بالاتفاق مقبول اور مستحب بہ نہیں جیسا کہ نووی  
 وغیرہ فی تصریح کی ہی اسکی جواب دینی سی اور یا توں میں متوجہ ہو کر روگردان ہوئے  
 لیکن میں موقع پا کر طلب جواب کرتا رہا تب مصنف معیار جواب دینی میں حیل عالمانہ سے  
 پیش آئی اور فرمایا کہ بیان ایک نکتہ ہی وہ ہر ایک کے بتلانے کا نہیں ہی اسوقت  
 میں در پی ہوا اور حاضران مجلس بھی در پی ہوئی کہ مولوی صاحب فرمائی وہ کیا نکتہ ہے  
 تب مصنف معیار نے گہرا کر اور محکوم خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ میں تجکو اہل علم کے  
 مجلس میں جواب دے ونگا اور تجکو مجلس علمائے میں خوب دلیل کروں گا مینے کہا اچھا مگر یا شاہ  
 بھوجستان طلب جواب میں سرگرم رہا تب مصنف معیار کے زبان مبارک سے یہ ارشاد ہوا کہ میں  
 تم ابھی کتب دیکھو حدیث مدرس معنی مقبول اور مستحب بہ ہی اور سوقت حاضران مجلس جو  
 واقف تھے یہ جواب سن کر تعجب ہوئی اور مینی نرم آواز سی کہا کہ اگر آپکے یہ ہی جواب  
 ہیں تو تجکو مجلس علمائے میں دلیل کر چکی قال مصنف المعیار اور قاضی شمس الدین  
 بن خلکان وانیات الاعیان میں فرماتی ہیں وادرك ابو حنیفة اربعة من  
 کہ پایا ابو حنیفہ نے چار

نک سادہ مصنف معیار کا

الصحابۃ رضوان اللہ علیہم وھم انس بن مالک بالبصرة وعبد اللہ

صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اور وہ یہ ہیں انس بن مالک بصرہ میں اور عبد اللہ

بن ابی اوفی بالكوفة وسہل بن سعد الساعدي بالمدينة وابو الطفیل

بن ابی اوفی کوفہ میں اور سہل بن سعد ساعدي مدینہ میں اور ابو طفیل



عامر بن واثلہ بمكة ولم يلق احدا منهم ولا اخذ عنهم واصحابه يقولون انه  
عامر بن واثلہ مکه میں اور نہیں ملاقات کی کسی صحابی کا اور نہ اخذ روایت کیا کسی صحابی سے اور اصحاب اہل مکہ کی کہتی  
نقی جماعة من الصحابة ولم يثبت ذلك عند اهل النقل انتهى اقول قال

کہ ملاقات کی جماعت صحابہ سے اور نہیں ثابت یہ نزدیک اہل نقل کی تمام ہوا کہتا ہوں کہ کہا

في التقريب انس بن مالك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم صحابته

تقریب میں انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی مشہور ہے

مات سنة اثنين وقيل ثلث وتسعين وعبد الله بن ابي اوفى صحابي مشهور

فوت ہوا سنہ بیانوی ۹۲ یا تراوی میں اور عبد اللہ بن ابی اوفی صحابی مشہور ہے فوت ہوا

سبع وثمانين وهو اخر من مات بالكوفة من الصحابة وسهل بن سعد الساعدي

سنہ ستاسی میں اور وہ آخری اہل صحابہ کا جو فوت ہوئے ہیں کوفہ میں اور سهل بن سعد ساعدی

صحابي مشهور مات سنة ثمان وثمانين وعامر بن واثلہ مات سنة

صحابی مشہور ہے فوت ہوئے سنہ اٹھاسی میں اور عامر بن واثلہ فوت ہوئے سنہ

عشر ومائة على الصحيح وهو اخر من مات من الصحابة قاله مسلم وغيره

ایک سو دس میں صحیح قول پر اور وہ آخر فوت ہوا ہی صحابہ سے ذکر کیا اور مسلم وغیرہ نے

انتهى اب سنا چاہی کہ یہ عبارت دو طرح کی ہے ایک تو یہ ہے وادرك ابو حنيفة از

تمام ہوا کہ پایا ابو حنیفہ نے چار

من الصحابة رضوان الله عليهم وهم انس بن مالك بالبصرة وعبد الله

صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اور وہ یہ ہیں انس بن مالک بصرہ میں اور عبد اللہ

بن ابي اوفى بالكوفة وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة وابو الطفيل

بن اوفی کوفہ میں اور سهل بن سعد ساعدی مدینہ میں اور ابو الطفیل

عامر بن واثلہ بمكة ولم يلق احدا منهم ولا اخذ عنهم

عامر بن واثلہ مکه میں کہ نہیں ملاقات کی اوفی کسی صحابہ کی اور نہ اخذ روایت

جو اس شخص  
سازش و  
سبب کا



واصحابہ یقولون انه لقی جماعۃ من الصحابة ولم یثبتہ ذلک عند اهل النقل بر نقل

اور اصحاب او انکی کہتی ہیں کہ ملاقات کی جماعت صحابہ کئے اور نہیں ثابت ہے نزدیکی اہل نقل کے

اوسکالم یلقی احد منهم نہیں ہی نص صریح نفی روایت میں بلکہ محتمل ہی نفی روایت اور نفی ملاقات کا

جیسا کہ گذر عبارت مذکورہ الموصوعات کی جواب میں پس نہیں رہی یہ عبارت قابل استدلال کے

لانہ اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاستدلال باوجود انکی کہتی ہیں ہم

اس واسطے کہ جبکہ آجاتا ہی کلام میں احتمال کی وجہ سے تو ساقط ہو جاتا استدلال واسطے اشتراک کے

کہ مراد اس سے نفی ملاقات کی ہی نہ نفی روایت کی تبدیلی اس پہلی عبارت کی یعنی بدلیل حصر کرنے

ادراک امام کو چار صحابہ میں کیونکہ صحابہ باعتبار سن امام کی سوای ان چار صحابہ کی اور بھی بہت تھے

بالاتفاق چنانکہ مقداد بن معدیکیر کے وہ صحابی مشہور ہے فوت ہوا ۸۳۸ھ میں اور ابو امامہ

بہلی کے وہ صحابی مشہور ہے فوت ہوا ۸۳۸ھ چہا سی میں اور عمر بن حریث کے وہ صحابی صغیر ہے

فوت ہوا ۸۳۸ھ چہا سی میں اور عبداللہ بن بسر کے وہ صحابی صغیر ہی فوت ہوا ۸۳۸ھ چہا سی یا

۸۳۹ھ چہا نوی میں یہ لوگ صحابی ہیں مروی عنہم بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد

اور نسائی اور ابن ماجہ کی صحاح میں اور ابن ارطاہ کے وہ صحابی ہی فوت ہوا ۸۳۸ھ چہا سی

میں اور مروی عنہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کا ہی اور عبداللہ بن الحارث بن خزیمہ کے وہ صحابی

ہی فوت ہوا ۸۳۸ھ چہا سی یا ۸۳۹ھ چہا سی یا ۸۳۸ھ چہا سی میں اور مروی عنہ

ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کا ہے اور عقبہ بن عبد اللہ کے وہ صحابی مشہور ہے فوت ہوا

۸۳۸ھ میں بلکہ ۸۳۹ھ فوہ میں اور مروی عنہ ابوداؤد اور ابن ماجہ کا ہی اور سوآن کے

اور بھی ہیں جیسا کہ کتاب شمار رجال میں مذکور ہے پس حصر کرنا ابن خلکان کا ادراک امام کو چار

صحابہ میں دلیل ہے اس پر کہ روایت امام کے ثابت ہے ان چار صحابہ کے کیونکہ قول صحیح

یہ ہے ہی بخیر اقل کا اور نہ اکثر کا جیسا کہ تصریح کے اسکے ابن حجر مکی نے

حیث قال وادرك ابو حنيفة اربعة من الصحابة وقيل اقل وقيل اكثر

کہ پایا ابو حنیفہ نے چار صحابہ کو

اد کہا گیا کہ کم کو چار تھے اور کہا گیا کہ اکثر کو چار تھے



وقيل لم يلق احدا منهم انما ادرك بالسن والصحة هو الاول انتهى وكلام

اور کہا گیا کہ نہیں دیکھا کسی صحابی کو سواری اسکی نہیں کہ پایا ہی اونکا زمانہ لیکن صحیح قول اول ہی تمام ہوا

ابن حجر عسقلانی کا بھی اس پر ال ہی جیسا اوپر گذرا قال مصنف لم یبارا قول قوله

کہا مصنف معیار نے کہ کہتا ہوں میں کہ قول ابن عسقلانی

ادرك ابو حنيفة اربعة من الصحابة معناه انه ادرك زمانهم كما صرح به ابن طاهر

کہ پایا ابو حنیفہ نے چار صحابہ کو معنی اسکی یہ ہیں کہ پایا ابو حنیفہ نے اونکا زمانہ جیسا تصریح کی اسکی ابن طاهر

والا فلا معنى لما قال بعد ولم يلق احدا منهم انتهى اقول قوله كما صرح

والا تو نہو گئی معنی اس قول ولم یلق احدا منهم کے تمام ہوا کہتا ہوں میں کہ قول ابن عسقلانی تصریح کی ہے

به ابن طاهر هذا كذب عاداته فانه لم يقل معناه انه ادرك زمانهم ولا انه

اسکے ابن طاهر نے یہ کذب ہے جیسا کہ او سکے عادت قدیمانہ ہے کہ ابن طاهر نہیں کہا کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ پایا ابو حنیفہ

ادرك زمانهم الصواب قوله والا فلا معنى لما قال بعد ولم يلق احدا

پایا ابو حنیفہ نے زمانہ صحابہ کو قول اس کا والا فلا لما قال بعد ولم یلق احدا

منهم لوقال والا فلا معنى لقوله ولم يلق احدا منهم لكان جوابا لقوله والا

منهم اگر کہتا مصنف معیار والا فلا معنی لقوله ولم یلق احدا منهم البتہ جواب ہے او قول اسکا

فلا هذا غلط محض لان الدارقطنة وهو من أئمة الحديث والنقل قال لم يلق

فلا یہ کہنا اسکا غلط محض ہی کیونکہ دارقطنی کہ وہ ائمہ حدیث کے ہیں کہلم یلق

ابو حنيفة احدا من الصحابة انما رای انسابه فامعنه مستقيم عند من

ابو حنیفہ احدا من الصحابة انما رای انسابہ پس معنی سو ہی مستقیم نزدیک صاحب

عقل سليم فلما فرغ مصنف لمعيا من المغالطة والسرقة

عقل سلیم کے پس جبکہ فراغت پائی مصنف معیار نے مغالطہ دینے اور سرقت کرنے سے

اراد ان ينفر الناس بوجه اخر بان ابا حنيفة رقيق الاصل لحوالا

نوازا وہ کیا یہ کہ نفرت دلائی لوگوں کو سنا نہ وجہ اور کہے بابت مور کہ ابو حنیفہ رقیق الاصل لحوالا



وبان القصص المشهورة بين المشرق والمغرب من ان عليا رضي الله تعالى  
اور باينظور کہ قصہ جو مشہور معروف ہی شرق اور غرب میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فی

عنه دعا لابی خنیفة رضي الله عنه بالبركة باطلة فقال الشيخ  
دعا کی واسطی ابو خنیفہ کی برکت کی باطل ہی پس کہا

ابن طاهر جمع البحار من فرمائی من ابو خنیفة النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماه  
کہ ابو خنیفہ یعنی نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماه

الامام الكوفي مولیٰ بنی تيم الله بن ثعلبة وهو من رھط حمزة الزيات وكان  
امام ہی کوفی مولیٰ بنی تيم اللہ بن ثعلبہ کا اور وہ ہی گروہ حمزہ زیات کی سی اور تھا ابو خنیفہ

خرازا يبيع الخز وكان جده من اهل كابل او بابل مملوكا لبنى تيم الله  
خرازا یعنی فروخت کرتا تھا خرا کی اور تہی جد اسکی اہل کابل سی یا بابل سی مملوک تھا بنی تيم اللہ کا

فاعتقه وقال اسمعيل بن حماد بن ابي خنیفة نحن من ابناء  
پس ازاد کیا او سنی اسکو اور کہا اسماعیل بن حماد بن ابو خنیفہ فی کہ ہم ابناء

فابرس من الاحرار ما وقع علينا رق ولد جدي سنة ثمانين ذهب به  
فارس سی احرار میں نہیں واقع ہوئی رق ہمپر پیدا ہوا داد امیرا سنہ اسی میں گیا وہ

الى علي وهو صغير فدعاه بالبركة فيه وفي ذريرته انتهى اقول نقل الشيخ  
حضرت علی کی طرف اس حال میں کہ وہ لڑکا تھا پس دعا کی حضرت علی فی اسکی لڑکی اور اسکی ذریت میں برکت کی تمام ہوا

مقالة اسمعيل بن حماد بن ابي خنیفة تعريض عليه وتنبيه على كذبه بناء  
مقولہ اسماعیل بن حماد بن ابو خنیفہ کو تعريض ہی اوپر اور تنبیہ اسکی کذب پر

على التحقيق فانه متضمنة على حرية اصله والمحقق الرق كما صرح به  
بناء بر تحقیق کی کیونکہ وہ مقولہ متضمن ہی حریت اصل ابو خنیفہ کو اور حالانکہ قول محقق یہ ہی کہ وہ رقیق الاصل

الشيخ انفا والحافظ ابن حجر في التقريب والنووي في التهذيب ابن خلكان في  
شیخ ابن طاہر فی ابی اور حافظ ابن حجر فی تقریب میں اور نووی فی تہذیب الاسماء میں اور ابن خلکان فی



وافیات الاعیان وغیرہم انتہی قول قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب قتل  
وافیات الاعیان میں اور سوار اسکی فی کہتا ہوں کہ کہا امام نووی فی شرح مسلم کی باب قتل

کعب بن الاشرف التعریض ان یاتی بکلام باطنہ صحیحہ ویفہم منہ المخاطب غیر ذلک

کعب بن اشرف میں کہ تعریض لانا کلام کا ایسی وجہ پر کہ باطن اسکا صحیح ہو اور سمجھی اسکی مخاطب سوار اسکی

انتہی فکان قوله تعریض علیہ غیر مستقیم ومع هذا کان علیہ ان یقول

پس ہوا قول اسکا تعریض علیہ غیر مستقیم باوجود اسکی تھا واجب مصنف معیار پر یہ کہ کہتا

فانہا متضمنة بدل فانه متضمنة لحرية الاصل بدل على حرية الاصل فاذا عرف ذلك

لفظ فانہا متضمنہ کو بدلہ فانہ متضمنہ کی اور کہتا حریتہ الاصل کو بدلہ علی حریتہ الاصل کی یعنی بغیر لفظ علی کی پس جہ معلوم

فنقول قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمي رجل رجلا بسجلا بالفسق ولا يرمي

تو کہتی ہیں ہم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہیں گالی نکالتا ہی کوئی شخص کسی شخص کو سائیتہ

بالكفر الا مرتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري ذكره في المشكاة

ساتھ کفر کی مگر عود کرتی ہی وہ گالی اوپر اگر نہیں ہی صاحب اسکا ایسا روایت کیا اسکو بخاری فی ذکر کیا اسکو مشکوۃ

بارحفظ اللسان فلذلك كما مصنف المعيار من ذلك القبيل فانه ادعى تصريح هؤلاء

باب حفظ لسان میں لہذا ہوا مصنف معیار اس قبیل سے کیونکہ دعوی کیا مصنف معیار فی تصریح ان

الاربعة الشيخ محمد بن طاهر والامام النووي والحافظ بن حجر العسقلاني وابن

چار شخصوں کی یعنی شیخ محمد بن طاہر اور امام نووی اور حافظ بن حجر عسقلانی اور ابن

خلکان بان المحقق الرق حاشا لله عن ذلك فانه لم يقل به احد منهم

خلکان کی باینطور کہ قول محقق یہ ہے کہ ابو حنیفہ رقیق الاصل ہی پاکی ہی اسکو اس نسبت کرنی سی طرف ان اکابر کی نہیں

انما نقل هؤلاء العلماء الكرام قولين في كتبهم المذكورة من غير التصريح

سوار اسکی نہیں کہ نقل کیا ان علماء کرام فی دونو قولوں کو اپنی کتب مذکورہ میں بغیر تصریح کی

بان المحقق الرق او الحرية فقال الشيخ محمد بن طاهر في خاتمة مجمع البحار في

کہ محقق رق ہی یا حریت ہی پس کہا شیخ محمد بن طاہر فی بیج خاتمہ مجمع البحار کی



نوع ضبط بعض الصحابة والتابعين وتبعهم أبو حنيفة النعمان بن ثابت

نوع ضبط بعض الصحابة و التا بعين و تبعهم من | که ابو صفیہ عثمان بن ثابت

بن زوطى بن مائة الامام الكوفى مولى بنى تيم الله بن ثعلبة وهو من رضى

بن زوطی بن ماء امام کو فی مولیٰ بنی تیم اسد بن ثعلبہ کا اور وہ گروہ

حمنة الدنيا في كان خزان ابيدع الخن وكان حبة من اهل كابل ويا بل مملوك

حمزہ زیات سی ہی اور تھا ابوحنیفہ خزار یعنی تجارت کنندہ خر کا اور تھا جد اوس کا اہل کابل سی یا بابل سی

لَبْنِي تَيْمُ اللَّهِ فَأَعْتَقَهُ قَالَ سَمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ ابْنُ أَبِي حَنِيفَةَ أَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِ بَنَاءٍ قَالَ

بنی تیمم سے کا پہر آزاد کیا اوسنی دسکو گھا اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ نے کہ ہم انہا فارس سی ہیں

من الاحرار ما وقع علينا رق ولد جده سنة ثمانين وذهب به الى على وهو صغير

احرار بہین واقع ہوئی سمیرق پیدا ہوا دادا میرا سنا اسی مین گیا وہ طرف حضرت علی کے صاحبزادے

فزعاب البرية فيه وفي زيتها وما تبعها دستة خمسين ومائة على الاصح

ن علیٰ ضرب میانی برکتی او عین اور اوکی دریں اور وقت ہوا بعد ازین کہ ایک سو پچاس میں صحیح قول پر

تھے وقال ابو و في المهدی بن السیاح ابو اسحاق فی الطبقات النعمان بن

ثالثاً: وطرفه دیگر به واسطه تداوم در نشانه گذاری

نابت بن زوطی بن مامو سولی بن تیمر اسد بن ثعلبه سیدا سواهی نشسته بین

الحجزة وتوفي ببغداد سنة خمس مائة ومائة وهو ابن سبعين واخذ الفقه

ہجرت نبی سلم سے اور فوت ہوا ہی بعد امدین نشانیہ ایک سو پچاس میں ۱۰۔ عمر ادکی شتر سبکی اور خدا علم فقہ کو

ان قال روى الخطيب سنده عن اسماعيل بن حماد بن النعمان بن ثابت

ان تک کہ کہا روایت کی ہی خطیب نے اپنے اسناد سے اسماعیل بن حماد بن عثمان بن ثابت

الشيخان بن ابي ابياء فاروق والله فافهم عليم

بنا کر زبان سے کہ ہم ابنا و فارسی ہیں کسم اندک کہیں واضح ہو اجماعی رہی ہے

نقل عبارت نووی



ولدرجی سنہ ثمانین و زھبت ابی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و

پیدا ہوا دوا میرا سند اثنی عشر اور گیا ثابت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے طرف اور وہ

صغیر فدعالم بالبرکۃ و فی ذریئہ و نحن نرجوا من اللہ تعالیٰ ان یکن

صغیر سن ہائیس دعا کی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ذریئہ میں اور ہم امیدوار ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ ہو

قد استجاب لدعائے من علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فینا و باسنادہ عن

مقبول و استجاب دعا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم میں اور اپنی اسناد سے

عبد اللہ بن عمرو الخ و قال ابن حجر العسقلانی فی تقریب النعمان بن ثابت

عبد اللہ بن عمرو الخ اور کہا ابن حجر عسقلانی نے تقریب میں کہ نعمان بن ثابت

الکوفی ابو حنیفۃ الامام یقال من فارس و یقال مولیٰ بنی تیم اللہ فقیہ

کوفی ابو حنیفہ امام کہا گیا ہے کہ انباء فارس سے ہی اور کہا گیا اسولی بنی تیم اللہ کا ہے فقیہ

مشہور من السادۃ اثنی و قال ابن خلکان فی تاریخہ المذکور

مشہور معروف ہی اور طبقہ سادہ سے ہی تمام ہوا اور کہا ابن خلکان فی اپنی تاریخ مذکور میں

وعن الخطیب ان حنیڈ ابو حنیفۃ قال نا اسماعیل بن حماد بن النعمان

کہ مروی ہی خطیب سے کہ حنیڈ ابو حنیفہ کے نے کہا کہ خبر دی کہ اسماعیل بن حماد بن النعمان

بن ثابت بن النعمان بن المزیان من انباء فارس من الاحرار واللہ ما

بن ثابت بن النعمان بن مرزبان فی کہ ہم انباء فارس سے ہیں جو احرار ہیں قسم اللہ کی ہمیں

وقع علینا رقی قط و لدرجہ ابو حنیفۃ سنہ ثمانین و زھبت ابی

واقع ہوئی ہم پر رقی کبھی پیدا ہوا دوا میرا ابو حنیفہ سن اثنی عشر اور گیا ثابت

الی علی بن ابی طالب و هو صغیر فدعالم بالبرکۃ و فی ذریئہ و نحن

طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہلال میں کہ وہ لڑکا تھا جس کی اس کی لئی برکت کے اوس میں اور اس کی ذریئہ میں

نرجوا ان یکن اللہ تعالیٰ استجاب لدعائے فینا و النعمان بن المزیان بان ابو ثابت

امیدوار ہیں کہ اللہ تعالیٰ فی قبول کی دعا حضرت علی کی ہم میں اور نعمان بن مرزبان باب ثابت کا

نقل عبارت ابن حجر

نقل عبارت ابن خلکان



هو الذي اهدى على الفالوذج في يوم مهرجان فقال على مخرجنا كل يوم هكذا  
وہ شخص ہی کہ تحفہ کیا حضرت علی کو فالودہ دن روز کی پس فرمایا حضرت علی فی فالودہ دی ہجوم ہر روز اس طرح

انتهی ذكره الشافعي في شرح الدر المختار وقوله النعمان بن مرزبان ابو ثابت هو  
تمام ہوا ذکر کیا اسکو شافعی فی شرح در المختار میں اور قول اسکا نعمان بن مرزبان یعنی باب ثابت کا وہ

الذي اهدى الخ إشارة الى ان القول بالرق لا اعتبار له فاحفظ وتأمل فان الله غاب  
شخص ہی کہ تحفہ دیا الخ اشارہ ہی اس طرف کہ قول رقی ہونیکا غیر معتبر ہی محفوظ رکھہ اور تأمل کر کیونکہ اللہ غالب ہی  
على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون هذه عبارة هؤلاء العلماء الا برار فانظر  
اوپر حکم اپنی کی لیکن لوگ نہیں جانتی پس یہ عبارت ان علماء نیکو کار کی ہی پس دیکھو

يا ولي الا بصار ابن التصريح بان المحقق الرق بل نقلوا قولين فقط بل  
ای صاحبان بصیرت کہان ہی تصریح ان عبارات میں کہ قول محقق رقی ہی بلکہ نقل کیا ان علماء فی دو قولوں کو

اشار ابن خلکان الى ضعف قول الرق مع ان التطبيق يمكن بان قول اسماعيل  
اشارہ کیا ابن خلکان فی طرف ضعف قول رقی کی مع ذلک تطبیق ممکن ہی باینطور کہ قول اسماعیل

بن حماد بن ابی حنيفة نحن من ابناء فارس من الامراء والله ما وقع علينا ريق قط  
بن حماد بن ابو حنیفہ کا کہ ہم ابناء فارس سی ہیں جو احرار ہیں قسم اسہ کی کہ نہیں واقع ہوا ہم پر رقی قط

باعتبار جده الصحيح وهو من اهل بابل قال النوى في التهذيب قال  
باعتبار جد صحیح کی ہی اور وہ جد صحیح اسکی بابل سی ہی کہا نوى فی تہذیب میں کہ کہا

ابو عبد الرحمن المقرئ كان ابو حنيفة من بابل انتهى واسمه عبد الله  
ابو عبد الرحمن مقرئ فی کہ تھا ابو حنیفہ بابل سی تمام ہوا اور نام عبد الرحمن کا عبد اسہ ہی

في التقريب عبد الله بن يزيد ابو عبد الرحمن المقرئ ثقة فاضل من التاسعة  
کہا تقریب میں کہ عبد اسہ بن یزید ابو عبد الرحمن مقرئ مروی عنہ صحاح ستہ کا ہی اور ثقہ اور فاضل ہی

مات سنة ثلث عشرة بعد المائتين وهو من كبار شيوخ البخار انتهى  
فوت ہوا سنہ دو سو تیرہ میں اور وہ کبار شیوخ بخاری کی سی ہی تمام ہوا



وقول من قال لربنا اعتبار حجة الفاسد وهو وطى بن ماه وكان من كابل قال

اور قول من شخص کا جو قایل ہی نہ تھا رقی کی وہ باعتبار ایک حجة فاسد کی ہی اور کھوٹی بن ماه ہی اور تھا وہ کابل سی کہا  
النووی فی التہذیب کان وطی مملوکا لبني تيم الله بن تغلبه فاعتقه فاما زو

نوی فی تہذیب میں مگر تھا زوٹی مملوک بنی تیم اللہ بن تغلبہ کا پس آزاد کیا اپنی اسکو اپر زوٹی  
فان من اهل كابل انتهم فحصل ما ذكرنا باحيفه باعتبار حجة الصحيح من اهل كابل

وہ اہل کابل سی ہی تمام ہوا پس حاصل ہوا ما ذکر سے کہ ابو حنیفہ باعتبار حجة صحیح کے اہل کابل سے ہے  
وباعترا حجة الفاسد من اهل كابل الرقية من جانب الامم ليس بغياكم اسماعيل

اور باعتبار حجة فاسد کے اہل کابل سے اور رقیہ جانب امم کے سے ہنیں حنیفہ مان حضرت اسلم  
عليه السلام فان سلم ذلك فيها والا فقول عبد الرحمن المقرء مقدم على قول

علیہ السلام کے پس سلم کی جہی یہہ تطبیق تو بہتر ہے والا قول عبد الرحمن مقرئ کا مقدم ہو گا قول  
غير لانه من تلا هذا حيفه واصحابه ولا شوا ان صا البيت ادرى بما فيه من

غیر لانه من تلا وہ شاگردان ابو حنیفہ کے سے ہے اور انکی اصحاب میں سی اور ہنیں شاگرد میں کہ صابین کا  
غير مع ذلك فانه كان من اهل المرتبة بعد الصحابة عند اهل الحديث وروى عنه

نہیں غیر کے باوجود یکرمہ اعلیٰ مرتبہ والوں سے ہے بعد صحابہ کے نزدیک اہل حدیث کے اور مروی عنہ  
اصحاب الصحيح الستة كلهم فلا يكون معاضا له عالم يكن مثله ولم يوجد بعد

اصحاب صحیح ستہ کا ہے پس نہ ہو گا کوئی معارض اسکا جیسک نہ ہو مثل اسکا اور حال یہ ہے کہ ہنیں پایا گیا  
قال مصنفنا معيا ومشتقاة على ان الامام ابا حنيفة جلا سماعيل فذهب

کہا مصنف معیار نے اور مقولہ اسماعیل کا مثل ہی ہے کہ امام ابو حنیفہ جلا سماعیل کا گیا  
الى على رضي الله تعالى عنه فدعاه بالبركة وهو خلاف التحقيق عند هؤلاء

طرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پس دعا کے اس کے لئے برکت کے اور یہ خلاف تحقیق کے ہے نزدیک ان علماء کے  
وغيرهم من كافة المسلمين بل هو لم يقله احد من اهل الجاه فها ظنا بالعلماء

اور اور سب مسلمانوں کے بلکہ وہ قول ہنیں قائل ہوا اسکا کوئی شخص جہلا سے پس کیا غرض تیرا تھا  
اور اور سب مسلمانوں کے بلکہ وہ قول ہنیں قائل ہوا اسکا کوئی شخص جہلا سے پس کیا غرض تیرا تھا



لا علیارضہ ما قبل ولادة الامام باربعین سنة كما صرح به العقلا في

اسو اسطی کہ علی رحمہ فوت ہوا قبل ولادت امام کے چالیس برس جیسا کہ تصریح کے ہے اسکے عقلا نے

التقریب وغیرہم انتہی **اقول** قوله مشتملة عطف علی قوله متضمنة وكان علی

تقریب میں اور او کی غیروں میں تمام ہوا کہنا میں قول وسکا مشتمل عطف ہے او پر قول او کے متضمنہ اور

ان يقول بل هو عالم یقل به احد بل هو لم یقل به احد ولا ن علیا ما قبل

یہ کہ کہتا بل ہو عالم یقل بہ احد کو مکان بل ہو لم یقل بہ احد کے اور کہان علیا مات قبل

ولادة الامام باربعین سنة بذلك ان علیا رضی اللہ عنہ ما قبل ولادة الامام

ولادة الامام اور بعین سنتہ کو مکان لان علیا رضی اللہ عنہ مات قبل ولادة الامام

باربعین سنة وكما صرح به العقلا في وغيره بل كما صرح به العقلا في

باربعین سنتہ کے اور کہنا صرح بہ العقلا نے وغیرہ کو مکان کا صرح بہ العقلا نے

وعندهم فاذا عرف ذلك فنقول ان رسول الله قد صدق حيث قال هذا الشئ

وغیرہم کے یہ ممکنہ معلوم ہوا مناسب اور غیر مناسب کلام مصنف معیار کا پس کہتا ہوں کہ رسول اللہ صبح فرمایا جیکہ فرمایا کہ جیسے کہ

يعلم ويحكم فانه قد عده ولم يسمع ما كان في كتب هؤلاء العلماء الاعلام وغير

انہ اور بہرہ کر دیتے ہے کیونکہ اور مصنف معیار کے یہاں اور یہ سنا جو کہ ہے کتب ان علماء اعلام وغیرہم

رضي الله عنهم فانه قال الامام النوري تهذيب الاسماء روى الخطيب باسناد

رضی اللہ عنہم میں کیونکہ کہا امام نووی نے تهذيب الاسماء میں کہ روایت کے خطیب نے اپنی اسناد سے

نا اسماعيل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المزيان من ابناء فارس الاحول

کہ خبر دی کہ اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان نے کہ ہم ابناء فارس احول ہیں

والله ما وقع علي نارق قط وولد بعد سنة ثمانين وذهب ثابتي علي بن ابي

تم اللہ کی ہنیں واقع ہوئی ہم پر ق کہی پیدا ہوا ادا میرا سن انسی میں اور گیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب

رضي الله تعالى عنه وهو صغير فعاله بالبركة وفي ذريته ونحن نرجو من الله

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حال میں کہ وہ لڑکا تھا پس عا کی بکری کی اور او کی ذریعہ میں اور ہم امید کرتے ہیں

امام نووی



ان یكون قد استجاب له من علي بن ابي طالب فاستجاب له  
 کہ سجاد ہوئی دعا حضرت علی بن ابی طالب کے ہم میں تمام ہوا اور کہا ابن خلکان فی ابی تاریخ میں

ابن خلکان

عن الخطيب حذیابی حنیفة قال نا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن

کہ مروی ہے کہ نواسی ابو حنیفہ کے نے کہا خبر دی مکو اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن

النعمان بن المرزبان من ابناء فارس من الاحرار والله ما وقع علينا رق قط

نعمان بن مرزبان فی کہ ہم ابناء فارس سی جو احرار میں قسم ہے اللہ کے ہنیں واقع ہوئے ہم پر رق کبھی

ولرجل ابو حنیفة سنه ثمانین وذهب ثابت الى علي بن ابي طالب رضي الله

پیدا ہوا داد امیر ابو حنیفہ سنہ اسی میں اور گیا ثابت طرف علی بن ابی طالب رضی اللہ

عنه وهو صغير فدعاه بالبركة فيه وفي ذريته ونحن نرجو ان يكون الله تعالى

عنه کی سہ سال میں کہ وہ صغیر تھا دعا کی اسکی لئی برکت کے اوس میں اور اسکی ذریعہ میں اور ہم امید ہیں کہ اللہ تعالیٰ

قد استجاب لعلی فینا والنعمان بن المرزبان ابی ثابت هو الذي اهدى لعلی

قبول کی دعا حضرت علی کے ہم میں اور نعمان بن مرزبان جو باب ثابت کا ہے وہ شخص ہے کہ تحفہ دعا حضرت علی رضی اللہ

الفالوج فی یوم کرمجان فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ هرجنا فی کل یوم هکذا

فالودہ دن نور روز کے میں فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرجون دیا کہ فالودہ اسی طرح

انته ذکر الشیخ شرح الدر المختار وقال الطحاوی قوله وقل ثبت انه قال فی

تمام ہوا ذکر کیا اسکو شیخ نے شرح در المختار میں اور کہا طحاوی نے قول اوسکا وقد ثبت انہ کہا

تبیین لصنیفة قال الخطیب فی تاریخہ ابنا القاص ابو عبد الله الحسین

تبیین السنیفة میں کہ کہا خطیب نے اپنے تاریخ میں خبر دی مکو قاضی ابو عبد اللہ حسین

بن علی الصدیق ابنا اعمربن ابراهیم المقرئ حدثنا مکرم بن احمد القاص

بن علی صیغہ نے کہ خبر دی مکو عمر بن ابراہیم المقرئ نے کہ حدیث کے مکو مکرم بن احمد قاضی نے

ثنا احمد بن عبد الله بن شاذان المروزی حدثنی ابی عن جده سمعت ابا عبد الله

کہ حدیث کے مکو احمد بن عبد اللہ بن شاذان مروزی نے کہ حدیث کے مکو بابی نے اوسے حدیث کے کہ ثنا

اسمعیل



بن حماد بن ابی حنیفہ یقول ابنا حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان  
 بن حماد بن ابو حنیفہ گو کہ کہتا ہوں کہ خبر دی کہو حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان  
 بن المویان من ابناء فارس احرار والله ما وقع علينا رقط ولد جدی سنتہ  
 بن مرزبان نے کہ ہم انباء فارس احرار سی ہیں قسم ہی اس کی ہیں واقع ہوئی ہم پر کبھی پیدا ہوا اور ہم پر  
 ثمانین و زہب ثابت بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما و هو صغیر قد عا لم بالبرکت فیہ  
 انہی میں اور گیا ثابت داد امیر طرف حضرت علی بن ابی طالب کے ہیں حال میں کہ وہ صغیر سن تھا ہیں عا کی او کی لئی لکھتے  
 وفی ذریئہ و لخر من جو من الله تعالى ان يكون قد استجاب لك على بن ابی طالب رضی  
 اور او کی ذریئہ میں اور ہم اس پر کہتی ہیں اس دعا سے کہ تحقیق قبول کی دعا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 فینا وقال بن حجر فی القلائد قال سماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ زہب الد ثابت  
 ہم میں اور کہا ابن حجر فی قلائد میں کہ کہا اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے کہ لیا گیا والد ثابت کا  
 جد ابی حنیفہ بآئینہ ثابت ابی علی بن ابی طالب اھدی الیہ الفالوج فی یوم الیوم  
 جو جد ابو حنیفہ ہے اپنی بیٹی ثابت کو طرف حضرت علی بن ابی طالب کے اور تحفہ دیا او کو فالودہ کا دن نور روز کے  
 فدع الثابت بالبرکت فیہ وفی ذریئہ انکھ وقال فی الدر المختار وقد ثبت ان ثابتاً والد  
 پس دعا کی واسطی ثابت کے برکت کے اوس میں اور او کی ذریئہ میں تمام ہوا اور کہا رضی اللہ عنہما تحقیق ثابت ہوا کہ ثابت والد  
 الامام ادک الامام علی بن ابی طالب فدع والد ذریئہ بالبرکت انکھ وقال صاحب  
 الامام نے پایا امام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کو پس دعا کی او کی لئی اور او کی ذریئہ کے لئے برکت کے تمام ہوا اور کہا صاحب  
 مشکوٰۃ فی کتاب اسماء رجال الحديث و زہب ثابت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما و هو  
 مشکوٰۃ فی اپنی کتاب اسماء رجال الحديث میں کہ گیا ثابت طرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ہیں حال میں کہ وہ  
 صغیر قد عا لم بالبرکت فیہ وفی ذریئہ انکھ وقال الشاہ عبدالعزیز الدہلوی فی تحفہ  
 صغیر سن تھا ہیں عا کی او کی لئی برکت کے اوس میں اور او کی ذریئہ میں تمام ہوا اور کہا شاہ عبدالعزیز دہلوی فی تحفہ  
 الاثنی عشریہ و پدر ابو حنیفہ کہ ثابت نام داشت در صغیر سن ہمارا پدر خود زیارت امیر  
 اثنا عشر میں کہ باپ ابو حنیفہ کے تھا ثابت نام اوس کا تھا صغیر سن میں ہمارا اپنے باپ کے زیارت حضرت علی کے

ابو حنیفہ

صاحب در المختار

صاحب مشکوٰۃ

شاہ عبدالعزیز



حاصل نمونہ و حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حق او دعای برکت اولاد

حاصل کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے حق میں دعای برکت اولاد کے

فرمان موجب عای و ابو حنیفہ بوجہ امداد انتہی فقد علم ہما ذکر ان اصل العباد

زمانے موجب دعای حضرت علی کی ابو حنیفہ وجود میں آتا تمام ہوا پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ اصل عبارت

ہذا کما نقلہ ہو لاء اعلام والفضلاء الکرام فما نقلہ ابن طاہر <sup>خطا</sup>

اس طرح ہی عیا کہ نقل کیا اسکو ان علماء اعلام اور فضلاء کرام نے پس جو عبارت کہ نقل کے ابن طاہر نے

وقع فی النقل فامنه او من اصلہ کما اخطا مصنف المعیاری معیارہ حیث <sup>حکایت</sup>

کہ واقع ہوئی نقل میں یا تو اسی ابن طاہر ہی یا اصل منقول عند اسکے میں جیسا خطا کے مصنف معیار نے معیار میں

فانہ بدل فانہا و کتب و غیرہ بدل و غیرہ کما من نفا الا ان حرب اللہ ہم

لفظ فانہ کو موضع فانہا میں اور کہا و غیر کچھ موضع و غیرہ میں عیا کہ گذرا ابھی خبردار کہ کردہ اندک آدمی

الغالبی فلما فرغ مصنف المعیار من تلک الوسوسۃ اراد ان یوسوس

غالب سے جبکہ فراغت پائی مصنف معیار نے اس وسوسہ سے نوازا کہ کیا یہ کہ منرد و کورے

فی صدور الناس بوجہ اخر فقال چنانچہ صاحب در المختار فی امام اعظم کی مدح میں

دون لوگوں کو ساتھ وجہ اور کے پس کہا

کیا کچھ غلو کیا ہو رکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی خیران میں امام کی مذہب عمل کو شکستہ جہا قال لان

ہاں تک

بحکم بجزبہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انتہی اقول مضاعفہ انہ اجتہاد فی الواقع

حکم کریگا موافق مذہب امام ابو حنیفہ کے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام ہوا کہتا ہوں میں کہ منی اس کلام بہر میں کہ وہ

اجتہاد مذہبہ یعنی منی اسکی یہ میں کہ اجتہاد اسکا موافق پڑیگا مذہب امام اعظم کو تصریح ہے

اجتہاد ابو حنیفہ کو اور مذہب اسکے کو

اسکی شرح المحققین علی حلیہ فی جیسا کہا طحاوی نے شرح در مختار میں و عجائبتہ ہذا اقولہ الی ان حکم بجزبہ

ہاں تک کہ حکم کریگا موافق اسکا

بہر میں کہ وہ

بہر میں کہ وہ

بہر میں کہ وہ

یہ ہے اجتہاد مذہب امام ابو حنیفہ کو اور مذہب اسکے کو



ایستغفر ذلک الی ان یحکم قال الحلبی المراد منه اجتہاد ووافق اجتہادہ مذہبہ  
یعنی ہمیشہ رہی گا بیان تک کہ حکم کر لیا گیا جیسے نے کہ مراد اس کلام کے یہ ہے کہ اجتہاد کر لیا اور موافق پڑ گیا اور اسکے مذہب کے  
علی ان الشافعیہ یقولون بموافقة اجتہادہ للشافعی رضی اللہ عنہ انتہی  
علاوہ یہ کہ شافعیہ کہتی ہیں کہ موافق پڑ گیا اجتہاد اور اسکا مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کو تمام ہوا

معنی کہ وہ مقلد ہو گا امام ابو حنیفہ کا یا مالک کا یا شافعی یا احمد کا کیونکہ وہ بنی ہی اور مجتہد مطلق ہے  
اور تقلید کرنا مجتہد کو حرام ہی جیسا کہ اوپر گذرا ہیں جبکہ معلوم ہوئی معنی قول مذکور کے تو ہم اب  
کہتی ہیں کہ یہ قول کہنا درست ہی یا نہیں پس جواب سکا یہ ہے کہ درست ہی واسطی ادلہ مذکورہ  
کہ وہ داعی میں طرف اس قول کی بان جو لاند مذہب ہو اور کو یہ قول کہنا درست نہیں کیونکہ مذہب  
ہمیں رکنا یہ کیونکہ کہی کا بلکہ لاند مذہب ہے لاند سے دعا مانگتے ہونگے کہ پہلے مرجائیں کیونکہ حضرت عیسیٰ  
اور محمد علیہما السلام صاحب مذہب و نیکی اور ساری مسلمان پای بند اور کی مذہب کے ہونیکے اور وقت  
لاند ہونگی لاند ہی ہرگز نہ چلے کے بلکہ اس وقت سب مذہب مذہب ہو جاوینگے خوشے سے یا جو کے  
خوف سے اس وقت ممکن نہ ہو گا کہ مصنف معیار یا مثال انکی خلاف مذہب ہی علیہ السلام کا کرین اور  
اس وقت ہرگز یاد نہ آویگا یہ تمسک پکڑنا کہ اللہ تعالیٰ نے تقلید کسے کے سوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
و جہت میں کی غرض یہ ہے کہ خلاف مذہب مہدی علیہ السلام کا ہرگز نہ کر سینگے سب کے سب مذہب تقلید  
ہو جائینگے خواہ خوشے سے خواہ جوتے کے خوف سے فلما فرغ مصنف المصنف عن غسکات

پس جبکہ فارغ ہو مصنف معیار تمسکات

الدعویٰ من رطلان تابعیہ الامام و ما من الواہیات المذکورۃ کلم فی  
دعویٰ رطلان تابعیہ امام کے سے اور فارغ ہوا او میں سی جو گذرا واہیات مذکورہ سے تو کلام کیا  
الاحادیث التي يرويها الامام عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور احادیث میں کہ روایت کیا انکو امام نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

یا المصنوعۃ پس بیان اس جال کا گوش ہوش سی سنا چاہئے کہ مصنف معیار نے بہتری ہی

ساتھ موضوع ہونے ان احادیث کے



ماہمہ ہاؤن ہارسی نفی تابعیت میں مگر بفضلہ و کرمہ تعالیٰ جن چہ شخصوں یعنی امام نووی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام یافعی اور سخاوی اور ابن خلکان اور شیخ محمد بن طاہر سی نفی تابعیت میں مسند کے  
 اتی وہ لوگ سب سے تابعیت امام کے قایل ہیں اور میں عبارتوں میں جیسا کہ اوپر گذرا ہے بتا رہا ہوں  
 تابعیت امام کی ساتھ قول ابن علما کی یعنی امام نووی اور امام سمعانی اور امام یافعی اور حافظ ذہبی اور  
 حافظ دارقطنی اور حافظ ابو بکر خلیل اور حافظ بن حجر عسقلانی اور علامہ سخاوی اور علامہ ابن حجر  
 اور علامہ بن محمد طاہر صاحب مجمع البحار اور شیخ الاسلام ابو محمد ابن احمد عینی صاحب حلیۃ النعمانی شرح  
 البحاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملا علی قاری اور سب سے معتبرین میں جیسا کہ اوپر گذرا  
 اور ہم کوئی شخص معتبر اسے سند و نقل سے منکر رویت امام کا نہیں پاتی مان اگر اختلاف ہی تو اخذ  
 روایت میں ہی نہ رویت میں اور اصحاب امام صاحب کے قائل اخذ روایت صحابہ میں ہوتی ہیں جیسا کہ  
 مذکورہ میں مذکور ہے کہ ان اصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابة و اخذ منهم اب رہے  
 یہ بات کہ حق بجانب کے ہے لیکن تحقیق بحسب قاعدہ کہ یہ ہے کہ قائل ہونا اخذ روایت امام کا بعض صحابہ  
 سی قرن صواب کے کیونکہ مثل مشہور ہے اهل البیت درى بما فیہ من غیرہم پس اسباب میں  
 قول اصحاب ابو حنیفہ کا سند ہو گا نہ غیرون کا وسیع ذلک قاعدہ جمیع علماء اور محدثین کا  
 یہ ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع معمول بہ ہوتی تفصائل اور ترغیب اور ترہیب اور مقام  
 وغیرہ میں جیسا کہ اوپر گذرا اور یہی مگر کوئی محدث ضعیف یا موضوع کہی تو یہ ضرور نہیں ہے کہ سب  
 اسانید اس کے ضعیف ہوں یا موضوع کیونکہ جائز ہے کہ بعضے طرق حدیث کے درست ہوں اور بعضے  
 نادرست کہاں کہ فی خاتمة مجمع البحار فی فضل یقین بعض الاحادیث المشہورہ  
 جیسا کہ کہا ہے خاتمة مجمع البحار کے فضل یقین بعض الاحادیث المشہورہ میں

الحکم بالوضع ای بعدم الصحة بالاجاب الکل لا یتل فی صحتہ بعضہا انک فی ہذا

کہ حکم کرنا ساتھ وضع کے یعنی ساتھ صحت کے ساتھ اجاب الکل کے نہیں منافی صحت بعض کو تمام ہوا

امام اعظم میں یہ بعض احادیث معمول بہ ہیں کیونکہ موضوعیت ان کے غیر ثابت ہے  
 بلکہ دعویٰ صحت بعض کا کیا گیا ہے چنانچہ علامہ شامی نے شرح در المختار میں اس کی



تصریح کی ہے اور فرمایا قال بعض الفضلاء قل طال لعلامة طاش کبرے نے سر

کہ کہا بعض فضلاء نے کہ دراز کیا علامہ طاش کبرے نے مجھ کو یہ بے دریغ

النقول الصحيحة في اثبات سماعه انتهى پس دعویٰ کرنا مصنف معیار کا موضوعیت ان

نقول صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ اس بن مالک سے تمام ہوا

احادیث کا باطل ہوا کیونکہ جائز ہے کہ یہ ستر اور سوار و وہ طریق اور سوار و جو دیکے موضوع کہنا

مصنف معیار کا بھی غلط ہی کیونکہ وہ حدیثیں جبکہ مصنف معیار نے موضوع فرمایا ہے ضعیف ہیں

نہ موضوع بحسب اصطلاح محدثین کے پس موضوع فرمانا مصنف معیار کا یا تو ناواقفیت اصطلاح

اہل حدیث کے سے ہے یا مغالطہ دینا لوگوں کا ہے تفصیل اس اجمال کے یہ ہے کہ **قال مصنف المعیار**

موضوع ہونا ان احادیث کا سنو شیخ ابن طاہر حنفی صاحب مجمع البحار ذکر الموضوعات میں فرمایا ہیں طلب العلم

طلب علم کے

فرضیتہ علی کل مسلم روی عن ابن بطریق کما معلولۃ و اھیۃ وقال احمد لا یثبت

فرض ہے ہر مسلم پر مروی ہی اس سے ساتھ طرق کے کہ سب کے معلول اور وہ ہیں اور کہا احمد کہ نہیں

في هذا الباب شيء وكذا قال ابن راهويه وابو علي نيشاپوري والحاكم ثم **اقول** قال ابن

ابن بابین کوئی شے اور اسی طرح کہا ابن راهویہ اور ابو علی نیشاپوری و الحاکم نے تمام ہوا کہتا ہوں میں کہ کہا ابن

حجر العسقلانی فی صمد التقریب لعاشقہ من لم یوثق البتہ و ضعف مع ذلك

حجر عسقلانی نے اول تقریب میر مرتبہ عائشہ مرتبہ اس شخص کا ہے کہ تو متفق نہ کی گئی ہو او کی بلکہ تضعیف کی گئی

بقادم و آئیہ الاشارة بمتروك او متروك الحديث و واهی الحديث و ساقط

ساتھ سے قادم کے اور اس کی طرف اشارہ ہوگا ساتھ متروک یا متروک الحدیث کے اور اسے الحدیث یا ساقط کے

الحادیۃ عشرۃ من اہم بالکذب لثانیۃ عشر من اطلق علیہ الکذب الوضع انتہی

اور گیارہواں مرتبہ اس شخص کا ہے کہ سب سے زیادہ کذب کے اور بارہواں مرتبہ اس شخص کا ہے کہ بولا گیا ہو اس پر لفظ کذب

وقال فی نخبۃ الفکر فی مصطلح اهل الآثار ثم الطعن اما ان یكون کذب الی

اور کہا نخبۃ الفکر فی مصطلح اهل الآثار یعنی نخبۃ الفکر فی اصطلاح اهل الحدیث میں یہ طعن یا تو ہوگا ساتھ کذب راوی کے



اور تہمت بذلک او فحش غلطہ او غفلتہ او فسقہ او وہمہ او مخالفتہ او جہالتہ  
 یا ساتھ تہمت راوی کی ساتھ کذب کے یا ساتھ فحش غلطے کے یا ساتھ غفلت کے یا ساتھ فسق کے یا ساتھ وہم کے یا ساتھ مخالفت کے  
 او بدعتہ او سو حفظہ فلاول الموضع والثالث المتروک والثالث المنکر علی رأی وکذا الرابع  
 یا ساتھ جہالت کی یا ساتھ سو حفظ کے پس اول قسم موضوع ہی اور ثانی متروک اور ثالث منکر ہے اکیسای پر اور اسی طرح قسم رابع  
 والخامس الوهم ان اطلع علیہ بالقرائن وجمع الطرق فالمعل انتہی وقال المستقلان  
 بکفار سے منکر ہے یہ وہم اگر اظہار کی جائے ساتھ قرائن اور جمع طرق کے تو حدیث معلل ہے تلم ہوا اور کہا مستقلان نے  
 فی شرح الخبۃ فالقسم الاول وهو الطعن بکذب الراوی فی الحدیث النبوی  
 شرح نجد میں پس قسم اول کہ وہ طعن کرنا ہی راوی کا ساتھ کذب کے حدیث نبوی میں وہ  
 الموضوع الخ والقسم الثاني من اقسام المردود وهو ما یكون بسبب تہمة الراوی  
 سہی موضوع ہی الخ اور قسم ثانی اقسام مردود سے جو ہے بسبب تہمت راوی کے  
 بالکذب هو المتروک وجعلہ قسما مستملا وسماء متروکا لان اتھام الراوی  
 ساتھ کذب کے وہ سے یہ متروک ہے اور کیا اسکو مصنف نے قسم مستعمل اور نام رکھا اور سکا متروک اس واسطے کہ تہمت راوی  
 بالکذب مع تفرہ لا یسوغ حکم بالوضع انتہی وقال الشیخ عبد الحق الدہلوی  
 کذب کے ساتھ باوجود تفرہ ہونی کی نہیں مجوز ہے حکم بالوضع تمام ہوا اور فرمایا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے  
 فی مصطلحات علم الحدیث فصل اما العدالت فوجہ الطعن المتعلقة  
 مصطلحات علم حدیث میں فصل اما عدالت پس وجہ طعن کے جو متعلق ہیں  
 بہاخص الاول بالکذب الثاني باتهامه بالکذب الثالث بالفسق والرابع  
 ساتھ اس عدالت کے پانچ ہیں طعن اول بالکذب ہی اور طعن ثانی اتہام بالکذب ہے اور طعن ثالث فسق ہی اور طعن رابع  
 بالجہالت والخامس بالبدعة وحديث مطعون بالکذب سیع موضوعا واما  
 جہالت ہے اور طعن خامس بدعت ہے اور حدیث مطعون بالکذب کے نام اور سکا موضوع ہے  
 اتھام الراوی بالکذب فیما ین یکن مشہورا بالکذب معروفا بہ فی کلام الناس  
 اتہام راوی کا بالکذب وہ بین طور ہی کہ وہ مشہور ساتھ کذب کے اور معروف ہو ساتھ اس کے کلام لوگوں میں



ولم یثبت کذبہ فی الحدیث النبوی وفي حکمہ رواية ما یخالف قواعد معلومة ضرورية

اور نہ ثابت ہوا ہو کذب اسکا حدیث نبوی میں اور اسکی حکم میں وہ روایت ہے جو مخالف قواعد معلومہ ضروریہ

فی الشرع کذا قیل ویسے هذا القسم من روایہ کا کیا ایقال حدیثہ من روایہ

فی الشرع کو ایسا کہا گیا اور نام اس قسم کا منروک ہے جیسا کہ کہی جاتی ہی حدیث اس کے منروک اور

فلان من روایہ الحدیث انتہی قال لا امام النواوی فی صلاہ شرح مسلم

فلان منروک الحدیث ہے تمام ہوا اور کہا امام نووی نے اول شرح مسلم میں

والعلة عبارة عن معنى في الحديث خفي يقتضه ضعف الحديث مع اظاهر

کہ علت عبارت ہے اوں معنی سی جو حدیث میں پوشیدہ ہیں مقتضے ہیں ضعف حدیث کو باوجودیکہ ظاہر اسکا

السلامة انتہی پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ حدیث کذاب یا وضع کی تو موضوع ہی نہ باقی

سلامت ہے تمام ہوا

سب اقسام حرج کی کہ وہ اقسام ضعیف کے ہیں نہ موضوع کے پس حدیث مستہم بہ کی اور حدیث معلل

اور حدیث وہی حدیث ضعیف ہی نہ موضوع کیونکہ یا لفاظ الفاظ حدیث ضعیف کی ہیں نزدیک

اہل حدیث کے نہ موضوع کی بلکہ بعضے طرق اسکی صحیح ہیں چنانچہ او تکرار الموضوعات میں یہ عبارت

موجود ہی لیکن مصنف معیار نے سرقہ کو اختیار فرمایا تمام عبارت اسکی نہ نقل کی جیسا سابق میں

عبارت تہذیب نووی میں اور عبارت ابن طاہر میں سرقہ کو اختیار کیا تمام عبارت نقل فرمائے

مصنف معیار چنانکہ ناواقفیت اصطلاح اہل حدیث میں کامل ہی اسی طرح سرقہ میں ہی بی بدل ہی

اور تمام عبارت تذکرہ الموضوعات کی یہی ہی فی المقاصد طلب العلم فریضہ علی کل

مقاصد میں کہی طلب علم کے فرض ہے

مسلم روی عن انس بطرق علیہا معلولة واهية وفي الباب عن جماعة من

مسلمان پر مروی ہی انس کی کئی طرق سی سب معلول اور واه ہے میں اور اس باب میں مروی ہی جماعت

الصحابیہ ویسے الکلام فی تخریج الاحیاء ومعہذا کا قال البیہقی متنتہ

صحاح ہی اور خوب لکھی ہوئی کی ہی کلام تخریج احیاء وعلوم میں معہذا جیسا کہ بیہقی نے متن اسکا



مشہور و اسناد و روی من اوجه کلا ضعیفہ وقال احمد لا یثبت فی هذا

البیہشت و کذا قال ابن راہویہ و ابو علی النیسابوری و الحاکم و مثالبہ ابن

بابین کوئی نئی اور اسی طرح ابن راہویہ اور ابو علی نیا پورے اور حاکم نے اور ثعلبی نے ہی تہہ اکمل ابن

الصلاح للمشہور الذی لیس بصحیحہ ولكن قال لعراق قد صح بعض لائحة

بعض طرقہ وقال لمن ان طرقہ تبلغ رتبة الحسن انتہی اور فرمایا شیخ

بعض طرق اس حدیث کی اور کہا مرنے نے کہ تحقیق طرق اس حدیث کے چونچ گئے ہیں رتبہ حسن کو تمام ہو

عبد الحق حمہ لدنی صراط المستقیم من سخاوی در مقاصد حسنہ می گوید منقول از امام احمد نسبت

کہ وی صالح احتجاج است اگرچہ ابن حدیث باین اسناد ضعیف است و لیکن آنرا شواہد است

از حدیث ابن شاہین از حماد بن سلمہ از قتادہ از انس و گفتہ کہ وی غریب است و گفتہ اند کہ جال

وی ثقات اند و روایت کردہ شد از مانند بہت نامی از انس مثل ابراہیم نخعی و اسحق بن عبد اللہ

و ثابت بنانی و اورا طرق متعدہ است و جید لفظ و می بین است طلب لفقہ حتم واجب علی کل

سلم و بزار گفتہ کہ حسن اسناد وی روایت ابراہیم بن سلام از حماد بن ابی سلیمان از ابراہیم

نخعی از انس است مرفوعا و ابو بکر بن ابی داؤد و حبتا آوردہ اورا از ثابت بنانی از انس و گفتہ کہ بدین

گفتہ است کہ نیست در بخند اسنادی صحیح تر ازین و درین باب از جماعت صحابہ حدیث آمدہ مثل ابی

وجاہر خذیفہ و امام حسین بن علی و سلیمان و سمرقہ و ابن عباس و ابن عمر و ابن مسعود و علی ابی ایوب

و ابی سعید و ابی ہریرہ و عائشہ و ام ہانی و غیر ایشان و ثعلبی کردہ است باین حدیث ابن صلاح و حاکم

مشہور و غیرت و عرا گفتہ است کہ بعض طرق آنرا تصحیح نمودہ اند و بعض گفتہ اند کہ طرق ہی برتبہ حسن سائیدہ است کلام انس و ابی

معلوم شد کہ بعض طرق این حدیث صحیح است و بعض حسن انتہی کلام انس و عبد الحق مختصر این ثابت ہوا

ما ذکر سی کہ بہر حدیث موضوع ہنن بلکہ صحیح ہے **قل مصنف المعبی** اور لایا ہی اسکو

ابن جوزی اپنی موضوعات کے ذائقے الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للقاصد محمد شوقی

و سلیمان و زید و غیرہ و ابی داؤد و حبتا آوردہ اورا از ثابت بنانی از انس و گفتہ کہ بدین  
گفتہ است کہ نیست در بخند اسنادی صحیح تر ازین و درین باب از جماعت صحابہ حدیث آمدہ مثل ابی  
وجاہر خذیفہ و امام حسین بن علی و سلیمان و سمرقہ و ابن عباس و ابن عمر و ابن مسعود و علی ابی ایوب  
و ابی سعید و ابی ہریرہ و عائشہ و ام ہانی و غیر ایشان و ثعلبی کردہ است باین حدیث ابن صلاح و حاکم  
مشہور و غیرت و عرا گفتہ است کہ بعض طرق آنرا تصحیح نمودہ اند و بعض گفتہ اند کہ طرق ہی برتبہ حسن سائیدہ است کلام انس و ابی  
معلوم شد کہ بعض طرق این حدیث صحیح است و بعض حسن انتہی کلام انس و عبد الحق مختصر این ثابت ہوا  
ما ذکر سی کہ بہر حدیث موضوع ہنن بلکہ صحیح ہے **قل مصنف المعبی** اور لایا ہی اسکو  
ابن جوزی اپنی موضوعات کے ذائقے الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للقاصد محمد شوقی



انتہی **اقول** وارد کرنا ابن جوزی کا اپنی موضوعات میں دلالت نہیں کرتا اس پر کہ وہ حدیث  
موضوعی کیونکہ عادت ابن جوزی یہ ہے کہ احادیث ضعیفہ کو موضوعات میں داخل کر دیتا ہی تھا کہا قال السید  
المشرف فی اصول الحدیث المتصلة بالترقیة وقد صنف ابن الجوزی فی المصنوع **قال ابن**  
کمال

الصالح او دے فیہا کثیرا من الاحادیث الضعیفة فالادلیل علی وضع حقہا  
صلاح فی کہ وارد کیا ابن جوزی فی موضوعات میں بہت احادیث ضعیفہ جو نہیں کوئی دلیل او کی ضعیفہ پر اور  
ان میں کہ فی الاحادیث الضعیفة انتہی بلکہ حسن کو ہی بلکہ صحیح کو ہی اور دیکھا جیسا تصریح  
یہ تھا کہ ذکر کرتا او لکھو احادیث ضعیفہ میں تمام ہوا

کی ہی اس کی شیخ کافی فی فوائد مجموعہ فی احادیث موضوعیہ قد عدل بعض المصنفین موضوعا کا بن الجوزی  
جیسا کہ ابن جوزی

فانہ تساہل فی موضوعات حتی ذکر فیہا ما هو صحیح فضا عن الحسن فضل عن الضعیف  
کہ اس نے تساہل کیا موضوعات میں حتی کہ ذکر کیا اون موضوعات میں حدیث صحیحہ کو بھی اور احادیث حسن اور ضعیفہ  
**قال** صنف المعیار اور سید ابن ابی ہریرہ بن العابد بن زید الخاکی شہ در المتحاکمین کہا ہے وجاء من طرق  
کہ آیا ہی کئی طرق سے

انکہ روی عنہ احادیث ثلثة لکن قال ائمة المحدثین مدارھا علی من اتھا لا عنہ  
کہ ابو صنفہ نے روایت کئی ہیں اس سے تین احادیث لیکن کہا ائمة المحدثین فی کہ مدارھا علی من اتھا لا عنہ  
بوضع الاحادیث انتہی **اقول** یہ کلام سید ابن شامی کا نہیں بلکہ یہ کلام ابن حجر  
ساتھ وضع احادیث کے تمام ہوا

مکی کا ہی نقل کیا اس کو شامی نے اور تمام عبارت او کی یہ ہی قال ابن حجر قد صح کہا قال المذہب  
کہا ابن حجر نے کہ صحیح اور ثابت ہے جیسا کہ آتا ہے

انہ راہ و هو صغیر فی روایہ قال راہیہ مراد او کان یخصب بالحسرة وجاء  
کہ ابو صنفہ نے دیکھا اس کو اس حال میں کہ صغیر سن تھا اور ایک روایت میں کہا کہ دیکھا میں نے او کو کئی بار اور تھا اس خضاب کرتا



من طرف اندر روئے عنہ احادیث ثلاثہ لکن قال أئمة المحدثین مدارها علی ما یصح  
 کئی طرف سے کہ ابو حنیفہ نے روایت کی ہے اس سے تین احادیث لیکن کہا ائمہ محدثین نے کہ مدار انکا اس شخص پر ہے کہ وہ کہیں  
 الا ائمة بوضع الاحادیث انتھ قال بعض الفضلاء وقد طال لعلاۃ طائفتہ  
 ائمہ نے ساتھ وضع احادیث کے تمام ہوا اور کہا بعض فضلاء نے کہ بنی جوڑی کی بحث علامہ طائفتہ کے لئے  
 فی شرح النقول الصحیحۃ اثبت سماعہ منہ انتھ کلام الشافعی ثم قال لثنا قول  
 نتیجہ پر درپے کرنے نقول صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ میں اس بن مالک سے تمام ہوا کلام ماکا پر کہا ثنائے نقول کا  
 وابن ابی اوفی ہو عبد اللہ بن من فأت من الصحابة بالكوفة سنة وقيل سنة  
 وابن ابی اوفی وہ عبد اللہ بن من فأت من الصحابة بالكوفة سنة وقيل سنة  
 وقيل سنة ذکر سیوطی فی شرح التقریب قال بن حجر وی عنہ الامام ہذا الحسن  
 اور کہا گیا ہے میں سبوی نے ذکر کیا شرح التقریب میں اور کہا ابن حجر نے کہ روایت کے عبد اللہ بن من فأت  
 المتواتر من بنی مسجد ولو لم یخص قطاة بنی عبد اللہ بیتا فی الحجة انتھ کلام  
 متواتر کو جو شخص بنی مسجد اگرچہ کہو سل لوی کی برابر ہو تو بنا کر ہی اس کے لئے بیت خیمہ میں تمام ہوا کلام ماکا  
 پر اعراض کرنا مصنف معیا کا ابن حجر کی سی نہیں ہی مگر واسطی نکتہ کے کہ وہ یہ کہ ابن حجر کے  
 شافعی بہت بڑا شخص ہے اور وہ قائل ہی اس کلام میں تابعیت امام کا اور اخذ روایت کا ہے  
 اور دکرنا اس کا بہت مشکل تھا لہذا اس سے اعراض کیا اور کہا قال سیدنا ابن الجوزی  
 اسکی کہ سیدنا ابن ہی قائل ہی ان دونوں امر کا یعنی تابعیت کا اور اخذ روایت کا ہے  
 حیث قال لکن یؤید ما قالہ العینی قاعدة المحدثین ان راوی الاتصال  
 جبکہ کہا لیکن تاہم کرتا ہی قول عینی کو قاعدة محدثین کا کہ راوی الاتصال کا  
 مقدم علی راوی الارسال والا لقطاع لان معہ زیادة علم فالحفظ ذلک فادانہ  
 مقدم سے راوی الارسال اور انقطاع پر اس واسطے کہ اسکی تمام زیادتی علم کے ہے محفوظ کر کے اسے  
 ہم کذا فی عقل اللادی والمرحان للشیخ اسماعیل العجلونی لرحی ثم قال بعض  
 مفسرین سے اسی طرح سے عقدا اللادی والمرحان شیخ اسماعیل عجلونی نے جبرائیل میں پر کہا بعض

امام ابو حنیفہ کے اس روایت پر



الفضلاء قد اطلال علامة طاش کہے فی سحر النقول الصیحة فی سماعہ  
 فضلانے کہ نبی جوڑی کی ہی بحث علامہ طاش کبرا فی زیج پے در پے کرنے نقول صحیحہ کے سماع ابو حنیفہ  
 منہ والمثبت مقدم علی النافی ثم قال قوله وابن ابی اوفی هو عبد اللہ قال ابن حجر  
 ابن بن مالک سے اور مثبت مقدم ہے نافی پر پہرہ قول اوسکا وابن ابی اوفی وہ عبد اللہ ہے کہا ابن حجر نے  
 روئے عنہ الامام ہذا الحدیث المتواتر من بنی اللہ مسجل ولو لم یخص قطاة بنی اللہ  
 روایت کے ہے اون سی امام ابو حنیفہ نے یہ حدیث متواتر کہ جو شخص بنائی مسجد اگرچہ مثل خانہ قطاف کے ہو تو تیار  
 لہ بیتا فی الجنة ثم قال قوله واثلة فکت بالشام سنہ خمس وثلاث وستون  
 اوسکی لئی اگر حنبلیین پر کہا قول اوسکا واثلة فکت بالشام سنہ خمس وثلاث وستون  
 سیوطی وروى الامام عنہ حدیثین لا تطهر الثمالة لاحیاء فی عافیہ اللہ  
 سیوطی نے ذکر کیا اور روایت کے امام ابو حنیفہ نے اون سی دو حدیثیں نہ خوش ہو رہی ابی ہاشم کے سے پس ان کے کہ اللہ تعالیٰ  
 ویبتلیک مع ما یریک الی لا یریک والا فاول رواہ الثمالة من وجہ آخر  
 اوسکا کری تجکو اور حدیث چہر جو شک میں ڈالی تجکو رجوع کر اوسکی طرف نہ شکین ڈالی تجکو حدیث اول وایر کیا اسکو برکت نے اور جو  
 وحسنہ والثانی جاء من رواية جمع من الصحابة وصححه ابن حجر وزاد علی من  
 اور حسن کہا اور حدیث ثانی نے آئے ہے روایت جماعت صحابہ کے سے اور صحیح کیا اوسکو ائمہ ابن حجر نے ذکر کیا اور زیادہ  
 ذکرہنا من روی عنہم الامام فقال منهم سهل بن سعد ووفاته سنہ  
 جو مذکور ہوئی ہیں اور صحابہ کو جن سی روایت کے ہے امام نے سب کہا کہ بعض انکا سهل بن سعد اور وفات اوسکی سنہ ۳۷  
 ومنہم السائب بن یزید ووفاته سنہ ۹۶ ومنہم عبد اللہ بن بسر ووفاته سنہ ۹۶  
 اور بعض انکا سائب بن یزید اور وفات اوسکے سنہ ۹۶ میں ہو اور بعض انکا عبد اللہ بن بسر اور وفات اوسکی سنہ ۹۶ میں  
 ومنہم محمد بن الربیع ووفاته سنہ ۹۹ انتہ کلہ اثنا عشر من غیر انکا  
 اور بعض انکا محمد بن ربیع ہے اور وفات اوسکے سنہ ۹۹ میں ہو تمام ہوا کلام سکا بغیر انکار کے  
 پس معلوم ہوا ما ذکر سے کہ ابن حجر کے اور شامی ہر دو نواقیل تابعیت امام کے ہیں  
 پس یکے مستند مصنف معیار کے خود قائل ہوئی تو ذکر کرنے کلام مصنف معیار کے کہ حلقہ مستند



باوجود اسکی کہی ہیں ہم کہ نسلم انه من الفاظ الوضع کما مر بل انه من الفاظ الحديث  
 نہیں مانتی کہ وہ الفاظ وضع کے سے ہے جیسا کہ گذرا بلکہ وہ الفاظ حدیث

الضعیف والحديث الضعیف معمول بہ فی نحو المناقب کما مر مع ذلك ان له طرفاً اخر  
 ضعیف کے سے ہے اور حدیث ضعیف معمول غیر مناقب میں جیسا کہ گذرا باوجود اسکی اسکی لئی طرف اور

نسألہ عما قال بعض الفضلاء قد اطلال لعلاقة طاش کہے فی سرح النقول الصیحة  
 سالم اور صحیح جیسا کہ کہا بعض فضلاء کہ تحقیق لنبی جوڑی کی عی طاش کبر نے بحث سچ ہے درپے کرنے نقول صحیحہ کے

فی اثبات سماعہ منہ والمنتبت مقدم علی النافی انھ قال مصنفاً لمعباً وفاقاً  
 اثبات سماع ابو حنیفہ میں اس بن مالک سے اور منتبت مقدم ہے نافی پر تمام سوا کلام کہا مصنف معباً قول

عمل میں بعد و قال بعض الفضلاء وقد اطلال لعلاقة طاش کہے فی سرح النقول  
 محمد اسین کا بعد اس کے کہ کہا بعض فضلاء نے کہ تحقیق لنبی جوڑی کی ہی بحث علامہ طاش کبر نے سچ ہے درپے کرنے نقول

الصیحة فی اثبات سماعہ منہ والمنتبت مقدم علی النافی فحجیب من شأنہ ان لم یعمل علی ان  
 صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ میں اس بن مالک سے اور منتبت مقدم ہے نافی پر سب عجیب شان اس کے سے اگر نہ عمل کیا

نقلہ لا علی وجہ التغویل علیہ کیف ان المنتبت انما لیکون مقدماً علی النافی اذا کان  
 کہ نقل کیا اس کو نہ وجہ احتمال پر کنوکر سو یہ حال یہ ہی کہ منتبت سوا کی اسکی کہ منتبت ہو تانافہ پر جبکہ ہونے

النافی نافی بالاصل واما اذا کان مما یعرف بالدلیل فله صلاح المعارضة للمنتبت  
 نافی نافی بالاصل اور جبکہ سو وہ نفعی مما یعرف بالدلیل تو اسکی لئی صلاحیت ہے معارضہ منتبت کے

فی المسلم والمختار انه ان کان لیس بالاصل فیمتد الی اثبات تقدیم الحجج علی  
 مسلم میں لئی کہ مختار یہ ہے کہ اگر ہونے بالاصل تو مقدم ہو خبر اثبات کے واسطے مقدم ہونے حجج کے

التغییل کہیہ زوج بریہ حین اعتقت لان عبدیہ کانت معلوقہ فالأصل  
 تغیل پر جیسا کہ حریت زوج بریہ کے وقت آزاد ہونے بریہ کے واسطے کہ عبدیت زوج بریہ کے تھے معلوم ہے

بالاصل ان کان مما یعرف بالدلیل فیمتد الی اثبات تقدیم الحجج علی  
 اخبار بالاصل ہی اور اگر سو وہ نفعی مما یعرف بالدلیل تو معارض ہو گئی دو نو خبر یعنی خبر منتبت اور خبر نافی اور طلب کے جیسے

نحو خبر حریت بریہ

نحو خبر حریت بریہ



میمونۃ نفیاً للحل والاحق انتہی وھکذا فی سائر کتب الاصول فاقول متفر

سمیونہ میں واسطی ہونی خبر احرام کی نفی حل لاحق کی تمام ہوا اور اسی طرح سے سائر کتب اصول فقہ میں پس کہتا ہوں نیز مصنف

علیٰ ہذا الاصل ان نفی سماع الاقام عن السلیس کحریتہ تزویجہ بریقہ لان عد

اس اصل پر کہ نفی سماع امام کے اس سنی مثل حریت زوجہ کے اس واسطے کہ عدلیہ اور

کانت ثابتہ مستقر من حین النکاح الی ان الاعتاق ولسی کذلک سم

ہی ثابت مستمر وقت نکاح سے لیکر وقت اعتاق تک و سنین اس طرح سماع

الاقام عن انس بان یكون ثابتاً مستمراً من یوم ولادته الی وفاتہ انس و

امام کے انس سے باین طور کہ وہ ثابت مستمر دون ولادت اوکے سے وقت وفات انس تک

یقل بہ احد من الجھلاء فکیف العلماء یلہو کالاحرام فی تزویجہ میمون

قائل ہوا ساتھ اسکی کوئی شخص جہلاء سے پس کیونکر قائل ہوونگے علما بلکہ وہ نفی سماع کے مثل احرام کے ہے جو

فلما ان الاحرام نفیاً للحل والاحق کذلک نفی سماعہ نفیاً للسمع والاحق الحاکم

پس جیسا کہ خبر احرام کے نفی حل لاحق کے ہے اسے طرح نفی سماع امام کے نفی سماع لاحق حادث کے ہے

فیصلہ لمعارضۃ المثبت ثمر الترجیح عندنا فیما نحن فیہ لکن لان مدار

پس صلاحیت رکھی گی معارضہ خبر مثبت کے پر ترجیح ہماری نزدیک حسب باب میں ہم میں مافی کو ہی کیونکہ مدار سماع

عن انس علی الاحادیث المعلقة الموضوعۃ کما رجم الاحرام فی تزویجہ میمون

انس ہی اوپر احادیث معلقہ موضوعہ کے ہے جیسا کہ ترجمہ ہے خبر احرام کو تزویجہ سمیونہ میں

بان رواۃ کلہم ائمة فقہاء کما قال الطحاوی انتہی اقول کان علیہ ان

باین طور کہ سب روایات ائمہ فقہاء میں جیسا کہ کہا امام طحاوی نے تمام ہوا کلام مصنف مجاہد کا کہتا ہوں یہ

یقول فہو عجب من شأنہ ان کان نقلہ علی وجه التعویل بدل ما ذکر و کیف لا بد

کہتا اگر سو نقل کرنا اسکا اوپر وجہ اعتماد کے مکان ما ذکر کے اور کہتا کیف لا بدل

کیف ولا ان المثبت بدل ان المثبت و فاقول بناء بدل فاقول متفرعاً ومن انس

کیف کے اور کہتا لان المثبت بدل وان المثبت کے اور کہتا فاقول بناء مکان فاقول متفرعاً کے اور کہ



بدل عن اسرو من حين العبدية بدل من حين النكاح مع ان قوله فاقول متفرعا

مکان عن اس کی اور کہا من حين العبدية مکان من حين النكاح کے باوجود اس کی قول اس کا فاقول متفرعا

على هذا الاصل ما ادرى ما معناه فانه من التفرع من باب التفضل وهو لازم فاذا

علیٰ ہذا الاصل ہمین معلوم محکوک کہ کیا میں معنی اسکی اس واسطی کہ وہ ہی تفرع باب تفضل سے اور وہ ہی لازم ہے

عرف ذلك فاعلم ان خبر السماع مقدم على خبر نفي السماع بالقاعدة الاصولية و

معلوم ہوئی عبارت مصنف معیار کے مناسب و غیر مناسب جان لی تو کہ خبر سماع کے مقدم ہے خبر نفي سماع پر حکم قاعدہ اصولیہ و

السنة المعروفة اما القاعدة الاصولية وهي ان المثبت مقدم على النافي اذا كان

سنت معروفہ کے اما قاعدہ اصولیہ کہ وہ یہ ہے کہ خبر مثبت کے مقدم ہوتے ہے نافی پر جبکہ ہو

نفي لنافي بالاصل لا مبني على الدليل ومعارض له اذا كان نفيه مما يعجز عن دليل

خبر نفي نافی کے بالاصل نہ مبنی دلیل پر اور معارض ہوتی ہو تو کہو جبکہ ہو نفي مبنی دلیل پر

فحينئذ طلب الترجيح فلا نهان ذلك على انه يقبل خبر مثبت السماع لا خبر نفي السماع

پس اس وقت طلب کی جاوی گی ترجیح پس وہ قاعدہ اصولیہ دال ہی اس پر کہ قبول جاوی خبر مثبت سماع کی نہ خبر نفي سماع کی

السماع هنا اخبار بالاصل وهو كون عدم سماع الامام من حين الولادة معلوم

سماع کی اس مقدم میں اخبار بالاصل ہی کہ وہ ہونا عدم سماع امام کا وقت ولادت سے معلوم ہے

فلا حجاب به اخبار بالاصل كما ان عبدية زوج بريرة كانت معلومة فلا حجاب

پس خبر دنیا ساتھ نفي سماع کی خبر دنیا بالاصل ہی جیسا کہ عبدیت زوج بریرہ کے ہی معلوم پس خبر دنیا

بها اخبار بالاصل فيقدم خبر مثبت السماع على خبر نفي السماع كما يقدم خبر

ساتھ عبدیت کی خبر دنیا بالاصل ہی پس مقدم کی جائی گی خبر مثبت سماع کے اوپر خبر نفي سماع کے جیسا کہ مقدم کی جائی گی خبر

مثبت حرية زوج بريرة على خبر نافي حرية زوجها لان بالاصل كما صح

مثبت حریت زوج بریرہ کے اوپر خبر نافی حریت زوجہا لان بالاصل کیسا صح

في سلم الشئ بحيث قال والمختار ان النفي ان كان بالاصل فيقدم الاثبات

اسی سلم اثبات میں جبکہ کہا اسنی کہ مختار یہی کہ نفي اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جائی گی خبر اثبات کے

اسی سلم اثبات میں جبکہ کہا اسنی کہ مختار یہی کہ نفي اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جائی گی خبر اثبات کے

اسی سلم اثبات میں جبکہ کہا اسنی کہ مختار یہی کہ نفي اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جائی گی خبر اثبات کے

اسی سلم اثبات میں جبکہ کہا اسنی کہ مختار یہی کہ نفي اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جائی گی خبر اثبات کے

اسی سلم اثبات میں جبکہ کہا اسنی کہ مختار یہی کہ نفي اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جائی گی خبر اثبات کے

اسی سلم اثبات میں جبکہ کہا اسنی کہ مختار یہی کہ نفي اگر ہو بالاصل تو مقدم کی جائی گی خبر اثبات کے



تقدیر الحج علی التقدیل بحریۃ زوج بریرہ حین اعتقت لان عبدیتہ کا نہ

واسطی مقدم ہونی حج کی تقدیر پر جیسا کہ خبر حریت زوج بریرہ کے وقت اعتاق کی اس واسطی کہ عبدیتہ اس وقت

معلومہ فالأخبار بالاصل انتہی فلذا قال لستہ قال بعض لفضلا وقد

معلوم پس خبر دنیا ساتھ حدیث کی اخبار بالاصل ہی تمام ہوا لہذا کہا شامی فی کہ کہا بعض فضلانے کہ تحقیق

احال لعلامۃ طائر کبریٰ فی سہ النقول الصحیحۃ فی اثبات سماعہ من

لبنی جوڑی بخت کی ہی علامہ طائر کبریٰ نے بیچ پی ورپی ہونی نقول صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ کے اگر

وامثبت مقدم علی لنا فی انتہی ولو فرضنا ان حین فی سماع الامام مایعرف

اور مثبت مقدم ہوتا ہی اوپر نانے کے تمام ہوا اور اگر فرض کریں ہم کہ خبر نفی سماع امام کے بنے

بدلیلہ بان کان الامام من حین الولادة سنۃ ثمانین فی حصن مقفل بابہ

دلیل برہی باین طور کہ ہوا امام ابو حنیفہ وقت ولادت ہی سنۃ ثمانی سے قطعہ میں ہوں جو بند اور مقفل کیا

حتی مات کل صحابہ کان مایعرف بدلیلہ وهو کونہ فی حصن بالصفة المذکور

حتی کہ فوت ہو گئی کل صحابہ اس وقت ہو جای گی یہ خبر نفی کی بتی دلیل پر کہ وہ قطعہ میں ہی ساتھ صفت مذکور

فکان حینئذ معارضا لخصم مثبت لکما فطلب الترجیح بما صح فی المسلمین وان کان

پس ہو جائی گی خبر نفی کے اس وقت معارض خبر شام کو پس طلب کی جائی گی ترجیح کیا مسلم الثبوت میں کہ اگر ہو

یعرف بدلیلہ تعارضا فطلب الترجیح کالاحرام فی تزویج مبینۃ نفیا للحل والاحرام

خبر نفی مبنی دلیل پر تو معارض ہو جائیں گے دو خبریں یعنی خبر مثبت کے اور خبر نانے کے پس طلب کی جائے گی ترجیح مثلاً

علی الاستہدیل علیہ ہیئۃ مخصوصۃ فتعارض لروایۃ تزویجاً وهو حل

مشہور قول پر دال ہی ہے ہدیت اور حالت مخصوصہ پس معارض ہوگی یہ خبر نفی کی اس روایت کو کہ آنحضرت نے تزویج

انتہی یعنی ان هذا النفی مایعرف بدلیلہ وهو کونہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام ہوا یعنی یہ خبر نفی مبنی ہے دلیل پر کہ وہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

علی ہیئۃ مخصوصۃ من الاحرام وکان حدیث الاحرام معارضا لحدیث الحل

ہدیت اور حالت مخصوصہ پر احرام ہی پس ہونی حدیث احرام کے معارض حدیث حلال کو پس سو قیہ



طلب الترجیح فرج خبر مثبت السماع بان روية الامام السنین مالک ثابتة

طلب کی جاتی گی ترجیح پس ترجیح دینی خبر مثبت سماع کی بان طور کہ روایت ائمہ السنین مالک کو ثابت ہی  
عند الأئمة والحفاظ الذين هم أركان الحج والتعديل كالامام الموفق والامام

تردیک ائمہ اور حفاظ کے جو وہ زکن جرح اور تعدیل کے ہیں جیسا کہ امام نووی اور امام

الباقی والامام السمعانی والحافظ الذهبي والحافظ الدارقطني والحافظ

یا نفی اور امام سمعانی اور حافظ ذہبی اور حافظ دارقطنی اور حافظ

ابی بکر الخطیب البغدادی والحافظ ابن حجر العسقلانی وغيرهم حتى لم ينقل في

ابوبکر خطیب بغدادی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور سوا ان کے حتی کہ ہین منقول

الكتب المعتبرة انكار روية الامام السنین مالک من احد ائمة الدين والحديث

کتب معتبرہ میں انکار دیکھنے امام کا اس بن مالک کو کسی امام سی ائمہ دین اور حدیث سے

بل صرح العلماء باتفاق العلماء المعتبرين عليه كما هو فيكون خبر مثبت السماع

بلکہ تصریح کے ہے علمانی شہادۃ اتفاق علماء معتبرین کے اس پر جیسا کہ گذرا ہے ہوئی خبر مثبت سماع کے

مقدم في العمل على خبر في السماع على ذلك التقدير القرصى ايضا فهذا

مقدم عمل میں اوپر خبر نفی سماع کے اس تقدیر فرضی پر ہی لہذا کہا

الشأن قال بعض الفضلاء وقد طال لعلاقة طاش كبش في شرح القول

شامی نے کہا بعض فضلاء نے کہ تحقیق لبنی جوہری کی ہی بحث علامہ طاش کبش کبریٰ فی سحر پی در پی کہنی بقول

الصحيحة في اثبات سماع منه والمثبت مقدم على الشك انتهى الا ان

صحیحہ کے اثبات سماع ابو حنیفہ میں اس سے اور مثبت مقدم ہوتا ہے نائے بہ تمام ہوا خبر دار کہ گروہ

الله هم الغالبون ولكن اكثر الناس لا يعلمون ثم اعلم ان قوله فاقول متفرعا

اللہ تعالیٰ وہی غالب ہی لیکن اکثر لوگ ہین واقف اسکے ہر جان لی تو کہ قول اوسکا کہ کہتا ہوں ہین

على هذا الاصل ان نفى سماع الامام عن نسليين كحرية زوج برية لا عند

اسی اصل پر کہ نفی سماع امام کے اس سے ہین ہی مثل حریتہ زوج بریہ کی اسوادی کہ عہدیت اوسکی



كانت ثابتة مستمرة من حين النكاح الى ان الاعتاق وليس كذلك سماع

ہی ثابت اور مستمر وقت نکاح سے وقت اعتاق تک اور نہیں ہی اس طرح سماع

الامام عن سنين يكون ثابتا مستمرا من يوم ولادته الى وفاته ولم يقل

امام کی اس سی باین طور کہ ہوتا ہے اور مستمر وقت ولادت امام سے وقت وفات اس تک اور نہیں قال

به احد من الجملاء فكيف العلماء انت هي يدل على مطلوبنا وبيان ذلك الاجمال

اسکا کوئی شخص جب اسی کو نوکر بنو گئی علماء تمام سوا کلام مصنف معیار دل ہی مطلوب و مقصود ہمارے اور بیان اس کا

ان مقصود مصنف لمعيان من تلك العبارة اثبات في السماع لكن هذا الامر

یہ ہی کہ مقصود مصنف معیار کا اس عبارت سے ثابت کرنا ہے سماع کا ہوا لیکن ہو گیا امر

بالعكس بيانه ان قوله ان في سماع الامام عن ان ليس بحرية زوج بريقه اه

بالعكس اور بیان اس کا یہ ہے کہ قول وسکا کہ نفی سماع امام کی اس سی نہیں ہی مثل حریت زوج بریرہ کے

اقرار وتسليم بان في سماع الامام ليس بحرية زوج بريقه فاذا لم يكن في السماع

اقرار وتسليم ہی باین طور کہ نفی سماع امام کے نہیں ہے مثل حریت زوج بریرہ کے پس جبکہ ہو سماع کے

كحرية زوج بريقه كان سماع الامام مثل حرية زوج بريقه لا يستحال ارتفاع

مثل حریت زوج بریرہ کے تو ہو گے سماع امام کے مثل حریت زوج بریرہ کے واسطے محال ہونے ارتفاع

القيضين فلهما ان خبر حرية زوج بريقه كان مقدما على خبر عبودية زوج

قيضین کے پس جبکہ خبر حریت زوج بریرہ ہے مقدم اور عبودیت زوج

بريقه كذلك سماع الامام كان مقدما على خبر في السماع ثم اعلم ان قوله

بریرہ کے اسی طرح سماع امام کے ہو گے مقدم اور خبر نفی سماع کے پہر جانے نو کہ قول وسکا

بل هو كالأحرام في تزويج ميمونة فلهما ان الاحرام نفى للحال لا للاحق كذلك

بلکہ وہ مثل احرام کے ہے جو مروت ہے تزویج مہمونہ میں پس جیسا کہ احرام نفی ہے حال للاحق کے اسی طرح

نفى سماعه نفى لللاحق لحدوث فیه لمعارضته الملبت انتهم

نفی سماع کے نفی ہے سماع للاحق حادث فیہ لمعارضته الملبت انتهم پس صالح ہو گے معارضہ ملت کے تمام سوا



بدلی علی ان قائل ان طیس له عقل مستقیم وفهم سلیم فانه لا یخفی علی احد  
 والی ہی اسپر کہ قائل اس قول کا نہیں صاحب عقل مستقیم اور فہم سلیم کا اسلی کہ نہیں پوشیدہ کسی پر  
 ان خبر احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفی للحل لللاحق بعد ذلك الاحرام  
 کہ خبر احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفی ہی حل کی جو لاحق ہوا بعد اس احرام کے  
 فیکون ذلك النفي بما يعرف بدليله وهو كونه صلي الله عليه وسلم على حالته  
 پس ہوئی یہ نفی مبنی دلیل پر کہ وہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت  
 مخصوصہ من ہیئۃ الاحرام وخبر نفی السماع لیس بما يعرف بدليله  
 مخصوصہ پر ہیئت احرام سی اور خبر نفی سماع کے نہیں بننے دلیل پر  
 فالتشبيه غير مستقيم فلا يكون خبر نفی السماع معارضاً لخبر مثبت لسمع  
 پس تشبیہ غیر مستقیم ہوئے پس ہوئی خبر نفی سماع کے معارض خبر مثبت سماع کو  
 فكان خبر المثلث مقدماً على النافي فلا حاجة الى الترجيح ولو سلم التشبيه  
 پس ہوئی خبر مثبت سماع کے مقدم خبر نافی پر پس ہوئی حاجت طرف ترجیح کے اور اگر فرض کی جائے  
 فرضاً فرج خبر المثلث كما صرح في التقدير الفرضي وكان خبر المثلث مقدماً  
 تو ترجیح دی جائے گی خبر مثبت سماع کی جیسا کہ گذرا تقدیر فرضی میں پس ہوئی خبر مثبت سماع کے مقدم  
 على كل تقدير فلذا قال الشافعي والمثلث مقدم على النافي وان قول ثم الترجيح  
 ہر تقدیر پر لہذا کہا شافعی فی کہ مثبت سماع کا مقدم سی اور پر نافی سماع کے اور قول و سکا  
 عندنا صيغة المتكلم مع الغيرها هنا عبارة عن معشر المحرفين او حين  
 عندنا صیغہ متکلم مع الغیر کا اس مقام میں عبارت ہے گروہ محرفین سے یا عبارت کا اور محرفین  
 ليس له عقل سليم وقلب سليم فان قول لان مدار السماع عن انس بن مالك  
 کہ نہیں صاحب عقل سلیم اور قلب سلیم کا اور قول او سکا لان مدار السماع عن انس بن مالك  
 الاحاديث الموضوعة كذب محض وبهتان عظيم لم يقبل الى الان في اثبات  
 الاحادیث الموضوعة بہ کذب محض اور بہتان عظیم ہے کہ نہ قدرت پائی انک اشیاء



ذلک لا فتراء علی سند واحد لا صحیح ولا ضعیف وکن یقدر علی ذلک العابد  
 اس افترا کی سند واحد پر نہ صحیح اور نہ ضعیف اور ہرگز نہ قدرت پائے گا اس پر کبھی  
 ولو کان بعضهم لبعض ظہیر لان الحق یعلو ولا یعلو واما السنة المشروعة  
 اگرچہ ہو بعض اونکا واسطی بعض کی مددگار کیونکہ حق غالب ہی اور نہ مغلوب ہوگا اما سنت مشہورہ  
 فقال علیہ السلام البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر وقال علیہ السلام  
 فذما بالعلیہ السلام فی گواہ مدعی پرین اور قسم منکر پر اور فرمایا علیہ السلام نے  
 البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ ذکرہ فی مشکوٰۃ فذلک الحدیث  
 کہ گواہ مدعی پر اور قسم منکر پر ذکر کیا اسکو مشکوت میں پس یہ حدیث  
 یدل علی ان المدعی لو اقام البینۃ علی اثبات شئ و اقام المنکر البینۃ علی نقیضہ  
 دال ہی اس پر کہ مدعی اگر قایم کرے گواہ اثبات شئی پر اور قایم کرے منکر گواہ اوکے نفی پر  
 قبلت بینه المثبت بینه المنکر فلذا قبل حدیث حذیفۃ قال فی البیۃ صل  
 تو قبول کئی جائیں گی گواہ مثبت کی نہ گواہ منکر کے لہذا قبول کی گئی ہی حذیفہ کے کہ آئے بنے صلے  
 اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قاء متفق علیہ لاحدیت عائشۃ قالت  
 اللہ علیہ وسلم کو ہی قوم پر پس بول کیا کہڑے ہو کر روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے نہ قبول کی گئی حدیث  
 من حدیثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قاء فلا یصدقہ ما کان یبول  
 کہ جو شخص حدیث کرتے تھو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ بول کیا کہڑے ہو کر پس مت تصدق کرو اسکے نہ ہونے لگے  
 الا فاعل رواہ احمد والنسائی والترمذی ذکرہ فی مشکوٰۃ وقال الترمذی حدیث  
 مکتبہ کر روایت کیا اسکو احمد اور نسائی اور ترمذی نے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ میں اور کہا ترمذی نے کہ حدیث  
 عائشۃ احسن واصل فقد ثبت بالقاعدۃ الاصولیۃ والسنة المشروعة ان المثبت  
 عائشہ کے احسن اور اصل ہے پس تحقیق ثابت اور محقق ہوا ساتھ قاعدہ اصولیہ اور سنت مشہورہ کے کہ مثبت صحابہ کا  
 ہا ہنا مقدم علی الناس فی وثبین وسیتین بما ذکرہ و بما سیزکر ان مصنف المصنف  
 اس مقام پر مقدم ہی نافی پر اور ظاہر ہوا اور ہوا لگا ساتھ ماذکر و سید کر کے کہ مصنف معیار



ليس له دخل لا في معرفة اصطلاح اهل الحديث ولا في علم الاصول

ہنیں اور کدوخل نہ معرفت اصطلاح اہل حدیث میں اور نہ علم اصول میں

ولا في فن العريية بل له في التحريف اللفظ والمعنى كمال الاحد

اور نہ فن عربیت میں ملکہ  
اوسکو تحریف لفظ اور معنوی میں کمال ہی نہیں کوڑے ط

له وفي السرقة والمغالطة يد طولى لا تدله وعلمه فما ذكر ان اهل

اوسکی اور سرقہ اور مغالطہ میں دستگاہ بڑی ہی کہ بہنیں ہی تغیر اوسکے اور معلوم ہوا ساتھ اوسکی کہ اہل

مواهب الرسالة المسماة بمعيار الحق حال الدين لهم خاض من العلم كما لا يخفى

مواہر رسالہ معیار الحق کی جہاں میں بہنیں اوکی لسی نصیب علم سے جیسا کہ بہنیں پو

عليهم ايضا لو اضعوا حق الانصاف **قال** مصنف المصنفين او عبد الدين ايس

اون پر بھی اگر انصاف کریں حق انصاف کا

قبل تولد امام کی چپیس برس سہ جون میں انتقال کر چکی تھی جہاں کہ حافظہ عقلا فی تقریب

فرماتی ہیں عبد اللہ بن ابی بنی الجھنے ابو یحییٰ الذی حلیف الانصار صحابی

عبداللہ بن انیس چہنی ابو یحییٰ جو حلیف انصار ہے اسی کا ہے

شهد العقبة واحدا وماتا للشام في خلافة معاوية سنة اربع وعشرين

شاید ہوا عقبہ اور فوت ہوا شام میں خلا فہ معاویہ میں شہنشاہ جون میں

و وہم من قال سنۃ ثمانین انتھ اقول مراد عبد اللہ بن اسیر سی غیر جہنی ہے

اور وہم کیا اوس شخص نے کہ فوت ہوا سنہ اسی میں تمام ہوا

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲

حيث قال واجيباً عن هذا الاسم الخمسة من الصلابة فلعل المراد غير الحمد

انتہے اور روایت امام کی عبداللہ بن زبیرؓ کہ سمعت عبد اللہ بن ابی بنی یقول قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب الشیء بعد و یصم اور اعتراض کرنا باطل ہے

کہ اسکی سند میں دو مجہول ہیں یہ کچھ نسخہ ہائیں کہیں کہ غایتہ ما فی الباب یہ حدیث ضعیف ہوئی اور

کتاب حدیث مصداق ابن ابی شیبہ

درین صفتها تفاسیل و جزئیات به بی‌حسبیت که در گذرا در این مختصر است



کرنا باین طور کہ غیر جہنی کا کوفہ میں داخل نہیں ہوا یہ غیر مسلم ہی کیونکہ یہ ثابت ہے کہ سب صحابہ  
 کا حال ہر طرح سے معلوم ہوا اور یہ غیر مسلم عند الكل ہی جیسا کہ ہنن مخفی اور بر واقف کتب اسماء  
 الرجال کے اور معلوم ہونا گا وں بگا وں کا تو بجا ہی خود بتا تاریخ وفات بہت صحابہ کی آج تک تو معلوم  
 ہوئی ہی ہنن باوجود اس کی کہ وہ حادثہ عظیم ہی حاصل کلام کا یہ ہے کہ یہ اعتراض قابل اعتبار کے  
 ہرگز نہیں ہاں اعتراض جہالت دوراوی کا البتہ سو وہ مضر ہماری مطلب کے ہنن جیسا کہ اوپر گزرا  
**قال مصنف** لمعیاً عائشہ بنت جبر صحابیہ ہنن جنانہ شیخ الاسلام حافظ الحدیث واسماء  
 الرجال محمد بن احمد ابو عبد اللہ ذہبی ترکمانی کے کلام ہی جکی جلالت شان اور علوم مکان سے سب علما  
 ادنیٰ اور اعلیٰ واقف ہیں اور شیخ الاسلام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی کے کلام سے معلوم ہوگا  
 جنانہ محقق ابن عابدین رد المحتار میں فرمائی ہیں قول بنت جبر اسمہا عائشہ و اعتراض  
 بان حاصل کلام الذهب و شیعہ الاسلام ابن حجر العسقلانی ازہدہ لا یجوز لها  
 وانہا لا تکان تعرف انتھی **اقول** قال فی خاتمة مجمع البحار فی فضل ما یقتل  
 بالصحابۃ اعداد اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن رام حصرہ فقد رام حصر  
 امر بعید ولا یعلمہ الا اللہ لکثرتم من اول البعثة الی موتہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 انتھی پس یہ عدم معرفت مستلزم نہ ہوئی اسکی یہ صحابیہ ہنن اور حدیث اس کے یہ ہے  
 کہ سمعت عائشہ بنت جبر رضی اللہ عنہا تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اکثر حبذا اللہ فی الارض لجراد لا اکلہ ولا احرمہ ہر پوشیدہ نثری کہ حافظ نے  
 اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار شرح در المحتار یہ بیون مستند  
 مصنف معیار کے قابل ہیں تا بیعت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے سبحان اللہ یہاں یہ  
**اور واصل یہ ہے** **قال مصنف** لمعیاً اور وائل بن الاسقع کی ملاقات عقلاً محال ہنن تو محال  
 عامۃ قومی اور وجہ احتمال عادی کی یہ ہے کہ وائل بقول شقی علیہ کے سنہ ہجری میں ملک شام میں  
 شہر دمشق میں وفات پائی ہی اور امام صاحب دس زمانہ میں پانچ برس کی لڑکے تھے اور یہ بات کہ  
 امام صنایا پانچ برس کی لڑکے ہو کر دمشق میں واسطے ملاقات وائل کے گئے ہوں ثابت ہنن اور عقل



سليم كوفي النخاري حافظ ابن حجر تفریب میں فرماتی ہیں، واند بن الاسقع بن اللیث  
واند بن الاسقع بن اللیث

صحابی مشہور نزل بالشام وعاش الى سنة خمس وثمانين وله مائة وخمسين  
صحابی مشہور ہی نازل ہوا ایک شام میں اور زندہ رہا ششہ بجاسی کہ، اور عمر اوسکی ایک سو پانچ برس کی تھی  
انتھی اور امام نووی تہذیب میں فرماتی ہیں وتوفي بدمشق سنة ست وخمسر  
فوت ہوا دمشق میں سن چھاسی یا چھاسی

وثمانين وهو ابن ثمان وتسعين قال ابو مسهر بن عمار  
ابو مسهر بن عمار کہتا ہوں کہ اسکو ابو مسهر نے

سنة ياشه من هوي او يري قول صحيح ہے جیسا کہ فرمایا امام نووی فی تہذیب الاسما میں  
توفي بدمشق سنة ست وخمسر وثمانين وهو ابن ثمان وتسعين قاله  
فوت ہوا دمشق میں ششہ چھاسی یا ششہ بجاسی میں اور عمر اوسکی اٹھانوہی برس کی تھی کہا اسکو

ابو مسهر وقال سعيد بن خالد توفي سنة ثلث وثمانين وهو ابن مائة و  
ابو مسهر نے اور کہا سعید بن خالد نے کہ فوت ہوا سنہ تراسی میں اور عمر اوسکی ایک سو  
خمس سنين والصحيح هو الاول انتھی پس عمر امام صاحب کے اس وقت چہرہ برس کے ہوئے  
پانچ برس کی تھی لیکن قول صحیح قول اول ہی تمام ہوا

اور آنا واند کا اس طرف ممکن اور یہی قدر کا ہے باتفاق اہل العلم کے اور نبوت طاف  
خارج سی شرط نہیں باتفاق انکی کہا قال مسلم في مقدمة صحيحه ان القول للشافعية  
جیسا کہ کہا مسلم فی مقدمہ صحیحہ میں کہ قول شافعیہ

المتفق عليه بين اهل العلم بالاخبار والروايات قديما وحديثا ان كل رجل  
اور متفق علیہ در میان اہل علم کے سہ اخبار اور روایات کے ہمیشہ یہی کہ ہر شخص  
ثقة روى عن مثله وجائز فممكن له لقاءه والسماع منه لكونهما جميعا في  
ثقة روایت کری اپنی مثل سی اور جائز اور ممکن ہو تقاریر اوسکا اور سماع اوس بائیں کہ ہوں وہ



عصر واحد ان لم یأت فی خبر قط انما اجتماعا لروایۃ ثابتۃ انتھی پس ہونا

عصر واحد میں اگرچہ نہ ثابت ہو کسی خبر میں کہی کہ وہ مجموعہ میں ہیں ایت اس صورت میں ثابت ہو مقبول تمام ہو

وانکہ اور امام صاحب عصر واحد میں ظاہر اور ممکن القاسم ہونا ثابت پس وایت امام صاحب کے لازم قبول

ہوئی ساتھ قاعدہ متفق علیہ محدثین کی اور روایت امام کی وانکہ سی بیہ ہی کہ سمعت وانکہ بن سقہ

بقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول لا تظہر شمانۃ لاجلک فی عافیہ اللہ

ویمیتک جانا جامی کہ مصنف معیار نے حدیث عبداللہ بن اوفی سی سکوت فرمایا یہ سکوت فرمانا اسکا

وال وپر عجز اس کے ہے وکنک وقد قال للہ تعالیٰ ان حزب اللہ ہم الغالبون قال بن حجر و

عنه الامام هذا الحديث المتواتر موثوق للہ مسجد ولوکفخص قطاۃ بنی اللہ لہ

ادس امام ابو حنیفہ فی یہ حدیث متواتر کہ جو شخص کہ بنی مسجد اگرچہ مثل گھر کوئی کے ہو تو تیار کر گیا اسکا دس کے

بیتک فی الجنة انتھی وقال المشاف وزاد علی من ذکر ہا هنا من روک عنہم الامام

گھر حنب میں اور کہا شامی فی کہ زیادہ کیا ابن حجر بنی اون صحابہ پر جو ذکر کئی گئی ہیں اس جگہ اور صحابہ

فقال ومنہم سہل بن سعد ووفاته سنہ ۹۱ ومنہم الشیب بن یزید بن سعید

پس کہا کہ بعض اون سی سہل بن سعد ہے اور وفات اسکی سنہ ۹۱ میں ہوئی اور بعض اون سی سائب بن یزید بن سعید

ووفاته سنہ ۹۲ اوسنہ ۹۲ ومنہم عبداللہ بن سہر ووفاته سنہ ۹۶

اور فوت ہوا وہ سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۲ میں اور بعض اون سی عبداللہ بن سہر وفات اسکی سنہ ۹۶ میں ہوئی

ومنہم محمد بن الربیع ووفاته سنہ ۹۹ انتھی کلام المشاف وقال الذہبی

اور بعض اون سی محمد بن ربیع اور وفات اسکی سنہ ۹۹ میں ہوئے تمام سوا کلام شامی کا اور کہا در المختار میں

وقد صح ان اباحنیفہ معہ الحدیث من سبعة من الصحابہ کما بسط فی خرمنیۃ

کہ تحقیق صحیح ہوئے بیہ بات کہ ابو حنیفہ نے سنہ حدیث سات صحابہ سے جیسا کہ بسط کیا آخر منیۃ

المفتی وادرك بالسبعین صحابہ کما بسط فی اوائل الضیاء انتھی

المفتی میں اور پایا ازہ وچون کے نحو بیس صحابہ کے جیسا کہ بسط کیا اوائل ضیاء میں تمام ہوا

وقال الطحاوی قولہ وصح ان اباحنیفہ قال فی تبیض الصحیفۃ قد لف

اور کہا طحاوی فی قولہ وصح ان اباحنیفہ کہا یعنی حلال الدین سبوط نے تبیض الصحیفہ نے مناقب ابو حنیفہ



الامام ابو محمد عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المقرئ الشافعی جز  
 امام ابو محمد محمد الکریم بن عبد الصمد طبری مقرئ شافعی نے کیا رسالہ  
 فیما رواہ الامام ابو حنیفہ عن الصحابة قال ابو حنیفہ روت اکہ و ذکر ہوا  
 اون اعاذت میں کہ روایت کیا ہی اونکو امام ابو حنیفہ نے صحابی کہا ابو حنیفہ نے روت الخ اور ذکر کیا ابو حنیفہ نے اون  
 المذکورین انتہ وغیر ذلک من النقول فی ذلک الباب فقد ثبت انکما من  
 مذکورین کو تمام ہوا اور سوامی اوسکی اور نقول علماء کے اس باب میں میرے ثابت ہوئے سہا امام کے  
 الصحابة كما قال صحابه فاذا عرف ذلک فاعلم ان الامام لما كانت بعیتہ  
 صحابہ سے جیسا کہ کہا اوسکی اصحاب نے پس جبکہ معلوم ہوا یہ مذکور جان لی کہ امام ہر گاہ کہتی تابعیت اوسکی  
 ثابتہ باتفاق العلماء المقاربین کما مرکان الامام الاعظم ابو حنیفہ مصدق  
 ثابت باتفاق علماء معتبرین کے جیسا کہ گذرا تو ہوا امام ابو حنیفہ مصداق  
 اية السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان  
 اس آیت کا جو لوگ سابق اور اول میں مہاجرین اور انصار اور جو لوگ کہ تابع ہوئی میں  
 الله عنهم ورضوا عنه واعلم لهم جنت تجر من تحتها الانهار مصداقاً بالذات  
 مساویں اور راضی ہیں وہ اسی اور تیار کیا اسی او کی لئی باغ کہ جڑ ہیں تحت او کی نہریں تھیں  
 دون الائمة الثلاثة مالک والشافعی وأحمد بن حنبل رضي الله عنهم لان الامام  
 سوامی ائمہ ثلاثہ باقیہ کے یعنی امام مالک و امام شافعی اور امام احمد بن حنبل راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب کو  
 مالک اصغر منہ ثلاثا وخمس عشرة سنة والامام الشافعی ولد سنة حسين  
 مالک چوتھا ہی بوضیحی تیرہ برس یا پندرہ برس اور امام شافعی پیدا ہوا سنہ ایک سو پچاس  
 ومائة وأحمد بن حنبل بعد ذلک قال العسقلاني في التقريب أحمد بن حنبل مات سنة  
 میں اور احمد بن حنبل بعد اسی کہا ابن حجر عسقلانی نے تقریب میں کہ احمد بن حنبل فوت ہوا سنہ  
 احدى واربعين ومائتين وله سبع وسبعون سنة ومحمد بن ادریس لشافعی  
 دوسو اکتالیس میں ورحمہ اوسکی ستر برس کے تھے اور محمد بن ادریس شافعی

انہی طرح صحابی

الذات



مائت و اربع و مائتین و له اربع و خمسون سنه و مالک بن انس مائت و تسع و  
 فوت ہوا سنہ و سو چار اور عمر اوسکی چون برس کی تھی اور مالک بن انس فوت ہوا سنہ ایک سو  
 سبعین و مائت و کا ز مولد سنہ ثلاث و تسعين انتهى وقال في خاتمة مجمع البحار  
 اناسی مین اور تھا تولد اوسکا سن ترانوی مین تمام ہوا اور کہا خاتمہ مجمع البحار مین  
 و مالک بن انس ولد سنہ خمس و تسعين و مات بالمدينة سنہ تسع و سبعين و مائت  
 کہ مالک بن انس پیدا ہوا سنہ سچا نو مین اور فوت ہوا بیچ مدینہ کی سنہ ایک سو اناسی مین  
 و له اربع و ثمانون سنه و الشافعي ولد سنہ خمسین و مائت و مات بصر سنہ  
 اور عمر اوسکی چو راسی برس کی تھی اور امام شافعی پیدا ہوا سنہ ایک سو چاس مین اور فوت ہوا صریح سنہ  
 اربع و مائتین و احمد بن حنبل ولد سنہ اربع و ستين و مائت و مات ببغداد سنہ  
 دو چار مین اور احمد بن حنبل پیدا ہوا سنہ ایک سو چو شہ مین اور فوت ہوا بغداد مین سنہ  
 اربع و اربعين و مائت و له سبع و سبعون سنه انتهى فظهر مما ذكر ان الامام  
 ایک سو اکتالیس مین اور عمر اوسکی شتر برس کی تھی پس ظاہر ہوا مذکر سے کہ امام  
 الشافعي و احمد بن حنبل لم يكن ان يكونا من التابعين فبقی امکا الامام مالک فانہ ولد  
 شافعی اور احمد بن حنبل نہیں ممکن کہ ہوں تابعین سے پس رہا امام مالک کا مکان کیونکہ وہ پیدا ہوا  
 في زمن بعض الصحابة كما في الطيف لکنہ لم يثبت انه رأى احدا من الصحابة فدل على انه  
 بیچ زمانہ بعض صحابہ کے جیسا کہ ابو الطیف لکن نہیں ثابت ہوئی یہ بات کہ دیکھا امام مالک نے کسی صحابہ کو نہ  
 الحافظ العسقلاني في الطبقة السابعة حيث قال في صدره التقريب السابعة كبار  
 حافظ ابن حجر عسقلانی نے طبقہ سابعہ مین جبکہ کہا صدر تقریب مین کہ طبقہ سابعہ کبار  
 اتباع التابعين كما لك والتمسك فلما فرغ مصنف المعيا من مراده الفاسد و  
 اتباع تابعین کا ہے جیسا کہ امام مالک اور نور سے پس جبکہ فارغ ہوا مصنف معیار اپنے مراد فاسد و  
 الكاسد اذ ان يتفرع عليه فقال امام صاحب اس آیت کی مصدق تب ہوتی جبکہ تابعی ہو  
 کا سدھی تو ارادہ کیا یہ کہ تفریع بیٹا وہی اوس برس کہ

بیان می  
 معیار  
 معیار



اور اسکا دل تو خوب کوشن ہو گیا تو فضیلت امام کی باقی قیون مجتہدوں پر اگر تابعی ہوئی نظر سے ہی  
تو نہ ہی انتہی **اقول** تابعی ہونا امام کا خوب کوشن ہی مثل شمس نے نصف النہار کے جد کہ اگر چکا  
لیکن شمس بچارہ کا کیا قصو ہے اگر اندھا دیکھ نہ سکے فحاصل الکلام ان ذلک التفریع بنیہ

بس حاصل کلام کا یہ ہے کہ تفریع بنا ہے

**الفاسد علی الفاسد لما فیہ کون فاسد لان بناء الفاسد علی الفاسد فاسد نہی**

فاسد فاسد پر واسطے دلیل مذکور کی بس ہوئی یہ بنا پر فاسد اس واسطے کہ بنا پر فاسد فاسد پر فاسد

حاجت رو کرنی کلام مصنف معیار کے جو آگے آوی گئے لیکن مصنف معیار اسمین ناخوش اور ناراض ہوتا ہے

بغیر قال قول کی لہذا کہتی ہیں ہم کہ **قال مصنفنا** معنی اگر کہو کہ امام صاحب کے فضیلت بعض

حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے جیسا جناب مولف نے کہا ہے کہ تبیض الصحیفہ میں سیوطی نے لکھا ہے کہ امام کے

فضیلت میں حدیث صحیح بخاری کی کافی ہے لو کان الدین عند الثریا لناولہ رجال من

فارس تو ہی باقی اماموں پر فضل نہیں ثابت ہوتا کیونکہ اور ائمہ ہی کئی احادیث صحیحہ کے مصداق

ہو سکتی ہیں جنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث یوشیطان یضرب الناس کبدا الاہل یطلبون

العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ کے جو ترمذی نے روایت کی ہے مصداق ہو سکتی ہیں

جیسا کہ عبد الرزاق اور سفیان بن عیینہ سے جو راوی ہیں اس حدیث کی ترمذی نے روایت کی ہے اور

امام شافعی تو کئی احادیث صحیحہ کے مصداق ہو سکتی ہیں جیسا امام نووی نے ان احادیث کو تہذیب میں

خوب تفصیل سے وارد کیا ہے **اقول** فضیلت امام ابو حنیفہ کی اور ائمہ پر بابت کے روایات ہر جہاں جیسا کہ

گزر چکا باقی ہی فضیلت احادیث صحیحہ سے موجود ہے نبضہ تعالیٰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لو کان الدین عند الثریا لذهب بہ رجل من ابناء فارس حتی تناولہ رواہ

مسلم فی اگر ہو گا دین نزد یک ثریا کے تو اللہ جاوی کا اوکی طرف ایک رجل بن فارس ہی حتی کہ آئی و لکھا او کو رواہ

مسلم وقال ابن حجر المکی الشافعی فی خیرات الحسنا فی ترجمۃ النعمان و قد وردت

مسلم نے اور کہا ابن حجر نے خیرات النعمان

فی ترجمۃ النعمان میں کہ تحقیق وارد ہوئی ہیں



احادیث صحیحہ تشریح فی فضلہ الی ان قال فی روایۃ مسلم عن ابو ہریرۃ لو کان

احادیث صحیحہ کہ وہ تشریح میں طرف فضل ابو حنیفہ کے بیان تک کہ کہا اور روایت مسلم میں ابو ہریرہ سی ہی کہ اگر سوگیا

ایمان عند الثریا لذهبہ رجل من ابناء فارس حتی یتناوله وفي روایۃ للشیخان

ایمان نزدیک ثریا کی تو اللہ جاوی گا اس کی طرف ایک جل ابناء فارس ہی حتی کہ الی وگیا او سوگیا اور روایت بخاری اور مسلم میں

عن ابو ہریرۃ والذی نفسہ بیدہ لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله رجل من فارس

ابو ہریرہ سی کہ قسم ہی اوس ذات کی جو نفس میرا وکی یا تہمین ہی اگر سوگیا دین معلق ساتھ ثریا کی تو اللہ الی وگیا او سوگیا

قال الحافظ السیوطی ہذا الحدیث الذی رواہ الشیخان اصل صحیح یعتمد علیہ فی

کہا حافظ جلال الدین سیوطی نے کہ یہ حدیث جو روایت کیا او سوگیا بخاری مسلم فی اصل صحیح ہے اعتماد کیا جاتا ہی اوپر

الاشارة لابی حنیفۃ وهو متفق علی صحۃ انتہ کلام ابن حجر وقال الشافعی فی الشرح

شیخ اشارہ ابو حنیفہ کے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے صحت تمام موا کلام ابن حجر اور کہا شامی فی شرح المختار

وفحاشیۃ الشرا علی المواہب عن العلقۃ الشافعی تلخیص الحافظ السیوطی

کہ حاشیہ شبرا علی مین ہی جو مواہب پر ہی کہ علامہ شامی تلخیص حافظ جلال الدین سیوطی سے ہے

قال فاجزم بہ شیخنا من ان ابا حنیفۃ هو المرح من ہذا الحدیث ظاہر شافعی

کہ کہا جو یقین کیا او سکا شیخ بخاری فی کہ امام ابو حنیفہ وہی مراد ہی اس حدیث سی سو ظاہر نہیں شک اس میں

لانہ لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغہ احد انتہ کلام الشافعی الخفہ قال

اساطی کہ نہیں پہنچا کوئی شخص ابناء فارس سی علم دین میں او کی مبلغ کو تمام موا کلام شامی خفہ فرمایا اور کہا

محمد بن یوسف الشافعی فی سبیل الہدٰی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

محمد بن یوسف شامی شافعی المذہب سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد میں

المستزادۃ بسیرۃ الشافعی فی البیاب المذکور قال الشیخ ہذا اصل صحیح یعتمد علیہ

جو مستزاد ہے ساتھ سیرت شامی کہ باب مذکور میں کہ کہا شیخ رحمہ اللہ نے کہ یہ اصل ہی صحیح کہ اعتماد

فی البشارة والفضیلة وما جزم بہ شیخنا من ان ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ہو

شارت اور فضیلت ابو حنیفہ میں اور وہ جو یقین کیا او سکا شیخ بخاری فی کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہی



المزاج من هذا الحديث السابق ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ احد من ابناء فارس  
 کہ مراد ہی اس حدیث سابق سے ظاہر ہے بہنیں ہی شک کسی طرح کا اور ہمیں کیونکہ بہنیں پہنچا کوئی شخص بنا وفاق  
 فی العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابہ پس یہ سب امر شافعیہ محدثین متفق ہیں سپر کہ مصداق اس حدیث  
 علم دین میں اس کی مبلغ کو اور نہ مبلغ اس کی اصحاب کو عام سما

متفق علیہ کا فقط ابو حنیفہ ہی اور یہ حدیث خود ہی دلالت کرتی ہے سپر کہ مراد فقط ابو حنیفہ ہی ہے کیا  
 اوپر گذرا اور یہ حدیث متفق علیہ نفس ہی سپر کہ حق مسائل مختلفہ میں بجانب اس حل کی ہوگا پس  
 ہوا ساتھ حدیث متفق علیہ کے کہ حق مسائل مختلفہ میں بجانب ابو حنیفہ کے ہوگا اور یہ مدح اور تعریف  
 غایت مرتبہ کی اور نہایت درجہ کی ہے دین میں کہ اس سے بڑھ کر مقصور اور ممکن بہنیں سو وہ اللہ تعالیٰ  
 ابو حنیفہ کے نصیب کے ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وقال  
 یہ ہی فضل اللہ کا دینا ہی حکم واجب ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم کا ہے اور فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصر اللہ عبد اللہ سمع مقالته فحفظها ووعاها و  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ترو تازہ کری اور شخص کو کہ سنا اور سنی حدیث کو بہر محفوظ رکھا اور نگاہ  
 اداھا فرج حاملہ فقیہہ ورجا مل فقیہہ الی من ہوا فقیہہ منہ رواہ احمد بن  
 ہدایا اس کو کیونکہ سب اوقات حامل حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہے اور ب اوقات حامل حدیث کا حامل ہوتا ہے طرفہ فقیہ کی دست  
 حاجۃ وابداء والداری والترمذی ذکرہ فی مشکوٰۃ پس یہ حدیث دلالت کرتے ہیں  
 صاحب اور ابو داؤد اور دارمی اور ترمذی فی ذکر کیا اس کو مشکوٰۃ میں

اسپر کہ فقیہ فضل ہی محدث سے وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ خیرا  
 اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ارادہ کری اللہ  
 یفقرہ فی الدین متفق علیہ لے یجعلہ فقیہا فی علم الدین پس یہ حدیث متفق علیہ دلالت  
 کر دیتا ہے اس کو فقیہ دین میں یہ حدیث متفق علیہ ہے فقیہ کر دیتا ہے اس کو فقیہ علم دین میں

مرتی ہے سپر کہ افضل علماء دین کا افقہ علماء دین کا ہے اور باتفاق لہ خیر الفرقان ثابت ہے کہ ابو حنیفہ  
 فقیہ علمای دین کا ہی جیسا کہ رجحان ثابت ہوا ساتھ حدیث متفق علیہ کے کہ ابو حنیفہ افضل علمای اور ائم

حدیث ثانی

کیا ہو احادیث

اس کی کیا



دین کا ہی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی تم الذین یلونہ

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین قرون کی صحابہ میں یہی تابعین

ثم الذین یلونہم متفق علیہ پس یہ حدیث متفق علیہ صریح ہے مزید خیریت میں تبع تابعین

پہر تبع تابعین

پس ثابت ہوئی مزید خیریت اور ترجیح اصابت سائل مختلفہ میں اور پراثر ثلثہ کے یعنی امام مالک و شافعی  
واحد بن حنبل کے ساتھ اس حدیث متفق علیہ کے پریدون ان یطعموا نور اللہ با فواہہم

ارادہ کرتی ہیں وہ لوگ کہ سائیں نور اللہ کا اپنی مومنوں کی

ویا لی اللہ الا ان یتیم نودہ وکفر الکافرون لهذا قال الشاہ ولی اللہ الدہلوی

اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنی نور کو اگرچہ مکروہ جانیں کافر لوگ لہذا کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے

فیوض الحرمین عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المذہب الحنفی طریقہ

فیوض الحرمین میں کہ معلوم کروایا محکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی طریقہ

انیقہ وہ اوفی الطرق بالسنة المعروفة التي جمعت ونصحت في زمان الخلفاء

عمدہ ہے اور موافق ترا در مذاہب سے ساتھ سنت معروفہ کے جو جمع اور نصحت ہوئیں زمانہ بخاری

واصحابہ انتہے یہ تقریر ہے شاہ ولی اللہ سے کہ مذہب حنفی سب مذاہب سے بہتر ہے جیسے

اور اصحاب بخاری میں تمام سوا

دلالت کرتی ہیں اس پر یہ احادیث صحیحہ مذکورہ متفق علیہا فاما حدیث ابی ہریرۃ وہو انہ قال

اما حدیث ابی ہریرۃ کے کہ وہ یہ ہے کہ کہا

الترمذی فی جامعہ فی ابواب العلم حدثنا الحسن بن الصباح واسحق بن موسیٰ

ترمذی فی اپنی جامع کے ابواب علم میں کہ حدیث کی چکو حسن بن صباح اور اسحق بن موسیٰ انصاری نے

فلا حدثنا سفیان بن عیینہ عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ

ابو ہریرۃ کے سفیان بن عیینہ فی ادھون فی ابن جریج سے اس نے ابی الزبیر سے اس نے ابی صالح سے اس نے

روایۃ یوشک ان یضر الناس کبدا ولا یطیب العلم فلا یحرون احد العلم من

روایت کہ قریب ہی کہ مارین گے لوگ کلیجیان ادھون کی واسطے طلب علم کے نہ پائیں گے کہ شخص کو کہ علم ہو



من عالم المدینة وقال وروی عن ابن عیینة انه مالک بن انس قال سحاق بن  
عالم مدینہ سی روایت کیا اگھر مدنی فی اور کہا مدنی فی کہ روایت کی گئی ہے ابن عیینہ سی کہ وہ امام مالک بن انس ہی اور  
موسی سمعت ابن عیینة قال هو العمری الراہدی واسمہ عبد العزیز وسمعت

موسی فی کہ سنائی ابن عیینہ سی کہ وہ عمری زاہدی ہی کہ نام اوسکا عبد العزیز ہے اور سنائی  
یحیی بن موسی یقول قال عبد الرزاق هو مالک بن انس انتہے فتقول اولاً ان ذلك  
بجی بن موسی کہ کہتا تھا کہ کہا عبد الرزاق فی کہ وہ مالک بن انس ہی تمام ہوا

الحديث حديث مدلس معنعن فان راويه وهو ابو الزبير مدلس كما في التقريب لكن  
التدليس هنا لا يضر فانه في المناقب والحديث الضعيف في المناقب مقبول ولكن رواية  
روى عن ابن عیینة انه مالک رواية منقطعة عن الاسناد ورواية اسحاق بن موسى  
سمعت ابن عیینة قال هو العمری الراہدی واسمہ عبد العزیز متصلة فان اسحاق بن موسى  
استأثر التوفيق فالرواية المنقطعة سقطت بالرواية المتصلة فبقیت رواية ابن عیینة المتصلة  
سائلة فلما كان سفيان بن عیینة موصوفاً باعلى مراتب الصفات بانه ثقة حافظ فیه  
امام حجة كما في تقريب ابن حجر اعسقل وعبد الرزاق لم يكن مثله حتى كان يتشيع كما في  
التقريب المذكور كان قوله ساقطاً مقابل قول ابن عیینة فلم يبق قوله في ذلك البطلان قول  
ابن عیینة بانه هو العمری الراہدی واسمہ عبد العزیز ثم نقول ان ذلك الحديث ليس فيه  
بشئ من حديث بنين بن اس

دلالة على انه مالک قال الشيخ في الشرح ولعل المصواب انه صلى الله عليه وسلم  
دلالة اسپر کہ وہ مالک ہی کہا عبد الحق فی لمعات میں اسید کہ مصواب یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی  
بہذا الحديث من حال المخرافان الذی یأمر فيه الدين الى هذه البلدة الشرفية و

ساتھ اس حدیث کی حال آخر اوس زمانہ کی کہ سمیٹی گا اوس میں دین طرف اس طلبہ شرفیہ کے اور  
لا یبقی فی الارض عالم الا فیہا انتہے فالحق وهو الحق بالاتباع ان المراد من ذلك  
بہ باقی رہی گا زمین میں کوئی عالم مگر اوس میں تمام موابس حق اور الحق ہی ساتھ اتباع کی یہی کہ مراد اس



الحديث المحدث عليه السلام لانه كان في عصره بالصفة المذكورة مع  
 حديث سي مہدی علیہ السلام ہی اس واسطی کہ وہ ہوگا اپنی زمانہ میں ساتھ صفت مذکورہ کے بین طور کہ ہوگا علم  
 از فلک الحديث محتمل لمعاني محتمل للبهل عليه السلام وغيره فلا يستقيم  
 کہ یہ حدیث محتمل ہی کئی معانی کو محتمل ہی مہدی علیہ السلام وغیرہ کو پس مستقیم ہوا  
 الاستدلال لانه اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاشتراك فلهذا  
 استدلال اس واسطی کہ جب آجاتا ہی احتمال تو ساقط ہو جاتا ہی استدلال واسطی مشترک ہونی کی ابتدا  
 قال الشافعي في شرح الدر المختار قوله للحاصل ان ابا حنيفة النعمان من اعظم  
 کہ شافعی نے شرح در المختار میں قول وکیل کہ چل یہ ہی کہ ابو حنیفہ نعمان اعظم  
 معجزات المصطفی بعد القرآن لانه صلى الله عليه وسلم قد اخبر به قبل وحيه  
 معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن کے اس واسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہی پہلی وچو ابو حنیفہ  
 بالاحاديث الصحيحة التي قد منا فانها محمولة عليه بلا شك كما قد منا عن  
 ساتھ احادیث صحیحہ کے جو مقدم گذری ہیں وہ محمول ہیں ابو حنیفہ پر بلا شک جیسا کہ مقدم گذرا  
 الشافعي صاحب السيرة وشيخه السبكي كما حمل حديثه لا تشبوا قرشيا فان  
 شافعی جو صاحب سیرت کا ہے اور شیخ اس کے سبویط سے جیسا کہ محمول ہی حدیث کہ نہ گالی دو قریش کو کیونکہ  
 عالمها يلا ارض علماء الامم الشافعي الكرم حمله بعضهم على ابن عباس  
 عالم قریش کا بہر و گیار زمین کو علم سی امام شافعی پر لیکن حمل کیا اس حدیث کو بعض علمائے ابن عباس  
 رضي الله عنه وهو حقيق بذلك فانه خبر الامم وترجمان القرآن و  
 رضی اللہ عنہ پر اور وہ لایق ہی ساتھ اسکی اس واسطی کہ عالم امت کا اور ترجمان قرآن کا اور  
 كما حمل حديثه يوشك ان يضرب الناس كباد الابل يطلبون العلم فلا  
 جیسا کہ حمل کی گئی تھی حدیث قریش ہی یہ کہ مارین لوک بھیمان اونٹوں کی واسطی طلب علم کے پس ہنیں  
 يجرؤن اعلم من عالم المدينة على الامم فالك لكتة محتمل لغيبه من علماء  
 باوین گی وہ کسیکو اعلم عالم مدینہ سے امام مالک پر لیکن وہ حدیث محتمل ہی واسطی غیر کے علماء



المدينة المنورة في زمنهم بخلاف تلك الاحاديث فانها ليس لها محل الا

ابو حنيفة واصحابه كما افاده الطحاوي وانتہ وقال في الطحاوي قول من

ابو حنيفة في اوراوسكي اصحابه جديا كما فائدة ديا طحاوي في تمام ہوا اور کہا طحاوي ميں قول اوس کا من  
اعظم معجزات المصطفیٰ بعد القرآن لانه قد اخبر قبل وجوه بالا حاديث

اعظم معجزات المصطفیٰ بعد القرآن کیونکہ خبر دی گئی ہی قبل وکی وجود کی ساتھ احادیث  
الواردة التي ذكرناها انفا فانها حملت عليه قطعاً بخلاف الحديثين الآخرين

واردہ کی جو ذکر کیا ہم نے اولیٰ کیونکہ وہ محمول ہیں ابو حنيفة پر قطعاً بخلاف دونو حدیث اخیرین کے  
فان حديث لا تسبوا قرشاً فان علمها يلا طباق الارض علما حمل بعضهم على

اسو اسطی کہ حدیث لا تسبوا قرشاً فان علمها يلا طباق الارض علما سے حمل کیا اسکو بعض اعلما نے  
ابن عباس وكذلك حمل حديث عالم المدينة على احد العلماء الذين كانوا

بن عباس پر اور اسی طرح حمل کی گئی حدیث عالم المدينة کے عالم پر اون علماء سے جو تھے  
المدينة بخلاف هذا الحديث فانه ليس له محل الا ابو حنيفة واصحابه انتہ

یہ میں بخلاف اس حدیث کے اسطی وہ حدیث نہیں اوسکی لئی کوئی محل سوا ہی ابو حنيفة کے اور انکی اصحاب کے  
فان حديث لا تسبوا قرشاً فان علمها يلا الارض علما رواه الطيالسي في

ما حديث لا تسبوا قرشاً فان علمها يلا الارض علما روايت کیا اسکو طيالسي نے  
سندہ والبيهقي في المعرفة فالحق ان المراد من ذلك الحديث هو النبي

في سند من اور بيہقي نے اپنے کتاب معرفت میں لکھا ہے کہ مراد اس حدیث سی وہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم او المہدی علیہ السلام لوجہ الصفة المذكورة فيه

صلی اللہ علیہ وسلم میں یا مہدی علیہ السلام واسطے وجود صفة مذکورہ کے او نہیں  
بناء غیرہ علی انہ محتمل یحتمل به ولعینی فلا يستقيم الاستدلال لانه

مانہ غیر میں علاوہ یہ ہی کہ وہ محتمل ہی محتمل تھا اوسکے اور غیر کے نہیں سقیم ہوا استدلال کیونکہ



اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال لاجل الاشتراك قال الملاح قارى في  
 حكيه آجاتا ہی احتمال تو ساقط ہو جاتا ہی استدلال واسطی اشتراك کی کہا ملا علی قاری فی  
 الرسالة المولفة في جواب الرسالة المنسوبة الى امام الحرمين ولذا قال جماعة  
 رسالة من جو مولف ہی جواب رساله من جو منسوب ہی طرف امام الحرمين کی ہذا کہا جماعت  
 من العلماء ان الملاد بعالم قریش هو النبي صلى الله عليه وسلم وكذا قالوا  
 علمانی کہ مراد ساتھ عالم قریش کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسی طرح کہا اوہوں  
 في الحديث سابقا انه عليه الصلوة والسلام هو المراد من عالم المدينة والمدنية وال  
 حديث سابق من کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی مراد من عالم مدینہ سے والا  
 فشكل من قبله وقيل انك من علماء المدينة كالفقهاء السبعة انت  
 مشکل ہوگا ساتھ ان علماء قریش کی جو پہلی من امام شافعی اور امام مالک سے علماء مدینہ سے جیسا فقہاء سبعة  
 فلو سلم كل ذلك فالحديث لا يدل على منية الشافعي على مالك والحنيفة  
 پس اگر فرض کیا جائی یہ سب مذکور تو حدیث نہیں دال منبر امام شافعی پر اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ  
 وغيرهما لكان ان يكون هو ذلك الوصف وعينه ايضا مثله بل فوجه كالمهد  
 وغیرہما کے کیونکہ جائز ہی یہ کہ ہو وہ امام شافعی اس وصف پر اور غیر اسکا ہی ہو مثل وکی بلکہ فوق او کی  
 عليه السلام فالحاصل ان ذلك الحديث لا يدل على فتناء غيره مثل او فوق  
 علیہ السلام حاصل کلام کا یہ ہی کہ یہ حدیث نہیں دال اوپر متبع ہونے غیر کے او کی مثل یا او کی فوق  
 فيكون ان يكون بعضا غيره فوق كالمهد عليه السلام وابو حنيفة عليه السلام  
 پس جائز یہ کہ ہوں بعضا غیر شافعی کے اس وصف کے جیسا کہ یہی علیہ السلام اور ابو حنیفہ علیہ السلام  
 وقد استدل بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال هذا الامر  
 اور کہی دلیل بکڑی گئی ہی ساتھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا کہ ہمیشہ رہی گا یہ امر  
 في قرين ما بقى من الناس اثنان رواه مسلم فجاء الناس تبع لقرين والخل  
 قرین میں جب تک باقی لوگوں سے دو روایت کیا اسکو مسلم ابان الناس تبع قرین والخل



لقریٰ من کتاب الامارۃ قال لنوی فی شرح مسلم فی ذلک الباب قلنا ہوججۃ  
 لقریٰ من جو کتاب الامارۃ ہی کہانوی فی شرح مسلم کے اس باب میں کہتی ہیں ہم کہ ہم حدیث مجتہدہ  
 فی ضربت قریش علی غیرہم والشافعہ قریشی انتھ قلنا ہوججۃ فی منۃ قریش  
 منۃ قریش میں غیروں پر اور امام شافعی قریشی ہے تمام ہوا کہتی ہیں ہم کہ وہ حدیث مجتہدہ ہی منۃ قریش  
 فی امر الخلافۃ لا مطلقاً حدیث لو کان الدین عند الثریا لذهب بہ رجل من  
 امر خلافت میں نہ مطلقاً حکم حدیث اگر سو گادین پاس ثریا کی تو البتہ جاویں گا اور کسی طرف نہ جائے  
 ابناء فارس حتی تناولہ رواہ مسلم و عینہ والشافعہ لیس من ابناء فارس  
 ابناء فارس سی حتی کہ فی آویگا اور سو روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے اور امام شافعی نہیں ہی ابناء فارس سی  
 وحدیث قیس بن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان العلم معلقاً  
 اور حکم حدیث قیس بن سعد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سو گادین معلق  
 بالثریا لاتنا لہ العرب لئالہ رجال من ابناء فارس رواہ الطبرانی ذکرہ  
 ساتھ ثریا کے نہ ہو چھینے اور سو عرب البتہ پاویں گی اور سو شخص ابناء فارس سی روایت کیا اسکو طبرانی نے  
 الشافعی عن ابن حجر المکی فی شرح الدر المختار والشافعہ عربی وحدیث حذیر  
 شافعی فی ابن حجر مکی سی شرح در المختار میں اور امام شافعی عربی ہے اور حکم اس حدیث کے بہتر ہے  
 القرون قرنی ثمر الذین یلوونہم ثم الذین یلوونہم متفق علیہ والشافعہ لیس  
 قرون کا صحابہ میں بہتر تابعین بہتر تبع تابعین یہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام شافعی نہیں تابع  
 فحصل مما ذکر انہ فی امر الخلافۃ فقط فلہذا قال القاضی عیاض قد استدل  
 پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ وہ حدیث امر خلافت میں ہی فقط لہذا کہا قاضی عیاض نے کہ استدلال بکبر  
 اصحاب الشافعی ہذا الحدیث علی فضیلۃ الشافعی ولا دلالت لہم فیہ لان  
 اصحاب شافعی فی ساتھ اس حدیث کے اور فضیلت شافعی کے اور حالانکہ وہاں اس حدیث میں لیس  
 المراد تقدیم قریش فی الخلافۃ ذکرہ النووی فی شرح مسلم وقد استدل  
 تقدیم قریش کی خلافت میں ذکر کیا اسکو نووی نے شرح مسلم میں اور کہی ہستدلال بکبرتی ہیں



الشافعیہ کالتو و غیرہ بحديث الامۃ من قریش لکن ذلک الاستدلال

شافعیہ میں سی جیسا کہ نووی وغیرہ ساتھ حدیث الامۃ من قریش کے بسکین یہ استدلال

فاسد کان مدلول الحدیث صار انہ لا یجوز الامامة الا من القریش مع ان امامۃ

فاسد ہی اس واسطی کہ مدلول حدیث یہ ہو جائیگا کہ ہنن جائز امامت مگر قریش سی باوجودیکہ امامت

الامام مالک جائزۃ بالاجماع لهذا قال ملا علی القاری فی رسالۃ المذکورۃ

امام مالک کے جائز ہے بالاجماع امت لہذا کہا ملا علی قاری فی رسالہ مذکورہ میں کہ

هذا يدل علی ان القائل فی مرتبۃ الجاہل بعنہ الحدیث وموردہ فائدہ باتفاق

یہ تمک دال ہی اس پر کہ قائل اسکا مرتبہ جاہل میں ہے ساتھ معنی حدیث کی ورموردہ کی سی اس واسطی کہ

المحدثین و بالجماع المجتہدین ورد فی حق الخلافۃ دون الامامة بدلیل ان

محدثین کی اور بالجماع مجتہدین کے وارد ہوئی ہی حق خلافت میں نہ امامت میں بدلیل اس بات کی کہ

اکثر المجتہدین لم یوں قریش انتہ **قال مصنف المعیار** اور قاضی محمد بن شوکانی نے

اکثر مجتہدین ہنن ہی قریش سی تمام ہوا کہا مصنف معیار نے

کتاب قواعد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ من فرمائی ہن و یوں فی افتی رجل یقال لہ ابو حنیفۃ

کہ سوگا میری امت میں ایک رجل کہ کہیں اوکو ابو حنیفۃ

ہو سبج افتی ہو موضوعہ و فی اسنادہ وصنعان مامون السلۃ اہل بن عبد اللہ

وہ سراج میری امت کا ہی وہ حدیث موضوعہ ہی اور اوکی اسناد میں دو صنعا بن ابی مومن سلمی اور و سراج محمد بن

الحجوبی کے والواضعلہ احدہما انتہ **اقول** اصل عبارت قاضی شوکانی کی کتاب مذکور

حجوبی ہی اور واضع اس حدیث کا دونوں میں سی ایک ہے تمام ہوا

میں یہ ہی وحدیث یوں فی امتہ وجل یقال لہ محمد بن ادریس رضی علی امتہ

کہ حدیث سوگا میری امت میں ایک رجل کہیں گے لوگ اوکو محمد بن ادریس نہایت منکر ہے

من ابلیس یوں فی امتہ رجل یقال لہ ابو حنیفۃ ہو سبج افتی ہو موضوع

ستیان سی اور سوگا امت میری میں ایک رجل کہیں گی اوکو ابو حنیفۃ وہ سراج میری امت کا ہے یہ حدیث موضوع





وفی سبناذہ وضعان مامون بن احمد بن احمد بن عبد اللہ الجویباری والو

اور اس کی سند میں دو وضع ہیں ایک مامون بن احمد بن احمد بن عبد اللہ الجویباری اور وضع  
کہ احدهما وقد رواه الخطیب عن ابی ہریرۃ مرفوعاً واقتصر علی ذکرہ فی ابی

اس حدیث کا ایک و نون کا ہی اور وایت کیا اسکو خطیب نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً اور اقتصر کیا اور اس کلمہ کے جوڑے  
قال الخطیب مرفوعاً وضعہ محمد بن سعید المرزوقی البوری انتہی پس معلوم ہوا ناگزیر

کہ خطیب نے کہ یہ حدیث مرفوعہ ہی وضع کیا اسکو محمد بن سعید مرزوقی بورتے نے تمام ہوا

کہ حدیث اول کی سند میں یہ دونو وضع حدیث ہیں اور حدیث ثانی یعنی حدیث یکنون فی افتیہ حل

بقالہ ابو حنیفہ ہو ہی ہجہ افتیہ کے سند میں محمد بن یونس وضع حدیث کا ہے لیکن بعضے طرق اس حدیث

ثابت اور مروی ہیں کہ اس میں یہ کہ ابا و وضع ہین من چنانچہ قال قاضی لقضاءہ محمد بن

کہا قاضی قضاء فی بنی محمد بن

محمد بن الحسن بن علی بن مسند الامام اخبرنی الشیخ المعمر احمد بن المصنف قال البانی

محمود خوارزمی نے سند امام میں کہ خبر دی محکو شیخ سمر احمد بن سفین نے کہا کہ خبر دی محکو

الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن علی بن المصنف سعید بن ابی الرجاء الصیرفی

حافظ ابو القاسم علی بن حسین بن اوس بن ابی الفرج سعید بن ابی الرجاء صیرفی سے

قال الخیرنا ابو الرجاء الحسن بن محمد بن احمد الاسکافی قال الخیرنا ابو عبد اللہ

کہا صیرفی نے کہ خبر دی محکو ابو الرجاء حسین بن محمد بن احمد الاسکافی نے کہا کہ خبر دی محکو ابو عبد اللہ

محمد بن اسحاق بن ممدہ قال الخیرنا الامام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب

محمد بن اسحاق بن ممدہ نے کہا خبر دی محکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب

الحاکم النجاشی قال الخیرنا محمد بن ابی الحسن صاحب الامان قال حدثنا بشر بن

ماتی بخاری نے کہا خبر دی محکو محمد بن ابی الحسن صاحب الامان نے کہا کہ حدیث کی محکو بشر بن

الولید قال حدثنا ابو یوسف قال القینہ الاعشى فقال صاحب هذه الفتوى الخ

ولید نے کہا کہ حدیث کی محکو ابو یوسف نے کہا کہ حدیث کے مجھے اعشى نے کہا صاحب اس فتویٰ کا یہ ہے



عبداللہ بن مسعود قتلہ قیما یخالفہ قال قال عبداللہ بیع الامة طلاقہا و

عبداللہ بن مسعود کی کہانی اسکو کس میں مخالف ہوا ہی اسکو کہا کہ عبداللہ نے کہ بیع امر کے طلاق امر کے لئے

صاحبک یقول لیس بیع الامة طلاقہا و این حدیث ذلک قلت کہ انت حثتنا عن

صاحبک تیرا کہتا ہے کہ میں نے بیع امر کے طلاق امر کی اور کہاں ہی حدیث اسکی کہانی اسکو خود تیری حدیث کی ہوگی

ابراہیم عن الاسود عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر بریۃ فلو کان

ابراہیم سی اسوی اسودی او پس فی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر دیا بربرہ کو اگر مومن نے

بیع الامة طلاقہا لما خیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الاعشی یعقوب

بیع امت کی طلاق اسکی تو نہ خیر دیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پس کہا اعشی نے اسی یعقوب

هذا فہذا قلت نعم قال ابو محمد فی روایت اخری ان الاعشی قال زابا حنیفہ

یہ حدیث اس میں ہی کہانی ہاں کہا ابو محمد فی روایت دوسری میں کہ اعشی نے کہا کہ تحقیق ابو حنیفہ

یحسن المعشر بمواضع الفقه یراہا فی ظلمۃ اما کہتا ہاں میں فیہ صو قلبہ حیث قال

اچھی معرفت رکھتا ہی ساتھ مواضع فقہ کے دیکھتا ہی اسکو اندھیری مکانوں میں فراخی روشنی اپنی قلب کے سے اسو

صلی اللہ علیہ وسلم ہو سراج لفتہ انتھ یہ حدیث اس طریق سی سالم اور خالی ہی ان گذر

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ سراج ہے میری امت کا تمام ہوا

حاصل کلام کا یہ ہی کہ یہ حدیث کئی طرق سی مروی ہی اور بعض طرق کے موضوع سوئی سی کل طرق

حدیث کی موضوع نہیں ہو جاتی جیسا کہ اوپر گذرا اور یہہ فتحی نہیں ہی اس شخص پر کہ وہ کتب

حدیث اور حرج اور تعدیل کا واقف ہی لہذا قال فی الدر المختار قال فی الضیاء المعقو قول

کہا در المختار میں کہ کہا ضیاء معنوی ہے میں کہ قول

ابن الجوزی انہ موضوع تعصب لاندوی بطرق مختلفۃ انتھ وقال

ابن جوزی کا کہ وہ موضوع ہے یہ تعصب ہے کیونکہ وہ مرکب ہے کئی طرق مختلفہ سے تمام ہوا اور کہا

الطحاوی فی شرح الدر المختار قولہ بطرق مختلفۃ ای باسائید متعددۃ ای

طحاوی نے شرح در المختار میں قول اسکا بطرق مختلفہ یعنی ساتھ اسائید متعددہ کے



فلا اقل من ان يكون ضعيفا لاموضوعا على ان الضعيف اذا كثرت طرقه ارتفع  
 به غاية مرتبة يسهل هواه موضوع علاوة به هي حديث ضعيف جبلة بيت هو في طرق او في تو  
 الى مرتبة الحسن فلذا يدعى ان هذا الحديث حسن لكثرة طرقه انتهى وقال  
 ده حديث حسن لهذا دعوى كذا كذا ان يسهل حديث حسن هي واسطى كثرت طرق او في كذا تمام هوا اور كذا  
 المحقق الشامي في شرحه قوله لانه روى بطرق مختلفة بسطها العلامة طاش  
 محقق شامي في اپنی شرح میں قول اوسکا لانه روى بطرق مختلفة بسط كذا هي ان طرق كا علامه طاش  
 كبرى يشعربان له اصلا فلا اقل من ان يكون ضعيفا فيقبل اذ لم يترتب عليه  
 كبرى في آگاہی دیتا ہی یہ تعدد طرق كا كا اوسكى لى اصل هي پس نهو كا كم اس سى كه هو ضعيف پس قبول كى جاتی  
 اثبات حكم شرعى انتهى فهذا اشارة الى ما جوزه العلماء كما مر فكان حديث يكون  
 اثبات حكم شرعى كا تمام هوا يسهل اشارة اوسكى طرف كه جازر كذا اوسكو علماء في جيسا كه گذرا پس هوئى حديث يكون  
 في امتى رجل يقال له ابو حنيفة هو سراج امتى مع كونه مؤيدا مضمونا بالاجازة  
 في امتى رجل يقال له ابو حنيفة هو سراج امتى مع هوئى اوسكى كه تائيد كذا كذا مضمون اوسكا ساتھ اتحاد  
 الصحيحة المذكورة معمول به ومقبولة عند الكل من العلماء والمحدثين  
 صحيحه مذكوره كى معمول به اور مقبول نزديك سب علماء اور محدثين كى  
 كما مر فتم مناقب امام الاثنية سراج الامم ابى حنيفة النعمان بن ثابت  
 جيسا كه گذرا پس تمام هوئى مناقب امام ائمه اور سراج امه كى يبنى ابو حنيفة نعمان بن ثابت بن  
 النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار بالوجه الاكمل  
 نعمان بن مرزبان ابناء فارس كى احراءون من سى ساتھ وجه اكل كى

بعضی حدیث اس سبب کی کہ نہیں ہو سکتا

بِعَوْنِ اللَّهِ الْعَدْلِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ساتھ مدد اللہ عادل کی اور اللہ خوب جانتا ہی

وَالِيهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَأْأَبُ

اور اوسكى طرف ہی جاتا اور جوع



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي كلفنا بتقليد اهل الذكر حيث قال فاستلوا اهل الذكر  
 سب تعريفاً سدكى لى حى بنى مكلف كيا محكوسا ته تقليد اهل ذكر كى حى وقت فرمايا كى سوال كرو اهل ذكر سے  
 ان كنتم لا تعلمون وامنوا بالاتباع الا حسن حيث قال واتبوا الحسن  
 اگر سو تم نجاتى والے اور اس كيا محكوسا آتباع حسن حكم كى حى كى فرمايا كى منع سو تم حسن حكم كى  
 ما انزل ليكم من ربكم اذا تعملون والصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم المجتهد بالاجر  
 حوا و تارا كيا متهارى طرف رب متهارى سى حى كى عمل كرو اور صلوة نازل هو او كى رسول پر حى كى حى كيا مجتهد  
 حيث قال اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجر واذا حكم فاجتهد  
 حى كى فرمايا كى حى كى اراده كيا حكم كا مجتهد نى سب اجتهاد كيا اور بهو نجا صواب كو او كى لى دو اجر مين اور حى كى اراده كيا حكم كا مجتهد  
 فاخطا فله اجر متفق عليه ورشدنا باتباع الافقه حيث قال من يرح  
 او محقق او كى لى ايك اجر سى به حدیث متفق عليه هے اور راه نمائى كى محكوسا ته افقه كى حى كى فرمايا حى كى شخص كى جاسا هے  
 الله به خير ايفقره في الدين متفق عليه وعلى له واصحابه وانصاه  
 اسد او كى لى بهترى نو كر ديتا هے او سكو فقيه دين كا به حدیث متفق عليه هے اور او كى لى بر اور اصحاب بر اور انصاه  
 الذين اجمعوا على ان المقتة ليس الا المجتهد العدل سيما الائمة الاربعة  
 حوا اجماع كيا او نهون نى سب كى نفعه مين سو تا مكر مجتهد پر ميرگار  
 الذين كانوا بعد الصحابة الاجلة احسن اهل الذكر والفقهاء والعدل ما  
 حى كى ابن بعد صحابه اعلم كى حسن اهل ذكر اور فقه اور عدل كى ما  
 بعد فيقول الفقير الحقير محمد شاه او صله الله الى ما يرضاه لما لم  
 بعد كى كى كى فقير فقير محمد شاه بهو نجا وى او سكو الله طرف امور مرضيه كى بر كاه كى نه  
 يرخصه الوقت ان اجيب عن تقليد المعيا جوابا بسيطا عرضت عنه بن  
 حضرت دى محكوسا وقت نى كى حوا بر ون مين بحث تقليد صاحب معيار كى سے حوا بسيط تو اعراض كيا غيبي اوس



احر بعدہ انشاء اللہ تعالیٰ تحریرا وسطا لکن لہا رایت ان مصنف ماعی  
 کہ تحریر کرو گامین بعد کے انشاء اللہ تعالیٰ تحریر رفیع الشان لیکن جبکہ دیکھا میں کہ مصنف معیار نے  
 قسم التقليد علی ربعة اقسام وکان کلہ فاسدا عند اهل الاسلام کنت  
 تقیم کیا تقلید کو چار اقسام پر اور تہی ہر قسم اسکے فاسد نزدیک اہل اسلام تو یہاں  
 مضطرا الى ان ابین مختصرا یتضح بہ فسادہ وکشف کسادہ حسبہ للہ  
 مضطر طرف اسکی کہ بیا کرنا ہے الحال تحریر مختصر کہ واضح ہو جائے ساتھ اسکے فساد اسکا اور غایر ہو جائے اسکا  
 تعالیٰ وثخفه لخلقہ تعالیٰ فہا انا اقول مستعینا باللہ متوکلا علیہ فی  
 تعالیٰ سے اور واسطے تحفہ مخلوق اللہ تعالیٰ کے پس خبردارین کہتا ہوں درحال کہ مذکور ہو والا ہو ساتھ لکھو اور قبول ہو  
**الابتداء والانتہاء قال** باقی رہی تقلید وقت لاعلمی کی سو یہ چار قسم ہی قسم اول

ابتداء اور انتہا میں کہا مصنف معیار نے

وہابی اور وہ مطلق تقلید ہی کسی مجتہد اہل سنت کے سے لاعلمی یقین اور قسم ثانی مباح ہے  
 او وہ تقلید مذہب معین کی ہی بشرطیکہ مقلد اس یقین کو امر شرعی سمجھے بلکہ اس نظر سے یقین کرے  
 کہ جبکہ امر اللہ تعالیٰ واسطے اتباع اہل ذکر کے عموما عباد رہو تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریں گے  
 اسکی اتباع ہی عہدہ تکلیف کے سے فارغ ہو جائیں گی اور قسم ثالث حرام اور بدعت ہی اور  
 تقلید ہی بطور یقین کی زعم و جو کہ برخلاف قسم ثانی کی قسم رابع شرک ہی اور وہ ایسے تقلید  
 ہی کہ وقت لاعلمی کی مقلد فی ایک مجتہد کا اتباع کیا پھر اسکو حدیث صحیحہ غیر منسوخ غیر معارض  
 مخالف مذہب اس مجتہد کی مثلا معلوم ہوئی تو اب وہ مقلد بدست آویزاون عذرات کی جیسے بقاء  
 بخوبی جواب دیکھی یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرتا یا وہیں ہر سبب کے تاویل و تحریف کر کے اس  
 حدیث کو طرف قول امام کی لیجاتا ہی غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کے نہیں چھوڑتا سو ان قسم  
 سی قسم اول اور ثانی تو محتاج اثبات کی نہیں لیکن قسم ثالث اور رابع بیشک معطل آرا اور  
 محظوظ کا ہی سو دلائل قسم ثالث کے تو بحث تقلید شخصے میں آویں گے اور قسم رابع کو اس مقام  
 پر مدلل کیا جاتا ہی انتہی اور جان اولہ مصنف معیار کا یہی کہ مصنف معیار نے دلیل کر کے



ہی قسم اول اور ثانی پر قول اللہ تعالیٰ کا فاسد اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور دلیل پکری ہی  
 قسم رابع پر قول اللہ تعالیٰ کا اتخذوا احبارہم و مرہبانہم اسر یا با من دون اللہ اور  
 فرمایا تہوڑا سا کی جا کر کہ مولانا اسماعیل صاحب بوجہ بسط شرک ہونا ایسی تقلید کا بدلیل آیت اتخذوا  
 احبارہم و مرہبانہم اسر یا با من دون اللہ کی اور بدلیل حدیث نبوی کی کہ ترمذی فی عہدی بن حاتم سی نقل کی  
 ہی ثابت کیا ہی انتہی اور فرمایا بیان اولہ قسم ثالث میں کہ ہم دعویٰ کرتی ہیں کہ واجب جان کر ایک  
 مجتہد کی تقلید کرنی بدعت اور حرام ہی اور حرمت او سکی ثابت ہی کتاب اللہ ہی اور حدیث سی  
 اور اجماع اور قیاس سی انتہی پھر روایات نقل کر کی فرمایا کہ اب کہاں تک روایتیں نقل کرتی جائیں  
 منصف ذی علم کو اس قدر پس ہی اور بعضی اہل بصیرت کی لئی دلائل شرعیہ بیان کرنا چاہی پھر دلیل  
 قول اللہ کا ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانہوہ اور قول اللہ تعالیٰ  
 واتبعوا ما انزل الیکم من ربکم دوسری دلیل اسود کی ابن مسعودی قال عبد اللہ لا  
 یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوٰۃ یری حقاً علیہ الا ینصرف  
 کہ نہ کری کوئی تمہارا شیطان کی لئی حصہ اپنی نماز سی یا بی طور کہ دیکھی واجب اور فرض اپنی اوپر کہ نہ پیری  
 الا عن یمینہ لقد آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف  
 مگر دہنی طرف سی کیونکہ دیکھا ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار پھرتی تھی  
 عن یسارہ تیسری اجماع صحابہ کا جو قرانی فی نقل کیا ہی و اجمع الصحابة علی ان من  
 بائین طرف سی کہ اجماع کیا صحابہ فی اسپر کہ جو شخص  
 استفتی ابابکر و عمر و قلہما فلہ ان یتفتی اباہریرہ و معاذ بن جبل  
 مستفتی ہوا ابوبکر و عمر سی اور تقلید کری اوکی تو اوکو جائز ہی کہ مستفتی ہوا ابوہریرہ و معاذ بن جبل  
 چوتھی دلیل قیاس مجتہد معین کا ائمہ اربعہ میں سی مجتہد معین پر  
 خلفاء اربعہ میں سی تصویر او سکی یہہ ہی کہ جبکہ ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جنکی اجتہاد سی کیسکو انکار نہیں



اور فضائل اوسکی اظہار من الشمس میں باجماع اہل سنت کی تقلید بالتخصیص اوسکی واجب نہیں اور کوئی  
مذہب انکا خاص کر التزام نہیں کرتا تھا تو اب مثلاً ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید بالتخصیص بطریق  
اولی واجب اور لازم ہر مسئلہ میں نہ ہوگی پس قول واجب ہونیکا حرام ہوگا بحکم آیت کریمہ کی

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الذک بھذا حل وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الذک

انتہی اقول اما قسم اول پس وہ فاسد ہی ساتھ چند وجوہ کی وجہ اول فساد کی یہہ ہی کہ قسم اول

عبارت ہی تقلید واجب سی اور تقلید واجب کی معنی مصنف معیار فی یہہ کسی میں کہ وہ تقلید مطلق

ہی کسی مجتہد سنی کی لا علی التعین یعنی تقلید واجب ای تقلید فرض یہہ ہی کہ تقلید کری کسی مجتہد

سنی کی بشرط عدم تعین کی پس یہہ تعریف تقلید فرض کی مشتمل ہوئی اوپر تین قیود کی قید

اول یہہ کہ متبوع مجتہد ہو اور قید ثانی یہہ کہ متبوع سنی ہو اور قید ثالث یہہ کہ متبوع غیر معین ہو

پس کوئی قید ان قیود ثلاثہ سی مفقود ہو جاوی گی تو وہ شخص تارک فرض کا ہو کر مرتکب حرام کا ہوگا

بموجب اس تعریف مصنف معیار کی پس مقتضی اس تعریف کا یہہ ہوا کہ جہاں تعین پایا جاوے گا وہ

لوگ تارک فرض کی ہو کر گنہگار ہو دینگی نزدیک مصنف معیار کی اگرچہ وہ لوگ اس تعین کی

فرضیت اور واجبیت اور استحباب کا اعتقاد نہ رکھتی ہوں بلکہ مباح جانتی ہوں تو ہی گنہگار ہونگی پس

بموجب اس تعریف مصنف معیار کی پانچ امر لازم آئی اول یہہ کہ اس میں سب علماء اور فقہاء داخل ہو

کما قال شاہ ولی اللہ دہلوی فی عقد الجید والمرجح عند

جیسا کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی فی عقد جید میں کہ مرجح نزدیک

الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہبک مذہبک لا یجوز لہ مخالفتہ

فقہاء کی یہہ کہ عامی صاحب مذہب وہ صاحب مذہب ہی کہ نہیں جائز اوسکو مخالفت

انتہی وقال شاہ ولی اللہ فی الانصاف وبعد المائتین ظہر فیہم التمدد

تمام ہوا اور کہا شاہ ولی اللہ فی اپنی کتاب انصاف میں کہ بعد دو سو برس کی ظاہر ہوا اہل اسلام میں مذہب

للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ ہوگا

ایک ایک مجتہد کا اور قلیل ہتی وہ لوگ کہ نہ پکڑاؤ نہ ہوں فی مذہب مجتہد واحد کا اور

جست بظان قسم اول  
مصنف معیار کی

پکڑنا



هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى وقال الشيخ عبد الحق الدهلوی فی

یہ مذہب بگڑنا مذہب امام واحد کا اس زمانہ میں تمام سوا اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی نے

صدر شرح سفر السعادة قرار داد علما و مصلحت دین ایشان در آخر زمان

اول شرح سفر سعادت میں کہ قرار داد مفتی بہ علما اور مصلحت دین ان کا آخر زمانہ میں

تعیین و تخصیص مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم در نیصورت

تعیین اور تخصیص مذہب کے ہے اور ضبط و ربط کار بار دین اور دنیا کا اسے صورت میں

بوجہ اول محیر است ہر کدام را کہ اختیار کند صورتی اردو لیکن بعد از اختیار

ہی اول امر میں اسکو اختیار ہے حکومتی ہے اسکو اختیار کرے لیکن بعد اختیار کرنے کے

بجانب دیگر رفتن و بی توہم سوی ظن و تفرق در اعمال و احوال نخواهد بود

جانب دوسری بغیر توہم سوی ظنی اور بغیر براگندے اعمال اور احوال کے نہیں ہونیکا

قرار داد متاخرین علما این است و هو المختار و فیه وقال الشيخ عبد الوہاب

مفتی بہ علما متاخرین کا یہ ہے اور یہ ہی مختار ہے اور اسی میں خیر اور کہا شیخ عبد الوہاب

الشعرانی فی المیزان الصغری اما من لم یصل الی شہود عین الشریعة الا و

شعرانی نے میزان صغری میں کہ جو شخص کہ پہنچے مرتبہ شہود عین شریعت اگلے کو

وجب علیہ التقليد ہذا حد کما مر تقریر خوف من الوقوع فی الضلال

تو واجب ہے اس پر تقلید مذہب امام واحد کے جیسا کہ گدیری تقریر اس کے واسطے خوف وقوع کے غلطی میں

و علیہ عمل الناس لیوم ہستہ وقال حجة الاسلام فی احیاء العلوم فی الرکن

اور اسی پر ہے عمل لوگوں کا اس زمانہ میں تمام ہوا اور کہا حجت الاسلام نے احیاء العلوم کے رکن

الثانی من الباب الثانی کتاب امر بالمعروف و نہی عن المنکر من المصنوع

ثانی میں جو باب ثانی سی ہی جو کتاب امر بالمعروف سے ہے کہ نہیں گیا کوئی شخص علما سے

الان للجهنم یحییٰ لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیری ولا الی ان الذی لہ

اس طرف کہ مجتہد کو جائز عمل کرنا مذہب مجتہد وغیر سہ اور نہیں گیا کوئی شخص علما اس طرف کہ جو مجتہد



اجتهادہ فی التقليد لی شخص اہ افضل العلماء ان یاخذ بذهب غیرہ و  
فکر اور سکا تقلید میں ایک شخص کی طرف کہ وہ افضل علماء دین کا ہی کچھ عمل کری مذہب غیر اس کے پر اور  
قال بعد ذلك بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفتہ

کہا بعد اسکے بلکہ لازم ہے ہر مقلد پر تا بعد اسے اپنے امام کے مسئلہ میں کیونکہ مخالف ہونا  
للمقلد متفق علی کونہ منکر ابین المحصلین انتہی اور وجہ دوسرے

مقلد کو اپنے امام کا منکر ہونے باتفاق علماء کے تمام ہوا

فساد کی یہ کہ صحابی یا تابعی بنی عمر میں فقط مقلد ابو بکر کا یا فقط حضرت عمر کا یا حضرت  
عثمان کا یا حضرت علی کا ہوا یا کوئی شخص فقط مقلد امام مہدی علیہ السلام کا ہو وی نہ غیر کا  
تو یہ لوگ تارک فرض کی ہو کر گنہگار ہوئی موجب اس قاعدہ مصنف معیار کے اور  
وجہ تیسرے فساد کے یہ کہ مخالف ہے اجماع علماء کے قال لعلاقۃ عبد السلام فی  
کہا علامہ عبد السلام نے

شرح متن الجوهرة قد انعقد اجماع علی ان من قلد فی الفروع ومسا  
شرح متن جوہرہ میں کہ منعقد ہوا اجماع اس پر کہ جو شخص تقلید کرے فروع اور مسائل  
الاجتهاد واحد من هؤلاء بن من عہدہ الکلیف بہ انتہی وجہ چوتھے  
اجتہاد میں ایک امام کے ان ائمہ اربعہ سے تو فارغ ذمہ ہوا ذمہ تکلیف کے سے تمام ہوا

فساد کی یہی کہ خود مصنف معیار ہی اس میں داخل ہی کیونکہ فتویٰ مصنف معیار کا مہر ہی موجود  
ہی اور عبارت اسکے یہ ہے کہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کر نیوالے کو بدعت ضلالت  
کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے [مذہب حسین] اور وجہ پانچویں یہی ہے کہ قید علی لتعین  
کی دلیل فاسئلہ اہل الذکر میں مذکور نہیں یہ قید محض اجتہاد مصنف معیار کا ہے محال  
تمام اہل اسلام کے پس دلیل مطابق دعویٰ کی نہی و اقسام ثانی پس وہ ہی فاسد ہی ہوتے  
حید وجہ کے وجہ اول فساد کی یہی ہے کہ جب قید لائے لتعین کی قسم اول کن تعریف میں  
باجوز ہوئی تو یہ قسم ثانی یعنی قسم مباح کا کیونکر مستصویر ہوگا اور وجہ دوسرے فاسد ہونے

دوسری فساد

دوسری فساد

دوسری فساد

دوسری فساد

دوسری فساد

دوسری فساد

دوسری فساد



اس قسم ثانی کی یہ ہے کہ فرمایا مصنف معیار فی کہ قسم ثانی مباح ہی اور وہ تقلید مذہب معین کی  
 ہی بشرطیکہ مقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر سے تعیین کر لی کہ جبکہ امر اللہ تعالیٰ واسطی  
 اتباع اہل ذکر کی عموماً صادر ہوا تو جس ایک مجتہد کا اتباع کرینگی اسکی اتباع سے عہدہ تکلیف سے  
 فارغ ہو جائیں گی انتہی پس لازم آیا اس سے کہ جو حکم کہ نص قرآنی یا حدیث نبوی اسکو شامل ہی وہ حکم  
 شرعی نہیں ہی اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد کرنا یعنی جو حکم کہ نص اسکو شامل ہی وہ حکم شرعی نہ ہوئی کوئی  
 شخص اہل علم سے آج تک قائل اسکا نہیں ہوا نہ کوئی صحابی اور نہ کوئی تابعی اور نہ کوئی اور  
 شخص اہل اسلام کی یہ عقیدہ مصنف معیار کا ہی مخالف جمیع اہل سنت و جماعت  
 کی ہی بلکہ مخالف جمیع اہل اسلام کی ہی خدا جانی یہ کیوں اختیار کیا شاید کہ سبب  
 اختیار کر نیکا یہ ہی کہ جبکہ نص قرآنی شامل ہوا تو تقلید کرنا ایک مذہب کی مذاہب  
 اربعہ کی سے ہی امر شرعی ہوا پھر کسواسطی تم خلقت کو نفرت طرح بطرح سے دلاتی ہو باوجود  
 اسکی کہ وہ معمول بہ ہو کر اہل سنت و جماعت میں آج تک جاری ہی واسطی انتظام اور حفظ دین  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تب مصنف معیار فی یہ اجتہاد مذکور ارشاد فرمایا  
 اور وجہ تیسری فساد کی یہ ہے کہ تعیین جبکہ امر شرعی نہ ہوئی تو اب ہم کہتی ہیں کہ عدم تعیین  
 یا تو امر شرعی ہی یا غیر شرعی پس اگر ہو عدم تعیین امر شرعی تو لازم آیا یہ کہ عدم تعیین امر شرعی  
 ہی اور تعیین امر غیر شرعی اور حالانکہ مباح کی دونوں طرف برابر ہوتی ہیں قال القاضي البیضاوی  
 کہا قاضی بیضاوی صاحب تفتیہ

وجہ تیسری

فی منهاج الاصول ان الخطاب ان اقتضى الوجود ومنع النقيض فوجوب وان  
 منهاج الاصول میں کہ خطاب اگر چاہی وجود کو اور منع نقیض کو تو وجوب ہی اور اگر  
 لم يقتض المنع فندب وان اقتضى الترك ومنع النقيض فحرمة والافکراهة  
 نہ چاہی منع کو تو مندوب ہی اور اگر چاہی ترک کو اور منع نقیض کو تو حرمت ہی والا کراہت ہی  
 وان خير فاباحة وقالت الخفية الفرض ثابت بدليل قطعي والواجب  
 اور اگر مختار ہو کر فی نہ کرنی میں تو اباحت ہی اور کہا خفیہ فی فرض وہ ہی جو ثابت ہو دلیل قطعی سے اور واجب



ما ثبت بدلیل ظنی والمندوب باید ح فاعله ولا یدم تارکہ والحرام ما یدم

کہ ثابت ہو دلیل ظنی ہی اور مندوب ہی جو محدود ہو فاعل اسکا اور نہ مذموم ہو تارکہ وسکا اور حرام وہ جو

فاعله والمکرہ ما یدم تارکہ ولا یدم فاعله والمباح ما لا یتعلق بفعله ترک

فاعل وسکا اور مکروہ وہ ہی جو محدود ہو تارکہ وسکا اور مذموم ہو فاعل وسکا اور مباح کہ نہ متعلق ہو نہ فعل ترک وسکا

مذموم ولا ذم انتہی وقال فی التوضیح فان کان الفعل ولی من التورک مع

مذموم اور نہ ذم تمام ہوا اور کہا توضیح میں کہ اگر ہو فعل اولی ترک سے منع

منعہ بدلیل قطعہ فالفعل فرض و یجوز فواجب بلا منعہ فان کان الفعل

منعہ اس کے لئے ساتھ دلیل قطعہ کے تو فعل فرض ہی اور اگر ہو فعل دلی ترک سے منع اس کے لئے ساتھ دلیل قطعہ

طریقہ مسلوکہ فی الدین فسنتہ والا ففعل ومندوب ان کان التورک

طریقہ مسلوکہ فی الدین تو سنتہ والا ففعل اور مندوب ہے اور اگر ہو ترک

اولی من الفعل منعہ فحرام وبلا منعہ مکروہ وان استویا فہما انتہی

اولی فعل سعی منع اس کے لئے تو حرام ہے اور بغیر منع کے مکروہ ہے اور اگر دونوں طرف برابر ہیں تو مباح ہے

ومثله فی کتاب اصول اور اگر ہو عدم تعین امر غیر شریعی تو لازم آوی گا اور وقت تعین

اور مثل اس کے کتاب اصول میں مذکور ہے

اور عدم تعین ہر دو امور غیر شریعی میں حال انکض قرانی ہر دو کو شامل ہی فاسألوا اهل الذکر

ان کہ تم نہ لا تعلمون باوجود اس کے مصنف معیار نے عدم تعین کو فرض قرار دیا ہی قسم اول میں

حبیبہ کہ اوپر گزرا اور وجہ چوتھی فاد کی یہی کہ تعین اور عدم تعین فاعل ہر دو کا عذاب یا بگا

یا پائیگا یا فاعل ایک کا پائیگا اور دوسرے کا نہ پائیگا سو یہی تینوں شق باطل ہیں اول سو اسطے

باطل ہی کہ حکم مباح کا کتاب اصول خفیہ وغیرہ میں یہ ہے کہ عتاب علیہ اور ثانی اسو اسطے باطل ہی

کہ جبکہ کرنے اور نہ کرنے میں عذاب ثواب ہوا تو غیر مکلف ہوا ساتھ سوال کرنے کے مسائل شرعیہ کا

وقت بخانجہ کے کیونکہ یہ مسئلہ منعقد ہے لاکے میں اور حال انکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاسئلوا

اهل الذکر ان کہ تم نہ لا تعلمون اور ثالث اسو اسطے باطل ہی کہ مباح عبارت سے فقہاء ائمہ میں

ما ثبت بدلیل ظنی والمندوب باید ح فاعله ولا یدم تارکہ والحرام ما یدم

مذموم ولا ذم انتہی



بہارِ طہارۃ و تہذیب  
تعلیم و تہذیب

دو اور فرما

جیسا کہ اوپر گزرا اور یہی مخفی نہ رہے کہ مصنف معیار نے قسم رابع کو تقسیم میں رابع کیا اور بحث  
میں ثالث کیا سو ہم یہی ثالث کا رابع اور رابع کا ثالث نام رکھ کر بحث کریں گے فاحفظ و اما  
قسم ثالث وہ بھی فاسد ہی ساتھ چند وجوہ کی وجہ اول فساد کی یہی کہ مصنف معیار نے مطلقاً  
تاریک حدیث کو بلکہ مؤول حدیث کو مشرک قرار دیا یہی جیسا کہ فرمایا کہ قسم رابع مشرک ہی اور وہ  
ایسی تقلید ہی کہ وقت لاحقہ کی تقلید نے ایک مجتہد کا اتباع کیا پیراؤں کو حدیث صحیحہ غیر منسوخ  
بغیر معارض مخالف مذہب وں مجتہد کے مثلاً معلوم ہوئے تو اب وہ مقلد بدست آور اور ان حدیث  
کی جسے سابقاً بخوبی جواب یا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرتا یا اس میں بدو کی سبب کے  
تاویل و تحریف کر کے اس حدیث کو طرف قول امام کے لے جاتا ہی انتہی اور بیان اس حال کا  
یہی کہ حدیث دو قسم ہے احاد اور متواتر اور احاد ضد متواتر کے ہے اور متواتر وہ حدیث ہے  
کہ نقل کریں اور اس کو اول سی آخر تک ایک جماعت کہ محال ہو توافق اور کاذب پراور موجب احکام  
ظن ہی نہ علم اور موجب متواتر کا علم ہی نہ ظن قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم  
کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم کے

فباب صحیح الاحتجاج بالحديث المضعف قال لعلماء الخبر ضريان متواتر واحد

باب صحیح الاحتجاج بالحديث المضعف میں کہ کہا علمانی کہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور احاد  
فالمتواتر ما نقله عدد لا یماثلن تو اظہر علی الذکر و سیتوطر فاه والوسط  
بس حدیث متواتر وہ ہی کہ نقل کریں اور اس کو ایسی جماعت کہ نہ ممکن ہو توافق الخا اور کذب کے اور برابر متواتر  
ویجہون عن حسہ لامظنون ویحصل العلم بقولہم و اما خبر الواحد فهو علم  
اور خبر دین امر سی ہی نہ امر ظنی سی اور محال ہو جای علم اون کی قول سی اما حدیث احاد وہی کہ نہ

یوحفیہ شرط المتواتر سواء كان الراوی له واحدا و اکثر و اختلف  
سواء هم من اهل من شروط حدیث متواتر برابر ہی کہ ہو راوی اس کا ایک یا زیادہ اور اختلاف کیا گیا  
حکمہ فالله علیہ جمہیر المسلمین من الصحابة والتابعین فمن بعدهم  
اور حکم ظنی ہی کہ واجب میں بس وہ حکم دینی اور سیر جمہیر اہل اسلام کی صحابہ سے اور تابعین سے اور جو بھی ان کے



من المحدثين والفقهاء واصحاب الاصول ان خبر الواحد لا يثبت حجة من حجج الشرع  
 من اور نقباء و سنی اور اصحاب اصول سے وہ یہ ہے کہ حدیث احاد فقہ کے حجت ہی حجج شرعیہ سے  
 لزوم العمل بعید الظن لا یقید لعلم انتہی اور دلیل ظنی کا ماول کافر نہیں ہوتا غایتہ ما  
 لازم العمل و مفید غرض کے نہ مفید علم کے تمام ہوا

باب بیہ کہ جاحد و سکا فاسق ہی جب کیا کتب اصول وغیرہ میں مذکور ہے قال صاحب الکفر فی  
 کہا صاحب کفر نے

منار الاصول فالاول فرض و هو ما ثبت بدلیل لا شبهة فیہ کالایمان لارکان

منار الاصول میں پس پہلا قسم فرض ہی وہ ہے کئی ثابت ہو ساتھ دلیل قطع کے جیسا کہ ایمان اور نماز اور روزہ

لاربعة وحکمہ اللزوم و تصدیقاً بالقلب و عملاً بالبدن حتی یکفر جاحد و

سچ اور زکوٰۃ اور حکم اس قسم کا لازم ہونا مکلف پر از روی علم اور تصدیق کے باعتبار قلب کے اور از روی عمل کے باعتبار بدن

فیستقر تارک بلا عذر والثانی واجب و هو ما ثبت بدلیل فیہ شبهة کصد

فاسق ہوگا تارک و سکا بغیر عذر کے اور قسم کا واجب ہے اور وہ ہے کئی ثابت ہو ساتھ دلیل ظنی کے جیسا کہ صدقہ

لفطر الاضحیة وحکمہ اللزوم عملاً علماً علی الیقین حتی لا یکفر جاحد

مکرا اور قربانی اور حکم اس قسم کا لازم ہونا مکلف پر از روی عمل کے نہ از روی علم کے یعنی یقین حتی کہ نہ کافر ہوگا مکر اسکا

فیستقر تارک اذا استخف بخبار الاحاد فاما متا ولا فلا انتہی وقال صد

من فاسق ہوگا تارک اسکا جبکہ خف بخبار احاد کو اما متا و لا متا احادیث یکتہن فاسق تمام ہوا اور کہا صدر

شرعیۃ فی التوضیح فی بحث حکم فان کان الفعل بدلیل قطع فالفعل فرض و

یعنی توضیح کے بحث حکم میں کہ اگر کو فعل ثابت ساتھ دلیل قطع کے تو وہ فعل فرض ہے اور اگر

لئے فواجب فرض لازم علماً و عملاً حتی یکفر جاحداً والواجب لازم علماً

کے تو وہ فعل واجب ہے پس فرض لازم ہی مکلف پر علماً و عملاً حتی کہ کافر ہو جائیگا مکر اسکا اور واجب لازم ہی مکلف پر علم

علماً فلا یکفر جاحداً فیستقر ان استخف بخبار الاحاد و اما متا ولا فلا

اما قس نہ کافر ہوگا مکر اسکا بلکہ فاسق ہوگا اگر خف بخبار احاد کو اما متا و لا متا احادیث یکتہن فاسق



انتہے وقال في نور الانوار شرح المنار فاما ترك العمل باخبار الاحاد بطريق

تمام ہوا اور کہا نور الانوار شرح منار میں کہ تو کہنا عمل اخبار احاد کا سبب

التاويل بان يقول هذا الخبر ضعيف وغريب ومخالف للكتاب فلا يفسق فيه

تاویل کے باین طور کہ کہی مثلاً کہ یہ خبر ضعیف ہے یا غریب ہے یا مخالف کتاب کے ہے تو نہ فاسق ہوگا نہ مبین

لان هذا ليس لهوى والشهيق بل مما توارث به العلماء انتہے وقال العلما

کیونکہ مبین یہ نفائیت کے حجت سے بلکہ یہ طریق ہے علما کا ہمیشہ سے تمام ہوا اور کہا علامہ

المقتاز اني في التلويح في بحث الحكم قوله فالفرض لازم علما اي يلزم

مقتاز نے تلویح کے بحث حکم میں نور فالفرض لازم علما یعنی لازم ہی باعتبار

اعتقاد حقیقہ والعمل بسوحيہ لثبوتہ بدلیل قطعہ حتمیہ لو انکہ قولہ او

اعتقاد کرنے حقیقت ہو سکے کما اور باعتبار عمل کرنے حکم او سکے پر واسطے ثابت ہونے او سکے ساتھ دلیل قطعہ

اعتقاد کان کافر او الواجبی يلزم اعتقاد حقیقہ لثبوتہ بدلیل قطعہ و

اعتقاد سے تو ہوگا کافر اور واجب مبین لازم او سکے حقیقت کا واسطے ثابت ہونے او سکے ساتھ دلیل قطعہ

الاعتقاد علی یقین لکن يلزم العمل بسوحيہ للدلائل الدالة علی وجوب التمسک

اعتقاد کا یقین برہی لیکن لازم ہی او سکے عمل حکم او سکے بر حکم دلائل شرعیہ کے جو دال مبین اوپر وجہ ہونی اتباع

الظن فجاء لا یکفر و تارک العمل بہ ان کان مؤثلاً لا یفسق ولا یضلل

ظن کے پس نہ کرے کافر اور تارک اس عمل کا اگرچہ مؤثر تو مبین فاسق اور نہ ضال

لان التاويل في مضامنه من سيرة السلف والا فان كان مستقفاً یضلل

کیونکہ تاویل کرنا اپنی مواضع میں حضرت علما سلف سے ہے اور اگرچہ تارک العمل ہو استحکام کے تو ضال ہی نہیں

در اخبار الواحد والقياس بدعت انتہے وقال قوله والشافعي رضى الله

تعالیٰ رو کرنا حدیث احاد کا اور رو کرنا قیاس کا بدعت ہے تمام ہوا اور کہا اسی علامہ نے قوله والشافعي رضى الله

عنه لم یفرق بین الواجب والفرض لان اراء الشافعي في تفاوت مفهومي الفرض

عنه لم یفرق بین الواجب والفرض مبین ہی نزاع امام شافعی کا یہی متعارف ہے مفہوم فرض



والواجب في اللغة ولا في تقاوة في ما ثبت بدليل قطعي كحكم الكتاب ما ثبت

اور واجب کے باقبار نہ تھے اور میں نزاع ہے فقار حکم اس خبر کے جو ثابت ہو ساتھ دلیل قطعی کے جیسا حکم کتاب کا

بدل ظنی حکم خبر الواحد في الشرع فان جاهد اول كافر ون الثاني

اسلمہ دلیل ظنی کی جیسا کہ حکم خبر الواحد کا شرع عرف میں کیونکہ منکر قسم اول کا فر ہے نہ منکر قسم ثانی کا اور

تارك العمل بالاول فاسق ون الثاني انتهم وقال في اصول الشاشة لهذا

تاریک عمل قسم اول کا فاسق نہ قسم ثانی کا تمام ہوا اور کہا اصول شاشہ میں کہ لهذا

المعنى صا الخبر على ثلاثة اقسام قسم صح من رسول الله صلى الله عليه وسلم

المعنی ہو گے حدیث میں اقسام پر ایک قسم وہ ہے کہ صحیح ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

وثبت منه بلا شبهة وهو المتواتر وقسم فيه ضرر شبهة وهو المشهور

اور ثابت ہوا اسی بلاشبہ یہ قسم سے بالمتواتر ہے اور ایک قسم ہے کہ ہوا کے ثبوت میں کچھ شبہ یہ قسم

وقسم فيه احتمال وشبهة وهو الاحاد ثم المتواتر يوجب العلم القطعي بكون

اور ایک قسم وہ ہے کہ ہوا میں احتمال اور شبہ یہ قسم سے بالاحاد ہے ہر حدیث متواتر مفید علم قطعی کے پس ہوگا

ردہ كفر او المشهور يوجب علم الظمانية ويكون ردہ بدعت انتهم وقال في المعاد

انکار اسکا کفر اور حدیث مشہور مفید ہی علم ظمانیت کے نہ علم یقینی کے پس ہوگا انکار اسکا بدعت نہ کفر عام اور کہا معاد

شرح اصول الشاشة ولذلك لا يكفر جاحدا كما يكفر جاحدا المتواتر انتهم

شرح اصول شاشی میں کہ لهذا نہ کافر ہو انکار اسکا جیسا کہ کافر ہو انکار حدیث متواتر کا

حتى قال في خلاصة الكيد اما الغرض فما ثبت بدليل قطعي لا شبهة فيه

حتی کہ کیا خلاصہ کیدانے میں ہے کہ فرض وہ ہے کہ ثابت ہو ساتھ دلیل قطعی کے یعنی بغیر شبہ کے

وحكمه الثواب لفعل العقاب بالترك بلا عذر والكفر بالانكار في المتفق

اور حکم اسکا ثواب ہے ساتھ فعل کے اور عذاب ہے ساتھ ترک کے بغیر عذر کے اور کفر ہے ساتھ انکار کے متفق

عليه والواجب ما ثبت بدليل فيه شبهة وحكمه كحكم الغرض عملا لا

علیہ میں اور واجب ہے کہ ثابت ہو ساتھ دلیل ظنی کے اور حکم اسکا مانند حکم فرض کے ہے ارادہ عمل کے



اعتقاداً حتمی لا ینکفر جاحداً انتہی وقال لسید السند الشریف البحرانی

از روی اعتقاد کے حتی کہ ہنن کافر ہوتا مگر اسکا اور کہا سید سند شریف بحرانی نے

شرحہ والواجب ثابت بدلیہ فیہ شہرہ کامل اول والعام المخصوص وخبر

شرح خلاصہ کیدائین کہ وجہ ہی کہ ہوساتہ دلیل ظنی کے جیسا کہ ماول اور عام مخصوص البعض اور خبر

الواحد والقیاس والاجماع المنقول لئنا بطریق الشہرۃ والاحاد وحملہ

احاد اور قیاس اور اجماع جو منقول ہو طرف ہماری بطور شہرت اور احاد کے اور حکم اور اسکا

حکم الفرض عملاً لا اعتقاداً حتمی لا ینکفر جاحداً بل فیسوق انتہی وقال الشافعی

مانند حکم فرض کی ہی از روی عمل کی نہ از روی اعتقاد کے حتی کہ کافر ہوگا مگر اسکا ملکہ فاسق ہوگا اور کہا شافعی

فی شرح الدر المختار فی باب المرتبہ اذ الم یکن الایۃ والخبر امتواتر قطع الدلیل

شرح در المختار کے باب المرتبہ کہ جبکہ ہو آیت اور حدیث متواتر قطع الدلیل

اولم یکن الخبر متواتراً ولم یکن الاجماع جماً للجمیع او کان ولم یکن لجماع

یا نہو حدیث متواتر یا نہو اجماع اجماع جمیع مجتہدین معصرا کا یا ہی لیکن ہنن

الصحابۃ او کان ولم یکن لجماع جمیع الصحابۃ او کان لجماع جمیع الصحابۃ

صحابہ کا یا ہے لیکن ہنن ہی اجماع جمیع صحابہ کا یا ہے اجماع جمیع صحابہ کا لیکن

لم یکن قطعاً بان لم یثبت بطریق التواتر او کان قطعاً لکن کان لجماعاً

ہنن ہی وہ قطعے بانیو جبہ کہ نہ ثابت ہو بطور تواتر کے یا قطعے ہے بانیو کہ ہو بطریق تواتر کے لیکن

سکوتی بقرآن سب صورتوں میں ہنن انکار انکا کفر ظاہر ہے یہہ او سکوتی بقرآن و آفہ کتب

الاصول انتہی وغیر ذلک مسالاً یخفی فثبت فما ذکر ان مولی الدلیل

اصول کلامی تمام ہوا اور سوائے سندین بن جوہن بن پوشیدہ

الظن وجاحداً لا ینکفر بل فیسوق جاحداً الا تری ان البدع علم ینکفر فاما من علی

ظنی یعنی حدیث احاد وغیرہ اور مگر اسکا ہنن ہوتا ہے مگر اسکا ایا ہنن دیکھا تو ہنن



مادل علیہ الدلیل لقطع فی نظر اهل السنۃ لنا ویلیم بحجۃ انتہی ما فی الطحاوی

کہ دال ہی اس پر دلیل قطع بنظر اہل سنت و جماعت کے کیونکہ وہ مؤول ہیں تمام ہوا جو مخطا و س کے  
فی بحث ارکان الوضو فلذا لا یزال السلف والخلف علی قبول روایتہم قال الامام

بحث ارکان و صنوین ہے لہذا ہمیشہ رہے علما متقدمین اور متاخرین اور قبول کرنے والے روایت کی امام  
الوقت فی صدر شرح مسلم و فی الصحیحین وغیرہ کتب ائمہ حدیث ہے  
نوی نے اول شرح مسلم میں کہ صحیحین وغیرہ کتب ائمہ حدیث ہے

الاجتہاد بکتب من المبتدعین غیر الدعاۃ و کم یزال السلف والخلف علی قبول

بحث بکثرنا بہت اہل بدعت جو غیر داعی ہیں اور ہمیشہ رہے علما متقدمین اور متاخرین اور قبول کرنے

روایتہم والاجتہاد بہا و السامعہم واسماعہم من غیر انکار منہم انتہی فقل علم

افہی روایت کے اور بحث بکثری ساتھ اونکی اور سنا اولیٰ سنا یا اولیٰ غیر انکار کے کسی شخص سے اون علما سلف و خلف سے

ما ذکر ان جملہ حدیث الاحاد و ما ولہ لا یقر بل یفسق جملہ فقط ان

ما ذکر سے کہ مکر حدیث احاد اور مؤول حدیث احاد کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہوتا ہے مکر اور سکا فقط

جو مصنف معیار نے ارشاد فرمایا ہی اگر حق ہی اونکی نزدیک تو اتباع اونکی یعنی وہ لوگ جو صاحب مہرب

لانہم ہی کی ہیں البتہ اس شرک میں دخل ہوئی بحسب قاعدہ مصنف معیار کے کیونکہ مکر رسد کر تجربہ

کیا ہی کہ اگر آیات یا احادیث صحیحہ غیر منسوخہ غیر معارضہ اونکی پیش کی جائیں تو وہ لوگ اپنی مسلک کو حیر

الہی ہو گئے ہرگز نہیں چھوڑتے مقابلہ میں تقریبات و اسباب اور توجہات یہودہ کے جائیں گے اور وجہ

وہی ہوا کہ یہ ہے کہ قلم تقلید کے کما شامل ہی مقلد کو بلکہ غیر عالم کو ہی چنانچہ عبارت مصنف

معیار کے ہسپرال و عبارت مذکورہ قسم رابع شرک ہے اور وہ ایسے تقلید ہے کہ وقت لا علی کے مقلد نے

مکر بہتہ کا اتباع کیا ہوا کو حدیث صحیحہ غیر منسوخہ غیر معارضہ مخالف مذہب کے س مجتہد کے مثلاً

علوم ہوئی تو اب وہ مقلد بدست و نیز ان عذرات کے جن سے سابقہ بخوبی جواب یا گیا ہے یا حدیث کو

بول ہے نہیں کرتا یا اس میں بدون سبب کے تاویل و تحریف کر کے یا حدیث کو طرف قول ائمہ کے

بجائے مقلد ہے پس قول و سکا مثلاً معلوم ہوئے تو اب وہ مقلد بدست و نیز ان عذرات کے انحراف سے

روایت کی امام

دہ دوسری  
نور



اس میں کہ یہ قسم تقلید کے کاسقف ہی اس مقلد و ستاویزی کی حق میں پس اب معلوم کرنا چاہئے کہ وہ دستاویز کیا کیا ہیں سو وہ دستاویز مصنف معیار فی خود عبارت سابقہ میں نقل فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ کہ حدیث پر عمل کرنی ہی منع کرتی ہیں تو وہ یہہ عذر پیش کرتی ہیں کہ آجکی دن حدیث پر عمل کرنا مجتہد مطلق ہی کا کام ہے اور ہماری شان ایسی نہیں ہے کہ حدیث و قرآن کو سمجھیں اور اگر کچھ ترجمہ ظاہری سمجھتے ہیں تو بہرہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ فلانی حدیث منسوخ ہے یا نہیں یا معنی ظاہر یہہ معمول ہی یا ماول ہی یا کوئی اور حدیث اسکی معارض موجود ہے یا نہیں انتہی اور مصنف معیار نے اس عذر کا رد وجہی جوابی یا ہی وجہ اول یہہ کہ قرآن اور حدیث ایسی مشکل نہیں کہ سوای مجتہد مطلق کے کسیکے سمجھ میں نہ آوین بلکہ ایسی آسان ہیں کہ جسکو لغت عربی معرفت ہو خاص کر علما تو وہ بخوبی معنی قرآن اور حدیث ہی واقف ہو جاتاہی قولہ تعالیٰ ولقد یسرنا القرآن للذکر فضل من مدکر اور وجہ ثانی یہہ کہ اگر کوئی شخص اہل علم حسب سعت اپنے کے ایک حدیث کو تحقیق کر کے اور پر عمل کری تو نہایت ہی سوگاہ کہ وہ حدیث منسوخ ہوگی تو ہم کہتے ہیں کہ وہ شخص عمل کرنی میں ساتھ اس کے گنہگار نہ ہولانہ علیہ السلام یا ہر الذین صلوا الی البیت المقدس بعد التحلیل انتھے اور قول اسکا سابقا بخوبی جواب یا گیا ہی عبارت ان دونو وجہ مذکور سی ہی پس معلوم ہوا کہ وہ دستاویز یہہ میں پس معلوم ہوا ان دستاویز سے کہ یہہ شخص مقلد محض ہی جیسا کہ سپر ال ہی قول اسکا اور پر عمل کرنا مجتہد مطلق یعنی مجتہد مستقل و مجتہد مستبک کام ہے اور ہماری شان ایسی نہیں ہے کہ حدیث و قرآن کو سمجھیں اور اگر کچھ ترجمہ ظاہری لہم اور قول اسکا خاص کر علما پس خلاصہ کلام کا یہہ ہے کہ یہہ دستاویزی مقلد محض ہی اور مقلد محض کو عمل بالنصوص بذاتہ واجب نہیں بلکہ بواسطہ مجتہد کے یعنی اسکو تقلید مجتہد لازم اور وجہ یہہ نزدیک ہو رہا ہے اہل سنت کے قال الطحاوی والشافعی فی شرح الدلیل

کہا طحاوی اور شافعی نے شرح دہ

المختار والقاری فی الرسالة المستفی بسم الفوارض فی ذم الروافض قال ابن کمال  
المختارین اور طحاوی نے اوں سالین جو سے ہے ساتھ سم الفوارض نے ذم الروافض کے کہ کہا ابن کمال  
یا شافعی الفہاء سبع طبقات لا ولی طبقة المجتہدین فی الشرع کا لایۃ

یا شافعی فقہاء کے سات طبقہ ہیں طبقہ ہوا طبقہ مجتہدین نے الشرع کا ہے جیسا کہ ائمہ



الاربعة وامثالهم ممن اسس القواعد واستنبط الاحكام والفروع من الادلة  
 اربعة اور امثال اولی جنہوں نے مقرر کئی قواعد اور استنباط کئی احکام اور مسائل کتاب اور سنت اور اجماع  
 الاربعة وهم غير مقلدين والثانية طبقة المجتہدين في المذهب كابي يوسف  
 اور قياس ہی اور وہ غیر مقلدین اور طبقہ دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا ہے جیسا کہ امام ابو یوسف  
 و محمد بن الحسن و سائر اصحاب البصيفة المخرجين الاحكام بالادلة على قواعد  
 اور امام محمد بن الحسن اور باقی تلامیذ البصيفة جو مخرج ہیں احکام کے اولد اربعہ سے بنا بر قواعد کے  
 اسسها الامام الاعظم وان خالفوا في بعض الفروع لكن يقدرون في قواعد  
 جو مقرر کیا ہی و نحو امام اعظم فی اگرچہ مخالف ہیں اون کی بعض فروع میں لیکن مقلد ہیں اوسکی قواعد میں  
 وبه يتنازون عن المعارضين له في المذهب غير مقلدين في الاصول  
 اور ساتھ اسی کی ممتاز ہوئے مخالفین سے جو مخالف ہیں امام اعظم کے مذہب کے اور غیر مقلد ہیں اوسکی قواعد میں  
 كالشافعي رضي الله عنه والثالثة طبقة المجتہدين في مسائل التزكروا  
 جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ مثلاً اور طبقہ تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے جو مسائل کہ نہیں کوئی  
 فيها عن صاحب المذهب بالطحاوي والخصاف والكرخي والحلواني والسرخسي و  
 اون میں صاحب مذہب جیسا کہ امام طحاوی اور خصاف اور کرخی اور حلوانی اور سرخسی اور  
 البردوي والقاضي وامثالهم وهؤلاء لا يخالفون له في الاصول ولا في  
 بردوی اور قاضی اور امثال اون کے یہ لوگ نہیں مخالف ہو سکتی صاحب مذہب کے نہ اصول میں اور نہ  
 الفروع لكنهم استنبطوا الاحكام في مسائل التزكروا لا ينفردون بها على حسب القواعد  
 فروع میں لیکن استنباط کرتے ہیں احکام کو اون مسائل میں کہ نہیں ہی کوئی تصریح اون میں بنا بر قواعد  
 والاصول والرابعة طبقة اصحاب التخریج من المقلدين كالرازي وخرابه  
 اور اصول اون کی اور طبقہ چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا ہے مقلدین سے جیسا کہ رازی اور امثال ان کے  
 فانهم لا يقدرون على الاجتهاد اصلا لكنهم لاحاطتهم بالاصول ومنظم  
 ہیں وہ نہیں قادر اجتہاد پر مگر لیکن وہ لوگ بسبب اپنی احاطہ کے ساتھ اصول کے اور منظم



بالمآخذ نقدون علی تفصیل قول مجل ذی وجہین وحکم مبہم تحتل لامرین متقول

ساتھ ماخذ کے قاور ہیں اور تفصیل قول مجمل کے صاحب درجہ کا ہے اور تفصیل حکم مبہم تحتل کے قاور کا ہے

عن صاحب المذہب اولیٰ من اصحابہ والخامسة طبقة اصحاب الترجیح من

صاحب مذہب سے یا کسی اور کی تلمیذ مجتہد سے اور طبقہ پنجم ان اصحاب ترجیح کا ہے

المقلدین کالی حسن القدوری صاحب ہدایۃ وامثالہا وشانہم تفضیل

مقلدین سے جیسا کہ ابوالحسن قدوری اور صاحب ہدایہ اور اساتذہ کی اور کام اور کام کا ترجیح دینا

بعض روایات علی بعض اخر بقولہم هذا اصح وهذا اولیٰ وهذا ارفق لنا

بعض روایات کو بعض پر باین طور کہ یہ اصح ہے اور یہ اولیٰ ہے اور یہ ارفق ہے

والسادسة طبقة المقلدین القادرین علی التمزین بین القوی والافوی

اور طبقہ چھم طبقہ مقلدین کا ہے جو قادر ہیں تمیز پر درمیان قوی اور اضعفی

والضعیف ظاہر المذہب والروایۃ النادرة کا صاحب ملقون المعتبرۃ

اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور روایت نادر کے جیسا کہ اصحاب ستون کے جو معتبر ہیں

من امتاخرین مثل صاحب الکثر والمختار والوقایۃ والمجموع وشانہم ان

انما متاخرین سے جیسا کہ صاحب کثر اور مختار اور وقایہ اور مجمع اور شان اور کی یہی

لا یبقاوا فی کتبہم الا قول المردودۃ والروایات الضعیفۃ والسابعة

کہ بقیہ کریں اپنی کتب میں اقوال مردودہ اور روایات ضعیفہ کو اور طبقہ ساتواں

طبقة المقلدین الذین لا یقدرون علی ما ذکر ولا یفرقون بین الغث والسمین

طبقہ مقلدین کا ہے جو نہیں قادر مادی پر یا وہ نہیں فرق کر سکتی ہیں درمیان لاغز اور فربہ کے

انتہی وقال الطحاوی والسابعة مقلدون لا یقدرون علی شئ و

انتہی اور کہا طحاوی کہ طبقہ ساتواں طبقہ مقلدین کا ہے کہ نہیں قادر کسی شے پر

السادسة كذلك من المقلدین قولہ واما نحن فعلمنا اتباع ما رجحوا هذا

چھم اسی طرح ہی مقلدین سے قول اوسکا کہ ہمیر فقط ہے اتباع مرجح اور کی کا کہ یہ حکم ہے



عین المرتبہ السابعة انتہیٰ فذا نصیر بان العالم مثل صاحب الدر المختار  
 عین مرتبہ طحاوی کا تمام سہا بس یہ تصریح ہی باین عالم مثل صاحب در المختار کے  
 وفوقہ عالم یبلغ درجۃ الاجتہاد یبلغ التقلید وقال الشیخ العارف الکامل  
 اور وہ جو فوق ہوا وہی سی جب تک پہنچی درجہ اجتہاد کو تو لازم ہی اوکو تقلید اور کہ شیخ عارف بامدہ مل  
 المحدث الذی لم یکن بعدہ الی الا زمتہ الشیخ عبدالحق الدہلوی فی شرح  
 محدث فی جوہن سوا بعد ایک انہما مثل او کے یعنی شیخ عبدالحق دہلوی شرح  
 سفر السعاده ابن چہارتین از امان امت ومقتدیان ملت اذکر ضبط  
 سفر سعادت میں کہ چار ائمہ پیشواے امت اور مقتدے ملت کے ہیں کہ ضبط  
 وربط احادیث واقوال صحیحہ و سلف و تطبیق وتوفیق میان انہما  
 اور ربط احادیث اور اقوال صحابہ اور سلف کا اور تطبیق اور توفیق در میان انہی  
 نمونہ وتفسیر وتاویل بیان ناسخ و منسوخ وغایت بذلک مجموعہ درین باب  
 کی ہی اور تفسیر اور تاویل اور بیان ناسخ اور منسوخ اور نہایت صرف محبت اس باب میں  
 فرمودہ استنباط احکام بقیاس واجتہاد از خصوص کتاب و سنتہ نمونہ ہذا  
 فرما کر استنباط مسائل کا ساتھ قیاس اور اجتہاد کے خصوص کتاب و سنت سے کیا ہے  
 وغیر مجتہدان را جز تابع ایشان بون چارہ وسیلے نیست انتہیٰ فہذا  
 اور غیر مجتہد کو سوا ہی تقلد ہونے ان مجتہدین کے چارہ اور کوئی طریق نہیں ہے  
 نصیر بما قلناہ وقال الشیخ العارف عبد الوہاب مالک فی المیزان الکبریٰ  
 تصریح ہی او کی جو کہا ہے اور کہا شیخ عارف بامدہ یعنی عبد الوہاب مالک المیزان کبریٰ  
 والصغریٰ وبلغنا ان شخصاً استثنایہ رضی اللہ عنہ فی تقلید احد من علما  
 اور صغریٰ میں کہ پہنچا کہو کہ ایک شخص نے منورہ طلب کیا وہ ضیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنی تقلد ہونی میں کہتی ہے  
 عصی فقال لہ لا تقلدوا ولا اولادکم ولا النخع ولا عاہرہم وخذ الاحکام  
 سمجھ سے پس کہا او کو کہ مت تقلید کرتو نہ میری اور نہ مالک کے اور نہ اولاد کے اور نہ نخع کے اور نہ عاہرہ کے



من حيث اخذوا قلنا هو محمول على من له قدرة على استنباط الاحكام من

جہاں سے لیا اور ہونے کی کہتی ہیں ہم کہ وہ قول محمول ہے اوس شخص پر کہ اوسکو قدرت ہے اور یہ استنباط احکام کے

الكتاب والسنة والا فقد صرح العلماء بان التقليد واجب على كل ضعيف

کتاب و سنت سے والا تو تصریح کے ہے علمائے باہن طور کہ تقلید واجب ہے ہر ضعیف

وقاصر النظر انتهى يعني صرح العلماء بان التقليد واجب على كل من لم يكن

اور قاصر نظر ہے یعنی تصریح کی ہے علمائے باہن طور کہ تقلید واجب ہے اوس شخص پر کہ ہوا اوسکو

قدرة استنباط الاحكام هذا صريح بان كل من لم يكن ملكة الاجتهاد والتقليد

قدرت استنباط احکام کے ہیں یہ تصریح ہے باہن طور کہ جو شخص کہ ہوا اوسکی ملک اجہاد و تقلید

عليه واجبه العلماء وقالوا ليعلم المحدث الشافعي صاحب معالم التنزيل والمصنف

اوسپر واجب ہے نزدیک علمائے اور کہ شیخ محیی السنہ بغدادی محدث شافعی صاحب معالم التنزيل و مصنف

والمجتهد من جملة خمسة انواع من العلم علم كتاب الله تعالى وعلم سنة رسول الله

کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جامع پانچ نوع علم ۔ علم کتاب اللہ اور علم سنت رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم واقوال علماء السلف من اجماعهم واختلافهم علم اللغة

صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اقوال علماء سلف اوسکی اجماع اور اختلاف کا اور علم لغت کا

وعلم القياس وهو استنباط الحكم من الكتاب والسنة اذا لم يجد صرحا في نص

اور علم قیاس کا اور وہ قیاس استنباط حکم کا ہے کتاب و سنت سے جبکہ نہادی وہ مجتہد اوس حکم صریح نص

كتاب وسنة او اجماع فيجب ان يعلم من علم الكتاب التام والمسنون والمجمل

کتاب میں سنت میں یا اجماع میں پس وجہ یہ کہ جانی وہ علم کتاب سے تام و مسنون و مجمل اور

المفسر والخاص والعام والحكم والمتشابه والكراهة والتحريم والاباحة و

مفسر اور خاص اور عام اور حکم اور متشابه اور کراہت اور تحريم اور اباحت اور

النزك الوجوب ويعرف من السنة هذه الاشياء ويعرف منها الصحيح والضعيف

نزد اور وجوب اور جانتے سنت سے یہ سب استیاء اور جانتے اوس سنت سے صحیح اور ضعیف

نذب اور وجوب اور جانتے سنت سے یہ سب استیاء اور جانتے اوس سنت سے صحیح اور ضعیف

نذب اور وجوب اور جانتے سنت سے یہ سب استیاء اور جانتے اوس سنت سے صحیح اور ضعیف

نذب اور وجوب اور جانتے سنت سے یہ سب استیاء اور جانتے اوس سنت سے صحیح اور ضعیف



والمسند والمرسل ويعرف ترتيب السنة على الكتاب وترتيب الكتاب على السنة انما  
 اور مسند اور مرسل اور جانے ترتیب سنت کے کتاب پر اور ترتیب کتاب کے سنت پر سو اسکے منہ  
 يجب معرفة ما ورد منها في احكام الشرع دون ما عداها من القصاص والاجل  
 کہ واجب ہے معرفت اوس چیز کے جو وارد ہے احکام شرعیہ ماوراء اذن کے جو قصص ہیں اور خبریں  
 والمواعظ وكذلك يجب ان يعرف من علم اللغة ما آتی فی کتاب وسنة فی  
 اور مواعظ اور اسے طرح واجب ہے یہ کہ جانا چاہے علم لغت جو قدر آتا ہے کتاب اور سنت رسول اللہ  
 امی الاحکام دون الاحاطة بجميع لغات العرب ينبغي ان يقف علی مرام  
 امور احکام میں نہ احاطہ جمیع لغات عرب کا اور لاحق ہی یہ کہ واقف ہوا و پر مراد

کلام العرب من اختلاف المحال والاحوال لان الخطاب ورد بلسان العرب  
 کلام عرب کے اختلاف مواضع استعمال اور احوال میں اس واسطے کہ خطاب ارد ہوا اساتذہ زبان عرب کے

فمن لم يعرف لا يقف علی مراد الشرع ويعرف قاویل الصحابة والتابعین فی  
 پس جو شخص نہ پہچانیگا بہر توفہ واقف ہو گا اور مراد شرع کے اور جانے اقوال صحابہ اور تابعین کے

الاحکام ومعظم فتاوی فقهاء الامم حتى لا يقع کلمته فخالفا قوالهم  
 جو احکام میں ہیں اور بڑے بڑے فتاوی فقہاء امت کے نو کہ واقع ہو قول مخالف اوس کے اقوال کے

فکیون خرق الاجماع فاذا عرف من کل واحد من هذه الانواع معظه  
 پس ہو جامی سوقت حرق اجماع سلف کا پس جبکہ جان لی گا اس ہر واحد کو ان انواع سے عمدہ عمدہ  
 فهو حینئذ مجتہد ولا یشرط معرفت جمیع ما یحدث لا یشد عنه شئ منها  
 تو وہ شخص اسوقت مجتہد ہے اور نہیں شرط معرفت جمیع کے یعنی احاطہ باسی طور کہ نہ غائب ہوا اوس کوئی شے

واذا لم یعرف نوعاً من هذه الانواع فسیلہ التقلید انتہی ذکرہ فی عقد  
 اور جبکہ نہ بخانے گا نوع کو ان انواع سے توسیل اوس کے تقلید ہے تمام ہوا ذکر کیا اسکو عقد

الحجید فذلک من الشیخ المحدث الجلیل تصریح بان کل من لم یکن له ملکہ  
 حجید میں پس یہ شیخ محدث جلیل القدر سے تصریح ہے باسی طور کہ جو شخص نہ ہو اوسکو ملکہ



الاجتهاد فغلبه التقليد وقال في عمدة المرید شرح جوهر التوحيد فواجب عند

اجتهاد كما واجب في اسير تقليد اور کہا عمدۃ المرید شرح جوهر التوحيد میں کہ واجب ہے نزدیک

الجہل علی کل من لیس اهل الاجتهاد تقليد المذهب انتہ وقال الشيخ ابن

مہر علماء کے لازم ہے ہر شخص غیر تقلید پر تقلید مذہب کے تمام ہوا اور کہا شیخ ابن

الہمام فی تحریر الاصول وشارحہ فی شرحہ المسما بالتیسیر شرح التخریر

ہمام نے تحریر الاصول میں اور اسکے شارح نے اپنے تخریر میں کہ مسما بالتیسیر شرح التخریر ہے

غیر المجتہد المطلق یلزم عند الجہل التقليد وان کان مجتہدا فی بعض المسائل

کہ غیر مجتہد مطلق کو لازم ہے نزدیک جمہور کے تقلید اگرچہ ہو مجتہد بعض مسائل میں

انتہ فقد ثبت بما ذکر ان کل من کان غیر مجتہدا فالتقليد علیہ واجب

پس ثابت ہوا ما ذکر سے کہ ہر شخص کہ ہو غیر مجتہد تقلید اس پر واجب ہے

عند جمہور اهل العلم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد

تزدیک جمہور اہل علم کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تابعہ سواد

الاعظم فانه من شد شد في التار ذکرہ فی الشکوۃ میں معلوم ہوا ما ذکر سے کہ یہ قول

اعظم کے کیونکہ جو شخص کہ الگ ہو اسواد اعظم سے وہ الگ کہ جائیگانا میں ذکر کیا اسکو شکوۃ میں

اس دستاویزی کا حق ہی اور قول مصنف معیار کا کہ یہ شرک ہی باطل ہی اور ابن ہمام وہ

شخص ہی کہ مصنف معیار خود فرمائی میں اپنی معیار میں شیخ کمال لکھ ابن الہمام خلی رفت شان ابو

علو مکان سی سب اہل علم واقفین انہی اور وجہ تیسرے فساد کی یہی کہ دعویٰ سموع اور مقبول جب

ہوتا کہ موافق دلیل کی ہو سو مصنف حیار نے دعویٰ تو کیا شرک ہونے کا اور دلیل گذاری آیت

اتخذوا احبادہم ورہبا فہذا ربا با من وجہ اللہ اور حدیث عدی بن حاتم کے اور یہ دلیل

مطابق دعویٰ مصنف معیار کے نہیں ہے پس دعویٰ مذکور مصنف معیار کا غیر مقبول ہوا عند اہل

العلم کا قہبان اس اجمال کا یہی کہ مراد اس آیت مذکورہ سی وہ لوگ ہیں کہ اس کے محرمات کو حلال

کرتی ہیں اور محلات کو حرام کرتے تھے پس اگر ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی



اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم مثل ان احبار اور میان یہود و نصاریٰ کے مہرمات السکر  
 حلال اور محلات کو حرام کرنی والی من تو البتہ یہ لوگ اور اتباع انکی مثل اتباع احبار اور میان  
 یہود و نصاریٰ کی مشرک ہوئی والا نہیں پس دعویٰ مصنف معیار کا پہلی تقدیر پر مطابق دلیل  
 کی ہوگا اور دوسری تقدیر پر غیر مطابق اب مطابقت دعویٰ کی اور عدم مطابقت دعویٰ کے  
 مصنف معیار سے دریافت کرنے عبت اور لغوی کیونکہ ظاہر ہے کہ مصنف معیار نے اپنی مطابقت  
 دعویٰ کی لئی ان ائمہ اربعہ کو مثل احبار اور میان یہود و نصاریٰ کے اپنے دین میں قرار دی لیا ہوگا  
 لیکن ہم اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ مصنف معیار کا فاسد ہے کیونکہ پیرانہ پر اور استاد  
 استاد مصنف معیار جو حدیث وغیرہ میں ہیں یعنی شاہ عبدالعزیز فی تحفہ اثنا عشریہ کے کید است  
 و ہم میں فرمایا کہ عجب است از شریف مرتضیٰ کہ درین حکایت کثرت اختلاف را  
 عجب ہے شریف مرتضیٰ سے کہ اس باب میں حکایت کثرت اختلاف کو

نسبت باہل سنت کردہ حال انکہ اہل سنت را در اصول عقاید و اعمال اختلاف  
 منوب طرف اہل سنت و جماعت کے کیا ہے حالانکہ اہل سنت کا اصول عقائد اور اعمال میں اختلاف  
 نیست اگر اختلاف ہے فروع است و ان ہم منجر تکفیر و تضلیل ہیں مگر  
 نہیں ہی اگر کچھ اختلاف ہے تو در میان سائل فرعی کچھ ہے سو وہ منجر تکفیر اور تضلیل ایک دوسرے  
 غی شوق معہذا اختلاف از اتفاق بسیا کم تر است بعد از تفحص و استقراء  
 نہیں ہے معہذا اختلاف اتفاق سے نہایت کم ہے بعد تنبیح اور حجت و وجہ کے  
 مجموع مسائل مختلف فیہا در مذاہب بعدہ سصد و چہد مسئلہ فروع  
 مجموع مسائل مختلف فیہا مذاہب اربعہ میں تین سو چہد مسئلہ فروع  
 یافتہ اندر ان ضروریہ موجب نیست نیستہ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسئلہ  
 باہل میں کہ اون میں نص صریح موجود نہیں ہے

مذاہب ائمہ اربعہ کا ایسا نہیں کہ وہ موجب تکفیر و تضلیل کا ہو پس ائمہ اربعہ مثل احبار اور میان  
 یہود اور نصاریٰ کی نہوی بہر کہتے ہیں ہم کہ مراد آیت سے یہ ہے کہ وہ حرام کرتے ہیں محلات اسکو



اور حلال کرتی تھی حرمت اس کو بدلیل انہ قال فی التفسیر النیشاپوری نقل عن عدی بن حاتم

بن دہل کہ کہا تفسیر نبی پورے میں کہ منقول ہے عدی

بن حاتم و کان نصرانیا فانتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو یقول

بن حاتم سے کہ وہ پہلے نصرانی تھا کہ پہونچا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لحین کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے

سورة براءة فلما وصل الی هذه الاية قال لستابعدهم فقال لیس من

سورة براءت کو سبھا پہونچے آنحضرتؐ طرف اہل بیت کے تو کہا اوس عدی نے کہ نہ تھی ہم پوچھے او کو فرمایا آنحضرتؐ

ما احل الله وتحملون ما حرم الله فقلت لی فقال تلك عبادتکم انتم

اوس کو جو حلال کیا اللہ ا حلال کر نیوالے اوس کو جو حرام کیا اللہ کہا میں نے ان فرمایا آنحضرتؐ کہ یہ تم پوجنا اونکا

وقال فی تفسیر الجلالین الخلفاء اہل بیت و رہبا تم عبادتکم

اور کہا تفسیر جلالین میں کہ بکرو اپنے اہل بیت یعنی اپنی علما کو یہود نے اور اپنی رہبا کو یعنی اپنے عباد کو یہود نے

ایبا یا من و ن الله حیث اتبعوهم فی تحلیل ما حرم و تحریم ما احل انتم

معبود سولے اللہ کے اس واسطے کہ وہ تتبع سولے میں اونکی پیچ حلال کرنے حرام کے اور حرام کرنے حلال کے تمہارا

فلان کن الائمة الاربعة مثل اہل بیت و رہبان النصاری فلان کن اتباعکم

سب نبوی ائمہ اربعہ مثل اہل بیت یہود کے اور رہبان نصاری کے سب نبوا اتباع ائمہ اربعہ

مثل اتباع الاحبار والرهبان بس ثابت ہوا مذکور سی کہ قول دستاویزی کا حق اور قول

مثل اتباع احبار اور رہبان یہود و نصاری کے

مصنف معیار کا باطل ہے اور اس مذکور سی ہی معلوم ہو گیا جواب و نون وجہ مصنف معیار کا کیونکہ

جب تقلید غیر مجتہد کو واجب ہے تو معلوم ہو گیا کہ غیر مجتہد کو عمل کرنا قرآن یا حدیث پر اپنی رائے سے

ممنوع ہی اور اگر کریگا تو گناہ گار ہوگا کیونکہ تارک واجب ہوا اور تارک واجب گناہ گار ہے اور

کہا امام نووی شافعی المذہب نے شرح صحیح مسلم کہ کتاب قضیہ میں قولہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذ حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران و اذ حکم فاجتهد ثم اخطا فله

کہ جبکہ اراد لکھا مجتہد نے حکم کا پہا اجتہاد کیا اور پہونچا صواب کو تو اوس کے لئے دو اجر ہیں اور جبکہ ارادہ کیا حکم



اہر قال لکمال الخیر المسلمین علی اذک الحکمت فی حاکم عالم اہل العلم فان اصل  
 ایک اجر ہی کہا کہانی کہ جمع ہوئے سب سمان اسپر کہ یہ حدیث بیچ خواہد س حاکم عالم کے ہے جو اہل حکم  
 قلہ اجران اجر اجتہادہ و اجر باصابہ و از خطا قلہ اجر اجتہادہ قالوا فاما من  
 تو اس کے لئے دو اجر ہیں ایک اجر اجتہاد کا اور ایک اجر اصابت کا اور اگر مخطی ہو تو اس کے لئے ایک اجر اجتہاد کا  
 لیس باہل الحکم فلا یحیل الحکم فان حکم فلا اجر لہ بل ہوا تم ولا ینفذ حکمہ سواء  
 نہ اہل حکم کا تو نہیں طلال اس کی نئی حکم کرنا اگر حکم کر لیا تو نہیں ہلی اس کی نئی اجر بلکہ وہ گناہ کا ہے اور نہ جارح حکم کا اور نہ اس کا اجر  
 الحق ام لا لان اصابتہ اتفاقیۃ لیست صادرة عن اصل شرعی فهو عاص فی جمیع  
 حکم کی ہو یا نہ ہو کیونکہ مصیبت نا اتفاقی ہے نہیں ہی یہ صادر اصل شرعی سے کہ وہ اجتہاد ہی ہے لہذا ہر گناہ کا جمع سائل میں  
 سواء وافق الصواب لا وہی مردہ و دہ کلہا ولا یعد فی ثبوتہا انتہی فذلک  
 برابر ہی کہ موافق صواب کے ہو یا نہ ہو اور یہ سب حکام اس کے مردود میں نہیں معذور کسی شے میں تمام مواہب یہ  
 الاحکام اجماع علی ان من کان عالما لکنہ غیر مجتہدا فانه اذا حکم فهو عاص فی احکامہ و احکامہ  
 اجماع اجماع ہے اسپر کہ جو شخص کہ ہو عالم لیکن نہ مجتہد وہ گناہ کا ہے سب حکام میں اور سب احکام اس کے  
 کلہا مردہ وان وافق الصواب لان اصابتہ اتفاقیۃ لیست صادرة عن اصل شرعی  
 مردود میں اگرچہ موافق ہوں صواب کے اس واسطے کہ اصابت اس کے نہیں صادر اصل شرعی سے  
 و ہوا اجتہاد پس قول مصنف معیار کا خاص کر آہ بطور ترقی کے مردود بال اجماع ہوا اور  
 کہ وہ اجتہاد ہے  
 بھی شاہ عبدالعزیز کہ پیر اور استادان استاد مصنف معیار کے اپنے لقب بر غزیری کے  
 سورہ مزمل کے تفسیر میں فرمایا ورتقریق اقسام قران از حکم و مشابہ و نسخ و منسوخ  
 و ظاہر و ماول استیازہ و قسم از قسم دیگر و استنباط احکام از ہر قسم کہ بغایت علم مشکل بہت انتہی  
 پس یہ صریح ہے اسباب میں کہ قران شریف بحسب استنباط احکام شرعیہ کے نہایت مشکل ہے  
 کما قال اللہ تعالی فاذا قرأتہ فانتبع قرآنہ ثمران علینا بیانہ و قال اللہ تعالی  
 صیبا کہ فرمایا اور تعالی نے سب حکیم پر ایمان تو بس کان لگا کر ہر قسم پر ہی بیان اس کا اور فرمایا اللہ تعالی نے  
 ہوا اللہ تعالیٰ بعث فی الامم رسولاً منہم یتلو علیہم آیاتہ و یرکبہم و یعلمہم

وہ اسدہ ذاتی ہی کہ بھیجا ان پر چونکہ رسول اور ہی میں ہی کہ بر آنا اور بر آست انہی رکے اور پاک کرنا ہے انکو



الكتاب والحكمة اگر چه آسان بحسب پند اور وعظ اور نصیحت کے کما قالہ اللہ تعالیٰ ولقد

کتاب اور حکمت یعنی ہدایت کے اول پر

بیشنا القرآن **فہل من مدکر** اما قسم رابع وہ بھی فاسد ہی ساتھ دو وجہ کی وجہ اول فساد

یہی کہ وہ عبارت تقلید شخص معین سی ہی بطور وجوب کے جیسا کہ خود مصنف معیار نے فرمایا کہ قسم ثانی

حرام اور بدعت ہے اور وہ تقلید ہے بطور تعین کے زعم وجوب کے برخلاف قسم ثانی کے انتہی اور یہ

فساد کا یہ ہے کہ جب کسی شخص نے ایک اجتہاد کو مثلاً مذہب امام شافعی کو اختیار کیا بطور وجوب کے

نہ چھوٹا اگر چه اسکو وفات حادثہ صلح کے غیر معارض غیر منسوخ پیش کی جائیں اور مصنف معیار

تقلید تقلد دستاویز کی شرکین داخل کی ہی پس یہ تقلید پس تقلد کے بطریق اولیٰ داخل شرک

ہوئی پس فساد تقلید مصنف معیار کے تین سوئی نہ چار قسم اول تقلید واجب و قسم ثانی تقلید

ادستہ ثالث تقلید شرک اور وجہ ثانی فساد کی یہی کہ دعویٰ مطابق دلیل کی ہین ہی کیونکہ

مصنف معیار نے یہ دعویٰ کیا ہی کہ تقلید معین کی بطور وجوب کے حرام ہی پر اس دعویٰ پر چار

اولہ گذارین حال انکہ اولہ اربعہ مطابق دعویٰ مصنف معیار کے ہین ہین و بیانا اللہ قال مصنف

المعیار سلی لیل قول اللہ تعالیٰ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا

وانتہوا ما انزل الیکم من ربکم انتہی اور بیان وجہ ترک جو معیار میں بیان کیا

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مقدمہ ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب یعنی مقدمہ ان المجتہد

اللہ واحد مسلم ہے نزدیک جہور کے پس جس شخص نے مذہب معین اختیار کیا وہ تارک بعض

ماتاہ الرسول کا ہوا اور جسے اختیار کیا عدم تعین کو وہ اخذ جمیع ماتاہ الرسول کا ہوا

**اقول** کتاب بدعت اور جامع اور قیاس اور عقل سے ثابت ہے کہ اللمجتہد قد یخطی

وقد یصیب یعنی ان الصور کا فی أحد الجانبین عند الاختلاف جیسا کہ مصنف

معیار ہی اقرار کیا مقدمہ ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب مسلم عند الجمہور ہے

اور سائل شریعہ و قسم ہین سائل جامعہ و سائل اختلافیہ اور سائل جامعہ تو محل کلام

ہین ہین کیونکہ وہ مسلم عند الكل ہین پس باتے رہے سائل اختلافیہ پس تقلد یا توسل سائل

و بحث بطلان حجۃ رابعہ تقلید مصنف معیار

و وجہ اول

و وجہ ثانی

بیان عدم مطابقت کوثر الکریم

بیان عدم مطابقت و سائل اول و سائل ثانی

مصنف معیار کا



اختلاف میں صوفی اعتقاد رکھی گایا بعض میں صواب و بعض میں خطا کا پس حق اولیٰ علیہ السلام  
 حکم مقدمہ از المجتہد قد یحیط وقد یہ صلیب کے اور ہی باطل ہی اس واسطے کہ لازم ہوگا اس وقت  
 کہ مسئلہ حلال و حرام واجب و غیر واجب صحیحہ اور فاسدہ ہر آن میں فقیہ اجتماع فی فیضیان  
 فی العمل والاعتقاد وہو باطل عند العقلاء کافہ بہرہا فی رہنمائی ثانی پس تقلید اس  
 ثانی میں چند اقسام پر مشتمل ہے اول یہ کہ تعیین کرنے اور اس عہدہ کے مذاہب اہل سنت  
 کے جن کے تحقیق اور تہقیق واسطے طلب کے کروڑوں مسندین مجتہدین فی المذہب نما اور علمای کرام  
 مرجعین فی الشرع نے کہے ہیں باین طور کہ اگر اپنے امام سے حکم آن المجتہد قد یحیط قد یحیط  
 کہیں مخالفت نص کے پائی گئی ہے تو اسکو درست کر دیا ہے اور حق سے بہ مذہب میں مقرر کر دیا ہے  
 کہ کوئی مسئلہ مخالف نص کے نہیں جوڑا یا بنیاد رکھا اگر اختلاف ہے ان مذاہب میں تو مجتہدین جہات آیات  
 اور احادیث کے اور تفہیم اور تاخیر لخصوص نسخہ کے ہے چنانچہ شاہ عبدالغفر صاحب کے کہ سر پر  
 اور استاد استادان مصنف معیار کے حدیث وغیرہ میں کہہا کہ مجتہدین از شریف مرتضیٰ کے  
 دین حکایت کثرت اختلاف نسبت اہل سنت کردہ حال انکہ اہل سنت را اصول عقاید و اعمال  
 اختلافی نیست اگر اختلاف ہے ہر ذریعہ است و آن ہم منجر تکفیر و تضلیل ہمدگر نمی شود و معہذا  
 اختلاف ان اتفاق بسیار است بعد نقص و استقرار مجموع مسائل مختلفہ فیہا و مذاہب اربعہ سے صدر  
 و چند مسئلہ فروغ یافتہ اند کہ در ان نص صریح موجود نیست انتہی قسم مانے یہ کہ اپنے رائے سے  
 چند مسائل فلانے مذہب سے اور چند مسائل فلانے مذہب سے لیکر اپنے معمول بہ قرار دیوی قسم ثالث  
 یہ کہ اپنی مسائل معمول بہ یوں قرار دیوی کہ اپنے زمانہ کے علما غیر مجتہدین سے کو کے مسئلہ کے سے اور کو  
 کے سے لیکر عمل کری قسم رابع یہ کہ اپنے زمانہ کے علما غیر مجتہدین سے ایک عالم کو اپنے زعم میں محقق  
 قرار دیکر جمیع مسائل میں اپنا امام قرار دیکر عمل کری مثلاً جیسا ان ایام میں اس شہر ولی میں بعضی  
 لوگ تقلید مصنف معیار کے میں پس حکم مقدمہ از المجتہد قد یحیط وقد یہ صلیب کے ترک بعض  
 مآتات الرسول کا ان سب اقسام میں قطعاً لازم ہوا خواہ تعیین کری یا نہ کری تبیہا کہ - مخفی  
 نہیں ہے ہر اونے اور علی برپا پس مصنف معیار کے مطابق دعوے کے ہونے

مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی مسئلہ میں اجتہاد کیا ہے تو اس کو اس مسئلہ میں ہی تسلیم ہے اور اگر کسی نے کسی مسئلہ میں اجتہاد کیا ہے تو اس کو اس مسئلہ میں ہی تسلیم ہے

قسم ثالث مسئلہ کا شیئی ثانی  
 قسم رابع مسئلہ کا شیئی ثالث



کیونکہ دعویٰ مصنف معیار کا یہ تھا کہ تعین مذہب میں ترک بعض مآثراہ الرسول کا ہی حکم مقدم  
 ان المجتہد قد یخطئ وقد یصیب کے اور عدم تعین میں اخذ جمیع مآثراہ الرسول کا ہے اور یہی کہتی  
 ہیں ہم کہ آیت مآثم الرسول فخذوه وما نہاکم عنہ فانہوا کے باب تک میں دوسرے خاتمہ ہیں یہ  
 یا تو علیٰ العموم ہی یا علیٰ الخصوص ورنہ طریق بر دعو مطابق دلیل کے ہیں ہی کیونکہ اگر ترک بنا بر  
 طریق اول کی ہی تو تعین اور عدم تعین ہر دو نواس عموم میں داخل ہیں حالانکہ دعویٰ مصنف  
 معیار کا حرمت تعین اور عدم تعین کا ہے اور اگر ترک بنا بر طریق ثانی کے ہے تو یہی دعویٰ  
 موافق دلیل کے ہیں ہے کیونکہ دعویٰ مصنف معیار کا حرمت کا ہے اور دلیل غلط ہے لہذا  
 کے اور حرمت دلیل قطع سے ثابت ہوتے ہیں نہ دلیل غلط سے جہانچہ خود مصنف معیار انہی معیار  
 بحوالہ کتب اصول و فروع کی مقرر کی ہیں اگر کہا جاوی کہ یہ آیت مآثم الرسول فخذوه و  
 ما نہکم عنہ فانہوا اگر صہ خاص ہی باب فی میں لیکن عبرت عموم الفاظ کو ہے نہ خصوص انہا  
 اور اس میں حکم اخذ جمیع مآثراہ الرسول کا ہی نبی اور منع میں اور یہ اخذ جمیع کا دو نو تقدیر تعین  
 اور عدم تعین پر ممکن نہیں حکم مقدمہ ان المجتہد قد یخطئ وقد یصیب کے پس معنی اس آیت کے  
 کیا ہوئی اور کیونکر مستقیم میں جواب اسکا یہ ہے کہ مراد صی الامکان ہے اور بیان اسکا یہ ہے  
 کہ دنیا اور منع کرنا آنحضرت کا دو طرح ہے یا تو بغیر واسطے کے جیسا کہ صحابہ کو یا بواسطہ قلیلہ یا کثیرہ  
 جیسا کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین ومن احبہم کو پس اگر موتہم اول تو صحابہ پر لازم اور ضرر  
 ہی قبول اسکا حکم اس آیت کے اور اگر موتہم ثانی تو مجتہد پر فرض ہے قبول اسکا بالذات  
 ساتھ تطبیق اور توفیق کے درمیان خصوص قرانیہ اور احادیث نبویہ کے اور مقلد پر بواسطہ فصل  
 المجتہدین کے کیونکہ صواب مجتہد کامل فصل کا اکثر ہوگا قطعاً غیر سے پس حصول معنی اس آیت کا  
 اتم ہوگا اسوقت لہذا ذهب الیہ العلماء کما قال لا فام الغر لے وهو من  
 ہذا لئی نہ طرف اسکی مدار جیسا کہ کہا امام غزالی نے کہ وہ

اجلة الاسماء الشافعية في الاحياء لم يذهب احد من المحصلين الى ان  
 احده المذہب شافعیہ کا ہے احیاء العلوم میں کہ نہیں گیا کوئے شخص علما سے اس طرف کہ



المجتهد یجوز ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا الی ان الذی ادى اجتہادہ فی المقلد  
 مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کے اور نہ اس طرف کہ غیر مقلد ہو نہ چھ فکر او کسی تقلید میں  
 الی شخص راہ افضل العلماء یاخذ بہ غیر انتہی فقہ علم ما ذکر ان ہذا  
 اس طرف کہ فلانا امام افضل العلماء ہے عمل کری ساتھ مذہب غیر کے نام سوا اس معلوم ہوا یا ذکر سی کہ یہ  
 الایۃ الکرمۃ حجۃ لنا علی مصنف المعین بفضلہ وکرمہ قال مصنف المعین دوسرے

اہم کرمیہ محبت ہماری ہی مصنف معیار پر بفضلہ وکرمہ تھانے کے  
 دوسری دلیل حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال لا یجعل احدکم

کہانت کری کو کئی تمہارا

للسیطان فشیئا من صلوتہ یری حقاً علیہ انہ لا ینصرف الا عن یمینہ لقد  
 شیطان کے لئے حصہ اپنے نماز سے بائیں طور کہ دیکھے فرض واجب ہے بر کہ پہلے مگر اپنے طرف کیونکہ  
 رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ انتہی اقول

دیکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو با اوقات پہرتی ہی بائیں طرف تمام ہوا کہتا ہوں میں  
 قل اخرج عن انس قال کان لابی صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ رواہ  
 کہ مروی ہی انس رضی اللہ عنہما کہ اتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرتی ہی اپنے طرف روايت کیا اسکو  
 مسلم واخرج عن براء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ

مسلم نے اور مروی ہے براء بن عازب سے کہ اتی ہم صحابہ جبکہ نماز پڑھتے خلف رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم احبنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہ رواہ مسلم  
 علیہ وسلم کے نو دوست رکھتے ہم کہ جو دین ہم دہنی طرف انھار کے کیونکہ منہ جو ونگلے اپر تھانہ وجہ کے

بس اس حدیث نے دلالت کے اس پر کہ عادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے طرف پہر پڑھنے کے تھے  
 اور حدیث عبد اللہ بن مسعود کے دلالت کرتے ہے اوپر عدم عادت یہاں کہ بس حال ان احادیث  
 یہ ہوا کہ طریق سنت اپنے طرف پہر پڑھنا ہے اور بائیں طرف جائز ہے بس قول عبد اللہ بن مسعود کا  
 دلالت کرتا ہے اس پر کہ جو امر کہ شرع فی او کو جائز کیا ہے اور مقابل او کے کو واجب یا سنت یا سختی کہ



تو اس کو باطل و حرام اور اس کے مقابل کو حق اور فرض اعتقاد کہتا یہ کام شیطان ہی پس اس کے  
دو امر حاصل ہوئی اول یہ کہ مثلث ثابت ہو دی شرع میں وجوب یا استحباب تعین کا تو اب عدم تعین کو بطلان  
اعتقاد کری تو یہ کام شیطان ہے اور ثانی یہ کہ اگر ثابت ہو شرع میں مثلاً وجوب یا استحباب عدم تعین کا  
اور جواز تعین کا تو اب اعتقاد بطلان اور حرمت تعین کے یہ کام شیطان ہے کہ جو کہ ثبوتی استحباب  
اور وجوب کی جو غیر فرض ہی مستلزم بطلان اور حرمت سند کو نہیں ہی جیسا کہ ضم سورہ کا وہ استحباب  
ہی پس اگر کوئی شخص ضم سورہ نہ کرے گا تو نماز اس کے حکم شرع شریف کے جائز ہے اب کوئی اعتقاد کری  
کہ نماز اس کی بغیر اس کی ہل ہی یہ کام شیطان ہو گا جو کہ جواز بلکہ وجوب تعین مذہب کا اس زمانہ میں  
ثابت تھا جیسا کہ خود شاہ ولی اللہ نے کہ وہ پیر اور استادان ہستاد مصنف معیار کتب  
میں اپنی کتاب انصاف میں فرمایا و بعد لما تبين ظهري فيهم المذهب للمجتهدين  
کہ بعد دوسو کی ظاہر ہوا لوگوں میں مذہب بکڑنا ایک ایک مکتبہ کا

باعتبار ضم و قل من كان لا يعتمد على مذهب فحقه بعينه وكان هذا هو  
اور کم ہی وہ شخص کہ نہ بکڑا ہو مذہب امام واحد کا اور تھا یہ مذہب بکڑنا امام واحد کا

الواجب في ذلك الرفق انتم وقال عبد الوهاب الشعراني في الميزان واما من  
واجب اس زمانہ میں اور کہا عبد الوهاب شعرانی نے میزان صفری میں کہ جو شخص

لم يصل الى شئ من الشريعة الاولى وجعل عليه التقليد مذهب واحد كما  
کہ نہ پہنچا ہو شائدہ میں شریعت اولی کو تو واجب ہے اور سب تقلید مذہب امام واحد کے جیسا کہ

تقریرہ حق فامن الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهم قال  
تقریر اس کے واسطے خوف و فرہم کے سلاست میں اور اسے یہ عمل لوگوں کا اب اور کہا

حجة الاسلام في الاحياء بل على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان  
حجۃ الاسلام نے احیاء و علوم میں

فخالفته متفق على كونه منكرا بين المحصلين انتهم پس جبکہ ثابت ہو جائے



تین بکرہ و جو بکین مذہب کا تو با عقائد کرنا حرمت تین مذہب کا تم شیخ موابجہ اس قول  
 عبد بن مسعود کی اور یہی دلیل مطابق دعوی مصنف معیار کی ہین ہی کیونکہ دعوی  
 مصنف معیار کا حرمت تین کا ہی اور حرام ہین ثابت ہوتا مگر دلیل قطعے سے اور یہ قول  
 عبد بن مسعود کا خبر احادی ہی اور خبر احادی ہین ہی موجب اسکا مگر ظن جیسا کتب اصول فقہ  
 اور اصول حدیث میں مذکور اور معروف ہے پس دعوی مصنف معیار کا مطابق دلیل کے ہو  
 غیر مقبول ہوا قال مصنف المعیاری کے دلیل اجماع صحابہ کا ہی جو قرآن نے نقل کیا ہے  
 واجمع الصحابة علی ان من استفتی ابابکر وعمر وقلدهما فله ان يستفتی اباهریة  
 ومعاذ بن جبل خنانچہ صاحب سلم فی حاشیہ منہیہ میں نقل کیا ہی اور جنہاں قندہاری نے  
 منقہم میں نقل کیا ہی اور مولانا عبد العلی نے شرح سلم میں نقل کیا ہی اور عبد الوہاب شعرائی  
 فی میزان میں نقل کیا ہی اور تمام کتب اصول میں مذکور ہی انتہی اقوال اصل عبارت قرآن کے  
 جیسا کہ خبریل لہذا ہب جلال الدین سیوطی میں اور منہیہ صاحب سلم الثبوت میں اور شرح مسلم  
 مولانا عبد العلی میں یہ ہے قال لقل فی اجمع الصحابة علی ان من استفتی ابابکر  
 وعمر فله ان يستفتی اباهریة ومعاذ بن جبل وغیرہما وبعمل بقولہم من غیر نکر انتھ  
 اور قول و سکا تمام کتب میں مذکور ہی یہ مبالغہ مصنف معیار کا ہی جیسا کہ اوکی عادت ہی قدما  
 کیونکہ از نقل قرآنی سی اصول شاشی اور سامی اور سارا اصول اور نور الانوار اور توضیح و تلویح  
 اور برودوی اور معدن اور تحریر الاصول بن ہمام خفے اور مختصر الاصول بن حاجب مالکی اور سہاج  
 الاصول قاضی بقیادی شافعی وغیر ذلک محال ہے خالی ہین یہ محض ہمارا حبلہ معترض ہی کہہ  
 مقصود ہمارا ہین کلام مطلب کا یہ ہی کہ یہ دلیل اجماع مذکور کے مطابق دعوی مصنف معیار کے  
 ہین ہی کیونکہ قیاس مع الفارق ہی بیان اس اجمال کا دو وجہ سی ہی وجہ اول علم مقام کے  
 یہ ہی کہ بعض امور شرح اور قبیل سی ہوتی ہین کہ اس میں خیانت لوگون کو اور فساد زبانہ کو  
 دخل ہوتا ہی جہاں کہ واضح اور لایحہ ہے احادیث سے اخراج عن ابن عمر سمعت رسول اللہ  
 مدی ہی ابن عمر سے کہ سنا فیہ رسول خدا

باب عدم مطابقت دلیل اثبات

وحدود عدم مطابقت

یہاں اس کا کہ جن امور میں نہ ہو  
 اور اس کا کہ جن امور میں نہ ہو



صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغفوا نساءکم المساجد اذا استاذنکم الیہا

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی کہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مساجد سے جبکہ اذن جائیں تم میں سے کسی کو مساجد

رواہ مسلم وغیرہ اس میں یہ حدیث صریح ہے اس میں کہ عورتوں کو مساجد سے منع مت کرو یہ حدیث

روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے برابر ستم صحابہ میں حتیٰ کہ منع کیا اسی بلال بن عبد اللہ بن عمر نے بدیل فساد زمانہ کے اخراج میں

بن عبد اللہ ان عیال بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ سنائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے

لا تغفوا نساءکم المساجد اذا استاذنکم الیہا فقال بلال بن عبد اللہ

نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مساجد سے جبکہ اذن جائیں تم سے طرف مساجد کے کہ بلال بن عبد اللہ نے

واللہ لعنہم فاقبل علیہ عبد اللہ فسیبہ سیباً ما سمعته سبہ

قسم ہے اللہ کے ہم منع کرینگے اونکو پس متوجہ ہوا پیر عبد اللہ گالی دین اوکو جو گالی کہ نہیں سنائیے

قط وقال اخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول واللہ لعنہم

کہیں اور کہا کہ خبر دیتا ہوں تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے کہ قسم اللہ کے ہم منع کرینگے

رواہ مسلم واخرج عن مجاہد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

روایت کیا اسکو مسلم نے اور مروی ہے مجاہد سے وہ ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم لا تغفوا النساء من الخروج الی المساجد باللیل فقال ابن عبد اللہ بن عمر

دوسلم نے کہ مت منع کرو تم عورتوں کو خروج سے طرف مساجد کے رات میں کہی ابن عبد اللہ بن عمر نے

لا الکن یخرجن فیتخذنہ دغلاً فریہ ابن عمر قال اقول قال رسول اللہ صلی

کہ نہ چور بن گئے ہم اونکو کہ کلین پس بکری لینگے دشمن جس جہر کا اونکو ابن عمر نے اور کہا کہ کہتا ہوں میں کہ فرمایا

اللہ علیہ وسلم وتقول لا الکن رواہ مسلم واخرج عن عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم اور کہتا ہے تو کہ نہ چور لینگے ہم اونکو روایت کیا اسکو مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم تقول لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یخرج النساء من المساجد

وسلم سے کہ کہتے تھے کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو احداث کیا عورتوں میں تو ابنتہ منع کرتی تھی مسجد



بتی اسرائیل متفق علیہ پس یہ حدیث صریح ہی اس میں کہ اگر دیکھتی رسول مقبول صلی  
 بنی اسرائیل کی متفق علیہ ہی

اسد علیہ وسلم اس فساد کو تو البتہ منع کرتی خروج سی عورتوں کو طرف مساجد کی پس اس حدیث میں  
 صریح دلالت ہی ہے کہ حکم زمانہ صلاح کا اور ہی اور حکم زمانہ فساد کا اور ہی اور امور میں کہ جنہیں  
 خیانت اور فساد کو دخل ہی و آخر یہ عن مجاہد قال جاء بشیر بن کعب العدوی  
 اور مروی ہی مجاہد سی کہ آیا بشیر بن کعب عدوی

الی ابن عباس فجعل یحرق ویقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طرف ابن عباس کی پس شروع کیا بشیر فی حدیث بیان کرنا اور شروع کیا یہ کہنا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی  
 فجعل ابن عباس لا یاذن بحدیثہ ولا ینظر الیہ فقال یا ابن عباس لا تراک

پس شروع کیا ابن عباس فی نہ کان لکانا ساتھ حدیث آئیک کی اور نہ نظر کرنی طرف کی پس کہا بشیر کہ ای ابن عباس  
 تسمع بحدیثی احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تسمع فقا

کہ سنی تو میری حدیث حدیث کرتا ہوں میں تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہیں سنتا ہی تو کہا  
 ابن عباس انکنا مرۃ سمعنا رجلا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ابن عباس فی کہ ہم صحابہ ہی ایک دفعہ سنتی ہم کسی شخص کو کہتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ابتدلنا ابصارنا واصغینا الیہ باذاننا فلما ركب الناس الصعبة

وسلم توجہ کی کرتی طرف اوکی انگلیں ہماری اور لگاتی ہم اوکی طرف کان اپنی پس جبکہ اختیار کیا لوگوں فی رطب  
 والذلول لم نأخذ من الناس الا ما نعرف وراہ مسلم فی مقدمة صحیحہ

یا پس کو تو نہیں اخذ کرتی ہم لوگوں کی مگر جو جانتی ہیں آنحضرت سی روایت کیا اسکو مسلم فی اپنی صحیح کی مقدمہ میں  
 پس یہ حدیث صریح ہی کہ حکم زمانہ صلاح کا اور تھا اور فساد کا اور ہی و آخر یہ عن ابن سیرین

اور مروی ہی ابن سیرین سی  
 من اکابر التابعین قال لم یکنوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة

کہ وہ اکابر تابعین سی ہی کہا کہ نہ ہی لوگ کہ سوال کریا اسناد سی پس جبکہ واقع ہوا فساد اور فتنہ

بشیر بن کعب عدوی



قالوا سوا الناس رجالكم في نظر الى اهل السنة فيوخذ حديثهم وينظر الى

تو کہا او نہوں نے کہ نام لو تم اپنی رجال کا پس دیکھا جاوی طرف اہل سنت کی تو اخذ کیا جاوی حدیث اور کئی دیکھ کر

اهل البدع فلا یؤخذ حدیثہم رواہ مسلم فی مقدمہ تصحیحہ پس یہ حدیث

اہل بدعت کی تو نہ لیا جاوی روایت کی روایت کیا اس کو مسلم نے اپنی صحیحہ کے مقدمہ میں

بھی صحیح ہی آئیں کہ حکم زمانہ صلاح کا اور ہی اور حکم زمانہ فساد کا اور ہی اور میں کہ جن میں خیانت

اور فساد کو دخل ہے پس یہ سب احادیث صحیحہ صریح ہیں اس قدر میں کہ حکم زمانہ صلاح کا اور ہے

اور حکم زمانہ فساد کا اور ہے اور میں کہ جن میں خیانت اور فساد کو دخل ہے باقی رہے یہ بات

کہ یہ زمانہ فساد کا ہے یا مانند زمانہ صحابہ و تابعین کے ہے سو کہتی ہیں ہم کہ حکم کل یوم شر ما قبلہ کا جاری

اور ساری ہی ہے نہ میں حکم جدید کے اخیر عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی

مروی ہی انس ہی کہ کہا سنائیے رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم یقول لایاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شرمہ

اسد علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہ آئیگا تم کوئی زمانہ مگر کہ ہوگا وہ زمانہ جو بعد اسکے ہی شر ما قبلہ کے زمانہ

حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری و ذکرہ فی مشکوٰۃ فی کتاب الفتن رواہ الترمذی

حتی کہ ملاقات کرو گے اپنی رب کی روایت کیا اس کو بخاری فی اور ذکر کیا اس کو مشکوٰۃ کی کتاب الفتن میں اور روایت کیا اس کو

وقال هذا حدیث صحیحہ اور قرن اول و ثانی میں صحابہ و تابعین تلج رہی

اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کہ وہ زمانہ خیر کا تھا بحکم اس حدیث کے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین

خیر القرون قرن میرا پیر تابعین کا پیر قرن

یلونہم متفق علیہ اور بحکم اس حدیث کے اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونہم

کہ لازم پکڑو صحابہ کو پیر تابعین کو

تابع تابعین کا

ثم الذین یلونہم ثم یفشیوا کذب رواہ الترمذی وقال

پہر عام ہو جائیگا کذب روایت اس کو ترمذی نے اور کہا

پیر تابع تابعین کو

بیان ہی میں ہے کہ زمانہ خیر کا



ہذا حدیث صحیحہ اور اس زمانہ میں تابع اور متبوع ہر دو نفع و فساد میں ہر حکم اس حدیث کی  
اس حدیث صحیحہ ہے

لا یأتی علیکم زمان الا ذی بعدہ شرمہ راواہ البخاری

نہ آئے گا تم پر کوئی زمانہ مگر وہ زمانہ جو بعد کے ہی شرف قبل کے زمانہ سے روایت کیا ہو بخاری

وغیرہ اور حکم ہوتا ہے کہ مخرج فی اخر الزمان رجال یختلفون الدنیا بالدين و

وغیرہ غلطی ایسی ہو کہ حاصل کرینگے دنیا کو برودہ دین میں اور انکی

السننہ من السکر و قلوبہم قلوب الذیاب ذکرہ فی مشکوٰۃ زو

بنین مہشی ہو دینکی شکری اور قلوب اسکے قلوب بہترین کے ہو دینکی ذکر کیا ہو مشکوٰۃ میں روایت کیا ہو

الترمذی وقال هذا حدیث حسن پس ضرور بلکہ فرض ہوا کہ ہو کوئی مذہب بدون

ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

مطبوع مخرج جميع مسائل دین میں خیر الفردن سی کہ صلاح اور خیرت اور اجتہاد اور درج صاحب اسکے اور

اہل سنت اور جماعت متفق ہوں جیسا کہ امام ابو حنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام احمد حنبل

رضی اللہ عنہم جمیع تو کہ اس پر عمل اہل اسلام کا رہی زمانہ امام مہدی علیہ السلام تک لیکن اس قدر یہ

میں ہو فقط متبوع کی جہت سے اتباع کی بہت سی ابھی باقی رہا کیونکہ مذہب مذکور اگر ایک ہوتا تو

مذہب اتباع کی جہت سے ہی منقطع ہو جاتا کیونکہ چاروں مذہبوں کا ایک ہی طریق مخرج پر چلے آتی لیکن مذہب

مذکورہ جبکہ متعدد ہوتی ترقی و فساد اور فتنہ اتباع کی رو سے باقی رہا و طرح سے متنازع قطع فیہ استکام

سوائے اس مسئلہ کے کہ اس پر اجماع ہے جمیع اہل اسلام کا اور فقہان تجلیفہ کا سوائے اس مسئلہ کے

کہ اس پر اجماع ہی جمیع اہل اسلام کا اہل الاول فلائکہ اذا وقع النزاع بین الاثنین فقال

احدهما هذا قول فلان المجتہد فلتک فیصلۃ علی هذا وقال الآخر

ایک کہ یہ قول فلان مجتہد کا ہے پس جابیہ کہ ہو فیصلہ اس قول پر اور کہیگا دوسرا

هذا قول فلان المجتہد فلتک فیصلۃ علی هذا واما الثانی

کہ یہ قول فلان مجتہد کا ہے پس جابیہ فیصلہ اس قول پر اور دوسرا



فقال ملا علی قاری فی الرسالة المؤلفه فی جواب الرسالة المنسوبة الى امام

مکہ ما علی قاری فی اوّل سالہ میں جو مؤلف ہی جواب اوّل رسالہ میں جو منسوب ہی طرف امام

المؤمنین وجب علیہ حتما ان یعیّن من ہباً من ہذہ المذاهب امامیہ الشافعی

المؤمنین کی کہ واجب ہی اوپر کہ معین کری ایک مذہب کو ان مذاہب ہی یا تو مذہب شافعی کا

فی جمیع الفروع وامّا مذہب مالک وغیرہ ولیس لہ ان یتکلم من مذہب

جمیع مسائل میں یا مذہب امام مالک کا یا اور کا اور نہیں اس کی لٹی یہ کہ لیوی مذہب

الشافعی بعض ما یصوّہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی ما یرضاه لانّ الوجہ انّا ذلک

شافعی ہی بعض کہ اپنی خواہش کی موافق اور مذہب غیر سی باقی کو اپنی پسند کی موافق کیونکہ اگر جائز کہیں ہم کو

لا دى الى الخط والخروج عن الضبط حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف

تو پہنچا دیکھا یہ طرفین کی اور طرف خروج دین کی ضبط سی حاصل اسکا اور مال کا اسکا رجوع کر گیا طرف انتقاء تکلیف

لانّ مذہب الشافعی مثلاً اذا اقتضى تحريم شیء ومن مذہب غیرہ اباحہ

اسو سطی کہ مذہب شافعی کا مثلاً جبکہ مقتضی ہوا حرمت شی کو اور مذہب غیر کا مقتضی ہوا اباحت

ذلک المشیء او عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی

اسیکا یا بالعکس اور وہ شخص جبکہ پابند ایک مذہب ہو چاہی تو رجوع کری طرف حلال کی اور چاہی تو رجوع کری طرف

الحرام فلا یتحقق الحل والحرم حیث ینفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائد

حرام کی پس نہ متحقق ہوگی حلت اور حرمت اسوقت پس اسمیں اوٹھا دینا تکلیف کا ہی اور باطل کرنا اس کی فائدی کا

واستیصال قاعدتہ وذلک باطل انتہی پس ضرور ہوئی کوئی قید شرعی واسطی

اور جرحی او کثیر دینا ہی اس کی قاعدہ لو اور یہ باطل ہی

انقطاع فساد اور خیانت کی اتباع کی جہت سی ہی ہو وہ قید شرعی وجوب تعین مذہب کی ہی

کیونکہ اس زمانہ میں بغیر قید وجوب کی یہ دروازہ فساد کا بند نہیں ہو سکتا پس ضرور ہوئی قید وجوب

تعین مذہب کی واسطی حفظ دین کی یعنی واسطی بند کرنی باب اس فساد کی لان حفظ الدین واجب

اسطی کہ حفظ دین کا واجب ہی



فكان تعيين المذهب من المذاهب الاربعه واجبا لان مقدرة الواجب  
پس ہوئی تعیین مذہب کی مذاہب اربعہ سی واجب کیونکہ مقدمہ واجب کا واجب ہی  
عند العلماء كافة فلهذا اختار العلماء قال شاه ولی الله الذی هو امام مصنف

نزدیک سب علماء کی ہذا اختیار کیا اسکو علماء نے کہا شاہ ولی اللہ فی جو امام ہی مصنف  
المعیار فی کتابہ الانصاف اعلم ان الناس کافوا فی المائة الاولى والثانية غیر  
معیار کا اپنی کتاب انصاف میں کہ جان لی کہ لوگ ہی صدی اول اور ثانی میں غیر

مجمعین علی التقليد بمن هب واحد بعینه وبعد المائتين ظهر فیهم التمدد هب  
متفق اور تقلید مذہب مجتہد واحد کی اور بعد دو سو کی ظاہر ہوا انہیں مذہب پکڑنا

للمجتهدین باعیانهم وقل من لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینه وکان هذا  
مذہب امام ایک ایک کا اور کثرت تہا چونکہ پکڑنا مذہب مجتہد معین کا اور تہا یہ مذہب پکڑنا

هو الواجب فی ذلك الزمان انتهى وقال الشيخ عبد الحق الدهلوی الحنفی  
امام واحد کا واجب اس زمانہ میں اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی حنفی المذہب فی

فی شرح سفر السعادة ولیکن قال داد علماء ومصلحة دين ايشان در آخر  
شرح سفر السعادت میں لیکن مفتی بہ علماء کا اور مصلحت دین انکا آخر

زمانان تعیین وتخصيص مذہب است انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب الشعرانی  
زمانہ میں تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور کہا شیخ عبد الوهاب شعرانی

المالکی فی المیزان اما من لم یصل الی شہود عین الشریعة الاولى فجب علیه  
مالکی المذہب فی میزان میں کہ جو شخص نہ پہنچی مشاہدہ عین شریعت کو تو واجب ہی اوپر

التقليد بمن هب واحد كما مر تقريره خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل  
تقلید مذہب واحد کی جیسا کہ گذری تقریر او کی واسطی خوف وقوع کی ضلالت میں اور اسی پر ہی عمل

الناس الیوم انتهى وقال حجة الاسلام الغزالی الشافعی فی الاحیاء بل علی  
لوگون کا اب اور کہا حجة الاسلام غزالی شافعی فی احیاء العلوم میں بلکہ لازم ہی



کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفتہ متفق علی کونہ منکر ابین

ہر مقلد پر اتباع امام نبی کا ہر مسئلہ میں اس واسطے کہ مخالفت کرنے والا منکر ہے اتفاق علماء کے  
المحصلین انتہی پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ یہ زمانہ منکر یا نہ ہو کی نہیں ہی بلکہ یہ زمانہ فتنہ اور  
فساد اور حیانت کا ہی پس قیاس کرنا اس زمانہ کا زمانہ صحابہ پر اب بغاوت میں قیاس مع الفارق ہے  
بلکہ یہ زمانہ وجہ کرتا ہی تقلید مذہب واحد کی مذہب اربعہ سے کما ہر تقریر

فاحفظ ولا تغفل فانہ من عزم الاسوار وروحہ و دوسری عدم مطابقت کی یہ ہے کہ جب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم فی انتقال فرمایا تب کفار وقت پا کر قال وفساد اور باطل کرنے دین رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب بعد ہوئی تب صحابہ کرام نے واسطی اعلیٰ کلمۃ ہمد اور واسطی نصرت دین رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے انکے مقابلہ میں خوب عالی ہمت ہو کر اور ایک دل ہو کر مشغول ساتھ جہاد کفار  
کے رہے اگرچہ اس عرصہ میں آپس میں ہی کچھ ہوا لیکن کفار کو خوب زیر کیا حتیٰ کہ تمام عرب اور  
شام اور روم اور فارس اور ایران اور توران اور اور حبشہ و اندلس دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کو خوب روشن کیا پس سبب اس اشتغال مذکور کے سوائے جمع قرآن شریف کے  
نہ تدوین احادیث صحیحہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اور نہ تقریر مذہب مطبق مرجع  
کا ہوا اگرچہ یہ تدوین اور تقریر و نسخی نہ ہوا لیکن یہ دعوت غمہ برکت جہاد صحابہ کے خوب  
مشکیا پس چونکہ تقریر مذہب اور جمع احادیث صحیحہ کا صحابہ سے یہ سبب اس اشتغال مذکور کے  
ہوا تھا اور زمانہ ساتھ احادیث مذکورہ کی ہی فاسد تھا لہذا بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کی اہل اسلام متفرق ہو گئی بہتر فرقوں پر بلکہ زیادہ مجسبہ روع کی ہر ایک نے شکستہ قرآن اور احادیث  
سی مع دعویٰ اقوال صحابہ کے اپنی اپنی فہم اور عزم کے موافق لیکر مذہب مقرر کیا کوئے وقت در یہ کوئے  
جبر یہ کوئی افضلیہ کوئی خارجیہ کوئی کچھ کوئی کچھ ممالا جمعی ہوا اور ہر ایک نے دعویٰ حقیقت کا کر کر  
اپنی طرف کو کون کو کھینچا شروع لیا تب اللہ دین نے کہ قرون ثلاثہ میں سے تھے اور ملقب بائمہ اربعہ  
میں جبہ حال دیلہ بفتنای احادیث مذکورہ کی چاہا کہ اس اہل دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے لیکر مذہب مستہر کرین تو کہ لوگ اس پر عمل کرین

ہر مقلد پر اتباع امام نبی کا ہر مسئلہ میں اس واسطے کہ مخالفت کرنے والا منکر ہے اتفاق علماء کے

نہ دوسری عدم مطابقت کی یہ ہے کہ جب رسول خدا

جمع قرآن شریف کے سوائے جمع قرآن شریف کے ہوا اور روم اور فارس اور ایران اور توران اور اور حبشہ و اندلس دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم



و رابی فہم اور اپنی زعم فاسد کے موافق نہ بہکین کیونکہ ہر زمانہ کی لوگ منزل میں ہیں فہم سلیم سی اور  
 رقی میں ہیں فساد میں بحکم احادیث مذکورہ کی سو ہر ایک امام مذہب نے ائمہ اربعہ میں سے جماعت ہائی  
 سا گردان اپنی اپنی کی کہ وہ مجتہد فی الذہب تہی بڑی بڑی سی اور کوشش کر کے باین طور کہ کوئی  
 حدیث و نسی پوشیدہ اور مخفی نہ رہی جس سے مسائل دین کے تشران اور حدیث اور  
 جماع اور قیاس سے نکال کر مذہب مقرر کیا دھڑے ہدایت اسلام کے وہا ہذا  
 الاسرا لھی کیا صرح بہ شاہ ولی اللہ حیث قال فی کتابہ الا نضا و باجملة  
 قالتمذہب للجمہدین سرا لہم اللہ تعالیٰ للعلماء و جمہم من حیث یشرعون او  
 لا یشرعون نہتی لیکن چونکہ تہا منی عقائد کا محض او پر قطعیات کی اور منی فروع کا اد پر اخبار احاد  
 کی ہی تھا لہذا بعض مسائل فروع میں مختلف ہوئی لیکن یہ اختلاف بھی نہ اس جہت سے ہی کہ ایک  
 مذہب کے امام کو نص ملا نہ امام دوسرے مذہب والی کو مع صحابہ ممدان او سیک کے بلکہ یہ اختلاف مجتہد  
 اختلاف اصول و قواعد استخراج اور استنباط کی ہے جیسا کہ مثلاً خبر واحد اور قیاس مخصوص نص عام کا ہی  
 نزدیک شافعیہ کے نہ نزدیک حنفیہ کی اور بحسب اختلاف تصنیف و تفسیر و ترجیح احادیث کی اور باعتبار  
 اختلاف تقدیم اور تاخیر مصوص نسخ کی ہی جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف شاہ عبد العزیز صاحب نے کہ وہ  
 پیران پیر اور استادان استاد مصنف معیار کے ہیں حدیث وغیرہ میں تحفہ شاعت یہ کی کیفیت و بنم  
 میں و عجب است از شریف مرتضیٰ کہ درین حکایت کثرت اختلاف رالنبت باہل سنت کردہ حالانکہ  
 اہل سنت رادر اصول عقائد و اعمال اختلافی نیست اگر اختلافی است در فروع است و آن ہم منجر تکلیف  
 و تضلیل ہد یگر نمیشود و مہذا اختلاف از اتفاق کثرت بعد تفرق استغفار مجموع مسائل مختلف  
 فیہا در مذہب اربعہ سیصد و چند مسئلہ فروع یافتہ اند کہ درین نص صریح موجود نیست  
 اتہی امین تصریح ہی اسکے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کی یہ چار مذہب ائمہ اربعہ کے ہیں  
 نہیں ہیں آپس میں مختلف مگر تین سو چند مسائل میں کہ ان میں صریح نہیں جس کے ان ائمہ دین نے مسائل  
 دین کے اس طور پر نکال کر مذہب مقرر کیا انوسب لوگ جو صلاحیت اہل سنت ہونیکے  
 راستی ہی اوہوں نے قبول کیا باین طور کہ بعض اوان میں سے حنفی ہو گئے



اور بعض مالکی اور بعض شافعی اور بعض حنبلی جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے کہ وہ پیرانہ پیر اور استادان استاد  
مصنف مبارکی میں حدیث میں فرمایا اپنی کتاب انصاف میں اعلیٰ ان الناس کانوا  
فی المائة الاولى والثانية خیر جمیع علی التقليد بمن ہب واحد بعینہ  
جان الہ کہ لوگ

صدی اول اور ثانی میں غیر متفق اور پر تقلید مذہب واحد کی

وبعد المائتین ظهر فیہم التمدد بآراء المجتہدین بأعیانہم وقل من کان لا

اور بعد دوسوی ظاہر ہوا دین مذہب پکڑنا مذہب ایک ایک مجتہد کا اور قلیل تھا وہ شخص کہ نہ

يعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان هذا هو الواجب فی ذلك الزمان انتہی

پکڑا اور مذہب مجتہد واحد کا اور تھا یہ پکڑنا مذہب امام واحد کا واجب اس زمانہ میں

پس چونکہ تقرر مذاہب کا جمیع مسائل دین میں ہو گیا اور یہ زمانہ زمانہ ترقی فساد کا دن بدن بحکم احادیث

مذکورہ کی تھا ہذا قید تہیین مذہب واحد کی مذاہب بعینہ واجب ہوئی واسطی حفظ دین اور

رفع فساد کی کہا صرح بہ الملا علی القاری فی الرسالة المذكورة حیث قال

جیسا کہ تصریح کی اسکی ملا علی قاری فی رسالہ مذکورہ میں جب کہ کہا

بل يجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من هذه المذاهب امام مذہب الشافعی

کہ واجب ہی او پیر تقیین مذہب کی ان مذاہب سی یا تو مذہب امام شافعی کا

فی جمیع الفروع وامام مذہب مالک او غیرہ ولیس لہ ان یتخل من مذہب

جمیع مسائل میں یا مذہب امام مالک کا یا غیر کا اور نہیں ہی اسکی لہی کہ لی مذہب

الشافعی بعض مایہوہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی ما یرضاه لانا لوجوبنا

شافعی سی بعض کو جو خواہش کری اور مذہب غیر سی باقی کو جو پسند پڑی کیونکہ اگر جائز رکھیں ہم

ذکر لادی الی الخبط والخروج من الضبط حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف

اگر تو پہنچا دیگا طرف خبط کی اور خروج کی ضبوط سی کہ انجام اسکا نفی تکلیف کی ہوگی

لان مذہب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم شیء ومن مذہب غیرہ اباذک الشیء

کیونکہ مذہب امام شافعی کا مثلا جبکہ مقتضی ہو حرمت شیء کا اور مذہب غیر کا اباحت اسی شیء کا



بمعینہ او علی عکس لکھوا زینشاء مال الی الحلال و ازینشاء مال الی الحرام فلا یحقق  
یا بالکسر اور وہ شخص جو کہ مقلد امام کا ہوا تو جاسی مائل ہو طرف حلال کی اور جاسی مائل ہو طرف  
الحلال و الحرام حینئذ و فی ذلک اعدام التکلیف و البطال فائدہ واسیصال  
حلت اور حرمت اسوقت اور اس میں لطلان تکلیف کا ہے اور لطلان اسکی فائدہ اور لطلان  
قاعدہ و ذلک باطل شرعاً قال فان قیل الیس فی عهد الصحابة کان الولحد  
اسکی فائدہ کا اور یہ باطل ہی ہے کہ اگر کہا جائی کہ کیا نہ تھا عہد صحابہ میں کہ تھا شخص واحد  
من الناس فخذوا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمذہب الصدیق الاکبر و  
لوگون سی مخیر اس باب میں کہ اخذ کری بعض مسائل میں ساتھ مذہب ابو بکر کے اور  
بعض خیم مذہب الفاروق قلت انما کان کذلک لان اصول الصحابة لم تکن کاف  
بعض مسائل میں ساتھ مذہب حضرت عمر کے کہتا ہوں میں کہ سوای اسکی نہیں کہ تھا یہ اس طرح اسکی کہ اصول  
لعامة الوقائع ولا شاملة لكافة المسائل لا تفرغوا الی تصریع النقایع  
سبب حکام کو اور نہ شامل سب مسائل کو کیونکہ وہ صحابہ نہ تھے فارغ طرف تصریع تقاریر کے  
و تمہید الاصول و التفاصيل فلاجل الضرورة لم یحل للمقلدین اتباع الصد  
اور تمہید قواعد اور تفاصيل کے پس واسطے ضرورت کے جائز ہوا مقلدین کو اتباع ابو بکر کے  
الاکبر فی بعض الوقایع و اتباع الفاروق فی بعضها و اما فی زماننا هذا  
بعض مسائل میں اور اتباع حضرت عمر کے بعض باقی میں اماماری زمانہ میں  
فما ھب الا ثمة كافية بحرفة الكل فلا ضرورة الی اتباع اما میں انتہی  
پس مذہب امامہ اربعہ کے کاف میں واسطے معرفت کل مسائل کے پس نہ تھے ضرورت طرف اتباع و امامہ اب  
پس جبکہ معلوم ہوا ماذکر سے کہ زمانہ صحابہ میں تدوین اور تقریر مذہب کا سبب سبب اشتغال جہا  
کفار کے نہ ہوا تھا اور زمانہ صحابہ کا زمانہ خیر القرون تھا بعد اسکے تدوین اور تقریر مذہب امامہ میں  
کا ہو گیا اور زمانہ بعد اسکے زمانہ شرافت و اور خیانت فی الدین کا و ن بدن ترقی پذیر سی حکم  
احادیث صحیحہ مذکورہ کے تو معلوم ہوا کہ دلیل مصنف معیار کے قیاس مع الفارق ہی

معاہدہ صحابہ



ومع ذلك ان ذلك الاجماع غير مسلم لان المفتي ليس بالاحمته

اور باوجود اکی ہی کہتی ہیں ہم کہ یہ اجماع غیر مسلم ہے کیونکہ مفتی نہیں ہونا مگر محتجب

الاجماع کما فی کتب الاصول وغیرہا وان ابی ہریرۃ لیس من اہل الاختیار

بالاجماع کما کہ کتب اصول وغیرہ میں سی اور ابوسریرہ نہیں ہی اہل اجتہاد سے

کما فی کتب الاصول فی بحث المروءۃ لقتل المسلم ان الناس کانوا فی عہد

حیا کہ کتب اصول میں بحث راوی بن مذکور سے بلکہ قدر مسلم یہ ہے کہ لوگ تھے زمانہ

اصحابہ غیر ملتزمین مذہب لاجل الضرورة المذکورة فانتہی

صحابہ میں غیر ملتزم مذہب واحد کے بسبب ضرورت مذکورہ کے پس منتہی ہوا حکم

بانتہاء العلة ویؤید ما قلنا من عدم التسليم ان الخلفاء الاربعة

ساتھ انتہاء علت کے اور مؤید جاری دعوی عدم تسلیم کے یہ کہ خلفاء اربعہ اور عباد

الاربعة افضل من ابی ہریرۃ موجدون معہ وان الامام احمد بن حنبل

اربعہ افضل ہیں ابوسریرہ سے اور موجود تھے ساتھ اس کے اور تحقیق امام احمد بن حنبل

وطائفة کثیرۃ من المجتہدین قالوا ان تقلید المفضول مع وجوب الافضل

درجاعت کثیرہ مجتہدین سے قائل اسکی ہیں کہ تقلید مفضول باوجود افضل کے

منوع قال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول والبیہاری فی مسلم الثبوت

منوع ہے کہا شیخ ابن الہمام نے تحریر الاصول میں اور بیہاری فی مسلم الثبوت میں

قال احمد وطائفة کثیرۃ من الفقهاء ان تقلید المفضول مع وجوب الافضل

کہا احمد اور طائفہ کثیرہ نے فقہاء سے کہ تقلید مفضول کے وقت موجود ہونے افضل کے ممنوع

انتہی قال مصنف المعیاد چوتھی دلیل قیاس مجتہد معین کا ائمہ اربعہ سے مجتہد معین

خلفاء اربعہ میں سی تصویر اسکے یہ ہے کہ جبکہ ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ جبکہ ائمہ

سی کسی کو انکار نہیں اور فضائل انکی اظہار میں الشمس میں باجماع اہل سنت کے تقلید بالاختیار

انکی واجب ہو اور کوئی مذہب نہ کا خاص کر الزام نہیں کرتا تھا تو ابیہ السلام ابوحنیفہ

ان عدم مطابقت دلیل امام مصنف



کی تقلید بالخصوص بطریق اولی واجب اور لازم ہر مسئلہ میں ہونے کے پس قول واجب ہونی کا  
 حرام ہوگا انتہی **اقول** یہ قیاس مصنف معیار کا قیاس مع الفارق ہے بیان اس اجمال کا  
 یہ ہے کہ صحابہ رضی نہ قواعد اصول مذہب کے قرار پائے اور نہ کوئے مذہب جمیع مسائل میں  
 مدون ہوا نہ ایک دو سوای جمع کرنی قرآن شریف کے بسبب استغاثہ مذکور کے پر بعد اس کے  
 اہل اسلام متفرق ہو گئی کئی فرقوں پر ہر ایک نے شک فرمایا اور حدیث سے اپنے اپنے فہم اور  
 زعم کی موافق مذہب مقرر کیا اور ہر ایک نے دعویٰ حقیت کا کر کے اپنے اپنے طرف لوگوں کو بلانا  
 شروع کیا تو اس وقت ائمہ دین کہ قیام قرون میں سی تھی اور ملقب بائمہ اربعہ میں بمقتضیٰ حاجت  
 مذکورہ کی چاہا کہ مسائل دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس  
 نکال کر مذہب مقرر اور مدون کریں تو کہ لوگ اہل اسلام اس پر عمل کریں اور اپنی اپنی فہم اور زعم  
 فاسد کے موافق نہ گمراہ ہو دیں کیونکہ زمانہ فساد اور خیانت کا دن بدن ترقی برہی حکم احادیث  
 صحیحہ مذکورہ کے سوا ہر ایک ایام فی ان ائمہ سی مع جماعت ہای اصحاب اپنی اپنی کے کہ وہ مجاہد  
 المذہب تھے بری بری سی اور کوشش کر کے باین طور کہ کوئی حدیث مختلفہ نہ کہا قال ہولاء  
**قال لثانی شرح الدر المختار نقل الطحاوی عن مسند الحوازی** ان  
 کہا ثانی فی شرح در المختار میں نقل کیا طحاوی نے مسند خوارزمی سے

**الامام اجتمع له الف من اصحابه اجلهم و افضلهم اربعون قد بلغوا**  
 کہ امام جمع ہوئے اسکے پس ہزار شاگرد کہ اجلہ اور افضل ان کے چالیس تھے کہ ہونچ گئے تھے  
**حد لاجتہاد اہ و قال الطحاوی فی شرح الدر المختار قوله لا صحابہ قال**  
 مرتبہ اجتہاد کو الے آخرہ اور کہا طحاوی نے شرح در المختار میں قوله لا صحابہ کہا  
**فی مسند الحوازی عن سیف الامۃ اشترى واستفاض ان ابا حنیفہ**  
 مسند خوارزمی میں کہ مروی ہے سیف الامۃ سے کہ مشہور اور معروف ہے یہ کہ ابو حنیفہ رحمتہ  
**جلس فی جامع الکوفۃ فاجتمع معہ الف من اصحابه اجلهم و افضلهم**  
 بیجا جامع مسجد کوفہ میں پس جمع ہوئی اسکی پس ہزار شاگرد کہ اجلہ اور افضل ان کی

یہ بیان عامی پرکار  
 کہ یہ دلیل مستحضر رہے  
 کہ قیاسی ہے

یہ بیان ہی اس کام کا کہ مذہب متفقہ مذہب ہے  
 ہی ہی کہ قول جماعت کا ہی نہ ہو کہ وہ قول  
 امام خوارزمی کا ہی



اربعون قد بلغوا حد الاجتهاد ففقر بهم وادناهم وقال لهم انتم ائمة اصحابنا

چالیس تہی کہ پونچھ گنی تہی حد اجتهاد کو پس قریب و رقر کیا امام فی اذن کو کہ تم اجلہ میری اصحاب کے ہو

ومسار قلبی وجلاء اخرانی لجمت هذه الفقه واسرجته لكم فاعينوني

اور سرور میری قلب کے ہوا درد و کرسندہ میری غم اور خزن کے ہو اور اوروں کو کہ لکام و بدون اس فقہ کو اور

فان الناس قد جعلوني حبرا على النار فان المنته لغیرہ والعبا

کہونکہ لو کہین گئی بحکوبل نار پس فائدہ واسطے غیر کے ہوگا اور یا

على ظہری فکان ح اذا وقعت واقعة شاورهم وناظرهم وحاوهم

پس تہی رحمہ اللہ جبکہ درپیش آتا کوئی مسئلہ کو مشورہ کرنے اوں سے اور بناظر کرتے اور

وسالهم فیسع ما عندهم من الاخبار والاثار ویقول ما عنده ویناظر

اور سوال کرتے اوں سے پس سنتے جو کچھ اونکی پس ہوتا احادیث رسول اللہ اور احادیث اصحاب رسول اللہ

شہر او اکثر حے یستقر اخر الاقوال فینتہ ابو یوسف حے اثبت الاصول

مسئلہ مہینہ بر یا زیادہ یہاں تک قرار پانا اخر اقوال کا پس لکھ دینا اوں کو ابو یوسف حتی کہ لکھا اصول کو

على هذا المنہاج شہد لانه تقر بذلک لغیرہ من الائمة انتم وقال

اسی طریق شوری پر نہ یہ بات کہ وہ امام تہا سم اساتہ امیر عظیم کے مثل اور ائمہ کے تمام موطام طحا و ہا اور کہا

الخازن فی مسندہ باسنادہ الی جریر قال سمعت الاعش جاعہ حل

خوارزمی نے اپنی مسند میں اپنی اسناد سے جریر تک کہ کہا جریر نے کہ سنایے اعش سے کہ آیا اوں کی پس

فسالہ عن مسئلة فقال علی باہل تلک الحلقہ فانہم اذا وقعت

پوچھا اوں سے اعش سے مسئلہ پس کہا اعش نے لازم پکڑ تو اہل اس حلقہ کو اس واسطے کہ وہ حلقہ جبکہ میں آتا

لہم مسئلة لا یزالون یدیر وینا حے یتصدیونہا یعنی حلقۃ البخنیفہ

اونکو سکونے سندہ سرفقت رہتے ہیں کہ دوران کرتی ہیں اوں مسئلہ کو آپس میں یہاں تک کہ پلینے میں آؤں

انتم وقال امام ائمۃ الحلہ ثلثین ہام تبع التابعین عبد اللہ بن المبالغ

تمام ہوا اور کہا امام ائمہ محدثین اور سرور تبع تابعین یعنی عبد اللہ بن مبارک نے

ع  
ما رواہ جواد بن  
ابی شیبہ



ان لا ترفد عرف ان احتج الى الله في مالک وسفيان الثوري وحنفية  
 کہ احادیث تحقیق مشہور معروف ہو گئیں ہیں درمیان ائمہ کے اور اب اگر محتاجی ہو طرف اجتہاد کے پس جہاد اور سنیان  
 وابو حنیفة احسنہم وادقہم فطنتہ وافقہم ذکر الحافظ الذہبی  
 لیکن ابو حنیفہ احسن اور اذوق اذکا ہے ازروی ذہن کے اور افعہ اوکا ہے ذکر کیا اسکو حافظ ذہبی نے  
 فی مناقب الحنفیۃ جمیع سائلین کے یہ جمیع سائلین کے مران اور جہاد اور جامع اور قباس سی نکال کر  
 مذاہب مقرر اور بدون کیا مع اصول اور قواعد کے پس یہ مذاہب رجبہ اگرچہ منسوب ہیں  
 طرف ایک ایک امام کی لیکن حقیقت اور نفس الامر میں مذہب ہر ایک امام کا ان ائمہ اربعہ میں عبارت ہے  
 قول جماعت سی یعنی مذہب امام عظیم کا قول جماعت کا ہی نہ قول محدث کا اور مذہب امام مالک کا قول جماعت کا  
 ہی نہ قول محدث کا اور مذہب امام شافعی کا قول جماعت کا ہی نہ قول محدث کا اور مذہب امام احمد کا کیا صرح ہے شافعی و احمد  
 الذہبی الذی ہوا امام مصنف المعیار واستاذ اسانذہ فی علم الحدیث فی  
 امامی ہی جو امام ہی مصنف معیار کا اور استاد اسانذہ مصنف معیار کا علم حدیث میں  
 کتابہ الا نضاف کان ابو حنیفۃ ح التھم علیہ الراحۃ واقاۃ  
 اپنی کتاب باضافہ میں کہ تھا ابو حنیفہ رحمہ اللہ لازم تھا اوکا مذہب ابراہیم اور انکی سمجھ پر  
 لا یجاوہ الا ماشاء اللہ وکان عظیم الشان فی التخریج علی مذہبہ فقی  
 سیکر کہ ہنن الکر ہوتا تھا اون سی مگر قدری قلیل اور تھا ابو حنیفہ عظیم الشان اخراج مسائل میں اولیٰ شریک  
 نظر فی وجہ التخریج ات مقبل علی الفروع التمل الاقبال وان شدت  
 نظر وجہ تخریجات میں اور منوجہ فروع پر غایت اور نہایت منوجہ ہونا اور اگر جائز ہو کہ  
 علم حقیقہ ماقلناہ فلخص اقول ابراہیم من کتاب الاثار لمحمد وجمہ  
 علوم کری تو حقیقت دعویٰ جاری کے جائے کہ تلخیص کر تو اقول ابراہیم کے کتاب الاثار امام محمد اور جامع  
 بد النواقا ومصنف ابی بکر ابن ابی شیبہ نجدہ لا یفارق تلک لمحۃ  
 سہ الرزاق اور مصنف ابوبکر ابن ابی شیبہ کے ہاتھ تو کہ ہنن جمہرتا ہے اس محنت کو  
 لا فی مواضع یلیق وھو فی تلک السیرۃ ایضا لا یخرج عما ذہبت  
 مواضع قلیل سو وہ ان مواضع قلیلہ میں ہی ہنن باہر ہوتا مذہب

م قول جماعت کا ہی نہ قول محدث کا

اور ذہبی



فقہاء کوفہ اثنی عشر والکوفہ قبة الاسلام ودار حجتی المسلمین کما فی القاموس

فقہاء کوفہ کیے تمام ہوا اور کوفہ قبة الاسلام ہے اور دار ہجرت اہل اسلام کا ہے جیسا کہ مرقیہ  
و دار العلم و محل الفضلاء کما فی التوق و علی هذا القیاس مذہب الامام

اور دار علم ہے اور محل فضل کا ہے جیسا کہ نووے شرح مسلم میں ہے اور اسی قیاس پر ہے مذہب امام

مالک و الشافعی و محمد بن حنبل سب معلوم ہوا اس ذکر سے کہ تقلید کرنا مذہب

مالک و امام شافعی اور احمد بن حنبل کا

ابن حنیفہ کے یا مالک کے یا شافعی کے یا احمد بن حنبل کے اگر چہ طاسرین یہ تقلید تقلید شخصے

ہی لیکن حقیقہ و نفس الامر میں یہ تقلید شخصے نہیں ہے بلکہ وہ تقلید اجماع کی مسائل جمع علیہا

میں اور تقلید جماعت کے ہے مسائل مختلف فیہا میں مثلاً جو شخص کہ شافعی المذہب ہو حقیقت میں

فقط تقلید امام شافعی وہ کا نہیں ہی بلکہ ہر مسئلہ میں مسائل مذہب کے سے وہ تقلید مالک کا

ہی و علی هذا القیاس فی کوفہ حقیقا و مالکیا و حنبلیا کما لا یخفی پر بعد اسکے محمد بن احمد

اور محمد بن مذہب اپنے اپنے مذہب کو نہایت کوشش سے ترقیہ اور تقیم کی حتی کہ صحیحہ کو ضعیف سے

اور اقویٰ کو قویٰ سی اور قول مرجح کو غیر مرجح سے اور نفعی سے کو غیر نفعی سے جدا جدا کر دیا اور

مہم کو مہم کر دیا اور سبائل کو مفصل اور واضح کر دیا اصولا و فروعا فرعا و حکما حکما باہن طوع

و مجہد میں صف کمال کا جو مذہب ائمہ اربعہ میں ہی نہیں موجود کسی اور مذہب میں کہا صحیح رہا

المحققون قال العلامة ابن حجر المکی الشافعی المحدث ففتح المبین شرح

محققون نے کہا علامہ ابن حجر کے شافعی المذہب محدث نے فتح المبین شرح اربعین میں

للایم التوق و فی شرح الحدیث الثامن والعشیرین و هذا فی حق المقلد الصریح

جو امام نووے کے ہے شرح حدیث انہائیسوین میں کہ یہ حق اور مقلد محض میں ہے

فی تلک لازمة القرینة من زمن الصحابة اما فی زماننا فقال بعض ائمتنا

جو تھا غفر ربیب زمانہ صحابہ کے امام ارا زمانہ میں کہا بعض ائمہ ہمارے نے

لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة الشافعی و مالک و ابی حنیفہ و محمد

کہ نہیں جائز تقلید سوائے ائمہ اربعہ کے بجز امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد

یہ بیان ہے اس امر کے تقلید مذہب کی  
ان مذہب اربعہ میں سے کسی ایک کا جماعت  
کی مذہب

یہ بیان ہے اس امر کے تقلید مذہب کی  
مذہب اربعہ میں سے کسی ایک کو اپنی  
مذہب

قال ابن حجر المکی الشافعی



حنبلی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لان ہوا لا تعرفت قواعد مذہبہم  
 حنبلی رضی اللہ عنہم اجمعین کے کیونکہ یہ ائمہ معروف ہو گئی ہیں اعداؤں کے مذہب کے

واستقرت احکامہم وحلہا تابعوہم وحرہا فرعاً فرعاً وحکم حکماً

اور وہ رہا گئے ہیں احکام ان کے اور حرمت کے اتباع ان کے نے اور مکروہ فرعاً فرعاً اور حکم حکماً

فلا یوجد حکم الا وہو مصوص لہم اجمالاً وتفصیلاً بخلاف غیرہم

بانیہ کہ نہیں پاتا کوئی حکم مگر وہ مصوص اور موضح اور موضح ہے اجمالاً یا تفصیلاً بخلاف مذاہب اور وہ

فان مذاہبہم لم یخرج ولم یتدون کذلک فلا یعرف لہا قواعد ح

کیونکہ مذاہب ان کے نہیں کہی گئی اور نہ مذکور ہوئی مثل مذاہب ائمہ اربعہ کے پس نہیں معلوم ہو سکتا

لیستخرج علیہا احکامہا فلم یخرج تقلیدہم فیما حفظ عنہم لانه قد یکن

استخراج گئی جہاں انہیں احکام ان کی پس نہ جاسکتا ہو گئے تقلید ان کے پیچہ اور اس کے جو محفوظ ہوا ان کے

مشروطاً بشرط اخری وکلوا الی فہما من قواعدہم فقلت الثقة بما

مشروط ساتھ مشروط اور کے کہ سپرد ہوتے ہیں طرف فہم کے ان کے قواعد سے نہیں قائل ہوا

یحفظ عنہم من قید او شرط فلم یخرج تقلید حینئذ انتہی وقال للعلما

جو محفوظ ہے ان سے سمجھت قید یا شرط کے سے پس نہ جاسکتا ہوئی تقلید اب تمام ہوا اور کہا علامہ

ابراہیم الخسے الملک للحدث فی الفتوح الوہبیۃ شرح الاربعین

ابراہیم سرخسے ملکہ المذہب بحیث فی فتوحات وہبیۃ شرح اربعین

النفویۃ فی شرح الحدیث المذکور وھذا فی المقلد الصوفی تلک الاربعۃ

نویۃ میں شرح حدیث مذکور میں کہ یہ مذکور حق تقلید محض میں ہے جو ہے وہ

القرنیۃ من زمن الصحابة اما فيما بعد ذلك فلا یجب تقلید غیر الا حتمہ

قریب زمانہ صحابہ کے سے اما بعد کے پس نہیں جائز ہے تقلید سوائے ائمہ

الاربعۃ مالک ابی حنیفہ والشافعی وحمد رحمہم اللہ تعالیٰ لان ہوا

اربعہ کے یعنی مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے اس لئے کہ یہ ائمہ اربعہ

قواعد مذہبہم

قواعد مذہبہم

قواعد مذہبہم



عرفت قوا علم مذاہبہم واستقرت احکامہم وحذرنا تابعوہم وحرروہا

معروف ہو گئی ہیں قواعد اور انکی مذاہب کے اور قرار باگئی ہیں احکام اور انکی اور حد کی اور انکی اتباع فی اولیٰ

فراغاً وحکماً وحکماً انتہی وقال فی نہایت المراد شرح مقدمہ ابن عمامہ

فرع فرع اور حکم حکم کر کے تفصیل وار تمام ہوا اور کہا نہایت المراد شرح مقدمہ ابن عمامہ

وفی زمانہ انحصرت صحتہ التقلید فی ہذہ المذاہب الاربعہ فی الحکم

کہ زمانہ ہماری میں تحقیق منحصر ہوئی صحت تقلید کے ان مذاہب ربیعہ میں ہر حکم میں

المتفق بینہم وفی الحکم المختلف فیہم ایضاً باعتبار ان مذاہب غیرہم من

خواہ متفق علیہم یا مختلف فیہ ہو نہ اس اعتبار کر کے مذاہب غیرہم کے جو

السلف باطلہ بل باعتبار ان مذاہبہم وصلت الینا بالنقل المتواتر یرویہا

سلف ہم میں وہ باطل ہیں بلکہ اس اعتبار سے کہ مذاہب ائمہ اربعہ کے پہنچے ہماری طرف ساتھ نقل

جماعۃ بعد جماعۃ فی کل ساعت من زمانہ فی زمانہ ہذا لا یکن علی

جماعت بعد جماعت کے ہر ساعت میں اور انکی زمانہ سی لکیر ہماری زمانہ تک ہاں طور کہ نہیں ممکن ہی گئی

الرواہ ولا احصاء فی قطار الارض وبینیت لنا شروط مذاہبہم وفصلت

روایت کے اور نہ حصر و لکھا قطار ارض میں اور بیان کئی کئی ہیں ہماری لسی شروط اور انکی مذاہب کے تفصیل

مجملا تم وقیدت مطلقاً تم بالنقل المتواتر بخلاف مذاہب غیرہم

اور انکی محلات اور قید کی گئی ہیں اور انکی مطلقات ساتھ نقل متواتر کے بخلاف مذاہب اور ان کے

من السلف فانما نقلت الینا بطریق الاحاد فلو فرض ان حکماً من احکام

جو سلف سے ہیں کیونکہ وہ منقول ہیں ہماری طریق احاد کے نہ طریق تواتر کے پس اگر فرض کیا جائے

نقل عن بعض مذاہب السلف بطریق التواتر یحتمل ان یکون مجملاً لم یفصلہ

کہ منقول ہی بعض مذاہب سلف سے طریق تواتر کے تو وہ محتمل ہے اس لئے کہ اس میں محتمل ہے کہ بعض تفصیل کے ہم

ناقلہ وان لہ قد دخل بہ ناقلہ او شرطاً یتوقف القول بصحۃ عند الکثیر

اور ان کے ناقل نے اور یہ کہ ہو واسطے اور ان کے کوئے قید کہ ضابطہ کیا اور ان کے ناقل نے یا کوئی شرط کہ ہو قیاسی ہو



فيكون العمل به باطلا فلهذا الامر حصرا صحة التقليد في اتباع المذاهب  
 پس ہوگا عمل ساتھ اسکی باطل پس واسطی اس امر کی حصر کیا ہم اہل سنت فی صحت تقلید کی اتباع مذاہب  
 الاربعۃ لا غیر انتہی وقال الامام الاستوائی فی شرح منہاج الاصول للقاضی قال الامام  
 اربعہ میں نہ غیر کی اور کہا امام استوائی فی شرح منہاج الاصول میں جو قاضی بیضاوی کی ہی کہہ امام  
 الحرمین فی البرہان اجماع المحققین علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بذاہب اعیان  
 حرمین فی اپنی کتاب برہان میں کہ جمع ہوئی اہل اجتہاد اسپر کہ عوام کو جائز نہیں یہ کہ عمل کریں ساتھ مذاہب اعیان  
 الصحابة بل علیہم ان یتبعوا مذاہب الائمة الذین سبروا فظروا ووبوا الایوان  
 صحابہ کی بلکہ واجب ہی اوپر یہ کہ عمل کریں اہل مذاہب ائمہ پر جنہوں فی قواعد اور اصول مقرر کئی ہیں اور کامل کیا انکو  
 و ذکر و اوضاع المسائل و اوضح طرق النظر و ہذا ہوا المسائل و بینوہا و جمعوا  
 اور بیان کئی اوضاع مسائل کی اور واضح کیا طرق نظر کو چھانٹ دیا مسائل کو اور خوب بیان کیا انکو اور اپنی کتب  
 و ذکر ابن الصلاح ایضا حاصلہ انہ یتعین تقلید الائمة الاربعۃ دون غیرہ  
 اور ذکر کیا ابن صلاح فی یہی کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ متعین ہوگی تقلید ائمہ اربعہ کی نہ غیروں کی  
 لان مذاہب الائمة الاربعۃ قد انتشرت و علم تقييد مطلقا و تخصیصا  
 کیونکہ مذاہب ائمہ اربعہ کی تحقیق منتشر ہو گئی ہیں تمام عالم میں اور معلوم ہو گئی ہی تقييد کی مطلق کی اور تخصیص کی  
 بخلاف مذاہب غیرہم انتہی وقال الشيخ کمال الدین ابن الہمام فی تحریر الاصول  
 بخلاف مذاہب اوروں کی اور کہا شیخ کمال الدین ابن ہمام فی تحریر الاصول میں  
 نقل الامام اجماع المحققین علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل  
 کہ نقل کیا امام الحرمین فی اجماع اہل اجتہاد کا اوپر منع کرنی عوام کی تقلید اعیان صحابہ کیسی بلکہ لازم واجب ہی  
 تقلید من بعدہم الذین سبروا و وضعوا و دونوا و ہذا ہوا و علی ہذا  
 تقلید من بعدہم کی کہ جنہوں فی اصول اور قواعد مقرر کئی اور بیان کئی اوضاع مسائل کی اور چھانٹا انکو اور اپنی  
 ما ذکر بعض المتأخرین من منع تقلید غیر الائمة الاربعۃ لان ضبط مذاہبہم  
 ذکر کیا بعض متأخرین فی یعنی ابن صلاح فی منع کرنی تقلید غیر ائمہ اربعہ کی سی واسطی منضبط ہونی انکی مذاہب کی

قال الامام استوائی

اور شیخ کتب میں مذکور ہے کہ

میں جمع کیا

قال الشيخ کمال الدین ابن الہمام

اور

جہاں



وتقيد مسائلهم وتخصيص موها ولم يد مثله في غيره لان نقل

و اسے منسبط ہے تقیید ذکی مسائل کی اور تخصیص ذکی عموم کی اور نہیں پایا جاتا مثل او کی و مذہب میں اسے منقطع

اتباعهم وهو الصحيح انتهى اجمع المجتهدون على منع العوام من تقليد

او کی اتباع کے اور یہی صحیح ہے تمام ہوا یعنی جمع ہوئے اہل جہاد اور منع کرنے عوام کے تقلید

الصحابة اه وذلك لان امام الحرمين من المجتهدين في المذهب كما صرح به

صحابہ کے سے اور یہ امر اس واسطے ہے کہ امام الحرمین مجتہدین فی المذہب ہے جیسا کہ تصریح کے اس کے

شاه ولي الله في كتابه الا نضاف حيث قال وصرح غير واحد من الاثمة

شاہ ولی اللہ فی کتابی اپنی کتاب انصاف میں جبکہ کہا کہ مصرح کیا غیر واحد نے ائمہ سے

بانه وابن الصلاح وامام الحرمين والغزالي بلغوا رتبة الاجتهاد والمطلق

باین طور کہ وہ اور ابن صلاح اور امام الحرمین اور امام غزالی پہنچ گئے تھے مرتبہ اجتہاد مطلق کو

وما وقع في فتاوى ابن الصلاح من انهم بلغوا رتبة الاجتهاد في المذهب

اور وہ جو مذکور ہیں فتاویٰ ابن صلاح میں اس امر سے کہ وہ لوگ پہنچ گئے تھے مرتبہ اجتہاد فی المذہب کو

فصل ده انهم كانت لهم درجة الاجتهاد المنتسبون المستقل انتهى

مراد اس کی یہ ہے کہ وہ لوگ تھے اس کی مرتبہ اجتہاد منتسب نہ مرتبہ مجتہد مستقل کا تمام ہوا

وكان زمانه زمان وفور المجتهدين في المذهب القوي كان المحققون

اور تھا وہ زمانہ زمانہ کثرت مجتہدین فی المذہب کا واسطے قریب زمانہ کے ہیں و یکنی تحقیق لوگ

عند المجتهدون فلذا انعقد اجماع على منع العمل بخالف كلهم من الاثمة

او کی نزدیکی مجتہد لوگ لہذا انعقد ہوا اجماع اوپر ممنوع ہونی اس عمل کے مخالف ہو کر ائمہ

الاربعة قال الشيخ احمد في التفسير الاحمد في تفسير اية فقهنا ها

اربعہ کو کہا شیخ احمد نے تفسیر احمدی میں تفسیر آیت فقهنا ہا

سليمان قد وقع اجماع على ان الاتباع انما يحل للائمة الاربعة

سلیمان میں کہ تحقیق واقع ہوا اجماع ہے کہ اتباع نہیں جائز مگر ائمہ اربعہ کا تمام ہوا

سليمان من كتحقيق واقع ہوا اجماع ہے کہ اتباع نہیں جائز مگر ائمہ اربعہ کا تمام ہوا

کے وہ ہاں ہی اجماع اور وقت اور زمانہ کی ایک ایک چیز  
تیم بیان کی اس کا کہ جو  
عمل کی خاطر تو نزدیک ہے اور دور  
کی وہ ہاں ہی اجماع اور وقت اور زمانہ کی ایک ایک چیز



وقال لقاضي ثناء الله في التفسير المظهر تحت آية اربابا من وز الله

اربابا من دون الله

کھا قاضی ثناء اللہ فی التفسیر المظهر تحت آیت

فان اهل السنة والجماعة قد فترت بعد القرون الثلاثة والاربعة على

که تحقیق اہل سنت و جماعت فرقہ فرقہ ہو گئی بعد قرون ثلاثہ و اربعہ کے

اربعة مذهب و لم يبق في الفروع سوا هذه المذاهب الاربعة فقد

چار مذہب کے اور نہ باقی رہا کوئی مذہب سوائے ان مذاہب اربعہ کے

الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال الله تعالى ولتبع

اجماع مرکب اور بطلان اس قول کی جو مخالف ہو جمیع ائمہ اربعہ کے اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ

غير سبيل المؤمنين لوله ما تولى ونص له جهنم وساءت مصيرا انت

غیر سبیل مؤمنین کی تو یہ سبکی ہم اسکو جہنم پہنچا اور وہ اسکو جہنم میں اور بری دہ جای

وقال صاحب البحر الرائق في الاشباه وبجاء القاعدة الاولى والاجماع

اور کہا صاحب بحر الرائق فی اشباہ و بجاء القاعدۃ الاولی و الاجماع

لا ينتقض بالاجتهاد ومخالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع

لا ینقض بالاجتہاد و مخالف للائمہ اربعہ کو وہ مخالف ہے اجماع کے

وان كان فيه خلاف غير هو فقد صرح في التحرير ان الاجماع قد

اگرچہ ہو اس میں خلاف اور وہ کا ہی کیونکہ تصریح کے ہے تحریر میں کہ اجماع منعقد ہوا

على عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة انت و قال شافعي

اور پر ممنوع ہونی عمل اس مذہب کے جو مخالف ہو سب ائمہ اربعہ کے تمام ہوا اور کہا شافعی

الدھلوی امام مصنف المعيا في عقد الجيد اعلم ان في الاخذ بهذه المذاهب

دھلوی نے جو امام ہی مصنف معیار کا عقد جید میں کہ جان تو یہ کہ اخذ کرنی میں ساتھ مذاہب

الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة كبرى قال رسول

الاربعة کے مصلحت عظیمہ ہے اور اسوا میں سے ان سے مفسد بڑا ہے

فرمایا رسول خدا

وقال القاضي ثناء الله

قال صاحب البحر الرائق

قال شافعي



صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فلما اندرست المذاهب الحقہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ متبع ہو تم سواد اعظم کی پس جبکہ سب گئی مذہب حقہ  
الاهنہ الاربعۃ کان اتباعہا اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنہا خروج  
سواہی ان مذہب اربعہ کی تو ہوا اتباع اولیٰ کا اتباع سواد اعظم کا اور خروج اولیٰ خروج  
عن السواد الاعظم انتہی فقد ثبت بما ذکر ان الاجماع منعقد علی  
سواد اعظم سی تمام ہوا پس ثابت ہوا ماذکر سی کہ اجماع منعقد ہوا اور پر ممنوع ہونی  
العمل الخارج عن المذاهب الاربعۃ فلذلك الاجماع انحصر اهل السنة  
اور عمل کی کہ خارج ہو مذہب اربعہ سی پس واسطی اس اجماع کی منحصر ہو گئی اہل سنت  
فی المذاهب الاربعۃ كما قال شاه عبد العزيز الدهلي الذي هو استاذ  
مذہب اربعہ میں جیسا کہ کہ شاہ عبد العزیز دہلوی فی جوہر استاذی  
استاذ مصنف المعیار فی علم الحديث فی التحفة الاثنا عشرية فی الکید التاسع  
استاذ مصنف معیار کا علم حدیث میں تحفہ اثنا عشریہ کی کید  
والعشرین و یجب است از شریف مرتضیٰ کہ درین حکایت کثرت اختلاف  
اونیسویں میں کہ عجب ہی شریف مرتضیٰ سی کہ اس حکایت میں کثرت اختلاف کو  
نسبت باہل سنت کردہ حال انکہ اہل سنت در اصول عقائد و اعمال اختلاف  
منسوب طرف اہل سنت کی کیا حال انکہ اہل سنت کا اصول عقائد اور مسائل میں اختلاف  
نیست اگر اختلاف فی ہست در فروع ہست وان ہم منجر بتکفیر و تضلیل  
نہیں ہی اگر اختلاف ہی وہ مسائل فروع میں ہی سو وہ ہی منجر طرف کفر اور تضلیل  
ہد یگر نمی شود معہذا اختلاف از اتفاق کمتر است بعد تفحص و استقرار  
ایک دوسری کی نہیں ہی معہذا اختلاف اتفاق سی نہایت کم ہی کہ بعد جست جو کی  
مجموع مسائل مختلفہ فیہا در مذہب اربعہ صد و چند مسئلہ فروغ  
مجموع مسائل مختلفہ فیہا مذہب اربعہ میں تین سو چند مسئلہ فروغی

تیس بیان ہی اس امر کا کہ اہل سنت و جماعت  
منحصر بین مذہب اربعہ میں اور ان کے خلاف ہو کر



یافتہ اند کہ در ان نص صریح موجود نیست انتہی وقال الخطاوی شرح المختار  
 پائی گئی کہ اون میں کوئی نص جانب شارع سی صریح موجود نہیں ہی تمام ہوا اور کہا طحاوی فی شرح در المختار کی  
 فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین هذه الطائفة الناجية المسماة بأهل السنة  
 کتاب ذبح میں کہا بعض مفسرین فی یہ طائفہ ناجیہ کہ سہمی باہل سنت

والجماعة اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون  
 وجمعت ہی مجتمع ہوئی ہیں اب مذاہب اربعہ میں یا تو حنفی ہیں یا مالکی یا شافعی  
 والحنابلة ومن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان  
 یا حنبلی اور جو شخص کہ باہر ہوا ان مذاہب اربعہ سی اس زمانہ میں

فهم من اهل البدعة والناثر ثم العلماء كما اوجبوا انحصار التقليد في  
 یہ اہل بدعت اور ناثر سی ہی پھر بعد اکی علماء جیسا کہ واجب کیا انحصار تقلید کا

المذاهب الاربعة لحفظ الدين وانتظامه كذلك اوجبوا تعيين المذاهب  
 اہل اربعہ میں واسطی حفظ دین اور انتظام کی اس طرح واجب کیا یقین مذہب

واحد من هذه المذاهب في ذلك الزمان لحفظ الدين وانتظامه في ذلك  
 حد کو ان مذاہب سی اس زمانہ میں واسطی حفظ اور انتظام دین کی اس

زمان الذي هو في ترقى الفساد والخيانة يوافقوا بحكم الاحاديث المذكورة  
 زمانہ میں کہ وہ ترقی فساد اور خیانت میں ہی دن بدن بحکم احادیث مذکورہ کی

ما قاله شاه ولي الله الدهلوي في الانصاف اعلم الناس كانوا في المائة الاولى  
 سا کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی فی این کتاب انصاف میں کہ جان لی کہ لوگ ہی صدی اول

لثانية غير مجمعين على التقليد بمن هو واحد بعينه وبعد المائتين  
 دوسری میں غیر متفق تقلید مذہب واحد بعینہ پر لیکن بعد دوسوی

فهم المذاهب المجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على مذاهب  
 یہاں اول میں مذہب مجتہدین خاص کا اور کم تھا وہ شخص کہ مجتہد اولی مذہب



مجتہد بعینہ وکان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتم وقال في عقد  
 مجتہد واحد کا اور تہا یہ مذہب پکڑنا امام واحد کا وجہ اس زمانہ میں اور کہا شاہ ولی اللہ نے عقد  
 الجید والمنجرح عند الفقهاء ان العام المنتسب المذهب لل مذہب یحوز  
 جید میں کہ مرجع نزدیک فقہاء کہ یہ ہے کہ عامی جو منسوب ہو طریقہ پیوہ صاحب مذہب کا ہے کہ نہیں جائز  
 له مخالفتہ انتم وقال الشيخ عبدالوہاب فی المیزان اما من لم یصل  
 اوسکو مخالفت اوسکی اور کہا شیخ عبدالوہاب فی میزان میں کہ وہ شخص کہ نہیں پہنچے  
 الی شہوق عین الشریعة الاولى وحب علیہ التقليد بزمذہب واحد کما مقرر  
 طرف مشاہدہ عین شریعت اولی کے واجب ہے اوسپر تقلید مذہب واحد کے جیسا کہ گذری تقریر کے  
 خوفا من الوقوع فی الضلال انتم وقال الامام الغزالی بل علی کل مقلد اتباع  
 واسطے خوف وقوع کے ضلالت میں اور کہا امام غزالی نے ملکہ واجب ہے ہر مقلد پر اتباع  
 مقلد فی کل تفصیل فان مخالفتہ متفق علی کونہ منکر بلین المصلدین انتم  
 انہی امام کا سند میں کوئی نہ اوسکو مخالفت کرنے اوسکے شکر ہے باتفاق علماء کے  
 وعلی ذلک مما لا یخفی فحاصل الکلام ان الخصار المذاهب فی الاربعة  
 اور سوائے اسکے کہ نہیں ہے پوشیدہ کسے ہر پس حاصل کلام کا یہ ہے کہ الخصار مذہب بقسمة  
 فضل الہی کما صرح به الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی فی تفسیر الایام  
 فضل الہی ہی جیسا کہ تصریح کے ہے اسکے شیخ احمد نے تفسیر احمدی میں یہ تفسیر سہل آیت مذکورہ  
 حیث قال ولا تضاف ان الخصار المذاهب فی الاربعة واتباعهم فضل الہی  
 جبکہ کہا کہ الضف سے کہ مختصر ہونا مذہب کا ان اربعہ میں اور اوسکی اتباع میں فضل الہی ہے  
 وقبولیة عند الله تعالى لا مجال فیہ للتوجیہا والادلة انتم ان التملک  
 اور قبولیت اوسکے ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بانظور کہ نہیں گنجائش اس میں کسی کو توجیہا اور دلیل  
 للمجتہدین سہل ہے کما صرح به شاہ ولی اللہ حیث قال فی الاضاف  
 الذہب میں کما صرح کے ہے اسکے شاہ ولی اللہ نے جسکہ کہا الاضاف میں

یہ بیان ایسا ہے کہ الخصار المذاهب کا  
 ان الخصار المذاهب میں اور ان کے تفسیر میں  
 فضل الہی اور کما صرح



بعد قوله وبعد لما شئنا طهر فيهم التمدد للجهتدين باعيا لهم وقل من  
 بعد انچه قول کے کہ بعد دوسو سبیس کی خاصیت اور ان میں مذہب بکڑنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل  
 کان لا یعتد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان هذا هو الواجب فذلک الزمان بالجملة  
 ہوا وہ شخص کہ نہ بکڑا اوسنی مذہب مجتہد خاص کا اور نہ ہا سیم مذہب بکڑنا مجتہد خاص کا وہ جب اس میں نہ ہو  
 فالتمذہب للمجتہدین سر الحمد لله تعالیٰ للعلماء وجمعہم علیہ من حیث الشیخوخۃ  
 کہ مذہب بکڑنا مجتہدین کا سر الشیخ وہ ڈال دیا اور اسد تعالیٰ نے علما کے قلوب میں اور جمع کر دیا اللہ اور علما کو  
 اولاً شیخوخۃ انتہی پس معلوم ہوا مذکر سی کہ یہ قیاس مصنف معیار کا قیاس مع الفارق  
 کیونکہ قیاس موافق تب ہوتا کہ مذہب بکڑنا کامدوں ہوتا ساتھ مداد اور کوشش اسراہل  
 کی مثل ائمہ اربعہ کے اور زمانہ خیر القرون کا نہ ہوتا بلکہ زمانہ فقہ اور فساد اور خیانت کے زور کا  
 ہوتا تھا جیسا کہ بعد خیر القرون کے ہے حکم احادیث مذکور کے فاذا لم توجد العلة کان القیاس قیاساً  
 پس جبکہ بنائی جائے عذر تو ہوا قیاس قیاس

مع الفارق فی القیاس فی الشیخوخۃ انتہی حکم من الاصل فی الفرع لعلہ مقتد ہذا فی کتاب الاصول

مع الفارق کیونکہ قیاس شرح میں متعدی کرنا حکم کا اصل سی طرف فرع کے واسطے اتحاد کے اسے طرح ہی کتاب اصول میں  
 فانتفی اقسام تقلیدہ مع ادلتہا باسہا بحیث لا یبقی شیء من انہا لعلہ  
 پس منتفی تمام تقلید مصنف معیار کے مع ادلتہا تمام کے باقی رہے کو کچھ شے اثر اوسکے حکم  
 تعالیٰ کہ لا یخفی لکن بقی حواہی بقولہ فحق نجیب عنہما تعالیٰ ان بعضہما  
 تعالیٰ کے جیسا کہ زمین پر سیدہ کسی پر سکین باقی رہا جواب او کی بقول کا پس ہم جواب دینی راہی میں اوسے ساتھ اللہ کے ساتھ  
 لمن لا یعتد بقولہ او کتابہ فلا حجة وبعضہما من قال ان کل مجتہد مصیب  
 اوس شخص سے کہ نہیں اعتبار اوسکے قول اور کتاب پس اس کے نقل حجت اور میں دن بقول کا اوس شخص سے کہ قائل ہے وہ شخص  
 کمذہب المعزلة فانه یحیی الامد عن کل مذہب فایہوا ہ لان کل مجتہد مصیب  
 جیسا مذہب مشہور ہون کا ہے جسے جائز رکھنا ہی اخذ کر مذہب ہے جو جائز ہے کیونکہ ہر مجتہد مصیب ہے  
 عنده فهو لیس بحجة علینا لانه خلاف الحق لان الحق ان المجتہد قد یخطئ  
 اوسکے نزدیک ہاں قول اوسکا نہ ہوگا حجت ہمیر اس واسطے کہ وہ خلاف حق ہے کیونکہ حق یہ ہے کہ مجتہد کہہ سکتے تھے ہوتا ہے

مذہب خاص خاص کا اور قلیل

مذہب بکڑنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل

مذہب بکڑنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل

مذہب بکڑنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل

مذہب بکڑنا مجتہدین خاص خاص کا اور قلیل



وقد يجب يعني ان الحق عند الله واحد بالكتاب والسنة والاجماع القياس  
اور کہیں مصیب یعنی حق نزدیک اللہ تعالیٰ کی واحد ہی ساتھ حکم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس

والعقل عليه الاثمة الاربعة رضى الله تعالى عنهم وافر مصنف المعيار  
اور عقل کی اور ہی پر ہیں ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ہی اقرار کیا مصنف معیار کی

في معياره ايضا بانه مسلم عند الجمهور وبعضها من قال به بشرط كالسيوطي  
اپنی معیار میں کہ وہ مسلم ہی نزدیک الجمهور کی اور بعض اون نقول کا اوس شخص سے ہی کہ وہ قائل ہی اسکا ساتھ

وغیره فهو ايضا ليس بحجة لشيوخ الخيانة وعدم الديانة في ذلك الزمان  
وغیرہ سوزہ ہی حجت نہیں واسطی پہل جانی خیانت کی اور منتفی ہو جانی تہذیب کی اس زمانہ میں

فوجب بسبب باب الفساد بما قلناه لحفظ الدين وبعضها من اصرار عند  
پس واجب ہوا بند کرنا دروازہ فساد کا ساتھ قول ہماری کی واسطی حفظ دین کی اور بعض اون نقول کا اوس قبیل سے ہی کہ ضرورت

فهو ايضا ليس بحجة لان الضرورة تبيح المحذورات لقوله تعالى حرمت  
پس وہ ہی نہیں حجت اسلی کہ ضروریات مباح کرتی ہیں ممنوعات کو واسطی قول اللہ کی کہ حرام کیا کیا

عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله فمن اضطر غير  
اور پرتھاری میتہ اور خون اور لحم خنزیر اور جو مذبح ہو غیر نام اللہ پر پس جو شخص کہ مضطر ہو یا بنظر

باغ ولا عاد فلا اثم عليه بالاجماع كما يفتي بطهارة ماء الابار على مذهب  
باغی ہوا در نہ عادی ہیں نہیں گناہ اوپر بالاجماع جیسا کہ فتویٰ دیا جائی ساتھ المہارت پانی کوون کی بنا برہ

الا حرام مالك لمن كان له في ملك الكفار سكونة او سائر ابار ذلك الموضع  
امام مالک کی واسطی اوس شخص کی جو ہی ملک کفار میں رہتا یا مسافر اور کوئین اوس موضع کی

في ايديهم ليلا ونهارا ولا يبالون نجاسة وليس له بدير خاصة كما كان ذلك  
اونکی ہاتھ میں ہیں رات دن اور نہیں ہی اوکو پرواہ نجاست کی اور نہیں ہی اونکی کوئی کون خاص جیسا کہ ہی

في اكثر قرى الهند في الراجستان وبعض اضلاع الفجانية الهندوستان  
اکثر بستون ہندو میں جو راجستان میں ہیں اور بعض ضلع پنجاب اور ہندوستان میں

چند شرط کی جیسا کہ سیوطی

اسکا ہوا ہی وقت ضرورت کی



والیہ اشارہ شاہ عبد العزیز فی السوالات العشرة ففی ای موضع اذا ارتفع  
اور اسی طرف اشارہ کیا ہی شاہ عبد العزیز فی سوالات عشرہ میں پس جس موضع میں

العله ارتفع المحکم لان المحکم داسر علی العلة فانتهی المحکم بانتهاء العلة و  
علت تو اوٹہ جائیگا محکم کیونکہ حکم دائر ہوتا ہی علت پر پس منتهی ہو احکم ساتھ انتہاء علت کی اور

بعضہا مما کان بتغیر الزمان کمسئلة توریت ذوی الارحام فان من  
بعض اوان نقول کا اور قبیل سی ہی کہ وہ متغیر ہوتا ہی بسبب تغیر زمانہ کی جیسا کہ وارث کرنا ذوی الارحام کا پس مذہب

الشافعی عدم توریتہم لکن المتأخرین افتوا بتوریتہم لعدم انتظام  
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عدم توریتہم اور انکی اوکی علماء متأخرین فی فتویٰ دیا ہی ساتھ توریتہم اور انکی کی واسطی عدم انتظام

بیت المال فی ذلک الزمان فلا یكون مثل ذلک حجة علینا بل هو حجة  
بیت المال کی اس زمانہ میں پس نہ ہوئی مثل اوکی حجت ہمہ بلکہ وہ حجت ہماری ہی

علی مصنف المعیار فان تعیین التقليد وان کان غیر واجب فی زمن الصحابة  
مصنف معیار پر کیونکہ تعیین تقلید کی اگرچہ تہی غیر واجب زمانہ صحابہ میں

لکنہ صار واجبا فی ذلک الزمان بتغیرہ وبعضہا مما کان خلا المذنب <sup>فی ظاہر</sup>  
لیکن ہو گئی وہ واجب اس زمانہ میں بسبب تغیر زمانہ کی اور بعض اوان نقول کا اس قبیل کا ہی کہ خلا مذہب کا ہی

لکنہ موفق لہ فی الحقیقة مثل افتاء اهل المذاهب الاربعة بتخلف الشہود  
لیکن وہ موافق مذہب کی ہی حقیقت میں مثل فتویٰ دینی اہل مذہب اربعہ کی ساتھ قسم دلائی شہود کی

فانہ مما توہم ان ذلک الفتویٰ منهم علی مذہب ابن ابی لیلی خلاف  
پس یہ اس قبیل سی ہی کہ توہم پڑے تا ہی اس امر کا کہ یہ فتویٰ انہی او پر مذہب ابن ابی لیلی کی ہی خلاف

الاثنیۃ الاربعة رضی اللہ تعالیٰ عنہم لکنہ لیس الامر کذلک لان تخلف  
مذہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی لیکن نہیں ہی یہ امر حقیقت میں اس طرح کیونکہ تخلف

الشہود فرد من افراد ترکیبۃ الشہود و ترکیبۃ الشہود من ذہب الاثمة  
شہود کی ایک فرد ہی افراد ترکیبۃ شہود کی سی اور ترکیبۃ شہود کا مذہب ائمہ

شہود کی ایک فرد ہی افراد ترکیبۃ شہود کی سی اور ترکیبۃ شہود کا مذہب ائمہ



الاربعة رضی اللہ عنہم وبعضہا مما لا بد من جواب علیہ وہو نقول

اربعة رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعض اوں نقول کا اوس قبیل سی ہی کہ ضرور ہے جواب کا علیہ

عشر فی نقل اول روایت نوادر داؤد بن رشید ہے جواب اسکا جواب خطبہ معیارین دیا گیا

اور نقل ثانی یہی کہ منقول ہی بعض یا کل ائمہ اربعہ سے لا تقلدے ولا مالک ولا الاو

ولا النخعی ولا غیرہم خذ الاحکام من حدیث اخذوا من الكتاب والسنة انتہی

جواب اسکا یہی کہ یہ خطاب ہے مجتہد کو جیسا کہ گذرا اور نقل ثالث یہی کہ منقول ہی بعض یا کل

ائمہ اربعہ سی اذا صح الحدیث عندکم فمن مذهبہ واتركوا قولہ بقول رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی جواب اسکا یہی کہ یہ خطاب ہے اپنے اصحاب مجتہد فی الحدیث

کو حکام من ان غیر المجتہد وجب علیہ التقليد عند الجہل مطلقا فاحفظ

میساک گذرا کہ غیر مجتہد کو واجب ہی اوس پر تقلید نزدیک جمہور علما کے مطلقا پس محفوظ رکھ

ولا تغفل فانه اصل عظیم فی ذلک لایک ان نقل رابع یہی کہ منقول ہی امام ابو یوسف

اور مت غافل ہو جس سی کیونکہ یہ اصل عظیم ہے اس باب میں

انه صلی بالناس یوم الجمعة فاحذروا وجود فاق مיתה فی بیا غتسل منه

برائی نماز لوگوں کو دن جمعہ کے پس بزدی گئی چو ہی مردہ کے اوس کوئی مین کہ جس میں غسل کیا تھا ابو یوسف

قال ناخذ بقول من قال ذاب لماء قلین لایحکم جنتا انتہی جواب

کہا کہ عمل کیا مینی ساتھ قول اوس شخص کے جو کہتا ہے کہ جبکہ پانی ہو قدر قلین کا تو نہیں ناپاک ہوتا ہے

اسکا چند وجوہ سی ہی وجہ اول یہی کہ امام ابو یوسف مجتہد مین اور تقلید مجتہد کو حرام بالاجماع

ہی قال فی مسلم الثبوت والعضد وغیرہما من کتب الاصول والافروع وجب

کہا مسلم الثبوت اور عضدے وغیرہ مین جو کتب اصول اور فروع سے مین درج ہے

علیہ العمل بظنہ ولا یجوز لہ التقليد مع اجتہادہ بالاجماع انتہی اور جہا

مجتہد پر عمل بمقتضی اپنے اجتہاد کے اور نہیں جائز اوسکو تقلید وقت مجتہد کے بالاجماع

یہی کہ یہ نقل مخالف ہے ظاہر روایت کے کیونکہ ظاہر روایت امام ابو یوسف و امام محمد و امام عظیم

یہی کہ یہ نقل مخالف ہے ظاہر روایت کے کیونکہ ظاہر روایت امام ابو یوسف و امام محمد و امام عظیم

یہی کہ یہ نقل مخالف ہے ظاہر روایت کے کیونکہ ظاہر روایت امام ابو یوسف و امام محمد و امام عظیم

جواب نقل اول جواب نقل ثانی

جواب نقل ثالث

جواب نقل رابع



حوض غریب کے ہے کہ مخالف ہی مسئلہ قاتین کو اور ظاہر الروایۃ خصوصاً ظاہر الروایۃ تنفی علیہ  
اللہ ملکہ مذکورین مقدم ہی عمل میں جیسا کہ کتب فروغ میں مذکور ہے اور وجہ ثالث بیست  
انہ ظاہر عملی المجتہد فیہ بحیث لا یفقد ولا یعم فیہ اصلاً فقیاساً والحمد

لہ

کے ظاہر و عمل مسئلہ مجتہد فیہا میں ابن طور کہ نہیں اس میں یقیناً اور نہ عمدہ ہو گئے

علیہ قیاس مع الفارق وهو باطل عند الكل اور نقل خامس یہ ہے کہ کتب خفیه میں

سب قیاس کرنا عمدہ کا اور غیر عمدہ کے قیاس مع الفارق ہے اور یہ باطل ہے کتب نزدیکی

مذکور ہے ان المحتجم اذا افطر فلا كفارة علیہ لقوالہ علیہ السلام افطر المحام

والمجموع سب یہ دال ہی اسپر کہ غیر مجتہد بلکہ عامی اگر عمل بالحدیث کری تو درست ہے جواب

اسکا یہ ہے کہ کل فعل جو مخالف کتاب سد اکونت مستورہ رسول سد اور اجماع امت کے ہوا

وہ فعل خطا ہو پر اسپر عمل کری تو یہ عمل اگر صریح یا فذہبی لیکن خطا میں یعنی جہل مرکب داخل ہے

کما صرح به الامام ابن الهمام فی تحریر الاصول حدیث قال الخنفیۃ مستعملو الخطا

وهو الجمل الملک الی ثلثۃ انتہی ثم عد افطار ذلک المحتجم من القسم

اور نقل سادس یہ ہے کہ کتب خفیه میں مذکور ہے ان المحتجم اذا افطر بقول منقہ افناہ

به فلا كفارة علیہ سب یہ دال ہی اسپر کہ کوئی شخص کسی منفی کے قول پر عمل کری تو درست ہے

سب التزام ایک سب کا اس سے قبل سوا جواب اسکا یہ ہے کہ تقلید و قسم تقلید مطلق اور تقلید ایک

مذہب کے اور غیر مجتہد بر قسم اول فرض ہی اور قسم ثانی وجہ جب کہ قرارہ مطلق فرض ہی اور

قرارت فاتحہ کی وجہ فاذا ادى اول فقط فقدا دی الفرض لیکن بقی الواجب علی

ذمتہ فقط اور نقل سابع یہ ہے کہ منقول ہی منقسم الاصول وغیرہ میں کہ قال ابن حزم

لجموع علی انہ لا یجلی الحاکم ولا یفتی تقلید معین فلا یحکم ولا ینفی الا

کہ جمیع سو کے علماء اسپر کہ نہیں طلال حاکم اور منفی کو تقلید مذہب معین کے باطن طور کہ نہ حکم کری اور فتویٰ

بقولہ انتہی وقال ابن امیر الحج فی شرح التخریر وقال ابن حزم انہ

ساتھ قول ابن امیر الحج نے شرح تخریر میں کہ کہا ابن حزم نے کہ



لا یحل لک ولا مفت تقلید کا جل فی حکم ولا یفتی الا بقولہ انتہی اور عقیدہ غیر مذکور

کہ نہیں حلال حاکم اور مفتی کو تقلید جل کی باینطور کہ حکم کری اور نہ فتوی دی مگر ساتھ او کی

قال ابن حزم وقد صح إجماع الصحابة کلامهم وأخروهم وإجماع التابعین لهم وأخروهم

کہا ابن حزم فی کہ صحیح ہو اسقصد ہونا صحابہ کا اور صحیح ہو اسقصد ہونا اجماع سب تابعین کا

وإجماع تبع التابعین وأخروهم على الامتناع والمنع من أن يقصد إلى قول الإنسان

اور اجماع تبع تابعین کا اول اونکی سی لیکر آخر تک اور امتناع اور منع کی یہ کہ قصد کری کوئی شخص

منهم أو ممن قبلهم فیاخذن كل جواب کا دو وجہ سی وجہ اول پھر ہی کہ نقل ابن حزم پھر ہی

طرف قول کسی شخص کی اونسی ہو یا اونسی پس اخذ کری کل قول اسکا

غیر مقبول بدلیل انہ من اهل الظاهر لا من اهل السنة قال شاه ولی الله فی نصہ

باین دلیل کہ وہ اہل ظاہر سی ہی نہ اہل سنت سی کہا شاہ ولی اللہ فی انصاف میں

والظاهر من لا یقول بالقیاس لا باثار الصحابة والتابعین کراود وابن حزم

کہ ظاہر ہی وہ شخص ہی کہ نہ قائل ہو قیاس کا اور نہ آثار صحابہ اور تابعین کا جیسا کہ راود اور ابن حزم

انتہی وقال ابن سیرین وهو من اکابر ائمة التابعین واجلة المحدثین

اور کہا ابن سیرین فی کہ وہ اکابر ائمہ تابعین سی ہی اور اجلہ محدثین کا ہی

لم یکنوا یسألوا عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سمولنا سراجا لکم

کہ نہ تھے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین جستجو کرنیوالی اسناد سی لیکن جبکہ واقع ہوا فتنة فساد لوگون میں تو کہا انہ

فینظر الی اهل السنة فیؤخذن حدیثہم وینظر الی اهل البدع

کہ دیکھا جاوی طرف اہل سنت کی تو لیا جاوی حدیث اونکی اور دیکھا جاوی طرف اہل بدعت کی

فلا یؤخذن حدیثہم رواہ مسلم فی صحیحہ فحکروہ کلاء السلف من الصحابة

تو نہ لیا جاوی حدیث اونکی روایت کیا اسکو مسلم فی اپنی صحیح میں پس حکم کیا ان علماء سلف فی جو صحابہ

والتابعین وتبع التابعین بانہ لا یقبل حدیث اهل البدع ولا یقبل حدیثہ

اور تابعین اور تبع تابعین میں باینطور کہ نہ قبول کیا جائی حدیث اہل بدعت کی پس قبول کیا حدیث ابن حزم کی کیونکہ



من اهل البدعة لا من اهل السنة وقال شاه عبدالعزیز دہلوی فی بستان

اہل بدعت سی ہی نہ اہل سنت سی اور کہہ شاہ عبدالعزیز دہلوی فی بستان

المحدثین کہ ابن بشکوال گفتہ است کہ یحیی بن یحیی مستجاب الدعوات بود

المحدثین میں کہ ابن بشکوال فی کہا ہی کہ یحیی بن یحیی مستجاب الدعوات تھا

ودر وضع لباس و نشست و برخاست و ہیئت ظاہری تتبع امام مالک نمید

اور بیچ وضع لباس اور نشست و برخاست کی اور ہیئت ظاہری میں تابع امام مالک کی تھا

واینچہ انرا امام مالک شنیدہ بود بموجب ان فتویٰ میزد و ہرگز بخلاف

اور جو کچہ امام مالک سی سنانہا بموجب اوسکی فتویٰ دیتا تھا اور ہرگز بخلاف

منہ ہا امام مالک راضی نمی شود حال آنکہ در ان زمان تقلید بیک مذہب

نہ ہب امام مالک کی راضی نہوتا حالانکہ اوس زمانہ میں تقلید ایک مذہب کی رائج نہ ہی نہ عوام

بود نہ در عوام و مرد و خواص انتہی بہ یحیی بن یحیی کہ وہ مصنف موطا امام مالک سی اور

اجلا اصحاب امام مالک کا ہے او خیر القرون میں سی ہے قول اوس کا مخالف ہے قول ابن

حزم ظاہری کی باوجود اسکے کہ اوس زمانہ میں تقلید ایک مذہب کی رائج نہ ہی سبب

زمانہ خیر القرون کے اور سبب عدم تقریر اور عدم مذہب کے اور وجہ دوسری ہے

ہے کہ اگر فرض کیا جاوی یہ اجماع تو مقتضای اجماع کا یہم ہے تقلید جمیع اقوال اصل

دلیل کی ممنوع ہے یعنی تقلید شخص ممنوع ہے و قد صارت تقلید المذہب

الواحد من المذاهب الاربعہ لیس بتقلید شخصی بل ہو تقلید

واحد کی ان مذہب اربعہ سی نہیں تقلید شخصی بلکہ وہ تقلید

الجماعۃ فی نفس الامر فلا یكون تقلید الواحد من المذاهب الاربعہ

جماعت کی ہی نفس الامر میں پس نہوی تقلید مذہب واحد کی ان مذہب اربعہ سی

تقلید رجل واحد بل ہو تقلید الجماعۃ فی کل مسئلۃ من مسائلہ او نقل من یک

تقلید رجل واحد کی بلکہ وہ تقلید ہی جماعت کی ہر مسئلہ میں اوسکی مسائل سی

جماعت میں



کہ منقول ہی عقد حمید میں نقل الشیخ عبد الوہاب لشعرانی عن جماعۃ عظیمۃ من علماء  
نقل کیا شیخ عبد الوہاب شعرانی نے ایک جماعت عظیمہ سے جو علماء

المذاهب انهم كانوا يعملون وفقوا بالمازاهب من غير التزام مذهب معين من زمن اصحابنا  
مذہب سے ہیں کہ وہ نہی عمل کرتے اور فتوے دیتے ساتھ مذہب کے بغیر لازم پکڑنے مذہب معین کے  
المذاهب زمانہ علی وجہ یقتضی کلام ان ذلک امر لم یزل علماء قدیماء وحديثا  
مذہب سے پکڑا یہ زمانہ تک اس وجہ پر کہ مقتضی اسکے کلام کا یہ ہے کہ ہمیشہ رہی علماء و سپر اگلی پچھلی  
حتی صامتفا علیہ انتہی جواب کا یہ ہے کہ یہ کلام عبد الوہاب شعرانی کی سنیں ہی ہے

حتی کہ ہو گیا تنفق علیہ

دلائل کرتی تھیں ضمیر الی زمانہ اور قول وسکا علی وجہ یقتضی کلام کا پس ضرور معلوم کرنا  
اصل عبارت شیخ عبد الوہاب شعرانی کا تو کہ معلوم ہو اسی مراد کے پس کہتے ہیں ہم کہ مراد شیخ کے مجتہدین تھے  
بین یدین انما قال للیین ان الکبر فان قيل کیف صح من هؤلاء العلماء ان یفتوا الناس  
یہ کہ کہا میزان کبریٰ میں کہ اگر کہا جاسی کہ کیونکر صحیح ہو ان لوگوں سی فتویٰ دیا لوگوں

بکل مذهب مع کونہم كانوا مقلدین ومن شان المقلدان لا یخرج عن قول  
ساتھ ہر مذہب کے باوجود اسکے کہ وہ ہی مقلد اور شان مقلد کے یہ ہے کہ "ازم بکری یا نبی امام کی قول کہ  
امامہ فالحوائج تمثال زیکو زکل واحد هم بلغ مقام الاجتهاد المطلق المنتسب

زکلی بارادان سی پس جواب یہ ہے کہ محتمل ہی کہ ہر واحد اور نیکو بیونچا مقام اجتہاد مطلق منتسب کہ شان اور کا یہ ہے  
الذی لم یخرج صاحبہ عن قواعد امامہ کابی یوسف و محمد بن الحسن القاسم  
کہ نہ باہر ہو صاحب وسکا قواعد اپنے امام کیسے جیسا کہ ابو یوسف اور محمد بن حسن اور ابن القاسم

واشہب والمسلم وابن المنذر وابن شریح فمن لا یدعی ان افقوا الناس  
اور شہب و مسلم و ابن المنذر اور ابن شریح پس یہ لوگ سب کے سب اگرچہ فتویٰ دیتی تھی لوگوں کو  
بما لم یصرح به امامهم لکنهم لم یخرجوا عن قواعد وقد نقل الجلال السیوطی

ساتھ امام ہی صریح اور کے امام کا نہیں ہی لیکن وہ نہیں نکل باہر قواعد انبی امام کے سے اور صریح اس کے

نہ  
خاصہ اس جواب شریح کا یہ ہے کہ مجتہدین تھے وہ کون تھے کہ وہ مجتہد منتسب ہی نہ مجتہد منتقل اور مجتہد کو وہ جب ہی انہیں امام کا  
اور جب ہی اس پر تقدیر قواعد امام انبی کی میں اسو طری کہ وہ مجتہد منتسب ہی نہ مجتہد منتقل اور مجتہد کو وہ جب ہی انہیں امام کا



ان الاجتهاد المطلق علی قہین مطلق غیر منتسب کیا علیہ الاثنتہ الاربعہ

کہ اجتهاد مطلق دو قسم ہے مطلق غیر منتسب جیسا کہ اسیر تہ ائمہ اربعہ

و مطلق منتسب کیا علیہ اکابر اصحابہم الذین ذکرنا ہر قال ولم یبع الا

اور مجتہد مطلق منتسب جیسا کہ آئی اسیر اکابر اصحاب ائمہ اربعہ کے اور کہا طلال الدین فی کہ نہیں دعویٰ کیا تھا

المطلق غیر المنتسب علی الاثنتہ الاربعہ الا لام محمد بن جریر الطبری ولم یسلم

مطلق غیر منتسب کا بعد ائمہ اربعہ کے کسی شخص نے سوائے امام محمد بن جریر طبری کے سو کہہ کیا تھا اس

لہ ذلک انتہی و یحتمل ان هؤلاء العلماء الذین کانوا یفتون الناس

دعویٰ کو اور محتمل ہی یہ کہ یہ علماء مجتہدین فتویٰ دیتی ہو گون کو

علی المذاہب الاربعہ اطعمہم اللہ تعالیٰ علی عین الشریعۃ الاولیٰ انتہی قال

سید صاحب مذاہب نے یہ سے مطلع کیا اور انکو اللہ تعالیٰ شہود عین شریعت اور بے غم سوا کلام معراج کا فیض سے مطلع کیا

فی المیزان الصغیر و حب علینا انہا کھم فی ذلک ماد من مقلدین فاذا

سیدان صغریٰ میں کہ واجب ہے میرا اتباع ائمہ اربعہ کے اس میں جب تک کہ میں مرتبہ تقلید میں جاؤں

بلغ احد منا مقام الاجتہاد والکشف فقل استغنی عن تقلید غیرہ انتہی

پہنچی کوئی ہے حد اجتهاد یا کشف کو تو وہ مستغنی ہو گیا تقلید غیر کے سے تمام ہوا

وقال بعد ذلک سمعت لشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قائم

اور کہا شعرانی فی مجلس قول کے کہ شیخ اپنے سید شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ فرماتی تھی کہ نہیں

ولی حق لہ قدم الی لایۃ المحلۃ الا ونحیج عن التقلید للمجتہدین و یأخذ

ابجگہ کوئی ولی کہ ثابت ہوا اولیٰ قدم ولایت محمدیہ کا مگر باہر سوچا تا ہی تقلید مجتہدین کے سے اور نہ خود کربا

العلم من حیث اخذہ المجتہدون انتہی وقال بعد ذلک واعلم انہ لایستغنی

علم کو جہان سے اخذ کیا اہل اجتہاد تمام ہوا

فاذکرنا التزام العلماء للعامة بالتزام مذهب معین لا یجوز والیوم ہم

اس سلسلہ علماء کو کہ لازم کیا علماء کے لئے التزام مذہب معین کا کہنہ کہ نہیں لازم کیا اور پھر یہ لزوم مذہب معین کا

الاجتہاد

الاجتہاد

الاجتہاد

الاجتہاد

الاجتہاد



الارحمة بهم فلو لا الزامهم للعامة من هب معين لضل عن طريق الهدى انتو  
مگر واسطی رحم او نیکبکی کیونکہ اگر نہ ہوتا لازم کرنا او نکاعامی پر لزوم مذہب معین تو گمراہ ہوتا راہ سی تمام ہوا  
وقال بعد ذلك اما من لم يصل الى شهر من عين الشريعة الاولى فيجب عليه  
اور کہا بعد اکی کہ جو شخص پہنچا شہود عین شریعت اولی کو تو واجب ہی اوسپر

التقليد بمن هب واحد كما امر تقريره خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس  
تقلید مذہب واحد کی جیسا کہ گذری تقریر ادا کی واسطی خوف وقوع کی ضلالت میں اور اسپر ہی عمل او گونگا

آب دیکھو کلام عبد الوہاب شعرانی کو کہ سند ہماری ہے یا سند مصنف معیار کی ہے بلکہ کلام شعرانی کا روئے  
مصنف معیار کپرس معلوم ہوا مجموع عبارات عبد الوہاب شعرانی کیسی کہ مراد علمائے مجتہدین  
فی المذہب میں نہ عوام کیونکہ عوام کو تقلید مذہب اصدا کی واجب ہے نزدیک علماء اور مجتہدین الملک

کواصولین نہ فروغ میں کہا مرویہ نقل شاہ ولی اللہ دہلوی فی الانصاف  
اور جیسا کہ نقل کیا شاہ ولی اللہ دہلوی فی اپنی کتاب انصاف میں

تمسکاً عن صاحب الانوار حيث قال ومن شواهد ما

تمسک ہو کر صاحب انوار سی جبکہ کہا کہ شواہد دعوی ہماری پر وہی

ذكرناه ما في كتاب الانوار حيث قال والمنتسبون الى مذهب

جو مذکور ہی کتاب الانوار میں جبکہ کہا اوسنی کہ جو لوگ کہ منسوب ہیں طرف مذہب

الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد بن حنبل رحمهم الله اصناف

امام شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کی چند قسم ہیں

احدها العوام وتقليد هم متفرع على تقليد المنتسب والثاني البالغون

ایک قسم عوام اور تقلید اوکی متفرع ہی اوپر تقلید مجتہد منتسب کی اور قسم دہمین کہ پہنچی والی ہیں

الى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد مجتهدا وانما ينتسبون اليه لجرهم على طريقته

درجہ اجتہاد کو اور مجتہد نہیں مقلد ہوتا کسی مجتہد کا فروع میں سوا اکی نہیں کہ وہ منسوب ہوتی ہیں طرف مجتہد کی

في الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها على بعض

اجتہاد میں استعمال اولہ میں اور ترتیب دینی میں بعض اولہ کو بعض پر

یہاں پر  
کچھ  
نوٹ  
ہو  
سکتا  
ہے  
کہ  
یہ  
کلام  
عبد  
الوہاب  
شعرانی  
کی  
ہے  
اور  
یہ  
کلام  
عبد  
الوہاب  
شعرانی  
کی  
ہے  
اور  
یہ  
کلام  
عبد  
الوہاب  
شعرانی  
کی  
ہے



والثالث متوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد ولكنهم وقفوا على  
 اور قسم ثالث متوسط ہیں کہ نہیں پہنچی حد اجتهاد کو  
 لیکن واقف ہیں

اور یہ صریح اپنی امام کی

اصول الامام وممكنوا من قياس عالم يجدره منصوباً على ما نص عليه  
 اصول اور قواعد اپنی امام پر اور قادر ہیں بسبب احاطہ قیاس کرنی اس مسئلہ کی جو نہیں پایا اور نہ ہونی اور کو صریح اپنی امام کی  
 وهو لا مقلدون انتهى اس قسم متوسط کو طبقہ مجتہدین فی المسائل التي لا روايتها عن صاحب البيت  
 اور یہ لوگ مقلد ہیں تمام ہوا

كما قال الطحاوی والشامی عن ابن كمال الثالثة طبقة  
 جیسا کہ کہا طحاوی اور شامی فی ابن کمال سی کہ ثالثہ طبقہ

المجتهدین فی المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذهب كالطحاوی  
 مجتہدین فی المسائل کا ہی اور مسائل کہ نہیں کوئی روایت اور نہیں صاحب مذہب سی جیسا کہ طحاوی

والخصاص والكرخي والسرخسي والحلواني والبزدوي قاضيخان ومشاہم  
 اور خصاف اور کرخی اور سرخسی اور حلوانی اور بزدوی اور قاضی خان اور اوکی امثال

وهو لا يخالفون الا في الاصول ولا في الفروع لكنهم يستنبطون  
 اور یہ لوگ نہیں مخالف ہوتی اپنی امام کی نہ اصول اور قواعد میں اور نہ مسائل اور فروع میں لیکن استنباط کرتی ہیں

الاحكام والمسائل التي لا نص فيها على حسب القواعد انتهى اور نقل تاسع یہ کہ  
 اور مسائل کا کہ نہیں کوئی نص اور نہیں صاحب مذہب سی اور یہ مقتضی قواعد اپنی امام کی تمام ہوا

كتب اصول من ان العامي اذا عمل بقول مجتهد في حكم مسألة فليس له  
 کہ عامی جبکہ عمل کری ساتھ قول مجتہد کی کسی حکم اور مسئلہ میں پس نہیں جایز او کی

الرجوع عنه الى غيره اتفاقاً واما في حكم مسألة اخرى فهل يجوز ان يعقل  
 کہ رجوع اوتی طرف قول اور کی بالاتفاق امام مسئلہ اور میں آیا جایز ہی تقلید غیر کی

المختار الجواز لنا القطع بوقوعه في زمن الصحابة فان الناس في كل عصر  
 پس مختار جواز ہی دلیل ہماری اس جواز پر وقوعہ اکازمانہ صحابہ میں کیونکہ لوگ ہر زمانہ میں



یسفتون المفتین ولا یلزمون سوال مفت بعینه وقد شلّم وتکرر ولم ینکر

فتوی طلب کرتی تہی مفتیوں کی اور نہیں لازم پکڑتی تہی سوال مفتی واحد کا اور یہ امر شایع ہوا اور مکرر کر رہا اور انکا

قلوا التزم من ہبامعینا کذب مالک او من ہب الشافعی او غیرہما

پس اگر لازم پکڑی کوئی شخص مذہب معین جیسا مذہب امام مالک ہی یا مذہب امام شافعی کا یا اور کا

فقیہ ثلاثہ اقوال احدها یلزم وثانیہا لا یلزم وثالثہا کالاول وهو من لا یلزم

اس میں تین قول ہیں ایک ان تینوں کا یہم ہی کہ لازم ہی اور دوسرا حکام یہم ہی کہ نہیں لازم اور تیسرا لو انکام یہم ہی کہ نہیں

فان وقعت واقعا یقلدہ فیہا لیس لہ الرجوع واما فی غیرہا فیتبع فیہا من

پس اگر واقع ہو کوئی مسئلہ کہ تقلید کی ادنیٰ اس میں تو نہیں جائز اسکی لہی رجوع اس سے لیکن غیر اس مسئلہ میں تابع ہو

نشاء کما فی العضد شرح مختصر الاصول وقال فی مختصر الاصول

چاہی جیسا کہ عضدی شرح مختصر الاصول میں ہی اور کہا مختصر الاصول میں

ولا یرجع عنہ بعد تقلیدہ اتفاقا و فی حکم اخر المختار الجواز لنا القطع بوقوعہ

کہ نہ رجوع کری اس سے بعد تقلید کی بالاتفاق اور حکم دوسری میں مختار جواز ہی دلیل ہماری اس جواز پر علم

ولم ینکرفلوا التزم من ہبامعینا کمالک والشافعی وغیرہ فشانہا کالاول

بغیر انکار کی لیکن اگر لازم پکڑی کوئی شخص مذہب معین کو جیسا کہ مذہب امام مالک کا یا امام شافعی کا پس اسکی مثل نہیں

انتهی وقال فی التحریر لا یرجع عما قلنا اتفاقا وھل یقلد عنہ فی غیرہ المختار

تمام ہوا اور کہا تحریر الاصول میں کہ نہ رجوع کری اس سے کہ اس میں تقلید کر چکا ہی بالاتفاق لیکن مختلف ہو ہیں

نعم للقطع بانہم کانوا یستفتون مرۃ واحدا مرۃ غیرہ غیر ملزمین مفتیا

کہ ان جائز ہی واسطی علم کی باینطور کہ وہ تہی فتوی طلب کرتی کہی اس سے اور کہی اس سے نہ التزام کرتی مفتی

واحدا قلوا التزم من ہبامعینا کابی خیفۃ والشافعی فقیل یلزم وقیل لا

واحد کا پس اگر التزام کری کوئی شخص مذہب معین جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ یا شافعی کا پس اس سے بعض نے کہا کہ لازم ہی

وقیل مثل من لم یلزم وهو الغالب علی الظن انتہی علی اھل المذہب الثانی

اور بعض نے کہا کہ وہ مثل غیر ملزم کی ہی اور یہ غالب ہی ظن پر تمام ہوا اور علت پکڑی ہی اہل مذہب ثانی نے



بازہ لایلزوم لانہ لا واجب الا ما اوجبه الله تعالى ولم يوجب على احد ان يتخذ  
 باینہ طور کہ نہیں لازم ہی کیونکہ نہیں واجب ہوتا کوئی واجب مگر وہ کہ واجب کرے اللہ تعالیٰ اور نہیں واجب کیا اللہ تعالیٰ کسی شخص  
 بحدہ ہر ایک کما قال فی مسلم الثبوت لا يرجع المقلد عما عمل به اتفاقا  
 مذہب کسیکا جیسا کہ کہا مسلم الثبوت میں کہ نہ رجوع کری مقلد اس مسئلہ سی جو عمل کیا ساتھ اسکی بالاتفاق  
 وهل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم لما علم من استفتاءهم مرة واحدا و آخر  
 لیکن مختلف ہوئی ہیں اس میں کہ آیا تقلید کری غیر کی غیر اس مسئلہ میں مختار یہ ہے کہ ان جائز ہے واسطی علم کی  
 غیرہ بلا انکیر ولو التزم مذہبا معینا کما مذہب ابی حنیفہ او غیرہ فهل  
 غیر سی بغیر انکار کی اور اگر التزام کری مذہب معین کو جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا یا غیر کا پس آیا بعد اس  
 یلزمہ الاستمرار علیہ فقیل نعم لان الالتزام لا یخالف عن اعتقاد غلبہ  
 التزام پکڑنی کی لازم ہی اسکو استمرار اس پر کہا گیا کہ ان لازم ہی کیونکہ التزام نہیں ہی خالی اعتقاد غلبہ  
 الحقیقۃ فیہ وقیل لا اذ لا واجب الا ما اوجبه الله تعالى ولم یوجب علی  
 حقیقت کی سی اس میں اور کہا گیا کہ نہیں لازم اس واسطی کہ نہیں واجب ہوتا کوئی واجب مگر جبکہ اجری اسکو اللہ تعالیٰ اور نہیں  
 احد ان یتخذ مذہب بحدہ ہر ایک من الا نشأه وقیل کم من لم یلتزم فلا یرجع  
 کسی پر یہ کہ مذہب پکڑی مذہب کسی امام کا ائمہ سی اور کہا گیا کہ وہ مثل غیر ملتزم کی ہی پس نہ رجوع کری  
 عما قلد فیہ وفي غیرہ یقلد من یشاء وعلیہ السبکی فی التخریر وهو  
 اس مسئلہ کا جو تقلید کر چکا ہی اس میں اور غیر میں اسکو اختیار ہی تقلید کری جسکی چاہی اور اسی پر ہی امام کی اور تخریر  
 الغالب علی الظن لعدم ما یوجبہ شرعا انتھی قال بحر العلوم فی شرح  
 غالب ہی ظن پر واسطی نہونی او پیچر کی واجب کری اسکو شرعا تمام ہوا کہا بحر العلوم فی شرح  
 مسلم الثبوت وهل یقلد غیرہ ای غیر من قلد بہ فی غیرہ ای فی غیرہ اقلد فیہ المختار نعم لما علم  
 مسلم الثبوت میں آیا تقلید کری غیر کی یعنی غیر اس شخص کی جو تقلید کی اسکی پہلی غیر میں یعنی غیر اس مسئلہ میں  
 من استفتاءهم مرة اماما واحدا و مرة اخرى اماما غیرہ من غیر انکیر  
 استفتاء اسکی سی کہ کبھی فتویٰ لیا اس امام سی اور کبھی فتویٰ لیا اس امام سی بغیر انکار کی

یہ مذہب نہیں پکڑی

استفتاء اسکی سی امام سی اور کبھی فتویٰ لیا اس امام سی بغیر انکار کی

واجب کی

میں ہی کہ

کے تقلید کی اس میں مختار یہ ہے کہ امام کی اور تخریر



فصار اجماعاً ولو التزم مذهباً معيناً أي عهد نفسه أنه على هذا المذهب  
پس ہو گیا یہ اجماع اور ہر جواز کی اور اگر التزام کری کوئی شخص مذہب معین کا یعنی قراردی لی دل اپنی میں کہ میں اس مذہب پر ہوں

مذہباً حنیفہ او غیرہ فہل یلزم الاستمرار علیہ ام لا فقیل نعم یجب

جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ یا غیر کا پس اس وقت کیا لازم ہی اور واجب ہی استمرار اس مذہب پر یا نہیں پس کہا گیا ہے کہ

الاستمرار ویحرم الانتقال من مذہب الی مذہب آخر لان الالتزام لا یجوز

استمرار اور حرام ہی انتقال ایک مذہب سی طرف مذہب اور کی کیونکہ التزام نہیں خالی

من اعتقاد غلبة الحقیقۃ فیہ وقیل لا یجب الاستمرار ویحرم الانتقال لهذا

اعتقاد غلبہ حقیقت کی سی اوسمین اور کہا گیا کہ نہیں واجب اوسپر استمرار اور صحیح ہی انتقال اور یہ قول

هو الحق الذي ينبغي ان يؤمن ويعتقد به ولكن ينبغي ان لا يكون الانتقال

ثانی ایسا حق ہی کہ لایق ہی کہ معتقد اور معتقد ہو اوسکا لیکن واجب ہی یہ کہ نہو یہ انتقال

للتلوی فان التلوی حرام سواء كان فی التمدھب او فی غیرہ اذ لا واجب الا واجباً

ہو دل کی واسطی کیونکہ تلوی حرام ہی خواہ مذہب میں ہو یا غیر میں اس واسطی کہ نہیں واجب ہو تا کوئی طبعی

اللہ تعالیٰ ولم یوجب علی احد ان یتخذ مذہباً من الائمة فایجابہ تشیع

اللہ تعالیٰ اور حالانکہ نہیں واجب کیا کسی پر یہ کہ مذہب پکڑی مذہب تمام کا ائمہ سی پس واجب کرنا اوسکا شریعت

جدید وقیل من التزم من لو یلتزم فلا یرجع عما اقلد فیہ وفی غیرہ یقلد

جدید ہی اور کہا گیا کہ وہ شخص کہ ملتزم مذہب کا ہی نہ نہ غیر ملتزم کی ہی پس نہ رجوع کری مقلد فیہ سی اور غیر میں تقلید کری

من شاء انتہی قال صاحب بحر الرائق فی الرسالة المسماة برفع الغشاعن

جسکی چاہی تمام ہوا اور کہا صاحب بحر الرائق فی اوس رسالہ میں کہ مسی برفع الغشاعن وقتی

العصر والعشاء وخیر الدین الرملی فی الفیض الرائق علی بحر الرائق قال

العصر والعشاء ہی اور خیر الدین رملی فی فیض الرائق علی بحر الرائق میں کہ کہا

الشیخ القاسم فی تصحیح القدوری قال الاصولیون اجمعون لا یصح الرجوع

شیخ قاسم فی تصحیح قدوری میں کہ کہا اہل اصول سبکی سب فی کہ نہیں صحیح ہی رجوع



عن التقليد بعد العمل بالاتفاق انتهى فقد علم مما ذكر ان المقلد  
تقليد سی بعد عمل کی بالاتفاق تمام ہوا پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ مقدمہ

اما غیر ملتزم او ملتزم فلو كان الاول فحكمه ان لا يرجع عن  
یا تو غیر ملتزم مذہب کا ہی یا ملتزم مذہب کا ہی پس اگر ہو اول تو حکم اوسکا یہ ہی کہ نہ رجوع کری

تقليد المجتهد في الاحكام المعمولة بالاتفاق وله في غير هذه  
تقليد امام کسی احکام معمولہ میں بالاتفاق اور اوسکو غیر ان

الاحكام المعمولة ان يرجع الى غيره من المجتهدين ولو كان الثاني فحكمه  
احکام معمولہ میں اختیار ہی کہ رجوع کری طرف اور مجتہد کی مجتہدین سی اور اگر ہو ثانی تو حکم اوسکا

مختلف على ثلاثة اقسام قال البعض وجب عليه الاستمرار لان غلبة الحقيقة  
مختلف ہی تین قول پر کہا بعض فی کہ واجب ہی اوسپر استمرار کیونکہ غلبہ حقیقت کا

يوجب ذلك فيجزم الانتقال ورد عبد العلي حيث قال فايجابة تشرع  
واجب کرتا ہی اس استمرار کو پس حرام ہی انتقال اور رد کیا اسکو عبد العلی بحر العلوم فی جبکہ کہا کہ ایجاب اوسکا شرع

جديد وقال البعض لم يجب عليه الاستمرار اذ لا واجب الا ما اوجبه الله  
جدید ہی اور کہا بعض فی کہ نہیں واجب اوسپر استمرار اسو سہی کہ نہیں واجب ہوتا مگر وہ جو کہ واجب کی او کو اسہ

تعالى ولم يوجب على احد ان يتم هذا من الائمة فلا يجرم الانتقال  
تعالی حالانکہ نہیں واجب کیا گیا کسی پر مذہب پکڑنا کسی امام کا ائمہ سی پس نہوا حرام انتقال

وقال البعض هو كغير الملتزم فلا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق  
اور کہا بعض فی کہ وہ مثل غیر ملتزم کی ہی پس نہیں صحیح رجوع تقلید سی بعد عمل کی بالاتفاق

فالجواب ان ذلك الوجوب بمعنى الفرض لا بمعنى الواجب الذي كان تركه  
پس جواب اسکا یہ ہی کہ یہ وجوب جو مذکور ہی بمعنی فرض ہی نہ بمعنی واجب کہ ہی ترک اوسکا

ذكرها قريبا كما صرح به عبد العلي حيث قال فقتل نعم يجب الاستمرار  
مذکورہ قریب ہی جیسا کہ تصریح کی ہی اسکی عبد العلی بحر العلوم فی جبکہ کہا اونی کہ کہا گیا کہ ان واجب ہی استمرار



ویحرم الانتقال انتهى لان الحرمة ضد الوجوب الذي كان بمعنى الفرض

اور حرام ہی انتقال تمام ہوا کیونکہ حرمت ضد وجوب کی ہی کہ وہ بمعنی فرض کی ہی

فقد علم مما ذكر ان ذلك الاختلاف انما كان في الفرضية وعدم الفرضية

پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ یہ اختلاف سوای اکی نہیں کہ ہی فرضیت اور عدم فرضیت میں

لا في الوجوب وعدم الوجوب فكان فرضية الاستمرار مختلفا فيهما ووجوب

نہ وجوب اور عدم وجوب میں پس ہوا استمرار فرضیت اور عدم فرضیت میں مختلف فیہ اور وجوب

متفقا عليه بين العلماء كما قال الامام حجة الاسلام في الاحياء لم يكن

متفق علیہ در میان علماء کی جیسا کہ کہا امام حجت الاسلام فی احیاء العلوم میں کہ نہیں گیا

احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره وكلا

کوئی عالم علمائی اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہو عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ اس طرف

ان الذي ادى اجتهاده في التقليد الى شخص واحد افضل العلماء ياخذ

کہ جو مقلد کہ پہنچی فکر او کی تقلید میں کہ یہ امام افضل علماء دین کا ہی یہ کہ اخذ اور عمل کری

بمنه غير بل على المقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان هذا المقلد متفق

مذہب غیر پر بلکہ واجب ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ میں کیونکہ مخالفت او کی اپنی امام کی متفق

كونه منكر ابي المحصلين انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب الشرنوبلي في الميزان

منکر ہونا او کا در میان علماء کی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوهاب شرنوبلی فی میزان صغریٰ میں

اما من لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى وجب عليه التقليد بمن

کہ جو شخص نہ داخل ہو شہود عین شریعت اولی کو تو واجب ہی او پر تقلید مذہب واحد کی

واحد كما مر تقريره خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس اليوم

جیسا کہ گذری ہی تقریر او کی واسطی خوف وقوع کی ضلالت میں اور ہی پر عمل لوگوں کا اب

انتهى وقال مشاهير علماء في الانصاف اعلم ان الناس كانوا في ثلاثة احوال

تمام ہوا اور کہا مشاہیر علماء فی انصاف میں کہ جان لی کہ لوگ تھے صدی اول



والثانية غير مجعنين على التقليد بذهب مجتهد واحد بعينه وبعد  
اورثانی میں غیر متفق اور تقلید مجتہد واحد معین کی

لما تبين ظهور فهم التمدن هب للمجتهدين باعيانهم وقل من لا يعتمد  
دوسو برس کی ظاہر ہوا وہیں مذہب پکڑنا مجتہد خاص خاص کا اور کم تھا وہ شخص کہ نہ پکڑا اور نہ

على مذہب مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انته  
مذہب مجتہد معین کا اور تھا یہ مذہب معین پکڑنا واجب اس زمانہ میں تمام ہوا

فحن لما نقول بالوجوب لا بالفرض لا يرد علينا تلك المسئلة الاصولية  
اور ہم جبکہ قائل ہوئی وجوب تعیین مذہب کی نہ فرضیت تعیین مذہب کی تو نہ وارد ہوا ہم پر یہ مسئلہ اصولیہ

بل وردت على مصنف المعيار حين جواز ان يصلي المقلد صلاة الفجر على  
بلکہ وارد ہوا یہ مسئلہ اصولیہ مصنف معیار پر اسو اسطی کہ وہ درست اور جائز رکھتا ہی کہ پڑھی مقلد نماز فجر کی

من هب الشافعي وصلاة الظهر على من هب مالك وصلاة العصر على من هب حنيفة  
مذہب امام شافعی پر اور نماز ظہر کی مذہب امام مالک پر اور نماز عصر کی مذہب امام ابو حنیفہ پر

وصلاة المغرب على من هب احمد بن حنبل وجوز ان يعمل المقلد من هب هذا  
اور نماز مغرب کی مذہب امام احمد بن حنبل پر اور جائز رکھا ہی یہ کہ عمل کری کبھی ساتھ ہی اور کبھی

بضده ويدور بين اقول المجتهدين وهذا هبهم كيف طشاء لانهم كلهم قالوا  
ساتھ ہی اور جائز رکھا یہ کہ دوران کری وہ مقلد درمیان اقوال مجتہدین کی اور انکی مذاہب کی جس طرح چاہی

كتبهم لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق كما مر وايضا رده عليه  
اپنی کتب میں کہ نہیں صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق جیسا کہ گذرا اور یہی وارد ہوتا ہی مصنف معیار

قوله تعانما النسئ زيادة في الكفر يضل به الذين كفروا يحلون علما ويمر من عامالان  
قول اللہ تعالیٰ کہ سو اگر کسی نے یہ نفسی یعنی تاخیر زیادتی ہی کفر میں گمراہ ہیں ساتھ ہی کافر یا منطور کہ کبھی حلال جانتی ہیں اور

العبء للعموم لا يخص كافي كتب الاصول وايضا ورد عليه ان الحق والصواب كافي في احد الجانبين  
عبء للعموم یعنی نہ خصوص سبب کو جیسا کہ کتب اصول میں مذکور ہی اور یہی وارد ہوا مصنف معیار پر کہ حق یعنی صواب ہوتا ہی

اسو اسطی کہ در ہوتا ہی یہ مسئلہ اصولیہ مصنف معیار پر کہ نہیں صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق جیسا کہ گذرا اور یہی وارد ہوتا ہی مصنف معیار

اسو اسطی کہ در ہوتا ہی یہ مسئلہ اصولیہ مصنف معیار پر کہ نہیں صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق جیسا کہ گذرا اور یہی وارد ہوتا ہی مصنف معیار

اسو اسطی کہ در ہوتا ہی یہ مسئلہ اصولیہ مصنف معیار پر کہ نہیں صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق جیسا کہ گذرا اور یہی وارد ہوتا ہی مصنف معیار



کما فی مسلم الثبوت الذی ہو کالوحی عند مصنف المعیار وعلیه الجهری کما

جیسا کہ مذکور ہے مسلم الثبوت میں جو کالوحی ہی نزدیک مؤلف معیار کی اور اسی پر بین جمهور علماء جیسا کہ

اقربہ مصنف المعیار و بہ نطق الکتاب و السنة و القیاس و العقل و الاجماع

خود اقرار کیا مصنف معیار فی اور ساتھ ایسی ناطق ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور قیاس و عقل و اجماع

کما سیاتی ان شاء اللہ تعالیٰ ثم لا یخفی ان قول اهل الاصول ان المقلد

جیسا کہ عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالیٰ پہر پوشیدہ نہ رہے کہ قول اہل اصول کا کہ مقلد کو

لا یجوز رجوعه عن التقليد بعد العمل بالاتفاق هو حجة لنا علی مصنف

نہیں صحیح رجوع تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق وہ حجت ہی ہماری مصنف معیار پر

المعیار کما سیاتی علیہ ان شاء اللہ تعالیٰ اور نقل عاشر یہ ہے کہ کما شیخ ابن تیمیہ

جیسا کہ عنقریب پڑھا جاویگا اور پھر تیری ان شاء اللہ تعالیٰ

تشریر الاصول میں لا یرجع عما قلد فیہ اتفاقا و هل یقلد غیرہ فی غیرہ المختلف

کہ نہ رجوع کری مسائل معمولہ سے بالاتفاق لیکن مختلف ہوئی ہیں اس میں کہ مقلد کو آیا اختیار ہے کہ تقلید کرے

بأنهم کانوا یستفتون مرة واحدة و مرة غیرہ غیر طرین مفتیا و احدا فلول التزم من

فتویٰ لیتی تھی کہی اس سے اور کہی اوکی غیر سی نہیں تھی لازم پکڑی والی مفتی واحد کو پس اگر لازم پکڑی کوئی

معینا کالی حنیفة او الشافعی فقیل یلزم و قیل لا و قیل مثل من لم یلتزم و

معین کو مثل مذہب ابو حنیفہ یا مذہب امام شافعی کا آیا لازم ہے او سپر اتمرار سو مختلف ہوئی ہیں اس میں علماء پس کہا گیا کہ لازم

هو الغالب علی الظن لعدم یوجبہ شرعا و یتخرج منه جواز تتبع رخص

کہ ملزم مثل غیر ملزم کی ہے اور یہ ہے غالب ظن پر وسطی ہونی اس دلیل کی کہ ذکر کری اتمرار کو شرعا اور متفرع ہے اسی جواز دہن ہونا

المذاهب و لا یمنع فیہ مانع شرعی اذ لا انسان ان یسلك الا خلف علیہ

مذہب اور نہیں منع کرتا اس میں کوئی مانع شرعی اس واسطے کہ جائز ہے انسان کی یہ کہ چل وہ طریق جو آسان تر ہو اور سپر

اذا کان له الیہ سبیل بان لم یکن عمل فیہ باخرو کان علیہ السلام یحب

جبکہ ہو طرف اس کی کوئی سبیل باہر ہو پھلی عامل اس میں ساتھ کی غیر کی اور تھی علیہ السلام دوست رکھتی

نیز غیر ملزم مختار ہے کہ ان اختیارات میں واسطی ثابت ہوئی اس میں کہ وہ دور

اگر شراعت میں مذہب امام شافعی کا آیا لازم ہے او سپر اتمرار سو مختلف ہوئی ہیں اس میں علماء پس کہا گیا کہ لازم

کہ ملزم مثل غیر ملزم کی ہے اور یہ ہے غالب ظن پر وسطی ہونی اس دلیل کی کہ ذکر کری اتمرار کو شرعا اور متفرع ہے اسی جواز دہن ہونا



طاحفہ علیہم انتھی پس یہ تصریح ہی ابن ہمام سی کہ جائز ہی مقلد کو سہل امر اختیار کرنا  
 جو انسان ہوتا ہے اور انتھی <sup>اتمام ہوا</sup> نہ اہل بیت سے یعنی جائز ہی عمل کرنا ہر امر سہل پر کسی مذہب میں ہو کیونکہ اجماع جو منقول ہی مسلم  
 الثبوت وغیرہ میں ابن عبد البر سی انہ قال لا يجوز للعامة تتبع رخص المذاهب  
 اجماعاً انتھی وہ ممنوع ہی بدلیل ان الامام احمد بن حنبل لہ روایتان فی نفسیہ  
 متتبع رخص المذاهب انتھی جواب اسکا موقوف ہی اوپر ایک تمہید کی وہ یہ ہی کہ شیخ ابن ہمام  
 فی تفریع کی ہی اس جواز کی اوپر اس قاعدہ مسلمہ کی وہ قاعدہ یہ ہی کہ لا یرجع عما قلد بالافتقار  
 کہ ترجوع کری مقلد مسائل معمولہ سی بالافتقار

ولہ فی غیرہ تقلید غیرہ کما دل علیہ تقید قولہ ویتخرج منه جواز  
 اور اسکو جائز ہی غیرین تقلید غیر کی چنانکہ دال ہی اسپر مقید کرنا قول اپنی ویتخرج منه جواز  
 تتبع رخص المذاهب بقولہ اذا کان لہ الیہ سبیل بان لم یکن عمل  
 تتبع رخص المذاهب کو ساتھ قول اپنی اذا کان لہ الیہ سبیل بان لم یکن عمل

فیہ باخرای اذا کان لہ ای للانسان الیہ ای الى ذلك القول سبیل بان  
 فیہ باخر کی یعنی جبکہ ہو واسطی اسکی یعنی واسطی انسان کی طرف اسکی یعنی طرف اس قول کی سبیل بان منظور  
 لم یکن عمل فیہ باخرای لم یکن عمل ولا بقول اخر فخالفاً لذلك قال عبد  
 کہ نہ ہو عامل او سمین پہلی ساتھ اسکی ضد کی یعنی نہ ہو عامل پہلی ساتھ اس قول کی کہ مخالف ہی اسکی کہ عبد العلی فی  
 فی شرح مسلم الثبوت فی شرح قول ابن ہمام اذا کان لہ الیہ سبیل بان  
 شرح مسلم الثبوت میں شرح قول ابن ہمام میں جبکہ ہو واسطی اسکی طرف اسکی کوئی سبیل بان منظور

لم یظنہا من الشرع منع التحریع بان لم یکن عمل فیہ باخر هذا مبنی علی  
 کہ نہ گمان کری شرع سی منع تحریم کا بان منظور کہ نہ ہو عامل او سمین ساتھ اسکی ضد کی یہ قول ابن ہمام کا مبنی ہی  
 منع الانتقال عما قلد ولو مرة انتھی ودلیل الشیخ ابن ہمام علی ذلك الجواز  
 ممنوع ہونی انتقال کی مسائل معمولہ سی اگرچہ عمل ایک ہی بار ہو تمام ہوا اور دلیل شیخ ابن ہمام کی اس جواز پر

حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی فرمایا حضرت عائشہ فی کہ نہیں خیار دینی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ



وسلم بین امرین قط الاخذن ابسرها ما لم یکن اثما فان كان اثما كان  
 وسلم در میان دو امر کی کبھی مگر اخذ کرتی آسان ترا و نکا جب تک نہ ہو وہ گناہ پس اگر ہوتا وہ گناہ ہوتی  
 بعد الناس منه متفق علیہ ذکرہ فی مشکوٰۃ فی باب اخلاقہ  
 دورتر اسی یہ حدیث متفق علیہ ہی ذکر کیا اسکو مشککات کی باب اخلاقہ

وشمائله صلی اللہ علیہ وسلم فذلک الحدیث وامثاله انما کان  
 وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پس یہ حدیث اور امثال اونکی سوای اسی نہیں

فی امرین ضدین مساود لیلہما قال صاحب البحر الرائق فی الرسالة  
 کہ بیچ دو امرین ضدین کی ہی کہ مساوی ہی دلیل اون دونوں کی کہا صاحب بحر الرائق فی رسالہ میں

المسماة برفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء وقد صرح المحقق ابن الہمام  
 جو مسمی ہی ساتھ رفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء کی کہ تحقیق تصریح کی ہی محقق ابن ہمام فی

فی شرح الہدایۃ ان الاحتیاط هو العمل باقوی الدلیلین والعمل بہ واجب  
 شرح ہدایہ میں کہ احتیاط وہ عمل کرنا ہی ساتھ اقوی ادلہ کی اور عمل ساتھ اقوی ادلہ کی واجب ہی

فظهر ہذا ان الصواب ما ذهب الیہ ابو حنیفۃ رحمہ وان العمل بہ علی  
 پس ظاہر ہوا ساتھ اس مذکور کی کہ صواب مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور عمل کرنا ساتھ اونکی اوپر

مقلدیہ واجب ولافتاء بغیرہ لا یجوز لہم انتہی فاذا عرف ذلك التمهید  
 مقلدون اونکی واجب ہی اور فتویٰ دینا ساتھ غیر مذہب ابو حنیفہ کی نہیں جائز مقلدین ابو حنیفہ کو تمام ہوا

عرف ان ذلك الجواز من الشیخ مشروط بشرطین الاول مساواة الدلیلین  
 معلوم ہو گئی یہ بات کہ یہ جواز شیخ ابن ہمام سی ساتھ دو شرط کی شرط اول مساوی ہونا دو دلیلوں کا

والثانی عدم العمل بغیر الخفاء ولا لان المقلد لا یرجع عما قلد بعد العمل  
 اور دوسری شرط نہ عمل ہونا ساتھ غیر اخف کی اولاً کیونکہ مقلد نہیں رجوع کر سکتا مسائل معلوم سی بعد عمل کی

بالاتفاق فذلک من الشیخ ابن الہمام تصریح باستیصال قاعدة لامذہبیۃ  
 بالاتفاق پس یہ شیخ ابن الہمام سی تصریح ہی ساتھ اونکی پیردینی قاعدہ لامذہبیۃ



مصنف المعیار واستیصال دور نہ بین المذاہب بان کل مقلد یجوز  
 مصنف معیار کی اور جڑ او کثیر فی دوران او سبکی در میان مذاہب کی باینطور کہ ہر مقلد کو جائز ہی  
 لہ ان یصلی یوما علی مذہب الشافعی ویوما علی مذہب غیرہ ویعمل مرة بهذا  
 یہ کہ نماز پڑھی مثلاً ایک دن مذہب شافعی پر اور دن دوسری مذہب غیبی پر اور عمل کری کہی ساتھ اکی  
 و مرة بضده و هكذا فی کل مسألة من مسائل المجتہدین واقوالهم و بیان  
 اور کہی ساتھ اکی ضد کی اور اس طرح ہر مسئلہ میں مسائل مجتہدین میں اور انکی اقوال میں اور بیان  
 ذلك الاجمال انا فرضنا مثلاً ان جميع مسائل الشرع ثمان مائة مثلاً مائة  
 اس اجمال کا یہ ہے کہ ہم فرض کرتی ہیں مثلاً کہ جمیع مسائل شرع آٹھ سو ہیں مثلاً ایک سو مسئلہ  
 للصلوة ومائة للزکوة ومائة للصوم ومائة للحج واربع مائة للمعاملات فاذا  
 نماز کا اور ایک سو مسئلہ زکوٰۃ کا اور ایک سو مسئلہ صوم کا اور ایک سو مسئلہ حج کا اور چار سو مسئلہ معاملات کا ہیں  
 قل المقلد بکرمثلاً ابا حنیفة فی مائتی الصلوة والمعاملة والکافی مائتی  
 کہ تقلید کی مقلد یعنی بکر فی مثلاً امام ابو حنیفہ کی دو سو مسئلہ صلوٰۃ اور معاملہ میں اور امام مالک کی دو سو  
 الزکوة والمعاملة والشافعی فی مائتی الصوم والمعاملة واحمد بن حنبل فی  
 مسئلہ زکوٰۃ اور معاملہ میں اور امام شافعی کی دو سو مسئلہ صوم اور معاملہ میں اور امام احمد بن حنبل کی  
 مائتی الحج والمعاملة فكان استمراره علیه واجبا وانتقاله عنه ممنوع بالاتفاق  
 دو سو مسئلہ حج اور معاملہ میں پس ہوگا استمرار او سکا نہیں مذکور پر واجب اور انتقال او سکا اسی ممنوع بالاتفاق  
 عند ابن الهمام رح او قل المقلد زید احد الائمة الاربعة فی ذلك كله فكان استمراره  
 نزدیک ابن ہمام رحمہ اللہ کی یا تقلید کی مقلد فی یعنی زید فی ایک امام کی جو ائمہ اربعہ رحمہ اللہ کی ہی کل مسائل میں  
 علیه واجبا وانتقاله عنه ممنوع بالاتفاق عند ابن الهمام رح فقد حصل  
 اس مذہب مذکور پر واجب اور انتقال او سکا اسی ممنوع بالاتفاق نزدیک ابن ہمام رحمہ اللہ کی ہی پس حاصل ہوا  
 مما ذکر ان کل واحد من زید وبکر کان استمراره علی مذہبه واجبا وانتقاله  
 ماذکر سی کہ ہر واحد زید اور بکر سی استمرار او سکا اپنی اپنی اس مذہب مذکور پر واجب اور انتقال او سکا

من توبیہ ہر دو کا استمرار او سکا



عنه ممنوعا بالاتفاق عند ابن الهمام رحمه غاية ما في الباب ان تمد هـ

اوس سی ممنوع بالاتفاق نزدیک ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کی غایتہ ما فی الباب یہی کہ مذہب پکڑنا

بکر کان بذلک الوجه وتتمد هـ بیدکان بذلک الوجه لکن ما شریکان فی

بکر کا ہی ساتھ اس وجہ مذکور کی اور مذہب پکڑنا زید کا ہی ساتھ اس وجہ مذکور کی لیکن وہ دونو شریک ہیں

وجوب الاستمرار ومنع الانتقال بالاتفاق عند ابن الهمام رحمه فكان لا من هـ

وجوب استمرار میں اور منع انتقال میں بالاتفاق نزدیک شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کی پس ہوسے لاندہ ہینیت

مصنف المعيار ودورانه بين المذاهب بالاطلاق اتفاق عند الشيخ ابن الهمام

مصنف معیار کی اور دورانیت اوسکی درمیان مذاہب کی باطل بالاتفاق نزدیک شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کی

لكن بقى ان المقلد اذا اختار فاي وجه من الوجهين يختار فقلنا ان مقتضى

لیکن باقی ان مقلد اذا اختار فای وجہ من الوجهین مختار فقلنا ان مقتضی

لیکن باقی یہ بات کہ مقلد جبکہ اختیار کری تو کونسی وجہ دونو وجہ سی اختیار کری پس کہتی ہیں کہ مقتضی

القاعدة اصولية المذكورة ان يختار الوجه الاخير الاول لانه لو اختار

قاعدہ اصولیہ مذکورہ کا یہی کہ اختیار کری وجہ اخیر نہ وجہ اول اسوٹی کہ اگر اختیار کری جائی

الاول فلا بد لكل مقلد من احد الامرین اما تذكرة كل حكم بانه اعمل قبل ذلك

وجہ اول تو ضروری ہر مقلد کو لازم پکڑنا ایک دو امر کا یا تو یاد رکھنا اوسکا ہر حکم کو باینطور کہ عمل کیا مینی قبل اسکی

بحکم کذا فلا عمل لان بخلافه فهكذا في كل مسألة من مسائل الدين لكن

ساتھ حکم فلانی کی پس نہ عمل کروں میں ساتھ خلا اوسکی پس سیرج ہر مسئلہ میں کل مسائل دین سی لیکن

ذلك باطل بوجهين الاول ان تذكر كل مقلد كل مسألة من مسائل الدين

یہ یاد رکھنا اسطر حکا باطل ہی دو وجہ کرو وجہ اول یہی کہ یاد رکھنا ہر مقلد کا ہر مسئلہ کو مسائل دین سی

بالوصف المذكور متعسر والثاني ان شيوع الخيانة وعدم الديانة وفساد

وصف مذکور متعسر اور دشواری اور وجہ ثانی یہی کہ شیوع خیانت اور عدم دیانت اور فساد

النبية في هذه القرون يوما فيوما في الترقى بحكم الاحاديث المذكورة الا ترى

نیت ان قرون میں دن بدن ترقی میں ہی بحکم احادیث مذکورہ کی کیا نہیں ہی تو

نیت ان قرون میں دن بدن ترقی میں ہی بحکم احادیث مذکورہ کی کیا نہیں ہی تو

نیت ان قرون میں دن بدن ترقی میں ہی بحکم احادیث مذکورہ کی کیا نہیں ہی تو



ان الناس يسارعون الى ما يوافق نفوسهم حتى يعطون القضاة رشوة في  
 کہ لوگ مسرعت کر نبوالی ہیں طرف اوس حکم کی جو موافق ہو او انکی نفوس کی یہاں تک کہ دیتی ہیں قضاۃ کو رشوت

فیصل مقدماتهم واما ان يكون لكل مقلد في كل عصر كتاب يجمع فيه معمولاته  
 اپنی مقدمات کی فیصلوں میں یا یہ کہ ہر مقلد کی لئی ہر عصر میں ایک ایک کتاب کہ جمع ہوں اوس میں معمولات

اوکی

لئلا ينسى فلا يلزم رجوع عن معمولاته وهو ايضا باطل لان تدوين كتاب  
 تو کہ نہ بھول جائی پس نہ لازم آجائی رجوع او کا معمولات سے سو یہ بھی باطل ہی اسلئے کہ تدوین کتاب کی

لكل مقلد في كل عصر وكل مصر يجمع فيه معمولاته متعذرا فلذا لم يحكم به  
 ہر مقلد کی لئی ہر زمانہ میں اور ہر بستی میں کہ جمع ہوں اوس میں معمولات او کی متعذر ہی لہذا نہیں حکم کیا

احد من الائمة الماضية فلم يبق الا الوجه الاخير بان يختار تقليد المذهب  
 کسی نام کی کسی مقلد کو ائمہ ماضیہ سے پس نہ باقی رہا مگر مذہب جو مدون ہی کتاب میں

المدون في كتاب جمع فيه مسائل الدين المعتبرة عن الامام المعتمد باتفاق العلماء  
 کہ جمع کئی ہیں اوس میں مسائل دین کی جو معتبر ہیں امام معتبر سے کہ وہ معتبر ہی بہ اتفاق علماء اہل سنت و جماعت

فيعمل بكل مقلد بحسب استمراره عليه فحصل به العمل بمقتضى القاعدة الاصولية  
 پس عمل کری ساتھ او کی ہر مقلد بحسب استمرار کی او سپر پس حاصل ہو گا ساتھ اسکی عمل بموجب مقتضی قاعدہ اصولیہ کی

ان المقلد لا يعمل الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق فكانت هذه القاعدة  
 کہ مقلد کو نہیں صحیح رجوع تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق پس ہو جائیگا یہ قاعدہ

الاصولية معمول لا بها بذلك الوجه قطعاً فتعين ذلك الوجه الاخير فلذا  
 اصولیہ معمول بہ ساتھ اس وجہ اخیر کی قطعاً پس متعین ہوئی یہ ہی وجہ اخیر لہذا

اختار العلماء بعد تقرر المذهب ذلك الوجه الاخير كما اخبر به شاه ولي الله  
 اختیار کیا علماء نے بعد تقرر مذہب کی اس وجہ اخیر کو جیسا کہ خبر دی ہی اکی شاہ ولی اللہ

الدهلوی في الانصاف حيث قال اعلم ان الناس كانوا في المائة الاولى والثانية  
 دہلوی نے اپنی کتاب انصاف میں جبکہ کہا کہ جان لی تو کہ لوگ تہی صدی اول اور دوسری میں



غیر مجبوعین علی التقلید بمنزہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم

غیر متفق تقلید مذہب واحد معین پر لیکن بعد دو برسکی ظاہر ہوا انہیں

التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد

مذہب پکڑنا مذہب مجتہد خاص خاص کا اور قلیل تباہہ شخص کہ نہ پکڑ مذہب مجتہد خاص کا

بعینہ وکان هذا هو الواجب فی الزمان انتہی فحصل مما ذکر ان تقلید المذہب

اور تباہہ مذہب پکڑنا امام واحد کا واجب اس زمانہ میں تمام ہوا پس حاصل ہوا ماذکر سی کہ تقلید کرنی

الواحد من مذاهب الائمة الاربعة واجب لان مقتضى القاعدة

مذہب واحد کی مذہب اربعہ کیسی واجب ہی اسو اسطی کہ مقتضی قاعدہ

الاصولية الاتفاقية لم يحصل الا به فكان واجبا لان العمل بتلك القاعدة

اصولیہ اتفاقیہ نہیں حاصل ہوتا مگر ساتھ ہی کی پس ہوا یہ واجب اسو اسطی عمل کرنا ساتھ اس قاعدہ

الاتفاقية واجب وذلك الواجب لو يحصل الا بالوجه الاخير یعنی بتقلید

اصولیہ متفق علیہا کی واجب ہی اور یہ واجب نہیں حاصل ہوتا مگر ساتھ اس وجہ اخیر کی یعنی ساتھ تقلید کرنی

مذہب الامام الواحد فكان العمل بالوجه الاخير یعنی تقلید مذہب الامام

مذہب امام واحد کی پس ہوا عمل ساتھ وجہ اخیر کی یعنی ساتھ تقلید کرنی مذہب امام

الواحد واجبا لان مقدرة الواجب واجبة فكان الاستمرار علی المذہب

واحد کی واجب اسطی کہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہی پس ہوا استمرار مذہب

الواحد واجبا فلذا اختاره العلماء كما صرح به الامام حجة الاسلام الغزالي

واحد پر واجب لہذا اختیار کیا اسکے علماء نے جیسا کہ تصریح کی ساتھ ہی امام حجت الاسلام امام غزالی

الشافعي في احياء العلوم في الرابع من الركن الثاني من الباب الثاني من

شافعی مذہب نے احياء العلوم کی اوس شرط رابع میں کہ رکن ثانی سی ہی کہ وہ باب ثانی سی ہی کہ وہ

كتاب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر حيث قال لم يذہب احد من

کتاب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر سی ہی جہکہ کہا اوسنی کہ نہیں گیا کوئی شخص



المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا الی ان یکن  
 علامہ سی اسطرف کہ مجتہد کو جائز ہی عمل کرنا بموجب اجتہاد اپنی غیر کی اور نہ اسطرف کہ جس مقلد فی  
 ادی اجتہادہ فی التقليد الی شخص راہ افضل <sup>اعلم</sup> یأخذ بمدہب غیبہ بل علی کل

دیکھا تقلید میں ایک امام کو افضل علماء کا وہ اخذ کری مذہب غیر کا بلکہ لازم ہی ہر

مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفتہ للمقلد متفق علی کونہ

مقلد پر پیروی اپنی امام کی ہر مسئلہ میں اسواطی کہ مخالفت کرنی اپنی امام کی منکر ہی

منکر ابن المحصلین انتہی وقال الشیخ عبد الوہاب الشعرانی المالکی فی المیزان

بہ اتفاق علماء کی تمام ہوا اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرانی مالکی فی میزان میں

امام من لو یصل الی شہود عین الشریعة الاولی فیجب علیہ التقليد بمدہب

کہ جو شخص نہ واصل ہو طرف شہود عین شریعت اولی کی واجب ہی اوپر تقلید مذہب

واحد کما ہر تقریرہ خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس الیوم انتہی

واحد کی جیسا کہ گذری تقریر اسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت میں اور آہی پر ہی عمل لوگون کا اب ظاہر ہو

فاعلم ان منع الاجماع الذی نقلہ ابن عبد البر المالکی انه لا یجوز للعامی تتبع

پس جان منع کرنا اس اجماع کا نقل کیا ابن عبد البر مالکی کی کہ نہیں جائز عامی کو تتبع

رخص المذاهب اجماعا انتہی ممنوع ومدفوع لان المثبت سیم الامام عین

رخص ایہب کا بالاجماع ممنوع اور مدفوع ہی کیونکہ مثبت خاص کرامام عبد البر

الذی ہون اثمة الاجتہاد والحديث والاصول وقريب العهد بالامام احمد

جو ائمہ اجتہاد اور حدیث اور اصول سی ہی اور قریب العهد ساتھ امام احمد

بن حنبل لانه ولد سنة ثمان وستين وثلاثمائة مقدم علی النافی کما

بن حنبل کی ہی اسواطی کہ وہ پیدا ہوا ہی سن تین سو اٹھ سبہ میں مقدم ہی اوپر نافی کی

تقرر فی اصول الفقہ واصول الحديث ولان کون احد الروایتین عدم

کہ ثابت ہی یہ قاعدہ اصول فقہ اور اصول حدیث میں اور یہی منع کرنا اس اجماع مذکور کا ممنوع اور مدفوع ہی

اسواطی کہ ہونا ایک دور حدیث کا وہایتی عدم تقبیح کی



لا يدل على ان رواية عدم التفسير متأخرة بل يدل على ان رواية التفسير  
 نہیں دال ہے کہ روایت عدم تفسیق کی متأخری روایت تفسیق کیسی بلکہ دال ہی ہے کہ روایت تفسیق کی

متأخرة عن رواية عدم التفسير لان المبهم والمحرم اذا تعارضا ولم يؤرخا  
 متأخری روایت عدم تفسیق کیسی اس واسطی کہ مبیح اور محرم جبکہ متعارض ہوں اور نہ معلوم ہوتا ہے کہ  
 جعل المحرم متأخرا كما في كتب الاصول وكون مذهب الامام احمد بن حنبل ان  
 تو کیا جاتا ہی محرم کو متأخر مبیح کی جیسا کہ کتب اصول میں مذکور ہی اور ہونا مذہب امام احمد بن حنبل کہ

تقليد المفضل مع وجود الافضل ممنوع كما في كتب الاصول يؤيد ما قلناه  
 تقلید مفضل کی باوجود ہونی افضل کی ممنوع ہی جیسا کہ کتب اصول میں مذکور ہی مؤید ہی ہماری قول کا  
 فقد علم ما ذكر ان مصنف المعيار اقسام تقليده كلها باطلة ودلائله  
 پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ مصنف معیار کی تقلید اقسام کل کی کل باطل ہیں اور دلائل اسکی

بعضها واهية وبعضها غير مطابقة كما مر فالان نشرة في تعريف  
 بعضی واهیہ ہیں اور بعضی غیر مطابق دعوی پر جیسا کہ گذرایہ سب کچھ اور پس اب شروع کرتی ہیں ہم تعریف  
 التقليد وبيان تقسيمه ونقول بتوفيق الله العزيز القدير فانه نعم المولى  
 تقلید میں اور بیان تقسیم اسکی میں اور کہتی ہیں ہم ساتھ توفیق اسے عزیز قدر کی کہ وہ نعم المولی  
 ونعم النصير فاعلم ان التقليد في عرف الشرع اتباع غير المجتهد للمجتهد  
 اور نعم النصیر ہی

بحث التقليد الشرعي

تعريف التقليد الشرعي

بيان قيد اول

العدل يعني تقليد عرف شرع من متبع هو نا غير مجتهد كما مجتهد عدل کی پس یہ تعریف تقلید  
 کی مشتمل ہی اوپر تین قیدوں کی قید اول یہ ہے کہ ہوتا ہے غیر مجتہد اور قید ثانی یہ ہے کہ ہو متبوع مجتہد  
 اور قید ثالث یہ ہے کہ ہو متبوع عدل اس واسطی کہ مجتہد کو تقلید کرنی کیسی جائز نہیں بالاتفاق قال حجة  
 الاسلام في الاحياء لم يذهب احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز  
 الاسلام فی احیاء العلوم میں کہ نہیں گیا کوئی شخص علماری اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہی  
 له ان يعمل بموجب اجتهاد غير انما قال الشامي في رد المحتار شرح الدر المختار  
 عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر انما قال الشامی فی رد المحتار شرح الدر المختار



درجہ اجتهاد  
اصول میں کہ اگر حکم کری مجتہدین کے اجتہاد

فی بحث رسم المفتی لان المجتہد ما مور بالعل بمقتضی ظنہ اجماعاً انتہی  
بحث رسم مفتی میں کہ مجتہد ما مور ہی ساتھ عمل کی بموجب اپنی اجتہاد کی بالا جماع

وقال فی مسلم الثبوت والعصۃ شرح مختصر ال اصول وتحریر ال اصول وغیر من کتاب ال اصول لحکم بخلا  
اور کہا مسلم الثبوت اور عصی شرح مختصر ال اصول اور تحریر ال اصول میں اور سوئی دلی اور دین جو کتب

کان باطلا اتفاقاً لانه یجب علیہ العمل بظنہ ولا یجوز لہ التقلید مع اجتہادہ  
تو ہو گا وہ حکم باطل بالاتفاق اسو اسطی کہ واجب ہی او سپر عمل بموجب اجتہاد اپنی کی اور نہیں جائز ہی او کو تقلید مع اجتہاد اپنی کی

اجماعاً انتہی اور قید ثانی اسو اسطی ہی کہ مفتی فقط ہوتا ہی نہ غیر مجتہد بالاتفاق قال صاحب  
الاتفاق

بحر الرائق فی البحر الرائق والرسالة المسماة برفع الغشاء عن وقتی العصر  
بحر الرائق فی بحر الرائق میں اور اوس رسالہ میں جو سہی ہی ساتھ نام رفع الغشاء عن وقتی العصر

والطحاوی فی شرح المختار والشامی فی رد المحتار قال الشیخ ابن ہمام فی فتح القدر  
الغشاء کی اور طحاوی فی شرح در المختار میں کہ کہنا شیخ ابن ہمام فی فتح القدر میں

قد استقر رأی الاصولیین علی ان المفتی هو المجتہد واما غیر المجتہد من  
کہ قرار پائی رأی اہل اصول کی اسپر کہ مفتی وہ مجتہد ہی اور غیر مجتہد جسنی

حفظ اقوال المجتہد فلیس بمفتی فالواجب علیہ اذا سئل ان یدکر قول المجتہد  
حفظ کر لی میں اقوال مجتہد کی وہ نہیں ہی مفتی پس واجب ہی او سپر جبکہ سوال کیا جاوی یہ کہ ذکر قول مجتہد کہ

کابی حنیفة علی وجہ الحکایة انتہی وقال العینی فی شرح الکنز قال البزدوی  
جیسا کہ ابو حنیفہ بطور حکایت کی اور کہا عینی فی شرح کنز میں کہ کہا امام بزدوی فی

فی اصولہ لاجمہ العلماء والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اهل الاجتہاد  
اپنی اصول میں کہ اجماع کیا علماء اور فقہاء ہی اسپر کہ مفتی واجب ہی یہ کہ ہو اہل اجتہاد ہی

وان لم یکن من اهل الاجتہاد فلا یجل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایة انتہی  
اور اگر نہ ہو اہل اجتہاد ہی تو نہیں حلال او کو یہ کہ فتوی دی مگر بطور حکایت کی



وقال في الفتاوى الظهيرية في كتاب القضاء اجمع الفقهاء على ان المفتي وجب

اور کہا فتاویٰ ظہیریہ کی کتاب القضاء میں کہ اجماع کیا فقہاء نے اس پر کہ مفتی واجب ہی

ان يكون من اهل الاجتهاد وان لم يكن من اهل الاجتهاد فلا يحل له ان يفتي

یہ کہ ہو اہل اجتہاد ہی اور اگر نہ ہو اہل اجتہاد ہی تو نہیں حلال اس کو یہ کہ فتویٰ دی

لا بطريق الحكاية انتهى وقال في الفتاوى العالمكية في الباب الاول من

مگر بطور حکایت کی اور کہا فتاویٰ عالمگیری کی باب اول میں جو

كتاب القضاء اجمع الفقهاء على ان المفتي وجب ان يكون من اهل الاجتهاد

کتاب القضاء میں ہی کہ اجماع کیا فقہاء نے اس پر کہ مفتی واجب ہی یہ کہ ہو اہل اجتہاد ہی

كذا في الظهيرية انتهى وقال النووي في شرح مسلم في كتاب الاقضية قال العلماء

جیسا کہ فتاویٰ ظہیریہ میں ہی اور کہا امام نووی نے شرح مسلم کی کتاب الاقضية میں کہ کہا علماء نے

اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل المحكم فان اصاب فله اجر

کہ اجماع کیا اہل اسلام نے اس پر کہ یہ حدیث بیچ حق اس حاکم عالم کی ہی کہ وہ اہل حکم کا ہو یعنی مجتہد ہو تو اس کی لئی اجر

اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده قالوا فاما من

ایک اجر اجتہاد کا اور ایک اصابت کا اور اگر غلطی ہوا تو اس کی لئی ایک ہی اجر اجتہاد کا ہی کہا علماء نے اور جو شخص

ليس باهل المحكم فلا اجر له بل هو اثر ولا ينفذ حكمه فهو عاص في جميع احكامه

نہو مجتہد تو نہیں اس کی لئی اجر بلکہ وہ گنہگار ہی اور نہ جاری ہو گا حکم اس کا اور وہ گنہگار ہی جمیع احکام اپنی میں

سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها فلا يعدر في شيء من ذلك

برابر ہی کہ موافق صواب کی پڑی یا نہ پڑی اور یہ سب احکام اس کی مردود ہیں اور نہ معذور ہی کسی شے میں ان احکام

انتھی اور قبیہ ثالث اسوسطی ہی کہ مجتہد غیر عادل کی تقلید ممنوع ہی بالاتفاق قی الامام

الاستوائی فی شرح منهاج الاصول للقاضی البیضاوی انہم اتفقوا علی ان العالم

استوائی نے شرح منهاج الاصول قاضی بیضاوی کی میں کہ وہ علماء متفق ہوئے ہیں اس پر کہ عامی کو

لا يجوز له ان يستفتي الا من غلب على ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتهى

نہیں جائز یہ کہ فتویٰ دیوے مگر اسی کہ غالب ہی اس کی رائے پر کہ وہ اہل اجتہاد ہی اور اہل ورع ہی

بیان قیہ ثالث



وقال الشيخ ابن الهمام في تحرير الاصول مسألة الاتفاق على حل الاستفتاء  
اور کہا شیخ ابن ہمام نے تحریر الاصول میں کہ مسئلہ متفق ہونی میں علماء اور پر درست ہونی استفتا کی

من عرفانه من اهل الاجتهاد والعدالة وامتناعه ان ظن احدهما انتهى  
اوس شخص سی کہ وہ معروضی کہ وہ اہل اجتہاد اور ورع سی ہی اور متفق ہونی میں اوپر ممتنع ہونی استفتا کی اگر گمان ہوتا

ليس معلوم هو اما ذكر سي في تقليد شرع من متبع هو با غير مجتهد كما مجتهد عدل کی اور یہ تقلید و قسم ہی  
فرض اور واجب مثل قرار کی فرض وہ ہی جو ثابت ہو دلیل قطعی سی اور واجب ہی جو ثابت ہو دلیل ظنی

سی پس جب کہ قرار مطلق قرآن کی عام اس کی کہ سورہ فاتحہ ہو یا غیر ہو فرض ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل قطعی سی  
لقوله تعالى فافروا ما تيسر من القرآن اور قرار سورہ فاتحہ کی واجب ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل

ظنی سی بحديث ابو هريره قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلاة  
لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج هي خداج غير تام فراه اقام مالك والامام

محمد ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي وابن حبان اسطرح تقلید مطلق مجتہد  
کی عام اسی کہ معین ہو یا غیر معین ہو فرض ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل قطعی سی لقوله تعالى فاسئلوا اهل

الذکر ان كنتم لا تعلمون اور تقلید مجتہد عدل معین کی واجب ہی کیونکہ ثابت ہی دلیل ظنی سی حجة  
ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تولى من امر المسلمين شيئا

که فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص والی ہو امر اہل اسلام کی کسی شئی کا یعنی خلافت کا  
واستعمل عليهم رجلا وهو يعلم ان فيهم من هو اولي واعلم منه بكتاب الله وسنة

اور مقرر کیا اونی او پیر قضائین کسی عالم کو یا نبیو جبکہ جانتا ہی کہ انہیں اور شخص ہی اولی اور اعلم اوسی ساتھ کتاب اللہ اور سنت  
رسول الله فقد خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبراني ومثله في

رسول الله کی پس اونی خیانت کی اللہ کی اور اوسکی رسول کی اور گروہ اہل اسلام کی روایت کیا اسکو طبرانی نے اور مثلاً کی  
الهداية في كتاب القضاء واخرج عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله

ہدایہ میں ہی کتاب القضاء میں اور مروی ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ  
صلى الله عليه وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتي فحفظها ووعاها وادبها فريحا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر کوئی میری بات کو سنا اور یاد رکھا اور اسکو اور نیکو رکھا اور اسکو اور

اولیٰ  
باین تقلید و قسم  
طرف فرض اور واجب  
سی اور میان دلیل و ظنی  
بجاء اختصاص

اور کیا کہ یہ سب اوقات حاصل



فقہ غیر فقیہ و رب حامل فقہ الی من هو افقہ منہ رواہ الامام الشافعی و البیہقی  
 حدیث کا غیر فقیہ ہوتا ہی۔ لہذا اوقات حامل حدیث کی فقیہ ہوتا لیکن حامل ہوتی طرف روایت کیا اسکو امام شافعی اور بیہقی فی  
 و رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و الدارمی عن زید بن ثابت کما فی مشکوٰۃ و تخریج  
 اور روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی فی زید بن ثابت سی جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہی اور مروی ہی

عن زید بن ثابت وجبیر بن مطعم و انس بن مالک قالوا قال رسول اللہ صلی  
 زید بن ثابت اور جبیر بن مطعم اور انس بن مالک سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نصر اللہ امرأ سمع مقالتي فبلغها فرب حامل فقہ غیر  
 اللہ علیہ وسلم فی کہ تروتازہ کری اللہ اس عبد کو کہ سنا میری حدیث کو یہ پہنچایا اسکو کیونکہ لہذا اوقات حامل حدیث کا

فقہ و رب حامل فقہ الی من هو افقہ منہ رواہ ابن ماجہ و فی حدیث  
 فقیہ ہوتا ہی اور لہذا اوقات حامل حدیث کا ہوتا ہی طرف فقہ کی روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی پس یہ حدیث

فی معنی حدیث ابن عباس یدل علی الاخذ بقول الاولی فلذا فسر التقليد  
 پیچ معنی حدیث ابن عباس کی ہی وال ہی اسپر کہ عمل ساتھ مذہب امام اولی اور اعلم کی ہی لہذا تفسیر کی گئی ہی

العملی بانہ عمل بقول العالم الراشح فی العلوم الشرعیۃ الذی یعلم صدقہ  
 عملی بانہ طور کہ وہ تقلید عملی عمل کرنا ہی ساتھ مذہب اس عالم کی کہ وہ اعلم ہو اور افقہ ہو علوم شرعیہ میں اور معلوم ہو

فی الامور الدینیۃ بحیث غلب علی اعتقاده انه یفتی بما فی الكتاب والسنة  
 امور دینیہ میں یعنی عدل ہو بانہ طور کہ غالب ہو اعتقاد پر کہ وہ فتویٰ دیتا ہی بموجب کتاب اور سنت کی

لا بمجرد قوله فان ذلك لم یحصل الا بتقلید الا علم والا فضل كما هو مقتضی  
 نہ مجرد اپنی قول سی پس یہ تفسیر تقلید کی نہیں حاصل ہوگی مگر ساتھ تقلید اعلم اور افضل کی جیسا کہ وہ مقتضی

ذلك الحدیث فلذا صار علیہ الاتفاق قال فی الاحیاء لم یذهب احد من  
 اس حدیث ابن عباس اور ابن مسعود کا ہی لہذا ہوگی یہ تقلید متفق علیہ کہا احیاء العلوم میں کہ نہیں گیا کوئی شخص

المحصلین الی ان المجتہد یجوز ان یعمل بموجب اجتهاد غیرہ ولا الی ان الذی  
 علماء سی اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہی کہ عمل کری بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ طرف اس کی کہ جو مقدمہ کہ



ادی اجتہادہ فی التقليد الی شخص راہ افضل العلماء ان یاخذ بمنہ غیرہ  
 پہنچی راہی اوکی تقلید میں طرف امام افضل علماء کی یہ کہ عمل کری مذہب غیر پر

بل علی مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فان مخالفتہ متفق علی کونہ منکر  
 بلکہ لازم ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ میں کیونکہ مخالفت اپنی امام کی متفق ہی منکر ہونا اور کا

بین المحصلین انتہی فاعلم ان ذلك الدلیل الظنی ثابت من الكتاب والسنة  
 درمیان علماء کی پس جان تو کہ یہ دلیل ظنی ثابت ہی کتاب اور سنت

والاجماع والقیاس فاما الكتاب فقال الله تعالى فاستلوا اهل الذکر ان کنتم  
 اور اجماع اور قیاس ہی اما کتاب فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ سوال کرو اہل ذکر سے اگر نہ ہوتے

لا تعلمون فالایة تدل علی اتباع اهل الذکر لکن جمیع افراد اهل الذکر غیر مراد  
 سمجھتی پس آیت دال ہی اوپر اتباع اہل ذکر کی لیکن جمیع افراد اہل ذکر کی غیر مراد ہیں

باجماع الامم کما اقر به مصنف المعیار ایضا حیث قال ما حاصلہ انه مطلق  
 ساتھ اجماع امت کی جیسا کہ اقرار کیا اسکا مصنف معیار فی ہی جبکہ کہا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ وہ لفظ اہل ذکر

لکن اطلاقہ غیر مراد انتہی فاذا کان جمیع افراد اهل الذکر غیر مراد فیحمل علی الفرد  
 لیکن اطلاق اسکا غیر مراد ہی پس جبکہ ہوئی جمیع افراد اہل ذکر کی غیر مراد پس محمول ہوگی اوپر فرد

الکامل لا الناقص لانه المتیقن ولان المطلق یحمل علی الفرد الکامل غالباً کما صرح  
 کامل کی نہ ناقص کی اسلئے محمول ہی فرد کامل پر کہ وہ متیقن ہی اور اسلئے محمول ہی فرد کامل پر کہ وہ مطلق ہی اور

به العلامة الحلی فی حاشیة شرح الوقایة فی بحث الاوقات حیث قال  
 اسکی علامہ حلی فی پیچ حاشیہ شرح وقایہ کی بحث اوقات میں جبکہ کہا اسلئے

قلنا والمطلق ینصرف الی الفرد الکامل غالباً ولا ریب فی ان الفرض اکمل من النوافل  
 کہ کہنتی میں ہم کہ مطلق منصرف ہوتا ہی طرف فرد کامل کی غالباً اور نہیں ہی شک اس میں کہ فرض اکمل ہی نوافل سی

انتہی فاذا کان جمیع افرادہ غیر مراد وكان من شان المطلق الحمل علی الفرد الکامل  
 تمام ہوا پس جبکہ ہوئی جمیع افراد اہل ذکر کی غیر مراد اور مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر غالباً

فما بین الذکر والجماع  
 اور سنت اور اجماع  
 بیان دلیل  
 وجوب تقلید کی  
 ہی اسکی  
 دلیل اول  
 کتاب اسکی  
 مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر غالباً  
 جیسا کہ تصحیح کی



فلابد من حملہ علی الفرد الکامل ای لاهلیۃ الکاملۃ ولانہ مطلق محمول علی المقید  
 تو ضرور ہوا حمل او پر فرد کامل کی یعنی او پر اہلیت کاملہ کی اور اسلئے محمول ہی فرد کامل پر کہ وہ مطلق ہی محمول او پر  
 وهو قوله تعالی واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم فان مدلولہ الفرد الکامل  
 کہ وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ تابعداری کرو تم احسن اون احکام کا جو اتاری گئی ہیں طرف تمہاری رب تمہاری کہونکہ  
 من کل کما سیاتی فذلک کاف فی الاستدلال علی الوجوب فانه ما ثبت  
 کل سی ہی جیسا کہ عنقریب آویگا پس یہ قدر کافی ہی استدلال میں وجوب پر اسلئے کہ وہ ثابت ہوتا ہی  
 بالدلیل الظنی وقال اللہ تعالی واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم فالایۃ  
 دلیل ظنی سی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہ تابعداری کرو تم احسن اون احکام کی جو اتاری گئی ہیں طرف تمہاری  
 نص صریح فی وجوب اتباع احسن ما انزل الینا من ربنا وهو احکام الفرد الکامل  
 نص صریح ہی پیچ وجوب اتباع احسن اون احکام کی کہ اتاری گئی ہیں طرف ہماری رب ہماری اور وہ احکام فرد  
 و بیان ذلک الاجمال ان المجتہد مظهر حکم اللہ تعالیٰ لا مثبت عند اهل السنۃ  
 ہیں اور بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ مجتہد مظهر ہی حکم اللہ تعالیٰ کا نہ مثبت حکم کا نزدیک اہل سنت  
 والجماعۃ لان الحاکم هو اللہ وحدہ بالاجماع لقوله تعالیٰ ان الحكم الا لله وقال  
 اور جماعت کی اسلئے کہ حاکم فقط وہی اللہ وحدہ ہی بالاجماع بحکم قول اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں ہی حکم مگر اللہ ہی اور  
 صدر الشریعۃ فی التوضیح فی بحث القیاس فالمراد ہذا المعنی لان القیاس  
 صدر الشریعہ فی توضیح کی بحث قیاس میں کہ مراد یہہ معنی میں نہ یہہ معنی کہ قیاس  
 مثبت للحکم ابتداء لان مثبت الحكم هو الله تعالى فلذا قالوا ان القیاس  
 مثبت حکم کا ہی ابتداء میں کیونکہ مثبت حکم کا ہی اللہ تعالیٰ ہی فقط لہذا کہا علمانی کہ قیاس  
 مظهر لا مثبت انتہی فاذا کان المجتہد مظهر لا مثبتا کان احکامہ ثابتۃ  
 مظهر ہی نہ مثبت تمام ہوا پس جبکہ ثابت ہوا کہ مجتہد مظهر ہی نہ مثبت تو ہوئی احکام او کی ثابت  
 بالنص ومعنی کما صرح بہ العلامة التفتازانی فی شرح العقائد حیث قال و  
 بالنص اگرچہ از روی معنی کی جیسا کہ تفسیر کی ہی اسکی علامہ تفتازانی فی شرح عقائد میں ہی جبکہ کہا کہ

دلیل ظنی  
 کتاب السنۃ

مقیہ

مدلول اس قول اللہ تعالیٰ کا فرد کامل

رب تمہاری پس اس



الثالث ان القياس مظهر لا مثبت فان الثابت بالقياس ثابت بالنص معنى  
وجه ثالث کہ قیاس مظهری نہ مثبت پس ثابت بالقیاس ثابت بالنص ہی از روی معنی کی  
انتهی و بیانہ ان احکام المجتہدین علی قسمین قسم ثابت بالنص وقسم ثابت  
تمام ہو اور بیان اسکا یہ ہے کہ احکام مجتہدین کی دو قسم پر ہیں ایک قسم ثابت بالنص ہی اور ایک ثابت  
بالقیاس لکن لما كان القياس تعدية المحكم من الاصل الى الفرع لا تخاد العلة  
بالقياس ہی لیکن ہر گاہ تھا قیاس متعدی کرنا حکم کا اصل سے طرف فرع کی بسبب اتحاد علت کی  
كان الثابت بالقياس ثابتاً بالنص معنى فاذا كان احكامه ثابتة بالنص ولو  
تو ہوا ثابت بالقیاس ثابت بالنص از روی معنی کی پس جبکہ ہوئی احکام مجتہد کی ثابت بالنص اگرچہ  
معنى لا شك في ان الاحكام المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن من  
از روی معنی کی اور نہیں شک اس میں کہ احکام جو مستخرجہ ہیں ساتھ قوت فرد کامل کی احسن ہیں  
الاحكام المستخرجة بقوة غيره كان الاحكام المستخرجة بقوة الفرد الكامل  
اون احکام سے جو مستخرجہ ہیں ساتھ قوت غیر کی تو ہوئی احکام مستخرجہ ساتھ قوت فرد کامل کی  
احسن ما انزل فلما كانت الآية تدل على وجوب اتباع احسن ما انزل وكانت  
احسن ما انزل کی پس جبکہ ہوئی آیت دال اوپر وجوب اتباع احسن ما انزل کی اور ہی  
الاحكام المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن من الاحكام المستخرجة بقوة غيره  
احکام مستخرجہ ساتھ قوت فرد کامل کی احسن احکام سے جو مستخرجہ ہیں ساتھ قوت غیر کی  
دلت على اتباع الفرد الكامل من الكل فوجب على المقلد اتباع مذهب الفرد الكامل  
تو دلالت کی آیت فی اوپر اتباع اوس فرد کی کہ وہ کامل ہی کل سے پس واجب ہوئی اوپر مقلد کی اتباع مذہب فرد کامل  
بذلك الكتاب لا ريب فيه وقال الله تعالى وما انتكم الرسول فخذوه وما نهاكم  
ساتھ اس کتاب کی کہ نہیں شک اوس میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی جو دی تمکو رسول پکڑو تم اوکو اور جو کہ منع کی تمکو  
عنه فانهما فالآية تدل على اتباع المجتهد الا فضل من غيره وبيان ذلك  
اوس سے تو باز ہو پس آیت دال ہی اوپر اتباع مجتہد افضل کی نہ غیر کی اور بیان اس اجمال کا یہ ہے

بیشک  
نہایت



ان الایة تذل علی اخذ جمیع الاحکام لکن اخذ جمیع الاحکام کان فی زمن رسول  
کہ آیت دال ہی اوپر اخذ جمیع احکام کی لیکن اخذ جمیع احکام کا ہوتا زمانہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم بلا واسطہ وکان بعدہ بالواسطہ فكان اخذ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر واسطہ اور ہوا بعد آنحضرت کی ساتھ واسطہ کی پس ہوا اخذ

المجتہد ایاہا بواسطہ الدلیل واخذ المقلد ایاہا بواسطہ المجتہد وجمیع  
مجتہد کا اول احکام کو بواسطہ دلیل کی اور اخذ مقلد کا اول احکام کو بواسطہ مجتہد کی اور جمیع

الاحکام قسمان قسم مجمع علیہ وقسم مختلف فیہ فاذا کان الاول فلا کلام  
احکام دو قسم پر ہیں ایک قسم مجمع علیہ اور ایک قسم مختلف فیہ پس جبکہ ہو قسم اول تو نہیں کلام  
فیہ لکونہ متفق علیہ واذا کان القسم الثانی کان العمل بجمیع احکام  
اوسمین کیونکہ وہ متفق علیہ ہی اور جبکہ ہو قسم ثانی تو ہوگا عمل جمیع احکام جمیع

المجتہدین محال والالزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد بان یعتقد  
مجتہدین پر محال والا لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل میں اور اعتقاد میں باینطور کہ اعتقاد کری

کل مکلف فی کل ان انه حلال وحرام او فاسد وصحیح او واجب وغیر واجب  
ہر مکلف ہر آن میں کہ وہ حلال ہی اور حرام ہی یا وہ فاسد اور صحیح ہی یا واجب اور غیر واجب ہی

وهو باطل باتفاق العلماء كافة فاذا کان الامر کذلک فالایة لا تخلو من  
اور یہ باطل ہی باتفاق علماء کافہ کی پس جبکہ ہوا امر اس طرح پس آیت نہیں خالی اس سے

ان المراد العموم بان یاخذ جمیع حکام جمیع المجتہدین او الخصوص بان یاخذ  
کہ مراد عموم اوسکا ہی باینطور کہ اخذ کیا جائی جمیع مجتہدین یا مراد خصوص باینطور کہ اخذ کی جائی

جمیع الاحکام بحسب الطاقة البشرية فلا سبیل الی الاول والالزم اجتماع  
جمیع احکام بحسب طاقت بشریہ کی سو کوئی نہیں سبیل طرف قسم اول کی یعنی عموم کی والا لازم آویگا

النقیضین فی العمل والاعتقاد وهو باطل عند کل فتقین الخصوص وهو ان  
اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد میں اور وہ باطل نزدیک کل علماء کی پس متعین ہو شق خصوصاً کہ وہ یہ ہی



یاخذ جميع الاحكام بحسب الطاقة البشرية ومقتضى الطاقة البشرية ان  
 کہ اخذ کری جمیع احکام کو بحسب طاقت بشریہ کی اور مقتضی طاقت بشریہ کا یہ ہے کہ

اخذ المجتهد اقوى الدليلين المختلفين والمقلد افضل المجتهدين عند اختلاف  
 اخذ کری مجتہد اقوی دلیلین کا اور مقلد افضل مجتہدین کا وقت اختلاف کی یعنی قسم

فقد ثبت بتلك الآية اتناء المجتهد الافضل ونقول بوجه اخر وهو انه اذا كان  
 پس ثابت ہوا ساتھ اس آیت کی اتباع مجتہد افضل کا یا کہتی ہیں ہم ساتھ وجہ اور کی کہ وہ یہ ہے کہ جبکہ ہو

القسم الاول فلا كلام فيه لكونه مجمعا عليه واذا كان القسم الثاني كان عمل  
 قسم اول تو نہیں کلام او میں کیونکہ وہ مجمع علیہ ہے اور جبکہ ہو قسم ثانی یعنی مسائل مختلف تو ہوگا عمل

المجتهدين والمقلدين بجميع احكام جميع المجتهدين المختلفين فيها غير ممكن الا  
 مجتہدین اور مقلدین کا ساتھ احکام جمیع مجتہدین مختلفین کی غیر ممکن والا

لزم اجتماع النقيضين في العمل والاعتقاد وهو باطل بالاتفاق فاذا كان الامر  
 تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد میں اور وہ باطل ہی بالاتفاق پس جبکہ ہو امر

كذلك فقد وجب على المجتهدين والمقلدين تعيين الاحكام في جميع المسائل  
 اس طرح تو واجب ہوا مجتہدین اور مقلدین پر تعین احکام کی جمیع مسائل

المختلف فيها فاذا كان الامر كذلك من تعيين الاحكام كان احتمال الخطأ في  
 مختلف فیہا میں پس جبکہ ہو امر اس طرح تعین احکام میں تو ہوگا احتمال خطا کا

معهم لا يتكفل مجتهد وكل مقلد قطعا لان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب  
 سموات ہر مجتہد اور ہر مقلد میں قطعا کیونکہ مجتہد کبھی غلطی ہوتا ہے اور کبھی مصیب

وان الحق واحد كما سئل من الكتاب السنة والاجماع والقياس والعقل  
 اور حق یعنی صواب بجا نہ واحد ہوتا ہے جیسا کہ عنقریب پڑا جائیگا کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل میں

حتى اقرب مصنف المعيار في معياره بانه مسلم عند الجمهور فاذا كان الامر  
 حتی کہ اقرب کیا اسکا مصنف معیار فی اپنی معیار میں باینطور کہ وہ مسلم عند الجمهور ہی پس جبکہ ہو امر



کذلك فكلما كان دليل المجتهد اقوى وامام المقلد افضل كان احتمال الخطاء  
اسطرح تعيين احكام سى اور احتمال خطا مجتهد كى سى جبكه هو كى دليل مجتهد كى اقوى اور امام مقلد افضل تو هو كى احتمال خطا كا  
اقل والصواب اكثر واخذ ما اتاكم الرسول اتم وكلما كان دليل المجتهد وامام المقلد  
اقل اور صواب اكثر اور اخذ ما اتاكم الرسول كا اتم اور جبكه هو كى دليل مجتهد اور امام مقلد

ادون كان احتمال الخطاء اكثر والصواب اقل واخذ ما اتاكم الرسول انقص فقد  
ادون تو هو كى احتمال خطا كا اكثر اور صواب اقل اور اخذ ما اتاكم الرسول كا انقص سى

وجب بتلك الاية الشريفة على المجتهد اتباع اقوى الدليلين وعلى المقلد اتباع  
واجب هو اسانته اس آيت شريفة كى مجتهد پر اتباع اقوى دليلين كا اور مقلد پر اتباع

من هب افضل المجتهدين ليكون احتمال الخطاء اقل والصواب اكثر واخذ ما  
من هب افضل مجتهدين كا تو كه هو احتمال خطا كا اقل اور صواب اكثر اور اخذ ما

اتاكم الرسول اتم بحسب الطاقة البشرية فقد حصل مما ذكر ان اتباع من هب  
اتاكم الرسول كا اتم بحسب طاقت بشرية كى پس حاصل هو اما ذكر سى كه اتباع من هب

افضل المجتهدين على المقلد واجب بتلك الايات فلما كان عدم ذلك فى زمن  
افضل مجتهدين كا مقلد پر واجب هى سانه حكم ان آيات كى هر گاه كه هتا عدم اسكا زمانه

الصحابة لضرورة عدم تقرير المذاهب سبب الاشتغال كما امر بالضرورة  
صحابه مین واسطى ضرورة عدم تقرير مذاهب كى سبب اشتغال مذکور كى اور ضرورات

تبليغ المحذورات ولا ضرورة بعد تقرير المذاهب فلا يقاس عليه قال الملا على  
سبح كردى مین ممنوعا كوا و نه مین هى ضرورت بعد تقرير مذاهب كى پس قیاس كیا جا ئیگا او سپر كها ملا على

القارى فى الرسالة المؤلفة فى جواب الرسالة المنسوبة الى امام الحرمين وجب  
قارى فى اوس رساله مین جو مؤلف هى جواب اوس رساله مین جو منسوب هى طرف امام الحرمين كى واجب هى

عليه حتما ان يعين مذهباً من هذه المذاهب الى ان قال فان قيل اليس  
او سپر حتما يه كى تعيين مذهب ان مذاهب سى بيان تك كها كه اگر كها جاوى كه آياته نه

هذه تجوز  
سوال مقدر  
نقد براه ان  
مقتضى الايات  
اذا كان كذلك  
لم لا يكون ذلك  
في زمن الصحابة



فی عہد الصحابة کان الواحد بخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمن ھذا الصدیق  
زمانہ صحابہ میں کہ تھا شخص بخیر درمیان اسکی کہ اخذ کری بعض مسائل میں مذہب صدیق اکبر کا

اکبر وہی بعض خیر من ھب الفاروق قلنا انما کان كذلك لان مسائل الصحابة  
اور بعض مسائل میں مذہب حضرت عمر کا کہتی ہیں ہم کہ تھا امر اسطرح زمانہ صحابہ میں اسواسطی کہ مسائل صحابہ

لم تکن کافۃ لعامة الوقائع ولا شاملة لكافة المسائل لانهم لم یفرغوا الی تفریع  
کی نہ تھی شامل جمیع حوادث کو اور نہ شامل سب مسائل کو اسواسطی کہ وہ صحابہ نہ فارغ ہوئی طرف تفریع

التفاریع وتمہید الاصول فلاجل الضرورة یجوز للمقلدین اتباع الامة من اما فی زمانہ  
مسائل کی اور تمہید قواعد کی پس واسطی ضرورت کی درست تھا مقلدین کو اتباع دو امام کا اما ہمارے زمانہ میں

فہذا ھب الائمة الاربعة کافۃ لمعرفة الكل فلا ضرورة لاتباع الامة من انتھی  
مذاہب ائمہ اربعہ کی کافی ہیں معرفت کل مسائل کو پس نہ ہوئی ضرورت اتباع دو امام کی تمام ہوا

واما السنة فاخرج عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ما سنت پس مروی ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی

من تولى من امر المسلمين شيئا واستعمل عليهم رجلا وهو يعلم ان فيهم من هو اولی  
کہ جو شخص والی ہو امر اہل اسلام کی کسی شے کا یعنی خلافت کا پہر مقرر کری او نہر قاضی یا بنی طور کہ وہ جانتا ہی کہ انہیں

واعلم منه بكتاب الله وسنة رسول الله فقد خان الله ورسوله وجماعة  
اور اعلم ہی اس سی ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پس خیانت کی اوسنی اللہ اور اسکی رسول کی اور جماعت

المسلمین رواه الطبرانی ومثله في الهداية واخرج عن عبد الله بن مسعود  
اہل اسلام کی روایت کیا اسکو طبرانی فی اور مثل اسکی ہدایہ میں ہی اور مروی ہی عبد اللہ بن مسعود

وزيد بن ثابت وانس بن مالك وجبير بن مطعم قالوا قال رسول الله صلى الله  
اور زید بن ثابت اور انس بن مالک اور جبیر بن مطعم سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم نصر الله عبدا سمع مقالتي فبلغها فارجامل فقهه غير فقيه و  
علیہ وسلم فی ترو تازہ کری اللہ اوس بندہ کو کہ سنا حدیث میری کو پہر پہنچا یا بسا او قائل حدیث کا غیر فقیہ

ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی

فہذا ھب الائمة الاربعة کافۃ لمعرفة الكل فلا ضرورة لاتباع الامة من انتھی

حدیث ثانی

مروی ہی اور



رب حامل فقه الى من هو افقه منه رواه اهل الحديث كما مر فذلك الحديث

بسا اوقات حامل حدیث کا حامل ہوتا ہی طرف افقہ کی روایت کیا اسکو اہل حدیث فی جیسا کہ گذرا پس یہ حدیث

فی معنی حدیث ابن عباس يدل على الاخذ بقول الاولى واخرجه عن عائشة

حدیث  
ثالث

بیج معنی حدیث ابن عباس کی ہی دال ہی اوپر اخذ قول امام افضل کی اور مروی ہی حضرت عائشہ سی

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره

کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہیں لایق وہی قوم کی کہ اوہیں ابوبکر ہی یہ کہ امام ہواونکا

رواه الترمذی فذلك الحديث يدل على ان الامام مهما افكن كان افضل من غيره

روایت کیا اسکو ترمذی فی یہ حدیث دال ہی اوپر اسکی کہ امام جہاں تک ممکن ہو افضل غیر سی

فدللت السنة كالكتاب على اتباع مذهب المجتهد الا فضل دون غيره واما الاجماع

پس دلالت کی سنت فی مثل کتاب کی اوپر اتباع مذہب مجتہد افضل کی نہ غیر کی اور اما اجماع

فهو على النوعين صراحة ودلالة فاما النوع الاول فقال الامام حجة الاسلام

وہ نوع پر ہی ایک قسم باعتبار صراحت اجماع کی اور ایک قسم باعتبار دلالت اجماع کی اما نوع اول پس کہا امام حجة الاسلام

في احياء العلوم لم يذهب احد من المحصلين الى ان المجتهد يجوز له ان يعمل

احیاء العلوم میں کہ نہیں گیا کوئی شخص علماء سی اسطرف کہ مجتہد کو جائز ہی عمل کرنا

بسوجب اجتهاد غيره ولا الى الذي ادى اجتهاده في التقليد الى شخص مرآه

بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ اسطرف کہ جو مقلد کہ پیونچی رای اوکی تقلید میں کہ فلا نا امام

افضل العلماء ان ياخذ بمذهب غيره انتهى فاخذ الامام بكون الاجماع على

افضل علماء کا ہی یہ کہ عمل کری مذہب غیر پر تمام ہوا پس خبر دی امام غزالی فی ساتھ ہونی اجماع کی

ذلك المرام وسند ذلك الاجماع ذلك الكتاب المار والحديث المار والفقهاء

اس مرام پر اور سند اس اجماع کی یہ کتاب مذکور اور یہ حدیث مذکور اور قیاس

الاتي لا يقال ان ذلك الاجماع يخالفه قول الجمهور حيث جوزوا تقليد المفضلين

جو عنقریب آویگا نہ کہا جادی کہ یہ اجماع مخالف ہی اسکو قول جمهور کا کیونکہ جائز رکھا اونہو فی تقلید مفضلین

بیان ہی امور  
تقلید کا اجماع  
بیان ہی امور اول اجماع کا

هذا مراد على مصنف  
المعيار حيث قال  
ليس كذلك الاجماع  
سند لا من كتاب  
ولا من حديث



لانا نقول ان قول الجمهور في مقابلة المنع فان الامام احمد بن حنبل والشافعي  
 کیونکہ کہتی ہیں ہم کہ قول جمهور کا مقابلہ منع میں ہی اس واسطی کہ امام احمد بن حنبل اور ایک طائفہ  
 الکثيرة من الفقهاء قالوا ان تقليد المفضل عند وجوده افضل ممنوع وقال  
 کثیر مجتہدین ہی قائل ہیں کہ تقلید مفضل کی وقت موجود ہو فی افضل کی ممنوع ہی اور قائل ہو

الجمهور بجوازه فذلك الجواز من الجمهور في مقابلة ذلك المنع فهذا كما يقول  
 جمهور اسکی جواز کا پس یہ جواز جمهور سی مقابلہ اس منع کی ہی اور یہ ایسا کہ کہی

الشافعي يعني الذي قال بفرضية الفاتحة ان الصلوة بغير الفاتحة غير  
 شافعی الذہب یعنی وہ شخص کہ قائل ہی فرضیت فاتحہ کا کہ صلوٰۃ بغير فاتحہ کی غیر جائز ہی

جائزة وقال الحنفی يعني الذي قال بوجوب الفاتحة في مقابلة ذلك المنع  
 اور کہی حنفی الذہب یعنی وہ شخص کہ قائل ہی وجوب فاتحہ کا مقابلہ اس منع کی

ان الصلوة بغير الفاتحة جائزة فلا منافاة بين النقلين والتطبيق هما  
 کہ صلوٰۃ بغير فاتحہ کی جائز ہی پس نہی کوئی منافات درمیان دونوں نقل کی اور تطبیق جب تک

امكن مقدم ثم لا يخفى على احد ان المراد بذلك الاجماع قول من يعتد به  
 ممکن ہو مقدم ہی یہ نہ پوشیدہ نہی کسی پر کہ مراد سناہتہ اس اجماع کی قول اوس شخص کا ہی کہ معتبر ہی قول ہاوسکا

لا قول من لا يعتد به فلا يرد ما صدر ممن لا يعتد به فلذا نبه وقال في  
 نہ قول اوس شخص کا کہ غیر معتبر ہی قول اوسکا پس نہ وارد ہوا جو کچھ صادر ہوا اوس شخص ہی جو غیر معتبر ہی قول اوسکا

الاحياء بعيد ذلك ورأي من يرى انه يجوز لكل مقلد ان يختار من المذاهب  
 احیاء العلوم میں تہوڑا سا پیچھی اسکی کہ رای اوس شخص کی جو دیکھتا ہی کہ جائز ہی ہر مقلد کو یہ کہ اختیار کری مذہب

ما راج غير معتد به انتهى وقال مشاهير العلماء في عقد الجيد  
 جو چاہی غیر معتبر ہی تمام ہوا اور کہا مشاہیر ولی اللہ دہلوی فی عقد الجید میں

والمرجع عند الفقهاء ان العام المنتسب الى مذهب له لا يجوز له مخالفت  
 کہ مرجع فقہاء کا یہ ہی کہ عامی جو منسوب بہ سوئی مذہب ہی وہ صاحب مذہب ہی نہیں جائز اوسکو مخالفت

بنا کا کیا ارکھنا

بنا کا کیا



انتهی وقال الشيخ عبد الحق الدهلوی فی الصراط المستقیم قرار داد علماء

صراط المستقیم میں کہ مفتی بہ علماء

پورا ہوا اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی فی

متاخرین در آخر زمان ہمین است وهو المختار وفيه الخير انتهى كلامه

متاخرین کا آخر زمان میں یہ ہی ہے اور وہی مختار ہی اور وہی میں خیر ہی تمام ہوا کلام اسکا

وسیاتی تمامہ واما النوع الثاني فوجه آما الوجه الاول فقد انعقد

اور عنقریب آویگا تمام اسکا امانوع ثانی پس دلالت اسکی ساتھ چند وجوہ کی ہی ابا بیان وجہ اول کا کہ منعقد

الاجماع علی ان المقلد لا يرجع عما قلد نقله الا کابر فی کتب الاصول والفرع

اجماع اسیر کہ مقلد نہ رجوع کری اپنی عمل سے نقل کیا اس اجماع کو اکابر نے اپنی کتب اصول و فرع میں

کما مر فوجب العمل بمقتضى ذلك الاجماع لكن العمل بمقتضى ذلك الاجماع

جیسا کہ گذرا پس واجب ہو اعل بمقتضى اس اجماع کی لیکن عمل بمقتضى اس اجماع کی

لا يحصل الا بتقليد المذهب الواحد كما مر بيانه في جواب النقل العاشر

نہیں حاصل ہوتا مگر ساتھ تقلید مذہب واحد کی جیسا کہ گذرا بیان اسکا جواب نقل عاشر میں

فكان تقليد المذهب الواحد من مذاهب الاثمة الاربعة واجبا

پس ہونی تقلید مذہب واحد کی مذہب ائمہ اربعہ کی سہی واجب

بدلالة ذلك الاجماع ومقتضاه واما الوجه الثاني فقد انعقد الاجماع

ساتھ دلالت اس اجماع کی ابا بیان وجہ ثانی کا یہی ہے کہ منعقد ہوا اجماع

في ذلك الزمان على عدم العمل المخالف للاثمة الاربعة كما مضى فحصل

اس زمانہ میں اوپر نہونی اس عمل کی کہ وہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی جیسا کہ گذرا پس حاصل ہوا

ههنا ثلث صور فالصورة الاولى ان يكون عمل المقلد خلافا للاثمة

اس مقام میں تین صورت اول یہ کہ ہو عمل مقلد کا خلاف ائمہ

الاربعة بان يصلي مثلا متوضيا من الماء المتغير عملا بمذهب اهل

اربعة کی بائین طور کہ نماز پڑھی مثلاً متوضی ہو کر پانی متغیر سے بہ عمل مذہب اہل

بیان ہی ہوتا ہے  
دلیل ثانی اجماع کا

جہت ثانی



الظاهر فذلك العمل خلاف لائمة الاربعة لكون الماء نجسا عند كل واحد  
 ظاهر کی پس یہ عمل مخالف ہی ائمہ اربعہ کی اس واسطی کہ پانی نجس ہی نزدیک ہر امام کی  
 منهم فكان مخالف لاجماع المذكور والصورة الثانية ان يكون عمل المقلد  
 ائمہ اربعہ ہی پس ہو مخالف اس اجماع مذکور کی اور صورت ثانیہ یہ کہ ہو عمل مقلد کا

بالاطلاق عند لائمة الاربعة بان يصلی مثلاً متوضياً من دون قلّتين فيه  
 باطل نزدیک ائمہ اربعہ کی باینطور کہ نماز پڑھی مثلاً متوضی ہو کر کم قلّتين ہی کہ اوہیں

نجاسة مكْتفياً بسم دون ربع الرأس فتلك الصلوة باطلة عندهما ما  
 نجاست ہی کفایت کنندہ ساتھ مسح کم تمام سر ہی پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اما

عند الشافعي واحد فلكون الماء نجسا واما عند أبي حنيفة ومالك فلتترك  
 نزدیک شافعی اور احمد کی باطل ہی واسطی ہونی پانی کی نجس نزدیک اونکی اما نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کی باطل ہی

مسح قدر الفرض فكان ذلك العمل مخالف لاجماع الذي انعقد على عدم العمل  
 مسح تمام سر کی پس ہوا یہ عمل مخالف اس اجماع کی جو منعقد ہوا ہی اوپر ہونی اس عمل کی

المخالف للائمة الاربعة وقد اقر امام مصنف المعيار محمد اسمعيل في تنوير  
 جو مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی اور اقرار کیا امام مصنف کی فی یعنی محمد اسماعیل فی تنویر

العینین بكون ذلك العمل خرق لاجماع حيث قال نعم الايتان بفعل مشتمل  
 العینین میں ساتھ ہونی اس عمل کی باطل بالاجماع جبکہ کہا ان کرنا اس عمل کا جو مشتمل ہی

على منافيات بالاجماع وان اختلف في كل واحد منها خرق لاجماع انت هي قال  
 اپنی منافیات اور مفاسد پر بالاجماع اگرچہ مختلف فیہ منافی اور مفہ ہونا اس کا خرق اور خلا اجماع کی ہی کہا

الامام الشعراني في الميزان الكبرى قال الامام الزماني من ائمة المالكية فان  
 امام شعرانی فی میزان کبریٰ میں کہہا امام زبانی فی ائمہ مالکیہ ہی کہ

هذه الصلوة لم يقل بها احداً حتى وقال شاه عبد العزيز في اسولات العشرة  
 یہ صورت وہ ہی کہ نہیں قائل ہوا اسکا کوئی شخص تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز فی سوالات عشرہ میں

واسطی ترک کرنا صحیح سر کی اور ترک کرنا



فان التلفیق باطل انتہی وقال فی الدر المختار التلفیق باطل بالاجماع

کہ تحقیق تلیف باطل ہی تمام ہوا اور کہا در المختار میں کہ تلیف باطل ہی بالاجماع

انتہی فالصورة الثالثة ان لا يكون عمل المقلد خلاف الائمة الاربعة ولا باطلا

تمام ہوا اور صورتہ ثالثہ یہ کہ عمل مقلد کا خلاف ائمہ اربعہ کی اور نہ باطل

عندهم بان يعمل الحنفی علی مذہبہ والمالکی علی مذہبہ والشافعی علی مذہبہ

نزدیک اونکی باینطور کہ عمل کروی حنفی اپنی مذہب پر اور مالکی اپنی مذہب پر اور شافعی اپنی مذہب پر

والحنبلی علی مذہبہ فلا يكون حينئذ خلاف الاجماع فلما كان مقتضى الاجماع

اور حنبلی اپنی مذہب پر پس نہوگا اسوقت خلاف اجماع کی پس جبکہ ہوا مقتضی اجماع کا

كن لك حكما بطلان الصورة الاولى وامرنا بترك الصورة الثانية وقلنا بوجوب

اسطرح تو حکم کیا ہمیں ساتھ بطلان صورت اول کی اور امر کیا ہمیں ساتھ ترک صورت ثانیہ کی اور قائل ہو گئے ہم

تقليد المذہب الواحد من مذاهب الائمة الاربعة بمقتضى ذلك الاجماع لانه

تقلید مذہب واحد کی مذہب ائمہ اربعہ کی سی ساتھ مقتضی اس اجماع کی کیونکہ

لما ثبت بطلان الصورة الاولى والثانية بالاجماع كما امر وكان اختيارا

جب ثابت ہوا بطلان صورت اول اور ثانیہ کا بالاجماع جیسا کہ گذرا اور ہوا اختیار کرنا

الصورة الثالثة تركها فكان اختيارها واجبا بذلك الاحصاء

صورت ثالثہ کا ترک کرنا صورت اول اور ثانیہ کا تو ہوا اختیار کرنا صورت ثالثہ کا واجب ساتھ اجماع کی

فقد ثبت ان وجوب تقليد المذہب الواحد منهم في ذلك الزمان ثابت

پس ثابت ہوا کہ تحقیق وجوب تقلید مذہب واحد کا ائمہ اربعہ سی اس زمانہ میں ثابت

بدلالة ذلك الاجماع ومقتضاه واما الوجه الثالث فقد اجمع المسلمون على

ساتھ دلالت اور مقتضی اس اجماع کی اما بیان وجہ ثالث کا یہ ہے کہ جمع ہوئی ہیں اہل اسلام اور

حفظ دين الاسلام لكن ذلك لا يحصل في ذلك الزمان الا بوجوب تقليد المذہب

حفظ دین اسلام کی لیکن یہ حفظ نہیں حاصل ہوتا اس زمانہ میں مگر بسبب وجوب تقلید مذہب

ساتھ

صورت اول اور ثانیہ کی

واجب ساتھ اس اجماع کی



الواحد من مذاهب الائمة الاربعة وبيان انه اذا لم يوجب تعيين المذهب

واحد کی مذاہب ائمہ ۱۰ رجبہ کسی اور بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ حسب واجب کی جائی تعیین مذہب

الواحد في ذلك الزمان الذي اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بترقى

واحد کی اس زمانہ میں جسکی خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ترقی

فساده يومافيهما حيث قال لا ياتي عليكم زمان الا الذي بعده الشر منه

فساد کی دن بدن جبکہ فرمایا کہ نہ آویگا تمپر کو سی زمانہ مگر جو زمانہ کہ آویگا بعد اسکی وہ شر ہوگا اپنی باقی

حتى تلقوا بكم رواه البخاري ذكره في المشكوة في كتاب الفتن وقال عليه السلام

حتى کہ ملاقات کرو گی تم اپنی رب کی روایت کیا اسکو بخاری نے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ کی کتاب الفتن میں اور فرمایا علیہ السلام

يخرج في اخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين السنتهم احلى من السكر

کہ نکلیں گی آخر زمانہ میں لوگ کہ حاصل کریں گی دنیا کو درپردہ دین کی زبانیں اونکی نہایت میٹھی ہونگی شکر سی

وقلوبهم قلوب الدياب رواه الترمذي ذكره في تشكوة في باب الرياء فلم

اور قلوب اونکی پیڑیوں کی ہونگی روایت کیا اسکو ترمذی نے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ کی باب الرياء میں پس

يبقى الا امران اما ان يباح للعامل ان ياخذ اعماله من القرآن والحديث

باقی نہ ہی کوئی شے سوائی ان دو امر کی کہ یا تو مباح کی جاوی عامل کو کہ اخذ کری اعمال اور مسائل اپنی قرآن سی یا حدیث

برایہ او یباح لہ ان ياخذ ما شاء من اقوال العلماء ان شاء مال الى الحل

سی ساتھ رائی اپنی کی یا مباح کیا جائی اسکی اپنی یہ کہ اخذ کری جو شاہی اقوال علماء سی چاہی تو مانیل ہو طرف حلال کی

وان شاء مال الى الحرام فلو كان الامر الاول وهو اباحه اخذ احكامه

اور چاہی مانل ہو طرف حرام پس اگر ہوا امر اول کہ وہ مباح کرنا اخذ احکام

من القرآن والحديث برایہ فكان كل شخص يفعل هكذا في كل عصر في كل

قرآن یا حدیث سی اپنی رائی سی پس ہوگا ہر شخص کرینو الا اسطرح ہر زمانہ اور ہر

مصرف كان الدين حينئذ عدا فواه الناس مع انه جاء الذين ليسوا من

بستی میں پس ہو جائیگا دین اسوقت مذہب گستی جتنی مومنہ لوگوں کی میں باوجود اسکی آئینی وہ لوگ کہ نہیں وہ



اهل الاسلام يقولون ان ذلك الوقت وقت تخريب ذلك الدين فيفرحون  
 اهل اسلام سے کہیں گی کہ یہ وقت وقت ہی تخریب اس دین کا پس خوش ہونگی  
 بذلك الوقت داعين لفاتحي ذلك الباب فيدخلون في الاسلام بلباس اهل  
 ساتھ اس وقت کی دعا کریں گی کہو لنی واللہ اس دروازہ کی پس داخل ہونگی اسلام میں بہ لباس اہل  
 الاسلام فيخرجون الاحكام من القرآن والحديث فاشاء وابدعوى الترجيح  
 اسلام کی پس تخریج کریں گی احکام اور مسائل کو قرآن اور حدیث سے جو چاہیں گی بہ دعوی ترجیح کی  
 بانه هو المرجح بالقران والحديث وهو مذهب الصحابة والبه ذهب  
 باینطور کہ یہ مرجح ہی ساتھ قرآن اور حدیث کی اور یہ ہی مذہب ہی صحابہ کا اور سیطرہ کیا ہی  
 الجمهور فيدعون الحقيقة فيخرجون الاحكام كما شاء وابتلك الوسيلة  
 جمہور علماء کا پس دعوی کریں گی حقیقت کا پس نکالیں گی مسائل جو چاہیں گی بسبب اس وسیلہ کی  
 فكان الدين في كل عصر وزمان وكل مصر و مكان يتبدل بتبدل الاشياء  
 پس ہوگا دین ہر زمانہ اور ہر آن میں اور ہر شہر اور سبقتی میں متبدل ساتھ تبدل اشخاص  
 والابدان وكان باب فساد الدين مفتوحا هذا نتيجة ذلك الامر الاول  
 اور ابدان کی اور ہوگا دروازہ فساد دین مفتوح یہ ہی نتیجہ اس امر اول کا  
 ولو كان الامر الثاني وهو اباحة اخذ العامل ما شاء من اقوال العلماء  
 اور اگر ہو امر ثانی کہ وہ مباح کرنا اخذ عامل کا جو چاہی اقوال علماء سے  
 بان شاء مال الى الحلال وان شاء مال الى الحرام في مسائل المختلف  
 باینطور کہ چاہی تو مال ہو طرف حلال کی اور اگر چاہی تو مال ہو طرف حرام کی مسائل مختلفہ میں  
 فيها فاحدا المحذورين لازم اما ارتفاع التكليف واما ارتفاع الحرمة من  
 تو اس صورت میں ایک محذور کا لازم ہی یا تو اوجہ جانا تکلیف کا یا اوجہ جانا حرمت کا  
 دار الدنيا اما المحذور الاول فلانه لو رخص للعامل في مسائل المختلف  
 دار دنیا سے اما محذور اول اس واسطی ہی کہ اگر رخصت دی جاوی عامل کو مسائل مختلفہ میں



ان یاخذ من اقوال العلماء ما شاء فحاصله یرجع الی نفی التکلیف لان  
 کہ اخذ کری اقوال علماء سی جو چاہی تو حاصل اسکا رجوع کریگا طرف نفی تکلیف کی اسواسطی  
 مذهب الشافعی مثلاً اذا اقتضى تحریم ومن ههنا اباحت ذلك الشئ  
 کہ مذہب شافعی کا مثلاً جبکہ مقتضی ہوا تحریم شئی کو اور مذہب غیر کا مقتضی ہوا اباحت اس شئی  
 بعینه او علی عکس فلک وهوان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی  
 بعینه کو یا بالعکس اور وہ چاہی تو مال ہو طرف حلال کی اور چاہی مال ہو طرف  
 الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة فارفع التکلیف من دارالدنیا واما المحذور  
 حرام کی تو اسوقت نہ متحقق ہوگا حلال اور حرام پس اوٹگی تکلیف داردنیا سی اور محذور  
 الثانی فلانه لو رخص للعامل بذلك فللعامل ان يعمل بالحل والجواز  
 ثانی اسواسطی کہ اگر رخصت دی جائی عامل کو اسکی تو عامل کو جائز ہو ایہہ کہ عمل کری ساتھ حلال کی اور جائز کی  
 حیث وجد من اقوال المجتہدین من الصحابة الی اخر المجتہدین فارفع  
 جہان کہیں پائی اقوال مجتہدین کی صحابہ سی لیکر آخر مجتہدین تک پس اوٹہ جائیگی  
 الحرمة حیث من دارالدنیا فارفع التکلیف ایضاً فہذا نتیجۃ ذلك  
 اسوقت حرمت داردنیا سی پس منتفی ہو جائیگی تکلیف ہی یہہ ہی نتیجہ اس  
 الامر الثانی فحاصل ہذا بین الامرین فساد الدین فلما کان ذلك الفساد  
 امر ثانی کا پس حاصل ان دو امر کا فساد دین کا ہی پس جبکہ ہو ایہہ فساد دین کا  
 ناشیاً من عدم وجوب تقلید المذہب الواحد من المذاهب الاربعۃ  
 پیدا عدم وجوب تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی  
 کان وجوب تقلید المذہب الواحد منها واجبا بذلك الاجماع لا حفظ  
 تو ہوئی وجوب تقلید مذہب واحد کی ادنی واجب ساتھ اس اجماع کی کیونکہ حفظ  
 الدین واجب بالاجماع فقد ثبت ان تقلید المذہب الواحد من المذاهب  
 دین کا واجب بالاجماع ہی پس ثابت ہوئی یہہ بات کہ تقلید مذہب واحد کی مذاہب اربعہ سی



واجب بدلالة ذلك الاجماع ومقتضاه واما القياس فبالوجه فاما الوجه

واجب ہی ساتھ دلالت اور مقتضی اس اجماع کی اما قیاس وہ ساتھ چند وجوہ کی اما وجہ

الاول فان الراجم عند المقلد بمنزلة الدليل الراجم عند المجتهد فكما كان

اول پس وہ یہ ہی کہ امام راجع نزدیک مقلد کی بمنزل دلیل راجع کی ہی نزدیک مجتہد کی پس جیسا کہ ہی

اتباع الدليل الراجم واجبا على المجتهد فكذلك اتباع المجتهد الراجم كان

اتباع دلیل راجع کا واجب مجتہد پر اس طرح اتباع مجتہد راجع کا ہی

واجبا على المقلد واما الوجه الثاني فان مقدمة الواجب واجبة لانها موقوفة

واجب مقلد پر اما وجہ ثانی پس وہ یہ ہی کہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہی اس واسطے کہ وہ

عليها لانها لا يحصل بدونها فتكون واجبة حتى اقرب به شاه ولي الله

علیہا ہی اس واسطے کہ نہیں حاصل ہوتا بدون اس کی پس ہوا مقدمہ واجب کا واجب حتی کہ اقرب کیا اسکا ادنیٰ شاہ ولی

الذي هو امام مصنف المعيار حيث قال في الانصاف مقدمة الواجب

جو امام ہی مصنف معیار کا جبکہ کہا ادنیٰ اپنی کتاب انصاف میں کہ مقدمہ واجب کا

واجبة انتهى فمقدمة الفرض فرض والواجب واجبة والسنة سنة و

واجب ہوتا ہی پورا ہوا پس مقدمہ فرض کا فرض ہی اور واجب کا واجب اور سنت کا سنت اور

المندوب مندوب قال الامام النووي في شرح مسلم في كتاب الجمعة قال

مندوب کا مندوب کہا امام نووی فی شرح مسلم کی کتاب الجمعة میں کہ کہا

العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة ومندوبة ومحرمة ومكروهة

علماء کی بدعت پانچ قسم ہی واجب اور مندوب اور محرم اور مکروہ

ومباحة فمن الواجب نظم ادلة المتكلمين للرد على الملاحدة والمبتدعين

اور مباح پس بدعت واجب ہی نظم اولہ متکلمین کی جو واسطے کرنی فرق ملاحدہ اور مبتدعین کی ہی

وشبه ذلك انتهى وقال العلامة ابن حجر المكي في فتح المبين شرح الاربعين

اور مثل اس کی تمام ہوا اور کہا علامہ ابن حجر مکی فی فتح مبین شرح اربعین

بیان ہی  
جو بدعت تقیید کا  
قیاس ہی  
بیان وجہ اول قیاس

بیان وجہ ثانی قیاس



للمنوی تحت الحديث الثامن والعشرين فالحاصل ان البدعة منقسمة

للمنوی من تحت حديث الثائيسون کی کہ حاصل کلام کا یہ ہے کہ بدعت منقسم ہے  
الى الاقسام الخمسة لانها اذا عرضت على القواعد الشرعية لم تخلو عن احد  
پانچ اقسام پر اسواہی کہ وہ بدعت جبکہ پیش کیجاتی ہے قواعد شرعیہ پر تو نہیں خالی

تلك الاقسام الخمسة فمن البدع الواجبة على الكفاية الاشتغال بالعلوم

ان اقسام خمسہ سی پس بعض بدعت واجبہ علی الکفاہیہ سی اشتغال ہی ساتھ اول علوم

العربية المتوقف عليه الكتاب والسنة كالنحو والصرف والمعاني وبالمرح و

عربیہ کی جو موقوف ہے اس پر کتاب اور سنت جیسا کہ علم نحو اور صرف اور معانی کا اور اشتغال ساتھ جرح

التعديل وتميز صحيح الاحاديث من سقيمها وتدوين نحو الفقه واصوله

تعدیل کی اور اشتغال ساتھ تمیز کرنی صحیح احادیث کی ضعیف احادیث سی اور اشتغال ساتھ تدوین علم فقہ اور اصول کی

والرد على نحو القدريية والمجبرية والمرجئة والمجسمة لان حفظ الشريعة

اور اشتغال ساتھ رد کی فرق اہل بدعت پر جیسا کہ مثلاً قدریہ اور مجبریہ اور مجسمہ کیونکہ حفظ شریعت کا

فرض كفاية فيما زاد على المتعين كما دلت عليه الاحاديث والقواعد

فرض کفاہیہ ہی وہ قدر جو زائد ہے فرض عین سی جیسا کہ دال ہیں اس پر احادیث اور قواعد

الشرعية ولا ياتي حفظها الا بذلك ولا يتم الواجب الا به فهو واجب

شرعیہ اور نہیں حاصل ہوتا حفظ شریعت کا مگر ساتھ اسکی اور جو چیز کہ نہ حاصل ہو واجب مگر ساتھ اسکی

وقال الطيبي في شرح المشكوة قال الشيخ المجمع على امامته وجلالته ابو محمد

اور کہا طیبی فی شرح مشکوۃ من کہا شیخ نے کہ مجمع علیہ ہی امامت اسکی اور جلال اور عظمت اسکی کہ یعنی

عبد العزيز بن سلام رح في اخر كتاب القواعد البدعة منقسمة الى واجبة

عبد العزیز بن سلام رحمہ اللہ آخر کتاب قواعد بدعت منقسم ہے طرف واجب کی

كالاشتغال بعلم النحو الذي يفهم به كلام الله وكلام رسوله صلى الله عليه وسلم

جیسا کہ اشتغال ساتھ علم نحو کی جو قدر موقوف ہے فہم کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

تو وہ واجب ہوتا ہی

ابو محمد



وحفظ اعراب الكتاب والسنة وتدريب اصول الفقه والكلام في الجرح و

اور حفظ اعراب كلام الله اور كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم کی اور جمع کرنا اصول فقہ کا اور کلام کرنا جرح اور

التعديل وتبديل الصحيح من السقيم والرد على الجبرية والقدرية والمرجئة

تعدیل میں اور تمیز کرنی صحیح کی ضعیف سے اور رد کرنا جبریت اور قدریت اور مرجئہ

والمجسمة لان حفظ الشريعة واجب لا يتأتى الا بذلك ولا يتم الواجب الا به

اور مجسمہ پر کیونکہ حفظ شریعت کا واجب ہی اور نہیں حاصل ہوتا یہ فقط مگر ساتھ ہی اور جو چیز کہ نہ حاصل ہو

فهو واجب انتهى فاذا كان الامر كذلك فكما كان نظم الادلة والاشتغال

وہ چیز واجب ہوتی ہی تمام ہوا پس جبکہ ہوا امر سہل پس جیسکے ہوا نظم اولہ اور اشتغال

المذكورين واجبا لانه مقدمة الواجب فكذلك تقليد المذاهب الواحد

جو مذکور ہوئی ہیں واجب اسو اسطی کہ وہ مقدمہ واجب کا ہی اسطرح تقلید مذہب واحد کی

من هذه المذاهب الاربعة كان واجبا لانه مقدمة الواجب لان حفظ

ان مذہب اربعہ سے ہوئی واجب اسو اسطی کہ وہ مقدمہ واجب کا ہی کیونکہ حفظ

الشريعة واجب وذلك لا يحصل في ذلك الزمان لشبوع الخيانة وفساد النية

شریعت کا واجب ہی اور یہ واجب نہیں حاصل ہوتا اس زمانہ میں و اسطی عام ہونی خیانت کی اور فساد نیت

في ذلك الزمان الا به لانه لو جازنا ذلك لادى الى نفى التكليف الذي

اس زمانہ میں مگر ساتھ اس تقلید کی اسطی کہ اگر جائز رکھیں ہم اسکو تو پہنچا دیکھا طرف استغفار تکلیف کی کہ

حفظه واجب كما صرح به الملاء على القارى في الرسالة المذكورة حيث قال

جو حفظ اسکا فرض واجب ہی جیسا کہ تصریح کی اسکی ملا علی قاری فی رسالہ مذکور میں جبکہ کہا

وجبت حتما ان يعين مذاهب من هذه المذاهب امام هذا الشافعي

کہ واجب ہی مقلد پر وجو بایہ کہ لازم پکڑی مذہب معین کو ان مذہب اربعہ سے یا تو مذہب امام شافعی کا

في جميع الفروع وامام مذهب مالك وامام مذهب ابى حنيفة او غيرهم

جميع مسائل میں یا مذہب امام مالک کا جمیع مسائل میں یا مذہب امام ابو حنیفہ کا یا احمد کا

واجب مگر ساتھ ہی



ولیس له ان یتحمل من مذهب الشافعی ما یضاه و من مذهب ابی حنیفة  
اور نہیں ہی اسکی لئے یہ کہ جن لی مذہب شافعی کی سی خواہش کی موافق اور مذہب ابو حنیفہ سی

فی الباقی ما یرضاه لانا لوجوزنا ذلك لادی الی الخبط والخروج من الضبط  
بچ باقی کی جو چاہی کیونکہ ہم اگر چاہیں کہ ہم اسکو تو پہنچا دیگا یہ طرف خط دین کی اور طرف خروج دین کی

حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذا اقتضی تحریم شیء  
کہ حاصل اسکا اور مرجع اسکا نفی تکلیف کی ہی کیونکہ مذہب امام شافعی کا جبکہ ہوا مقتضی تحریم کسی شے کا  
ومن مذهب غیرہ اباحۃ ذلك الشیء او علی العکس فھو ان شاء مال الی الحلال  
اور مذہب غیر کا اباحت اسکی کا یا بالعکس اور وہ چاہی تو مایل ہو طرف حلال کی

وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وفی ذلك اعدام التکلیف  
چاہی تو مایل ہو طرف حرام کی پس اسوقت نہ محقق ہوگی حلت اور حرمت اور اسمین انتفاء تکلیف کا ہی  
وابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلك باطل انتہی فحصل مما  
اور باطل کرنا اسکی فائدہ کا اور مٹا دینا اسکی قاعدہ کا اور یہہ باطل ہی یعنی باطل بالاجماع ہی پس حاصل ہوا

ذکر ان تقلید المذہب الواحد من هذه المذاهب واجب لانه مقدمة  
ذکر سی کہ تقلید مذہب واحد کی ان مذاہب اربعہ سی واجب ہی اسواسطی کہ وہ مقدمہ

الواجب وکل مقدمة الواجب واجبة فكان تقلید المذہب الواحد من  
واجب کا ہی اور جو مقدمہ واجب کا ہی وہ واجب ہی پس ہوئی تقلید مذہب واحد کی

هذه المذاهب واجبا وأما الوجه الثالث فان المجتہد قد یخطئ وقد  
ان مذاہب اربعہ سی واجب اما وجه ثالث پس وہ یہہ ہی کہ مجتہد کبھی غلطی ہوتا ہی اور کبھی

یصیب بالکتاب والسنة والجماع والقیاس والعقل فاما الکتاب فاما الله ففرضنا سلیمین  
مصیب ہوتا ہی بحکم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل کی اما کتاب پر فرمایا اللہ کہ سمجھا یا ہمینی وہ حکم سلیمین

فالایة تدل علی صابة سلیمین دون داود علیہما السلام فالایة تدل علی  
پس آیت دال ہی اوپر مصیب ہونی سلیمین کی نہ داود علیہما السلام کی پس آیت دال ہوئی اسپر

بیان وجہ ثالث قیاس کی

بیان ہی کتابی



ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب وأما السنة فاخرج عن عبد الله بن عمرو  
 کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب اما سنت پس مروی ہی عبد اللہ بن عمرو

بیان ہی سنہ

وابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد  
 اور ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ارادہ کیا قاضی حکم کا اور اجتہاد کیا

واصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد اخطا فله اجر واحد متفق عليه ذكر  
 اور مصیب ہوا تو اسکی لئی دو اجر ہیں اور جبکہ ارادہ کیا حکم کا اور اجتہاد کیا اور مخطی ہوا تو اسکی لئی ایک اجر ہی

في المشكوة فذلك الحديث المتفق عليه نص صريح في ان المجتهد قد يخطئ  
 مشکوۃ میں پس یہ حدیث متفق علیہ نص صریح ہی اس میں کہ مجتہد کبھی مخطی اور

قد يصيب وأما الاجماع فقال الامام النووي في كتاب الاقضية تحت ذلك  
 کہی مصیب اما اجماع پس کہا امام نووی فی کتاب الاقضیہ میں تحت اس حدیث

بیان ہی اجماع

قال لعلماء اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل الحكم فاصافه اجران  
 کہ کہا علماء نے کہ اجماع کیا اہل اسلام نی اسپر کہ یہ حدیث بیچ حق حاکم عالم کی ہی کہ وہ اہل حکم کا ہر معنی اہل اجتہاد کا ہو

اجر باصابته وان اخطا فله اجر باجتهاده انتهى فذلك الاجماع كان  
 ایک اجر بدلہ اجتہاد کی اور اگر مخطی ہوا تو اسکی لئی ایک اجر ہی بدلہ اجتہاد کی تمام ہوا پس یہ اجماع

اجماعا على ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب وأما القياس فقال العلامة  
 اجماع ہی اسپر کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہی اور کبھی مصیب اما قیاس پس کہا علامہ

التفتازاني في شرح العقائد الثالث ان القياس مظهر لامثبات فان  
 تفتازانی فی شرح عقائد میں کہ وجہ ثالث یہ ہی کہ قیاس مظهر حکم کا ہی نہ مثبت حکم کا کیونکہ

بیان ہی قیاس

الثابت بالقياس ثابت بالنص معنى وقد اجمعوا على ان الحق فيما ثبت  
 مسئلہ ثابت بالقیاس ثابت بالنص ہی از روی معنی کی حالانکہ جمع ہوئی علماء اسپر کہ حق فیما ثبت

بالنص واحد لا غير انتهى يعني ان الحق والصواب اذا كان فيما ثبت بالنص  
 بالنص میں واحد ہی نہ متعدد تمام ہوا یعنی حق اور صواب اس مسئلہ میں جو ثابت بالنص ہی



واحد لا غیر انتہی یعنی ان الحق والصواب اذا كان فیما ثبت بالنص واحد

واحد ہی نہ متعدد ہو یعنی حق اور صواب جو ثابت بالنص ہی واحد ہی

بالاجماع فمن قضي القياس ان يكون الحق والصواب فیما ثبت بالقياس ايضا

بالاجماع پس مقتضی قیاس کا یہ ہے کہ حق اور صواب جو ثابت بالقياس ہی ہے

واحد لا اتحاد العلة وهو ثبوتها بالنص ولو معنی لان المجتهد عند اهل السنة

واحد ہی واسطی اتحاد علت کی کہ وہ ثبوت اسکا بالنص ہی اگرچہ از روی معنی کی واسطی کہ مجتہد نزدیک اہل سنت

والجماعة مظهر لا مثبت لان المحاكم عندهم هو الله تعالى وحده فقد

اور جماعت کی مظہر ہی نہ مثبت اس واسطی کہ حاکم نزدیک اونکی وہ اللہ تعالیٰ وحدہ ہی نہ غیر پس

ثبت بالقياس ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب وأما العقل فقال العلماء

ثابت ہوا ساتھ قیاس کی کہ مجتہد کبھی غلط ہوتا ہے اور کبھی مصیب اما عقل پس کہا علامہ

التفتازانی في شرح العقائد فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم انصاف الفعل

تفتازانی فی شرح عقائد میں کہ اگر ہر مجتہد مصیب تو لازم آویگا منصف ہو فعل کا

بالحرمة والاباحة والصحة والفساد الوجوب وعدم الوجوب انتهى يعني

ساتھ حرمت اور اباحت کی یا صحت اور فساد کی یا وجوب اور عدم وجوب کی تمام ہوا یعنی

لو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين في العمل والاعتقاد ببيان

اگر ہر مجتہد مصیب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد میں اور بیان اسکا

انه اذا اجتهد المجتهد ان فقال احدهما ان ذلك الفعل حلال وقال الآخر

یہ ہے کہ جبکہ اجتہاد کیا دو مجتہد فی پس کہا ایک مجتہد فی کہ یہ فعل حلال ہی اور قائل ہوا دوسرا اسکی

او قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الآخر بعدم وجوب تركه

یا کہا ایک مجتہد فی کہ یہ فعل واجب ہی اور قائل ہوا دوسرا اسکی عدم وجوب کا یا اسکی حرمت کا

او قال احدهما ان ذلك العمل صحيح وقال الآخر بفساده فلو كان كل مجتهد

یا کہا ایک مجتہد فی کہ یہ عمل صحیح ہی اور قائل ہوا دوسرا اسکی فساد کا پس اگر ہر مجتہد



مصیبا لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء  
 مصیب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا عمل اور اعتقاد میں اور وہ اجتماع نقیضین کا باطل ہی باتفاق عقلاء  
 وقال العلامة فی التلویح شرح التوضیح قوله ولنا حجة صحابنا علی ان الحق  
 اور کہا علامہ فی تلویح شرح توضیح میں قوله ولنا حجت بکثری ہی ہماری اصحابی اسپر کہ حق  
 واحد والمجتهد قد یخطئ ویصیب بالکتاب والسنة والاثار ودلالة الاجماع  
 واحد ہی اور مجتہد کہی مخطی ہوتا ہی اور کہی مصیب بحکم کتاب اور سنت اور اثر اور دلالت اجماع  
 والمعقول اما الكتاب فقوله تعالى فقههنا سليمان واما السنة والاثار  
 اور عقل کی اما کتاب پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ سمجھایا ہمیں وہ حکم سلیمان کو واما سنت اور اثر  
 فالاحادیث والاثار الدالة علی تریب الاجتهاد بین الصواب والخطأ و  
 پس احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیث اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دال ہیں اور پر تریب اجتهاد کی درمیان  
 ان كانت من قبیل الاحادیث متواترة من جهة المعنى واما دلالة الاجماع  
 اگرچہ ہیں یہ احادیث اور آثار قبیل احادیث متواترہ ہیں لیکن وہ متواترہ ہیں جہت معنی ہی اما دلالت اجماع  
 فهو ان القياس مظهر لا مثبت فان الثابت بالقياس ثابت بالنص معنى  
 پس وہ یہہ ہی کہ قیاس مظهر حکم کا ہی نہ مثبت حکم کا کیونکہ ثابت بالقياس ثابت بالنص ہی از روی معنی کی  
 وان لم یکن ثابتاً به صریحاً وقد اجمعا علی ان الحق فیما ثبت بالنص واحد  
 اگرچہ نہیں ثابت بالنص از روی صراحت کی اور حال یہہ ہی کہ تحقیق جمع ہوئی ہیں سب علماء اسپر کہ حق ہی ثابت بالنص  
 لا غیر واما المعقول فلان كون الفعل محظوراً ومباحاً وصحیحاً وفاسداً  
 واحد ہی نہ متعدد اما عقل اس واسطی چاہتا ہی کہ ہونا فعل کا حرام اور غیر حرام یا صحیح اور غیر صحیح  
 او واجباً وغیر واجب ممتنع لا مستلزامه اتصاف الشئ بالنقیضین انتہی  
 یا واجب اور غیر واجب ممتنع اور محال ہی واسطی بکثری ہی اسکی اتصاف شئ کو ساتھ نقیضین کا آن واحد میں  
 مختصر فقد ثبت بالکتاب والسنة والاجماع والعقل ان الحق والصواب  
 تمام ہو کلام اسکا بطور اختصار کی پس ثابت ہوا بحکم کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کہ یہہ کہ حق یعنی صواب مسائل مختلف



فی احد الجانبین وان المجتهد قد یخطئ ویصیب وعلیه الاثنته الاربعه كما  
 میں ہوگا احد الجانبین لیکن نہ ہر جانب میں اور مجتہد کسی غلطی پر نہ آہی اور کسی مصیب اور آہی پر ہر ائمہ اربعہ جیسا کہ  
 فی مسلم الثبوت وبہ اقر مصنف المعیار فی معیارہ حیث قال ان الحق  
 مسلم الثبوت میں مصرح ہی اور اس سے پہلے ہی کی اقرار کیا مصنف معیار فی اپنی معیار میں جبکہ کہا کہ حق

عند الله واحد وهذه المقدمة عند الجمهور مسلمة انتهى فالحاصل ان ذلك  
 عند الله واحد ہی اور یہ مقدمہ نزدیک جمہور علماء کی مسلم ہی تمام ہوا پس حاصل یہ ہے کہ یہ امر  
 ثابت بالكتاب والسنة والاجماع والقياس <sup>والعقل</sup> فاذا كان الامر كذلك فلا شك في  
 ثابت ہی ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل کی پس جبکہ ہوا امر اس طرح تو نہیں شک اس میں  
 ان المجتهد كثير الاصابة كان هو الراجح على غيره فاذا كان الامر كذلك فالتبا  
 کہ مجتہد کثیر الاصابة ہو گا وہی راجح غیر پر پس جبکہ ہوا امر اس طرح تو اتباع

المجتهد الراجح كان على المقلد واجبا لئلا يقع في اتباع كثير الخطاء قصدا وعمدا  
 مجتہد راجح کی ہوسی مقلد پر واجب تو کہ نہ واقع ہو کثیر الخطا میں جان بوجہ کہ  
 كما كان اتباع الدليل الراجح على المجتهد واجبا كيلا يقع في كثير الخطاء قصدا  
 جیسا کہ ہی اتباع دلیل راجح کا مجتہد پر واجب تو کہ نہ واقع ہو کثیر الخطا میں جان بوجہ کہ

لانه كثير الاصابة بالنسبة الى الدليل المرجوح واليه اشار العلامة  
 اسو پہلی کہ وہ کثیر الاصابة ہی بہ نسبت دلیل مرجوح کی اور اس ہی کی طرف اشارہ کیا علامہ

الفهستاني في النقاية شرح مختصر الوقاية قبيل كتاب الاشرية  
 قہستانی فی نقایہ شرح مختصر وقایہ میں قبیل کتاب الاشریہ کی  
 حيث قال واعلم ان من جعل الحق واحدا كالمعتزلة اثبت للعامة الخيا في الا  
 جبکہ کہا اوسنی جان تو کہ جو شخص کہ کرتا ہی حق کو متعدد جیسا کہ مذہب معتزلہ کا ہی تو وہ ثابت کرتا ہی عامی کی  
 من كل ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا الزم للعامة اطا واحدا  
 ہر مذہب سی جو چاہی اور جو شخص کہ کرتا ہی حق کو واحد جیسا کہ مذہب علماء ہمارا کیا ہی تو لازم کرتا ہی وہ عامی کی لہٰذا

یہی ہوا حق کا مسئلہ مختلف میں ایک جانب میں  
 نہ جانتی علم اور نہ مجتہد کا کسی غلطی اور کسی مصیب

کی خیا خد میں



کما فی الكشف انتهى فان قيل سلنا ذلك لكن كيف نعرف ترجيح المجتهدين قلنا  
جیہ کہ کشف میں ہی تمام ہوا اگر کہا جائی کہ مانا ہمیں یہ لیکن کیونکر معلوم کریں ہم ترجیح دینے کی کہتی ہیں ہم  
بالمناقب قال مشاہد عبدالعزیز الدہلوی فی بستان الخدین میں کہ راقم الحروف  
کہ معلوم ہوتا ہی ساتھ مناقب کی کہا مشاہد عبدالعزیز دہلوی فی بستان الخدین میں کہ راقم الحروف

گوید سبب واجراقام مالک در دیار مغرب و اندلس نزد جہور مؤرخین  
کہتا ہی کہ سبب رواج امام مالک کا بیچ ملک مغرب اور اندلس کی نزدیک جہور مؤرخین کی

انست کہ علماء ان بلاد برای حج و زیارت اکثر بحجاز رحلت کردند و چون  
یہ ہی کہ علماء اوس ملک کی واسطی اور زیارت کی اکثر طرف حجاز کی سفر کرتی ہی اور جب کہ

باوطان خود معاودت نمودند فضل و بزرگی امام مالک و وسعت علم و جلالت  
اپنی و طنون کی طرف رجوع کرتی توفضل اور بزرگی امام مالک اور وسعت علم اور جلالت

قدرا نشان مشاہدہ نموده دفتر انرا اوصاف کمال ان دران بلاد بیا  
شان اوسکی کی جو مشاہدہ میں آئی ہوئی ہی دفتر اوصاف کمال امام مالک کی اپنی ملکوں میں بیان

نمودند لهذا تعظیم امام مالک و تقلید ایشان در اذهان مردم انجا  
کرتی اسوای تعظیم اور عظمت ایشان امام مالک کی اور تقلید انکی بیچ زمینوں اور لوگوں کی

رسوخ و استقرالپیدا کرد والا قبل ازان ہم بر مذہب و نزاعی بودند  
راسخ اور مستقر ہوگی ورنہ اور تو پہلی اسکی سبب کی سبب مذہب امام اوزاعی پر ہی

انتهی فہذا المقدار المنقول عن خیر القرون کافی لكل منصف و طالب  
تمام ہوا پس یہ قدر جو منقول ہی خیر القرون سی کافی ہی واسطی ہر منصف اور طالب

حق فلما کان کل من هذه الوجوه المذكورة كافي في الاستدلال على الوجوه  
حق کی پس ہر گاہ کہ ہی ہر وجہ ان وجوہ مذکور سی کافی بیچ دلیل پکڑنی کا اوپر وجوب کی

لانه ثبت بالدلیل الظنی کان مجموع هذه الوجوه الكفی في الاستدلال على  
اسوای کہ وجوہ ثابت ہوتا ہی ساتھ دلیل ظنی کی تو ہوا مجموعہ ان وجوہ کا نہایت کافی بیچ استدلال کی اوپر

وہی ہے  
خبریں کی ذریعہ  
باید دانست کہ ہر  
مفسر لازم و واجب  
است کہ تقلید پیشہ  
از مجتہدین کنند  
اور اولی و افضل  
و انکم و اور و انکی  
از دیگر ہمہ انہ داند  
و احوال ان مجتہد  
امام خود را بشناسد  
تا تقلید ہی درست  
شود انتہی



ذلك الوجوب لانهم ربما كان مع الاجتماع ما لا يكون مع الانفراد كالحبل المتوافق  
اس وجوب نقلي مذهب معين كاساسي كلبا اوقات هتاي ساته بختار كى وه قوت جين هتاي ساته  
من الشعرات فقد ثبت بالكتاب والسنة والاجماع والقياس وجوب اتباع  
برونى پس ثابت هوا ساته كتاب اور سنت اور اجماع اور قياس كى وجوب اتباع

المذهب الواحد من المذاهب الاربعه وعليه اتفاق العلماء قال الملا على القاي  
مذهب واحد كا مذهب اربعه سى اور اسى پرى اتفاق هى علماء كا

في الرسالة المذكورة وجب عليه حتما ان يعين مذهباً معيناً من هذه  
رسالة مذكوره مين كه واجب هى مقلد پريه كه لازم پكزي ايك مذهب معين كوران

المذاهب امام مذهب الشافعي في جميع الفروع واما مذهب مالك واما  
مذاهب اربعه سى يا تو مذهب امام شافعي كا جميع مسائل مين يا مذهب امام مالك كا

مذهب ابى حنيفة او غيرهم وليس له ان يخل من مذهب الشافعي ما يهواه  
مذهب امام ابو حنيفة كا يا غير كا اور مين درست او كى لى پريه كه جن الى مذهب شافعي جو چاى

ومن مذهب غير ما يرضاه لانا لوجوزنا ذلك لادى الى الخبط والخروج عن  
اور مذهب غير سى جو چاى كيونكه اگر جائز ركها جادى پريه تو مودى هو كا يه طرف خط كى اور خروج كى

الضبط حاصله يرجع الى نفي التكليف لان مذهب الشافعي اذا اقتضى تحريم  
ضبط دين سى كه حاصل او سكا انتفا تكليف كا هى اسواسي كه مذهب شافعي كا مثلاً جبكه مقتضى هو التحريم

شئ ومن مذهب غير اباحه ذلك الشئ بعينه او على العكس فهو ان شاء الله  
شى كا اور مذهب غير كا مقتضى هو اباحت اس شى كا يا بالعكس اور وه چاى مائل هو

الى الحل وان شاء الله الى الحرام فلا يتحقق الحل والحرمه وفي ذلك اعدام  
طرف حلال كى اور چاى تو مائل هو طرف حرام كى پس اسوقت نه محقق هو كى حلت اور حرمت اور اسمين اعدام

التكليف وابطال فائده واستيصال قاعدته وذلك باطل انتهى كلامه  
تكليف كا هى اور بطلان او كى فائده كا اور مثلاً او كى قاعده كلى اور پريه باطل هى تمام هو اكلام او كا

انفرادى كى كيا كى شى  
سى جو بونى هتاي ساته

قال الملا على قاي

بيان نقول وجوب  
تقليد مذهب واحد كا  
بعد بيان ادلة الاربعه كى



قال المفتی محمد

قال فی القنیۃ

قال بحر العلوم

قال الشیخ احمد

قال الریوط

قال جلال الدین المحلی

قال فی الترضیع

وقال المفتی محمد فی مهمة المحدثین علی المشکوۃ باید دانست کہ برہر  
مقلد لازم و واجبست کہ تقلید مجتہدی از مجتہدین کند کہ اورا اولی و افضل واعلم و اورع  
واکمل از دیگر ہمہ اسمہ داند و احوال آن مجتہد امام خود بشناسد تا تقابید او درست شود

وقال فی القنیۃ لیس للعامی ان یتحول من مذهب الی مذهب لیستوی  
اور کہا قنیۃ میں کہ نہیں درست عامی کو یہ کہ انتقال کری ایک مذہب سی طرف مذہب دوسری کی اور برابری

فیہ الشافعی الحنفی انتہی وقال بحر العلوم فی شرح التخریر وکن الانتقا  
اسمیں شافعی اور حنفی تمام ہوا اور کہا بحر العلوم فی شرح تخریر میں کہ اسطرح انتقال کرنا

للعامی من مذهب الی مذهب لایجوز فی زماننا الظہور الخیانتۃ انتہی  
عامی کو ایک مذہب سی طرف مذہب دوسری کی نہیں جائز اس زمانہ میں واسطی ظہور خیانت کی

وقال الشیخ احمد فی التفسیر الاحمدی تحت قوله تعالیٰ ففہمہا سلیمین اذا  
کہا شیخ احمد فی تفسیر احمدی میں تحت قوله تعالیٰ ففہمہا سلیمین کا کہ جب

التزم احد مذہباً وجب علیہ ان یدوم علی مذهب التزمہ ولا یتقل الی  
لازم پکری کوئی مذہب کو واجب ہی اوپر دوام اوپر مذہب ملتزم کی اور نہ انتقال کری طرف

مذہب اخر انتہی وقال الریوط فی جزیل المناہب قال من مفتی المالکیۃ  
مذہب اور کی اور کہا جلال الدین الریوطی فی جزیل المناہب میں کہ کہا مفتیون مالکیہ کی سی

الیوم من تحول من مذہبہ فبشرع ما صنع انتہی وقال جلال الدین  
کہ اب جو شخص کہ انتقال کری مذہب اپنی سی برا کیا اوسنی اور کہا جلال الدین

المحلی فی شرح جمع الجوامع یجب علی العامی وغیرہ من لم  
محلی شافعی الذہب فی شرح جمع الجوامع میں کہ واجب ہی عامی وغیرہ پر جو

یسلم مرتبۃ الاجتہاد التزام مذہب معین  
غیر مجتہد ہو لازم پکڑنا مذہب معین کا

من مذہب المجتہدین انتہی وقال فی الترضیع  
مذہب مجتہدین کی سی اور کہا فی الترضیع میں



فی بحث التسمیہ لا خیر ان یکون فی بعض المسائل حنفیا و شافعیاً فی البعض  
 بحث تسمیع من کہ نہیں خیر یہ کہ ہو بعض مسائل میں حنفی اور شافعی بعض میں  
 کما عرف فی مسائل التسمیہ انتہی وقال شاہ ولی اللہ فی عقد المجید قال فی  
 جیسا کہ پہچاننا گیا ہی مسائل تقلید میں اور کہا شاہ ولی اللہ فی عقد المجید میں کہ کہا  
 محاملاً لا احتساباً ولو رای الشافعی شافعیاً یشرع البید وینکر بدلولی یطأھا  
 محاملاً احتساب میں کہ اگر دیکھی محسب شافعی شافعی الذہب کو کہ پیتا ہی بنید کو اور نکاح کرتا ہی بغیر ولی کی اور ولی  
 قلہ ان ینکر لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ و یعصی بالمخالفة انتہی وقال  
 تو واسطی اوس محسب کی چاہی یہ کہ انکار کری اوس پر کیونکہ ہر مقلد پر لازم ہی اتباع اپنی امام کی اور گناہ گاری ساتہ مخالفت  
 شاہ عبد الغزیز دہلوی فی بستان المحدثین باید انست کہ مختصر  
 شاہ عبد الغزیز دہلوی فی بستان المحدثین میں جانا چاہی کہ مختصر امام  
 طحاوی دالت می کند کہ وی مجتہد منتسب بود محض مقلد منہب حنفی  
 طحاوی دالت کرتی ہی کہ وہ امام طحاوی مجتہد فی الذہب تھا محض مقلد مذہب حنفی کا  
 نبود زیرا کہ در ان مختصر چیزهای اختیار کرده کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ  
 نہ تھا اس واسطی کہ اوس مختصر میں کئی مسائل اختیار کئی میں کہ وہ مخالف مذہب ابو حنیفہ  
 رحمۃ اللہ علیہ است انتہی فذل تغلیلہ علی ان تعین المذہب الواحد  
 رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں پس دال ہی تغلیل شاہ عبد الغزیز کی اس پر تعین مذہب واحد کی  
 علی غیر المجتہد المنتسب واجب وقال فی عقد المجید وقطع الکراہی  
 غیر مجتہد فی الذہب پر واجب ہی اور کہا عقد المجید میں کہ یقین کیا کراہی فی  
 بانہ یجب علی العامی ان یلزم مذہباً معیناً واختارہ فی شرح جمع الجوامع  
 دیکھو کہ واجب ہی عامی پر کہ لازم پکڑی ایک مذہب معین کو اور اختیار کیا شرح جمع الجوامع میں  
 انہ یجب ذلک انتہی وقال فی خزائن الروایات عن دستور السالکین لو کان  
 یہ کہ واجب ہی یہ لازم پکڑنا مذہب معین کا اور کہا خزائن الروایات میں دستور السالکین سی کہ اگر ہو

نکاح و نکاح  
 قال فی عیالات  
 و سید الاختساب  
 کتابہ  
 فی شاہ  
 مجید

فان یجب  
 فی عقد

ما یجب  
 فی خزانہ



المقلد غیر المجتہد عالمہ مستدلہ یعرف قواعد الاصول ومعانی النصوص و

مقلد غیر مجتہد عالم اہل استدلال جانتا ہی قواعد اصول کی اور معانی نصوص اور

الاخبار لا يجوز ان يعمل الاعلى رواية مذهبہ وفتاویٰ امامہ انتہی وقال

وقال الشومانی

اخبار کی نہیں جائز اسکو یہ کہ عمل کری مگر اپنی مذہب کی روایت پر اور فتاویٰ امام اپنی پر اور کہا

الشعرانی فی المیزان الکبری قال صاحب جامع الفتاوی من الحنفیۃ يجوز

شعرانی فی میزان کبریٰ میں کہ کہا صاحب جامع الفتاویٰ حنفیہ کی فی کہ جائز ہی

للحنفی ان ینقل الی مذهب الشافعی وبالعکس ولكن بالکلیۃ اما فی مسئلۃ

حنفی کو انتقال مثلاً طرف مذہب شافعی کی یا بالعکس لیکن بالکلیۃ اما ایک ایک

واحدة فلا یمکن انتہی وقال الطحاوی فی شرح الدر المختار فی بحث الشفوق

سندہ میں نہیں ممکن ہی اور کہا طحاوی فی شرح در المختار میں بحث شقوق میں

قال الطحاوی  
قال صاحب  
الہدایہ

قال صاحب الہدایۃ فی التجنیس الواجب عندک ان یفتی بقول ابی حنیفۃ

کہ کہا صاحب ہدایہ فی اپنی کتاب تجنیس میں کہ واجب نزدیک میرا یہ ہے کہ فتویٰ دیا جاوے ساتھ ہی

على کل حال انتہی وقال صاحب البحر الرائق فی الرسالة المسماة برفع الغشاء

ہر حال میں اور کہا صاحب بحر الرائق فی اوس رسالہ میں جو مسمیٰ ہی بنام رفع الغشاء

قال صاحب  
البحر الرائق

عن وقتی العصر والعشاء حیث ثبت ان وقت العصر اذا صار ظل کل شیء

عن وقتی العصر والعشاء کی جبکہ ثابت ہوا یہ امر کہ وقت عصر او وقت ہی جبکہ ہو جائی سایہ ہر شیء کا

مثلیہ وانہ مذهب ابی حنیفۃ رحمة اللہ علیہ وصحیہ المشائخ واختار

دو مثل اور یہ امر کہ وہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور صحیح کیا اسکو مشائخ فی اور اختیار کیا اسکو

یوجب علی مقلد ابی حنیفۃ العاہلہ ولا يجوز لہ العمل بقول غیرہ لما

تو واجب ہی او پر مقلد ابو حنیفہ کی عمل ساتھ ہی اور نہیں جائز ہی اسکو عمل ساتھ ہی قول غیرہ کیونکہ

نقلہ الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع

نقل کیا شیخ قاسم فی اپنی تصحیح میں سب اہل اصول سے کہ نہیں صحیح رجوع کرنا



عن التقليد بهذا العمل بالاتفاق انتهى وقال في الرسالة المذكورة قال

تقليد ہی اند عمل کی بالاتفاق اور کہا یہ الہ مذکورہ میں کہ کہا  
الشیخ ابن الہمام فی شرح الہدایۃ فظہر بہذان السوایب فاذهب الیہ

شیخ ابن الہمام فی شرح ہدایہ میں کہ ظاہر ہوا ساتھ اسکی کہ سوایب مذہب ابو حنیفہ کا

ابو حنیفہ وان العمل بہ علی مقلد بہ واجب لا فتاء بغيرہ لا یجوز لہم لایہ

ہی اور تحقیق عمل ساتھ اسکی اوپر مقلدین ابو حنیفہ کی واجب ہی اور فتویٰ دینا ساتھ غیر اسکی نہیں

لا یرجی قول صاحبیہ او احدهما علی قوله الا بموجب وهو اما الضعف وایل

نہیں مرجع ہوتا قول صاحبین کا یا ایک اور نہیں سی قول امام پر مگر ساتھ کسی موجب کی اور وہ موجب یا تو واسطی ضعیف

الامام واما للضرورة والتعامل کترجیح قولہما فی المزارعة والمعاملة واما لاختلاف

امام کی یا واسطی ضرورة تعامل کہ جیسا کہ ترجیح قول صاحبین کی مزارعت اور معاملات میں یا واسطی ہو اختلاف

لہ بسبب اختلاف العصر والزمان وان ابا حنیفہ لو شاهد ما وقع فی زمانہما

درمیان صاحبین امام کی بسبب اختلاف عمر اور زمانہ کی باینطور کہ امام ابو حنیفہ اگر مشاہدہ کرتا جو واقع ہوئی زمانہ صاحبین

لوافقہما کعدم القضاء بظاهر العدالة انتهى وجه التمسک ان المدن

تو موافقت کرتا اسکی جیسا کہ عدم قضائے ساتھ ظاہر عدالت کی اور وجہ تمسک کی یہی ہے کہ مذہب

الحنفی عبارة عن مجموع من هبه ومن هب صاحبیه لافہما مجتہد فی مذہب

حنفی عبارت ہی مجموع مذہب امام اور صاحبین کی سی کیونکہ وہ مجتہد فی الذہب ہیں

والمجتہد فی المذہب یجری علی اصول امامہ وقواعدہ قال شاہ عبدالعزیز

اور مجتہد فی الذہب چلتا ہی الہ اصول امام اپنی کی اور قواعد اسکی کہ شاہ عبدالعزیز فی

فی التفسیر العزیزی تحت قوله تعالی قل بل ملۃ ابرہیم حنیفا وماکان من

تفسیر عزیزی میں تحت قوله تعالی قل بل ملۃ ابرہیم حنیفا وماکان من

المشرکین اتفاق این ہر دو ملت ای ملۃ ابراہیمیہ ومصطفویہ در اصول

المشرکین کی کہ اتفاق ان دو ملت کا یعنی ملت ابراہیمیہ اور ملت مصطفویہ کا درمیان اصول

امام

خارجہ مذکورہ اسکی

۲۰



است فقط لیکن اصول چنانچه عقائد میگویند همچنان قواعد کلیه

هی فقط لیکن اصول جیسا که عقائد پر بولتی ہیں اس طرح قواعد کلیه

شریعت مرا کہ مسائل جزئیة امران مستخرج ہستند نیز گویند اصول

شرعیہ کہ مسائل جزئیہ اونی استخراج اور مستنبط ہوتی ہیں ہی بولتی ہیں اصول

ملہ ابراہیمی باین معنی در شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و

ملت ابراہیمی باین معنی مذکور شریعت محمدیہ میں کہ آنحضرت پر درود اور

السلام محفوظ اند بعینہ تفاوتی نیست اگرچہ در فروع مستخرجہ از انہا

سلام ہو محفوظ ہیں بعینہ کچھ تفاوت نہیں ہی اگرچہ در میا مسائل کی جو مستخرجہ ہیں اول قواعد

بحسب اختلاف مصلحت زمان تفاوتی باشد مضائقہ ندارد ومعنی اتباع

بحسب اختلاف مصلحت زمانہ کی تفاوت ہی سو یہ مضائقہ نہیں رکھتا اور معنی اتباع

ملہ همین است نہ اندکہ در فروع جزئیہ ابعینہ باقی دارد عند التحقیق

ملت کی ہی ہیں نہ یہ کہ اتباع مسائل جزئیہ بعینہ میں باقی ہی وقت تحقیق کی

ملہ نام همان قواعد مرعیہ است نہ نام فروع جزئیہ ومثال عام فہم

ملت نام ان قواعد مرعیہ کا ہی نہ نام مسائل جزئیہ کا اور مثال عام فہم اند

این اتباع انست کہ ہر دو شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہ صاحبین

اس اتباع کی بیہ ہی کہ ہر دو شاگرد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جو صاحبین ہیں

امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بلاشبہ در روش واستنباط

یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بلاشبہ روش اجتہاد اور استنباط میں

تابع امام خود اند وقواعد ایشان را در وقت استخراج مسائل مرعیہ میدارند

تابع امام اپنی کی ہیں اور قواعد اپنی امام کی وقت استنباط اور استخراج مسائل کی نگاہ رکھتی ہیں

لہذا اجتہاد ایشان از اجتہاد امام شافعی ممتاز است وامام شافعی را تابع

لہذا اجتہاد انکا اجتہاد امام شافعی سی ممتاز ہی اور امام شافعی کو تابع



امام اعظم رحمہ اللہ نمیکویند معہذا صاحبین در فروع مستخرجہ  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں کہتی مع ہذا صاحبین در میان مسائل مستخرجہ کی  
 مخالفت امام خود می نمایند و همچنین شارع مصطفویہ علیہ السلام  
 مخالفت اپنی امام کی کرتی ہیں اس طرح شارع مصطفویہ علیہ السلام کا

مسطر ابراہیمی و قانون حنفی را در وقت القای این شریعت مرعی داشته  
 مسطر ابراہیمی اور قانون حنفی کو وقت القای اس شریعت اسلامیہ کی نگاہ رکھ کر  
 برہمان قانون بنا فرمودہ است اگرچہ بعض جاہا فروع مستخرجہ  
 اوں قانون پر بنا فرمایا ہی اگرچہ بعض مواضع میں مسائل مستخرجہ

اینوقت مخالف فروع مستخرجہ ان واقع  
 آنحضرت کی مخالف مسائل مستخرجہ حضرت ابراہیم کی واقع  
 شدہ باشند اتنی کلام شاہ عبد العزیز صریح فی ان ملۃ رسول اللہ و ملۃ خلیل  
 الہی تمام ہوا پس کلام شاہ عبد العزیز صریح ہی اس میں کہ ملت رسول اللہ اور ملت خلیل اللہ

ملۃ واحدة لکنہا مبنیۃ علی قواعد فی استخراج الاحکام کا ان ملۃ الامام و الصاحب  
 ملت واحدہ ہی اس واسطی کہ وہ مبنی ہی اوپر قواعد ابراہیم علیہ السلام کی استخراج احکام میں جیسا کہ مذہب امام اور صاحبین کا  
 واحد لانہ مبنی علی قواعد فی استخراج المسائل لامذہب الامام الشافعی  
 واحد ہی کیونکہ وہ مبنی ہی قواعد صاحب پر استخراج مسائل میں مذہب امام شافعی کا

لانہ لیس مبنی علی قواعد لہذا قالوا ان الصاحبین تابعان للامام  
 کیونکہ وہ قواعد امام اعظم پر ہذا کہتی کہتی ہیں کہ صاحبین تابع امام صاحب کی ہیں  
 الاعظم لا الامام الشافعی فحاصل کلامہ ان المذہب عبارة عن صاحب  
 نہ امام شافعی پس حاصل کلام شاہ صاحب کا یہ ہے کہ مذہب عبارة ہی قول صاحب

المذہب المجتہد فی المذہب لکنہ مبنی علی قواعد  
 مذہب اور مجتہد فی الذہب ہی واسطی ہونی اوکی مبنی اوکی قواعد پر



وقال الشافعي والطحطاوي والقاري والثانية طبقة المجتهدين في المذهب

اور کہا شافعی اور طحطاوی اور قاری کی کہ طبقہ ثانیہ طبقہ مجتہدین مذہب کا ہی

کابی یوسف و محمد بن الحسن و سائر اصحاب ابی حنیفۃ المخرجین الاحکام

جیسا کہ امام ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور باقی اصحاب ابو حنیفہ کی جو مخرج احکام کی ہیں

بالادلة على مقتضى قواعد اسمها الا امام الاعظم وان خالفوه في بعض

اولہ سی بنا بر قواعد امام اعظم کی اگرچہ مخالفین اس کی بعض

الفروع لكن يقلدونه في قواعد وبيه يماردون عن المعارضين له في المذنب

مسائل میں یکن مقلد اس کی ہیں اس کی قواعد میں اور ساتھ اس اصل کی ممتاز ہیں مخالفین امام اعظم کی ہیں

غير مقلدين له في الاصول كالامام الشافعي وقال شاه ولي الله في

اور غیر مقلد اس کی قواعد میں جیسا کہ امام شافعی اور کہا شاہ ولی اللہ فی

الانصاف ومن يشاهد اذكرناه في كتاب الانوار حيث

اپنی کتاب انصاف میں شواہد ہماری دعویٰ کا وہ چیزیں جو مذکور ہیں کتاب انوار میں جبکہ کہا

والمنتسبون الى مذهب الشافعي ابی حنیفۃ ومالك واحمد بن حنبل

کہ منسوب طرف مذہب امام شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد بن حنبل

رحمة الله عليهم اصناف احدها العوام وتقليد هم متفرع على المنتسب

رحمتہ اللہ علیہم کی چند قسم ہیں ایک قسم عوام کا ہی تقلید اس کی متفرع ہی مجتہد فی المذہب ہے

والثاني البالغون الى رتبة الاجتهاد والمجتهد لا يقلد مجتهدا وانما ينسبون

اور قسم ثانی مجتہد لوگ اور مجتہد نہیں مقلد ہوتا کسی مجتہد کا سوائے اس کی نہیں وہ منسوب ہیں

اليه لخرجه على طريقته في الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها

طرف مجتہد کی واسطی چلنی اور طریق اپنی امام کی روش اجتہاد میں اور استعمال اولہ میں اور ترتیب نبی بعض کی

على بعضهم والثالث المتوسط وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

بعض پر اور قسم ثالث متوسط لوگ کہ وہ نہیں پہنچی حد اجتہاد کو



لکنہم وقفوا علی اصول الامام و مکنوا من قیاس ما لم یجد وہ منصوب  
لیکن واقف ہیں قواعد اپنی امام پر اور قادر ہیں قیاس کرنی اس مسئلہ میں جو نہیں پایا او کو منصوب  
علی مانص علیہ و هو لا مقلد و نلہ انتہی و حاصلہ ان ابایوسف و محمد  
اپنی امام سی اور پر منصوب امام کی اور یہ لوگ مقلد ہیں اپنی امام کی تمام ہوا حاصل اسکا یہ ہی کہ ابویوسف اور محمد  
بن الحسن و امثالہما یجتہدون فی المذہب و المجتہد فی المذہب ہوالذی  
بن الحسن اور مائل او کی مجتہد فی المذہب ہیں اور مجتہد فی المذہب وہ ہی کہ

اخرج الاحکام علی اصول امامہ وان خالف فی بعض المسائل بالاستخراج  
تکالی مسائل کو بنا بر قواعد اپنی امام کی اگرچہ مخالف ہو جائی بعضی مسائل میں بسبب استنباط کی  
علی قواعد امامہ فكان المذہب الحنفی عبارة عن صاحب المذہب  
بنا بر قواعد امام اپنی کی پس ہوا مذہب حنفی عبارة صاحب مذہب

والمجتہد فی مذہبہ وكذلك المذہب الشافعی والمالکی والحنبلی فلذا  
اور مجتہد فی مذہب سی اور اسبطرچ مذہب شافعی اور مالکی اور حنبلی لہذا

قال شہاد ولی اللہ فی الانصاف و انما عد مذہب ابی حنیفہ مع مذہب  
کہا شہاد ولی اللہ فی اپنی کتاب انصاف میں کہ سوائی اکی نہیں کہ شمار کیا جاتا ہی مذہب ابو حنیفہ مع مذہب  
ابی یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہم واحد امراہما مجتہدان مطلقان و  
ابویوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کی مذہب واحد باوجود اکی کہ وہ دونو مجتہد مطلق ہیں اور

مخالفتہما غیر قلیلۃ فی الاصول والفروع لتوافقہما فی هذا الاصل الشری  
مخالفت او کی غیر قلیل ہی اصول اور فروع میں واسطی موافق ہونی او کی اس اصل میں

فحصل ما ذکر ان مذہب الحنفی عبارة عن الامام الاعظم واصحابہ  
پس حاصل ہوا ما ذکر سی کہ مذہب حنفی عبارت ہی امام اعظم اور اصحاب او کی

المجتہدین فی مذہبہ والمذہب الشافعی عبارة عن الامام الشافعی واصحابہ  
مجتہدین فی مذہب سی اور مذہب شافعی عبارت ہی امام شافعی اور اصحاب او کی

بنا بر قواعد امام اپنی کی پس ہوا مذہب حنفی عبارة صاحب مذہب



المجتہدین فی مذہبہ والمذہب الحنبلی عبارة عن الامام احمد واصحابہ  
مجتہدین فی مذہبہ سی اور مذہب حنبلی عبارت ہی امام احمد اور اصحاب کی

المجتہدین فی مذہبہ فاذا عرف ان المذہب عبارة عن صاحب المذہب  
مجتہدین فی مذہبہ سی پس جبکہ معلوم ہوا کہ مذہب عبارت ہی صاحب مذہب

والمجتہد فی مذہبہ بقى انه متى عدل الى قول المجتہد فی مذہبہ  
اور مجتہد فی مذہبہ سی تو اب باقی رہا یہ امر کہ کب جاوی طرف قول مجتہد فی مذہبہ کی

فالجواب ان ذلك عند عدم الرواية وعند الموجب لانه اصل فلا  
سوجواب اسکا یہ ہی کہ یہ وقت نہ ہو فی روایت کی امام سی اور وقت موجب کی کیونکہ وہ اصل ہی پس نہ

يعول عنه اليه الا عند الموجب ذلك الموجب الضرورة واختلاف  
رجوع کیا جاویگا اسی طرف اسکی مگر وقت موجب کی اور یہ موجب ضرورت ہی اور اختلاف

الزمان وضعف دليل الامام واهل ذلك الموجب من له ملكة الاجتهاد  
عرف کا ہی اور ضعیف ہونا دلیل امام کا اور اہل اس موجب کا وہ شخص ہی کہ ہو واسطی اسکی ملکہ اجتہاد کا

لاكل واحد كما صرح به شاه ولي الله حيث قال في عقد المجيد ثم  
نہ ہر ایک جیسا کہ تصریح کی اسکی شاہ ولی اللہ فی ہی جبکہ کہا عقد مجید میں

الفتوى على الاطلاق بقول ابی حنيفة ثم بقول ابی يوسف ثم بقول  
فتویٰ دینا علی الاطلاق ساتھ قول امام ابو حنیفہ کی اور اگر نہ ہو قول اسکا تو یہ ساتھ قول ابو یوسف کی ہی اور اگر

محمد بن الحسن ثم بقول زفر بن هزبل والحسن بن زياد وعبد الله  
محمد بن الحسن کی اور اگر نہ ہو قول اسکا تو یہ ساتھ قول زفر اور حسن اور عبد اللہ

بن المبارك رجمهم الله تعالى قيل اذا كان ابو حنيفة في جانب فالفتوى  
بن مبارک و غیرہ کی جو اصحاب امام کی ہیں فتویٰ دیوی جسکو قوی پاوی کہا گیا ہی جبکہ ہو امام ایک جانب اور صاحبین

بالنخيار والاول اصح اذ الم يكن مجتهدا لانه كان اعلم اهل زمانه  
اسوقت اختیار ہی فتویٰ دی جبکی ساتھ چاہی لیکن قول اول صحیح ہی جبکہ نہ ہو فتویٰ مجتہد اسو علی کہ تھا امام اعلم علماء عصر



شاہ ولی اللہ

حتی قال الامام الشافعی الناس کلهم عیال ابی حنیفة فی الفقہ انتہی ونحوہ  
یہاں تک کہ کہا امام شافعی نے کہ سب لوگ بال بچین ہیں ابو حنیفہ کی فقہ میں تمام ہوا اور مثل قول  
فی کتب الفقہ فاذا عرف ذلك عرف ان الشیخ ابن الہمام اوجب علی مقلدی ابی حنیفة  
کتب فقہ میں پس جبکہ معلوم ہوا یہ مذکور تو واضح ہوا یہ کہ شیخ ابن ہمام نے واجب کیا مقلدین ابو حنیفہ پر  
تقلید المذہب الحنفی بان صاحب المذہب اصل و مقدم فی الاتباع والمجتہد  
تقلید مذہب حنفی کی باینطور کہ صاحب مذہب اصل اور مقدم ہی اتباع میں اور مرتبہ مجتہد  
فی المذہب بعد ذلك عند الموجب من ضعف دلیل او ضرورة او اختلاف  
فی الذہب کا بعد اسکی وقت کسی موجب کی ضعف دلیل سی یا ضرورت سی یا اختلاف زمانہ سی  
واشار الی ان المذہب الحنفی عبارة عن صاحب المذہب والمجتہد فی مذہبہ  
اور اشارہ کیا اس طرف کہ مذہب حنفی عبارت ہی صاحب مذہب سی اور مجتہد فی مذہبہ سی  
وبین قاعدة الرجوع الی قول المجتہد فی مذہبہ بقولہ والعمل بہ علی مقلدیہ  
اور بیان کیا قاعدہ رجوع کا قول مجتہد فی مذہبہ کی طرف ساتھ قول اپنی کی کہ عمل ساتھ قول امام عظیم کی  
واجب والافتاء بغيره لا یجوز لانه لا یرجح قول صاحبیہ او احدهما علی قولہ  
واجب ہی اور فتویٰ دینا بغير قول او کسی نہیں جائز اسو سہی کہ نہیں ترجیح دی جائی قول صاحبین یا احدهما کو قول امام پر  
الا بموجب ثم بین ذلك الموجب بثلاثة اشياء ضعف الدلیل والضرورة و  
مگر ساتھ موجب کی یہ بیان کیا اس موجب کو ساتھ تین چیز کی ایک تو ضعف دلیل کا اور دوسری ضرورت اور  
اختلاف العصر بالوصف المذكور یعنی لا یرجع مقلدی ابی حنیفة الی قول مجتہد  
تیسرے اختلاف زمانہ بہ وصف مذکور یعنی نہ رجوع کری مقلد قول ابو حنیفہ سی طرف قول مجتہد  
فی مذہبہ فی وقت الا فی هذا الوقت فحاصلہ ان الشیخ ابن الہمام اوجب علی  
فی مذہبہ کی کسی وقت میں مگر اس وقت میں پس حاصل اسکا یہہ ہی کہ شیخ ابن ہمام نے واجب کیا  
مقلدی الامام ابی حنیفة تقلید المذہب الحنفی فقط وقال الطحاوی  
مقلدین امام ابو حنیفہ پر تقلید مذہب حنفی کی فقط اور کہا طحاوی نے

مقلدین ابی حنیفہ

قال الطحاوی وانی  
واقاری قال ابن مال



والشامی فی شرح الدر المختار والقاری فی سم القوارض فی ذم الروافض قال  
اور شامی فی شرح در المختار میں اور کہا ملا علی قاری فی سم القوارض فی ذم الروافض میں کہ کہا

ابن کمال باشا ان الفقہاء سبع طبقات الاولى طبقة المجتہدین فی الشرع  
ابن کمال باشا فی کہ فقہار کی سات طبقہ ہیں طبقة اولی طبقہ مجتہدین فی الشرع کا ہی

کالائمة الاربعة وامثالهم من اسس القواعد واستنبط الاحکام والفروع من  
جیسا کہ ائمہ اربعہ اور انکی امثال جنہوں نے مقر کیا قواعد کو اور نکال ای احکام اور مسائل کو

الادلة الاربعة وهم غیر مقلدین والثانية طبقة المجتہدین من المذہب  
ادلہ اربعہ سی اور وہ غیر مقلد ہیں اور طبقہ ثانیہ طبقہ مجتہدین مذہب کا ہی

کابی یوسف و محمد بن الحسن و سائر اصحاب حنیفة المخرجین الاحکام بالاد  
جیسا کہ ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور باقی اصحاب ابو حنیفہ کی جو مخرج ہیں مسائل کی اولی سی

على مقتضى قواعد اسمها الامام الاعظم وان خالفوه في بعض الفروع  
بہ مقتضی قواعد امام اعظم کی اگرچہ مخالف ہیں بعض مسائل میں لیکن

يقلدونہ في القواعد وبہ يمتازون عن المعارضين له في المذہب غير  
وہ مقلد او کی ہیں او کی قواعد میں اور ساتھ اس اصل کی ممتاز ہیں مخالفین ابو حنیفہ کیسی مذہب میں غیر

مقلدین له في الاصول كالشافعي رحمه الله تعالى والثالثة طبقة المجتہدین  
مقلدین او کی قواعد میں جیسا کہ مثلاً امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور طبقہ ثالثہ طبقہ مجتہدین

في المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذہب كالطحاوي والخفاف و  
فی المسائل کا ہی وہ مسائل کہ نہیں روایت صاحب مذہب سی جیسا کہ امام طحاوی اور خفاف اور

الكرخي والحلواني والسرخسي والبزدوي والقاضي وامثالهم وهؤلاء لا  
کرخی اور حلوانی اور سرخسی اور بزدوی اور قاضی اور امثال او کی اور یہ لوگ نہیں

يقدرون على شيء من المخالفة لا في الاصول ولا في الفروع ولكنهم  
قادر کسی پر مخالفت سی نہ اصول میں اور نہ فروع میں لیکن



استنبطوا الاحکام والمسائل التي لا نص فيها على حسب القواعد والاصول  
استنباط کرتی ہیں ان احکام اور مسائل کا جو نہیں روایت اور نہیں امام سی بہ مقتضی قواعد اور اصول امام کی  
والرابعة طبقة اصحاب التخریج من المقلدین كالرازی وخرابہ فانهم  
اور طبقہ رابعہ طبقہ اصحاب تخریج کا ہی مقلدین سی جیسا کہ رازی اور مثل او کی وہ

لا یقدرون على الاجتهاد اصدانکنہم لاحاطتہم بالاصول ضبطہم  
نہیں قادر اجتہاد پر اصل لیکن بسبب اپنی احاطہ کی ساتھ اصول امام کی اور ضبط اپنی کی

بالمآخذ یقدرون على تفصیل قول مجمل ذی وجہین وحکم مبہم لا مرین  
ساتھ ماخذ امام کی قادر ہیں اور تفصیل کرنی قول مجمل کی جو صاحب دو وجہ کا ہی اور حکم مبہم کی جو مجمل ہی

مقول عن صاحب المذاهب او احد من اصحابہ والخامسة طبقة اصحاب  
جو منقول ہی صاحب مذہب سی یا کسی اور سی جو صاحب مذہب سی ہی اور طبقہ خامسہ طبقہ اصحاب

الترجیح من المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب الهدایة وامثالہما وشاہم  
ترجیح کی ہیں مقلدین سی جیسا کہ ابو الحسن قدوری اور صاحب ہدایہ اور امثال او کی اور شان انکی

ترجیح بعض الروایات على بعض کقولہم هذا اولی وهذا اصح رواية وهذا اوفق  
ترجیح دینا بعض روایات کا بعض پر جیسا کہ قول اوں کا کہ یہ اولی ہی اور یہ اصح ہی اور یہ اوفق ہی

للمناس في السادسة طبقة المقلدین القادرین على التميز بین الاقوی  
تو ان کو اور طبقہ سادسہ طبقہ مقلدین کا ہی جو قادر ہیں اور تمیز کی درمیان اقوی

والقوی والضعیف وظاهر المذهب والروایة النادرة کا صاحب المتون  
اور قوی اور ضعیف کی اور ظاہر مذہب اور روایت ستارہ کی جیسا کہ اصحاب متون

المعتبرة من المتأخرین مثل صاحب الکنز وصاحب المختار وصاحب الوقایة  
معتبرہ کی ہیں متأخرین سی مثل صاحب کنز اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ

وصاحب المجمع وشاہم ان لا ینقلوا فی کتبہم الا قول المرادودة  
اور صاحب مجمع کی اور شان انکا یہ ہی کہ نہ نقل کریں اپنی کتب میں اقوال مرادودہ



والروایات الضعيفة والسابعة طبقة المقلدين الذين لا يقدر على

اور روایات ضعیفہ کو اور طبقہ سابعہ طبقہ مقلدین کا ہی جو کہ نہیں قدرت رکھتی کسی چیز

ذکر ولا یفرقون بین الغت والسمین انتهى قال بشاہ عبدالعزیز فی صدر البستان

بر خاندان  
عزیز

مذکور پر اور نہ فرق کر سکتی ہیں درمیان ضعیف اور قوی کی کہا شاہ عبدالعزیز فی اول بستان

المحدثین وبالجملة انما حق تعالی یحیی بن یحیی در اندلس ان عظمت وجلالت

المحدثین میں کہ خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ فی یحیی بن یحیی کو اندلس میں عظمت اور جلالت شان

وقبول قول واطاعت امر بنحشیدہ ہیجکس از علماء اندلس بنحشیدہ وذلك

اور قبول قول کا اور اطاعت امر بنحشی کسی شخص کو علماء اندلس سے نہیں بنحشی اور یہ

فضل الله یؤتیہ من لیساء والله ذوالفضل العظیم وابن بشکوال گفته است

فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور اللہ صاحب فضل عظیم کا ہی اور ابن بشکوال کی کہا ہی

کہ یحیی بن یحیی مستجاب الدعوت بود و در وضع لباس و نشست و برخاست

کہ یحیی بن یحیی مستجاب دعوت تھا اور وضع لباس اور نشست و برخاست میں

وهیئة ظاهر ینزلتبع حضرت امام مالک فی نمونہ وانما انرا امام مالک

اور ہیئت ظاہری میں ہی اتباع حضرت امام مالک کا کرتا تھا اور جو کچھ کہ امام مالک سے سنا

بود بموجب ان فتویٰ میداد و ہرگز بخلاف مذهب امام مالک راضی نمیشد انتهى

تھا بموجب اس کی فتویٰ دیتا تھا اور ہرگز خلاف مذهب امام مالک کی راضی نہوتا تھا تمام ہوا

فہذا یحیی بن یحیی الذی ہوں الائمة المالکیۃ الکبار واجلہ تلامید جامع

پس یہ یحیی بن یحیی ہی جو ائمہ کبار مالکیہ سے ہی اور اجلہ تلامذہ امام مالک سے ہی اور جامع

الموطا الذی اشہر بین العرب والعجم فہذا حالہ فی زمان لم یکن ہون زمان وجوب

موطا امام مالک کا ہی جو مشہور معروف ہی درمیان عرب اور عجم کی پس یہ ہی حال یحیی بن یحیی کا اس زمانہ میں کہ نہ تھا وہ زمانہ

تقلید المذہب الواحد فی ہذا الزمان بالطریق الاولیٰ فکفی ہو قدرة

تقلید مذہب واحد کا پس اس زمانہ میں بطریق اولیٰ ہوا پس کافی ہی وہ پیشوا ہونی میں



فی ذلك الباب فانه ممن لم يكن مثله بعده وقال الشامي في شرح الدر المختار  
 اس باب میں کیونکہ وہ اونہیں سی ہی کہ نہیں مثل اوکی بعد اوکی اور کہا شامی فی شرح در المختار میں  
 تحت قوله فحينئذ قال لأصحابه ان توجه لكم دليل فقولوا به فكان كل  
 تحت قول فحينئذ قال لأصحابه ان توجه لكم دليل فقولوا به فكان كل

ياخذ برواية عنه ويرجحها أي فليس لأحد منهم قول خارج عن أقواله ولذا  
 ياخذ برواية عنه ويرجحها کی یعنی نہیں وہی کسی تلمیذ کی تلامیذ امام کی سی کوئی روایت کہ نہ ہو وہ روایت

قال في الوجبة من كتاب الجنایا قال أبو يوسف ما قلت قولا خالفت فيه  
 کہا والوجبة کی کتاب الجنایات میں کہ کہا ابو یوسف نے کہ نہیں کہا میں نے کوئی قول کہ مخالف ہو میں نے

أبا حنيفة لا قد كان قاله وروى عن زفرانه قال خالفت أبا حنيفة  
 ابو حنیفہ کو مگر اس قول میں کہ تہی پہلی خود قائل اوکی اور مروی ہی زفرانی کہ کہا اوسنی کہ نہیں مخالف ہو میں ابو حنیفہ

في شيء الا قد قاله ثم رجع عنه فهذا إشارة الى انهم ما سلكوا طريق  
 کسی شے میں مگر اوس میں کہ تہی وہ خود قائل اوکی پھر رجوع کیا اوسی پس یہ اشارہ ہی اس طرف کہ وہ اصحاب ابو حنیفہ نے

المحلا وفي آخر الحاوي القدسي واذا اخذ يقول واحد منهم فعلم قطعاً انه  
 خلاف کا اور آخر حاوی القدسی میں ہی کہ جبکہ اخذ کیا جاوی ساتھ قول واحد کی تلامیذ ابو حنیفہ کی سی پس معلوم

اخذ يقول ابی حنيفة فانه روى عن جميع أصحابه الكبار كابی يوسف  
 اخذ ساتھ قول ابو حنیفہ کی ہی اس واسطی کہ مروی ہی سب اصحاب کبار ابو حنیفہ کی سی جیسا کہ ابو یوسف اور

محمد وزفر والحسن انهم قالوا ما قلنا في مسألة قولا الا وهو ما يتنازع ابی حنيفة  
 محمد اور زفر اور حسن کہ کہا انہوں نے کہ نہیں کہا ہم نے کوئی قول مگر وہ روایت ہماری ابو حنیفہ سی ہی

واقسمو عليه ايماناً غلاظاً انتهى وقال الشعراني في الميزان الكبير  
 اور قسمیں کہا میں سپر قسمیں سخت تمام ہوا اور کہا عبد الواب شعرانی فی میزان کبری میں

ونقل الشيخ كمال الدين ابن الهمام من أصحاب ابی حنيفة كابی يوسف ومحمد  
 کہ نقل شیخ کمال الدین ابن الہمام نے اصحاب ابو حنیفہ کی سی یعنی ابو یوسف اور محمد

قال الشامي عن ابن النجار  
 والشعراي عن ابن النجار  
 عن جميع اصحابه الكبار  
 انهم قالوا ما قلنا في مسألة  
 قولا الا وهو ما يتنازع  
 ابی حنيفة عن ابی حنيفة

باليقين هي كه ده



وزفروالحسن انهم كانوا يقولون ما قلنا في مسألة قول الا وهو روايتنا عن

اور زفر اور حسن کہ وہ تہی کہتی کہ نہیں کہا ہم کسی مسئلہ میں کوئی قول گروہ روایت ہوتی ہی

ابی حنیفہ واقسموا علی ذلک ایمانا مغلظة فعلم ان من اخذ بقول

ابو حنیفہ سی اور قسمیں کہائیں اسپر قسمین مغلظہ پس معلوم ہوا کہ جو شخص کہ اخذ کیا ساتھ قول

واحد من اصحاب ابی حنیفہ فهو اخذ بقول ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی صاحب ابو حنیفہ کی سی وہ آخذ ہی ساتھ قول ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

انتهی فانهم مع كونهم مجتهدین فی مذهبه اعتمدوا

تمام ہوا پس وہ مع ہوتی اونکی مجتہد فی مذہبہ اعتماد کیا

علی حد قولیه المرجح فی اجتهادهم فلما کان یحیی بن یحیی تلمیذ امام مالک

احد قولین اوسکی پر جو مرجع ہوا اونکی اجتہاد میں پس ہر گاہ کہ ہوا یحیی بن یحیی تلمیذ امام مالک کا

واصحاب الامام ابی حنیفہ کابی یوسف و محمد وزفرو غیرہم معتمدین علی

اور اصحاب امام ابو حنیفہ کی جیسا کہ امام ابو یوسف اور محمد اور زفر وغیرہ اعتماد کرنیوالی اوپر

قول امامهم من اقواله ولم یخرجوا ولم یروا الخرج عنها فی ذلک الزمان مع انهم

قول اپنی اپنی امام کی اور نہ نکلی اونکی اقوال سی اور نہ دیکھا خروج کو اوسنی اوس زمانہ میں باوجود اکی کہ وہ

مجتهدون یجوز خروجهم فی الفروع فغیرہم فی هذا الزمان الفاسدون

مجتہد تہی جائز تھا اونکی لئی خروج مسائل میں پس غیر اونکا اس زمانہ فاسد میں دن

فیوما بالاحادیث المذكورة اولى وقال المشافى فی شرح الدر المختار تحت

بدن بحکم احادیث مذکورہ کی اولی ہی اور کہا شافعی فی شرح در المختارین تحت

ذلک القول المذكور وفيه من التوشیح ان ما يرجع عنه المجتهد لا يجوز

اس قول مذکور کی کہ اسمین توشیح سی یہ کہ جو قول کہ رجوع کیا اوسی مجتہد فی نہیں جائز ہی

الاخذ به فاذا کان الامر كذلك فما قاله اصحابه مخالفین لیه لیس مذہبہم

اخذ اوسکا پس جبکہ ہوا امر اس طرح پس وہ قول اصحاب ابو حنیفہ کا جس میں مخالف ہوتی ہیں نہیں مذہب کا پس

قال الشافعی



صار اقولهم مذهبهم مع ان التزمنا تقليد مذهبهم دون مذهب غيره  
 ہوی اقول اوکی مذاہب مذہب واحد باوجود اسکی کہ ہمیں لازم پڑی ہی تقلید مذہب ابو حنیفہ کی نہ مذہب غیر کی

ولذا نقول مذهبنا حنفی لا یوسفی ونحوہ قلت قد یجاب بان الامام لما  
 لہذا کہتی میں ہم کہ مذہب ہمارا حنفی ہی نہیں کہتی ہم کہ مذہب ہمارا حنفی یا مثل اسکی ہی کہتا ہوں کہ جو مذہب یا گیا ہی یا منظور کرنا ہوتا ہے

امرا صحابہ بان یاخذوا من اقوالہ مما یتجہ لہم منها علیہ الدلیل صار اقا  
 امر کیا اپنی اصحاب کو یا منظور کرنا اقول میری جو مرجع ہو سنا تہ دلیل کی تو ہو گئی اقول اوکی

قولا لا یتنازعہ علی قواعدہ التي اتسمہا لہم فلم یکن مرجوعا عنہ من کل وجہ  
 قول اوکی دہلی بنا ہونی اوکی قواعد پر جو مقبر کیا اوکی لئی پس نہوار جوع اوکی اونی من کل وجہ

فیكون من مذهبہ ایضا انتہی وقال فی العالم کیونہ فی کتاب التعلیز حنفی  
 پس ہوا وہ مذہب ابو حنیفہ کی سی بھی تمام ہوا اور کہا قادی عالمگیر یہ میں کتاب التعلیز میں کہ حنفی فی انتقال

الی مذهب الشافعی یعزیز کذا فی جواهر الاخلاطی انتہی ہذا تمثیل فلن العفو  
 طرف مذہب شافعی کی تو تعزیر دیا جادی اسطرح ہی جواہر اخلاطی میں اور یہ تمثیل ہی اسوسطی کہ حنفی اور

للمالکی والشافعی والحنبلی فذلک للحکم سواء وهو المراد من عبارة الدر المختار  
 مالکی اور شافعی اور حنبلی اس حکم تعزیر میں برابر ہیں اور یہی مراد ہی عبارت در المختار سی

فلا حجة الی تاویل الطحاوی فی عبارة الدر المختار وقال فی الدر  
 پس نہ ہی حاجت طرف تاویل طحاوی کی عبارت در المختار میں اور کہا در

المختار فی کتاب التعلیز امراتہ محل الی مذهب الشافعی  
 المختار کی کتاب التعلیز میں کہ جو حنفی فی انتقال کیا طرف مذہب شافعی کی

یعزیز سراجیہ انتہی وقال الشافعی فی شرح  
 تعزیر دیا جادی اسطرح ہی سراجیہ میں اور کہا شافعی فی شرح

الدر المختار تحت ذلک القول فان العلماء حاشاہم  
 در المختار میں تحت اس قول کی کہ علماء پاکی ہی

وقال فی الحادیۃ فی کتاب الاستحسان من القنیۃ وللرجل والمرآۃ ان یدخل من مذهب الشافعی الی مذهب الحنفی والی العکس  
 لکن بالکلیۃ اما فی مسئلۃ واحدة فلا یکن من ذلک انتہی وقال فی الحادیۃ فی کتاب الاستحسان وعند الفقہاء الحق واحد وعلیہ بعض المتکلمین  
 وفائدہ ان علماء ہی یعمل برای امام واحد واحد وعلیہ بعض المتکلمین



اللہ تعالیٰ ان پرید الاذراء بھد الشافعی وغیرہ بل يطلقون تلك العبارات  
 اللہ کو اس نسبت سے کہ ارادہ کیا ہوا دھون فی تحقیق مذہب امام شافعی وغیرہ کی بلکہ اطلاق کرتی اور بولتی ہیں وہ اون  
 للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتہدین ویدل علی ذلك  
 واسطی منع انتقال کی واسطی خوف تلاعب کی مذاہب مجتہدین میں اور دال ہی اس دعویٰ ہمارے پر  
 ما فی القنیۃ رافض البعض کتب المذہب لیس للعامی ان یتحول من مذہب  
 جو مذکور ہی قنیہ میں بعض کتب مذہب کی سی کہ نہیں درست ہی عامی کو انتقال ایک مذہب سے  
 الی مذہب ویستوی فیہ الشافعی والحنفی انتہی یعنی ان العلماء حیث  
 طرف مذہب دوسری کی اور برابر ہی اسپن شافعی اور حنفی تمام ہوا یعنی علماء جبکہ  
 اطلقوا تلك العبارات الدالة علی التفریق لم تکن ارادتهم تحقیق شان  
 بولتی ہیں ان عبارات کو جو دالہ ہیں تفریق پر نہیں ارادہ اونکا تحقیق شان  
 مذہب الشافعی وغیرہ بل يطلقون تلك العبارات للزجر والمنع من  
 مذہب امام شافعی وغیرہ کی بلکہ بولتی ہیں ان عبارات کو جو دالہ ہیں تفریق پر واسطی زجر اور منع کی  
 الانتقال من مذہب الی مذہب خوفا من التلاعب بین المذاهب  
 انتقال سے ایک مذہب سے دوسری مذہب کی واسطی خوف کہیل کی درمیان مذاہب کی  
 سیمافی ذلك الزمان لتشیوع الخیانة وفساد النیۃ یوفا فیہا ویستوی  
 خاص کر اس مانہ میں واسطی عام ہونی خیانت اور فساد نیت کی دن بدن اور برابر ہی  
 فیہ الحنفی والشافعی والمالکی والحنبلی كما فی القنیۃ  
 اسپن حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی جیسا کہ مذکور ہی قنیہ میں  
 عن بعض کتب المذہب انه لیس للعامی ان  
 بعض کتب مذہب سے کہ نہیں بن ہی جائز عامی کو  
 یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ  
 انتقال ایک مذہب سے طرف دوسری مذہب کی اور برابر ہی اسپن



الشافعی الحنفی انتہی فاخبر الشامی بان مذهب العلماء فی ذلك الزمان

شافعی اور حنفی پس خبر دی شامی نے باینطور کہ مذہب علماء کا اس زمانہ میں

المنع من الانتقال ولو بالتغزير خوفا من فساد انتظام الدين وقال الحموي

منع کرایہ انتقال سی اگرچہ وہ منع حاصل ہو ساتھ تغزیر دینی مستقل کی واسطی خوف فساد انتظام دین کی اور کہا

فی شرح الاشباه والنظائر فی کتاب التغزير قوله اذا صار الشافعی حنفیا الخ

شرح اشباہ والنظائر میں کتاب التغزیر میں قولہ اذا صار الشافعی حنفیا آہ

عبارة البرازية ونصها أسئل شيخ الاسلام عطاء بن حمزة عن شافعي

عبارت بزازیہ کی منصوص یہ ہے کہ سوال کیا گیا شیخ الاسلام عطاء بن حمزہ شافعی

صار حنفيا ثم اراد العود الى المذهب الاول فقال الثبات على مذهب

ہو گیا حنفی پھر ارادہ کیا رجوع کا طرف مذہب شافعی کی پس کہا اونی کہ ثبات مذہب

الامام خير واولى وهذه الكلمة اقرب الى الالفه مما قاله البعض من

امام ابو حنیفہ پر بہتر اور اولیٰ ہی اور یہ کلمہ اقرب ہی طرف الفت کیا قول بعض سی کہ

انه يعز راشد التغزير لانتقاله الى المذهب الاول وانتهى اقول وجه

وہ تغزیر پر دیا جائیٰ اشد تغزیر کا کیونکہ وہ مستقل ہونا ہی قرف مذہب ادون کی کہتا ہوں کہ وجہ

كونه ادون انه خطأ يحتمل الصواب وما انتقل عنه صواب يحتمل

ہونی مذہب شافعی کی ادون یہ ہے کہ وہ خطا ہی محتمل صواب کا اور جس سی انتقال کرتا ہی وہ صواب ہی محتمل

الخطا وكان ينبغي للمصنف ان ينتقل عبارة البرازية

خطا کا اور تھا لایق مصنف کو کہ نقل کرتا عبارت بزازیہ کی

بتماها او يقصر على الالفه من عبارتها وفي الفتح

بتماہا یا اختصار کرتا الفتیر عبارت او کی سی اور فتح القدير میں ہی

قالوا ان المنتقل من مذهب الى مذهب باجتهاد

کہا کہ منتقل ایک مذہب کا طرف دوسری مذہب کی ساتھ تحری

قال الحموي



وبرهان اثم يستوجب التعزیر قبل اجتهاد وبرهان اولی انتہی کلام

اور شریعہ قلبی سے گناہ گار ہی واجب کرتا ہی تعزیر کو پس بغیر تحری اور فکر کی بطریق اولی واجب کر لیا تمام ہوگا

المحموی وقال الطحاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب التعزیر قوله ارتحل

حموی کا اور کہا طحاوی فی شرح در المختار میں کتاب التعزیر میں قوله ارتحل

الی مذهب الشافعی الخ کذا فی الہندیۃ وفی المنہج قال وحکی ان اباحفص بن

الی مذهب الشافعی آہ سیطرح ہی فتاویٰ عالمگیریہ میں اور منہج میں کہا حکایت کی کہ ابو حفص بن

عبد اللہ بن ابی حفص البکیر رحمہ اللہ تعالیٰ المبرتحل الی مذهب الشافعی امر

عبد اللہ ابو حفص البکیر رحمہ اللہ تعالیٰ فی واسطی اوس شخص کی کہ انتقال کیا طرف مذهب شافعی کی امر کیا

بالتعزیر والنفی عن البلدۃ انتہی الذی فی شرح الملتقی یعزیر شافعی صار

ساتھ تعزیر اور نفی کی شہر سی تمام ہوا اور وہ جو مذکور ہی شرح ملتقی میں کہ تعزیر دیا جائی شافعی جو ہو گیا

حنفی اثم عاد لمن ھبہ فی قول انتہی ووجہہ انہ بتدریدین المذاہب

حنفی پہر عود کیا طرف اوس مذہب کی ایک قول میں اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ وہ دوران کرنی کی درمیان مذہب

صار متلاعبا بہا فیستحق ذلک واما ما ذکرہ الشارح ہنا تبعا للمصنف

ہو گیا متلاعب ساتھ مذہب کی پس مستحق ہو گا اس تعزیر کا اور وہ جو ذکر کیا اس مقام پر شارح فی واسطی اتباع

وغیرہ فیحمل علی ما اذا ارتحل عن مذهب ابی حنیفۃ

وغیرہ، پس وہ محمول ہی اسپر کہ منتقل ہو مذہب ابو حنیفہ سی

محتقر الہ او معتقدا بطلانہ اما اذا انتقل بضرورۃ

حقیر جان کر یا بہ اعتقاد بطلان کی اور جبکہ انتقال کری بسبب ضرورۃ کی

کان وجد تیسیرا فی اتباع مذهب الشافعی فلا یجزم

کہ پاتا ہی وہ آسانی اتباع مذہب شافعی میں تو نہیں حکم کیا جائی گا

بما ذکرہ ونقل المحموی عبارة البزازیہ ونصہا وسئل شیخ الاسلام

ساتھ ما ذکر کی اور نقل کیا حموی فی عبارت بزازیہ میں منصوص کہ سوال کیا شیخ الاسلام

قال الطحاوی



عطاء بن حمزة عن شافعی کہ ہوا گیا حنفی پھر ارادہ کیا عود کا طرف مذہب اول کی

فقال الثبات علی مذہب الامام الاعظم خیر واولیٰ واما یجیہ الطبع ولا کہا کہ ثبات مذہب امام اعظم پر بہتر اور اولیٰ ہی اور اچھیز سی کہ کبھی کر کی ڈال دی اوکو طبع اور

یرضاه الامتہ واما قالہ البعض انه یعزراشد التعلیل لا انتقالہ الی المذہب پسند کری اوکو مگر بی باک قول بعض کا ہی کہ تعزیر دیا جاوی اشد تعزیر کا دسٹلی انتقال کی طرف مذہب

الادون والانصاف واما قالہ الکمال وعبارتہ قالوا المنتقل من مذہب الی ادون کی اور انصاف قول کمال کا ہی اور عبارت اوکی یہی کہ کہا علماء فی کہ منتقل ایک مذہب سی طرف

مذہب باجہاد وبرہان انہم یستوجب التعلیل قبل الاجتہاد وبرہان اولیٰ دوسری مذہب کی ساتھ تحری اور فکر کی گناہگار ہی واجب کرتا ہی تعزیر کو پس انتقال بغیر تحری اور فکر کی بطریق

انتہی فلم یخص مذہب دون مذہب انتہی کلام الطحاوی فاخبر تمام ہوا پس نہیں حکم تعزیر کا خاص ایک مذہب کی منتقل کو پورا ہوا کلام طحاوی کا پس خبری

الطحاوی بتلك العبارة ما حاصلہ ان الانصاف ان حکم تعزیر المنتقل طحاوی فی ساتھ اس عبارت کی جو حاصل اوکا یہی کہ انصاف اور جواب یہی کہ حکم تعزیر منتقل کا

غیر مختص بل هو عام وشامل لكل منتقل من مذہب الی مذہب من المذاہب نہیں مختص جیسا کہ عبارت در مختار وغیرہ سی مفہوم ہوتا ہی بلکہ وہ حکم عام اور شامل ہی ہر ایک منتقل کو ایک ہی طرف

الاربعة علی ما قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب انہم یستوجب اربعہ سی بنا بر قول علماء کی کہ منتقل ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی گناہگار ہی واجب کرتا ہی

التعزیر من غیر تخصیص فیستوی الحنفی والمالکی و تعزیر کو بغیر تخصیص کی پس برابر ہی حنفی اور مالکی اور

الشافعی والحنبلی فی ذلك التعلیل لئلا یكون فی الدین والمذہب تلاعبا شافعی اور حنبلی اس تعزیر میں تو کہ نہوجائی دین اور مذہب میں کہیل



قال الطحاوی

سبما فی ذلك الزمان لفساده یوما فیوما وقال الطحاوی فی شرح الدر  
خاص کر اس زمانہ میں واسطی فساد زمانہ کی دن بدن اور کہا طحاوی فی شرح  
المختار تحت قوله وهذا یقوی القول بعدم قبول توبته من سب  
المختار من تحت اس قول وهذا یقوی القول بعدم قبول توبته من سب

الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی ینبغی التعلیل علیہ قوله وهذا  
الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی ینبغی التعلیل علیہ کی قوله وهذا

یقوی القول الخ قد علمت انه مخالف لنصوص المذہب قوله وهو الذی  
یقوی القول آہ تحقیق معلوم کیا توئی کہ یہہ مخالف ہی نصوص مذہب کو قوله وهو الذی

ینبغی التعلیل علیہ قلت الذی یجب التعلیل علیہ وانصاه اهل المذہب  
ینبغی التعلیل علیہ کہتا ہوں میں کہ وہ چیز کہ واجب ہی اعتقاد او سپر وہ چیز ہی کہ وہ منصوص اہل مذہب

فان اتباع المذہب واجب و ليس المصنف من اسباب الترجیح انتہی  
نکیر اتباع مذہب کی ہمیر واجب ہی اور نہیں مصنف اصحاب ترجیح سی تمام ہوا

کلام الطحاوی فلخبر الطحاوی بان اتباع المذہب علینا واجب و  
کلام طحاوی کا پس خبر دی طحاوی فی کہ اتباع مذہب کی ہمیر واجب ہی

المصنف وان کان من العلماء لکنہ لیس من اهل الترجیح وقال الطحاوی  
مصنف اگرچہ ہی علماء کبار سی لیکن نہیں وہ اہل ترجیح سی اور کہا طحاوی فی

فی شرح الدر المختار ولو قضی بہ الخفی لاینفذ لان امامہ لایراہ وقا  
شرح در المختار میں کہ اگر حکم کری مقلد خفی ہما تہہ او کی تونہ جاری ہوگا وہ حکم اسکا اسواسطی کہ امام

فی شرح الملتقی ان القاضی المقدم متی خالف معتمد مذہبہ لاینفذ  
شرح ملتقی میں کہ قاضی مقلد جب مخالف اپنی مذہب مفتی بکری تونہ نافذ ہوگا

حکمہ فی زماننا انتہی وقال الشعرانی فی المیزان الکبری سمعت  
حکم اسکا اس زمانہ میں تمام ہوا اور کہ شعرانی فی میزان کبری میں کہ سنا میں اپنی سید

قال الشعرانی سمعت



على الخواص رحمه الله تعالى يقول انما امر علماء الشريعة الطالب بالترام  
على الخواص رحمه الله تعالى انه فرماني حتى كذا امر علماء شريعتي مقلد كواسمه التزام  
من هب معين وعلماء الطريقة المريد بالترام شيخ واحد تقريبا للطريق  
مذهب معين كى اور علماء طريقتى مريد كى التزام شيخ واحد كى واسطى تقريب طريق دين كى

انتهى فاخبر شيخ الشعراني بان مذهب العلماء الامر بتعيين المذهب  
پس خبر دى شيخ شعراني نى باينطور كه مذهب علماء كا امر تعيين مذهب كا هى

وقال صاحب البحر الرائق فى الرسائل الزينية فى الرسالة المؤلفة فى بيان

اور كه صاحب بحر الرائق نى رساله زينية مين اس رساله مين مؤلف هى بيان

الكبار والصغار اما الكبار فقا لواهى بعد الكفر الزنا واللواطه وشرب

گناه كبار اور صغار مين اما گناه كبار پس كه علماء نى كه بعد كفر كى زنا هى اور لواطت اور شرب

الخمر وان قل لم يسكر والحضور مع اهل الفسق ومخالفة المقلد حكم

خمر اگرچه قليل هو نه مسكر هو اور حضور مجلس اهل فسق كى اور مخالفت مقلد كى حكم

مقلده انتهى قال الشامى والطحاوى فى شرح الدر المختار فى باب

ابى امام كى تمام هو اور كه شامى اور طحاوى نى شرح در المختار مين باب

المفقود قال فى البحر والعجب كيف يختارون خلاف ظاهر المذهب مع

مفقود مين كه كه بحر الرائق مين كه عجب هى كه كيونكر اختيار كيا او نه نى خلاف ظاهر مذهب كا اوجود كى

انه واجب الاتباع على مقلدى الى حيفه قد انتهى فذلك صريح

كه وه واجب الاتباع هى او پر مقلدين ابو حيفه كى تمام هو پس چه صريح هى

فى ان تقليد المذهب المعين واجب عند الفقهاء والعلماء لانه لو لم يكن

اسمين كه تقليد مذهب معين كى واجب هى نزد كيك صحت فقهاء اور علماء كى اسو اسطى كه اگر نه نى

واجباً عندهم كيف اورد عليهم ذلك الاعتراض فقد ثبت ان تقليد

واجب نزد كيك او نى كيونكر دارد كرتا صاحب بحر او پير چه اعتراض پس ثابت هوئى به بات كه تقليد

قال صاحب البحر الرائق

قال الشافعى والطحاوى



المذهب المعین واجب عندهم لکن بقی جواب ذلك الاعتراض فجوابه  
 مذهب معین کی واجب ہی نزدیک اونکی لیکن باقی رہا جواب اس اعتراض کا سو جواب اوسکا

ان ذلك ليس بمخالف بل هو تفسير لظاهر الرواية عن الامام وهو موت الاقران  
 یہی کہ نہیں یہ کچھ مخالفت بلکہ وہ تفسیر ہی واسطی ظاہر روایت امام کی کہ وہ موت اقران کی ہی

لکنهم اختلفوا في ذلك التفسير ففسر بعضهم بذلك العدد وبعضهم بذلك  
 لیکن وہ مختلف ہوئے ہیں اس تفسیر میں پس تفسیر کی بعض فی ساتھ عدد کی اور بعض فی ساتھ اس

العدد قال الشافعي مجيبا عن ذلك الاعتراض انه لا مخالف بل هو تفسير لظاهر الرواية  
 عدد کی کہا شافعی فی مجیب ہو کر اس اعتراض سے کہ نہیں یہ مخالفت بلکہ وہ تفسیر ہی واسطی ظاہر روایت

وهو موت الاقران لکن اختلفوا فيه فمنهم من اعتبر طول اعمارهم في اقران  
 امام کی کہ وہ موت اقران کی ہی لیکن مختلف ہوئے ہیں اس میں پس بعضی اعتبار کیا طول عمر اقران کا

الاقران غالباً ومنهم من اعتبر الغالب من الاعمار انتهى كلام الشافعي والشيخ  
 اقران کا غالب اور بعض فی اعتبار کیا غالب عمر کا تمام ہوا کلام شافعی کا اور کہا شیخ

عبد الحق في الصراط المستقيم لیکن قرار داد علماء ومصلحت دید ایشا  
 عبد الحق فی صراط المستقیم میں لیکن قرار داد علماء کا اور مصلحت دید انکا

در اخر زمان تعیین وتخصيص مذهب است وضبط وربط کار دین دنیا  
 آخر زمانہ میں تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط کارخانہ دین اور دنیا کا

هم رينصرت بود از اول فخير است به کدام که اختیار کند صورت دارد لیکن بعد  
 اسی صورت میں ہی اول امر میں خیر ہی کہ جس امام کی تقلید چاہی اختیار کری لیکن بعد

انرا اختیار یکی بجانب دیگر رفتن بی توهم سوء ظن وتفرق وتشعب در اعمال  
 اختیار کرنی ایک مذہب کی جانب دوسری کی جانا بغیر توہم سوء ظنی کی اور تفرق اور تشتت اعمال

واحوال نخواهد بود قرار داد علماء متاخرین بریست هو المختار وفيه  
 اور احوال کی نہوگا قول مفتی بہ علماء متاخرین کا اس پر ہی اور یہی مختار ہی اور اس میں

قال الشيخ  
 الخ



الخیر انتھی فان خبر الشیخ بانہ المفتی بہ عند العلماء المتأخرین هو المختار  
 غیر ہی پس خبر دی شیخ فی باینطور کہ وہ مفتی بہ علماء متأخرین کا ہی اور ہی مختار ہی

وفیہ الخیر واخبار بانہ هو الواجب المخیر بان المقلد قبل اختیار المذهب مخیر  
 اور اس میں خبر ہی اور خبر دی باینطور کہ وہ واجب مخیر ہی باینطور کہ مقلد پہلی اختیار مذہب کی مخیر ہی

بان یختار مذہب ابی حنیفۃ او مالک او الشافعی او احمد بن حنبل حرثم لزمہ  
 باینطور کہ اختیار کری مذہب ابو حنیفہ کا یا مالک کا یا شافعی کا یا احمد بن حنبل کا ہر بعد کی لازم ہی او کو  
 الاستمرار علیہ لئلا یكون امر الدین خطا وخارجا عن الضبط لنفس الزمان  
 استمرار او سپر تو کہ نہوام دین کا خط اور خارج ضبط سی واسطی فساد زمانہ کی

وشیوع الخیانة وعدم الدیانة فی ذلك الزمان الفاسد یوما فیوما والیہ  
 اور شیوع خیانت کی اور عدم دیانت کی اس زمانہ میں کہ فاسد ہی دن بدن اور سبکی طرف

اشارہ کیا شاہ عبد العزیز و بیانہ انہ قال فی تفسیرہ تحت قوله تعالی فلا  
 اشارہ کیا شاہ عبد العزیز فی اور بیان اسکا یہ ہی کہ کہا اوسنی اپنی تفسیر میں تحت قوله تعالی فلا

تجعلوا لله انداداً پس کسانیکہ اطاعت انہا بحکم خدا فرض است بیش  
 تجعلوا لله انداداً کی کہ وہ لوگ کہ اطاعت اونی بحکم خدا فرض ہی چہ

گروہ اندانرا نجلہ پیغمبر ان الی ان قال وانرا نجلہ مجتہدین شریعت  
 گروہ میں از انجلہ پیغمبر کہا شاہ صاحب فی بیان نک کہ کہا از انجلہ مجتہدین شریعت

وشیوخ طریقہ اند کہ حکم ایشان بطریق واجب مخیر نیز لازم الاتباع است  
 اور شیوخ طریقہ میں کہ حکم اونکا بطریق واجب مخیر ہی لازم الاتباع ہی

بر عوام انتھی وقال شاہ عبد العزیز فی بستان المحدثین باید دانست  
 عوام پر تمام ہوا اور کہا شاہ عبد العزیز فی بستان المحدثین میں کہ جانا چاہی

کہ مختصر طحاوی دلالت میکند کہ وی مجتہد منتسب بود محض مقلد  
 کہ مختصر طحاوی کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام طحاوی مجتہد فی الذہب ہی محض مقلد

قال شاہ عبد العزیز



مذہب حنفی نبود زیرا کہ در آن مختصر چیزهای اختیار کرده کہ مخالف مذہب  
مذہب حنفی کانتہا اسوای کہ اوس مختصر میں بہت چیزیں اختیار کی ہیں کہ وہ مخالف مذہب  
ابو حنیفہ رحمہ است انتہی ذلک تعلیلہ علی ان تعیین المذہب الواحد  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں تمام ہوا پس دال ہی تعلیل اوسکی اسپر کہ تعیین مذہب واحد کی

علی غیر المجتہد المنتسب واجب عندہ لآنہ لو لم یکن تعیین المذہب واجبا  
غیر مجتہد فی المذہب پر واجب ہی نزدیک اوسکی اسوای کہ اگر نہ یقین مذہب کی واجب

عندہ کیف یجعل مخالفة الطحاوی فی بعض المسائل دلیلا علی کونہ مجتہدا  
نزدیک اوسکی کیونکہ کرتا مخالفت طحاوی کی بعض مسائل میں دلیل ہونی طحاوی کی مجتہد  
منتسبا وقد صرح فی السؤالات العشرہ بان الانتقال من مذہب الی مذہب  
منتسب اور تحقیق تصریح کی اسی سوالات عشرہ میں باینطور کہ انتقال ایک مذہب ہی طرف <sup>سری</sup> مذہب کی

قریب الحرام وما ہذا الا وہو معنی الوجوب فقد حصل مما ذکر ان معنی قولہ  
قریب حرام کی ہی اور نہیں ہی یہ قریب الحرام مگر معنی وجوب کی ہیں پس حاصل ہوا ما ذکر سی کہ معنی قول اوسکی

بطریق الواجب المحض ما بینہ الشیخ عبد الحق فی العبارة المذكورة فقد  
بطریق واجب محض کی وہ ہیں جو بیان کی شیخ عبد الحق فی عبارت مذکورہ میں پس

علم مما ذکر ان تعیین المذہب الواحد واجب علی غیر المجتہد المنتسب  
معلوم ہوا ما ذکر سی کہ تعیین مذہب واحد کی واجب ہی غیر مجتہد منتسب پر

عند شاہ عبد الغفران دہلوی وقال الشیخ عبد الحق دہلوی فی صد  
نزدیک شاہ عبد الغفران دہلوی کی اور کہا شیخ عبد الحق دہلوی فی اول

الصارح المستقیم خانہ دین این چہار است و ہر کہ راہی ازین راہی  
صراط المستقیم میں کہ خانہ دین یہ چار مذہب میں جو کوئی مذہب ان چار مذہب ہی

و دري ازین درہا اختیار نمودہ براہ دیگر رفتن عبث و بیاوہ باشد و کلام  
اور کوئی دروازہ ان دروازوں سی اختیار کری پھر مذہب اور کی طرف انتقال کرنا لغو اور بیہودہ ہی اور کلام

قال الشیخ عبد الحق



خانہ عمل از ضبط و ربط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن  
خانہ عمل کا ضبط اور ربط سی باہر ڈالنا ہی اور مصلحت سے باہر کرنا ہی

است و اگر قصد سلوک طریق و سرع و احتیاط داند ہم از مذہب مختار  
اور اگر قصد چلنی طریق و رع اور احتیاط کی کری تو ہی اسی مذہب مختار سی

بروایتی کہ دلیلش احسن و اقوی و فائدہ اش اعم و اتم و احتیاط در ان اکثر  
روایت کہ دلیل او کی احسن و اقوی اور فائدہ او کا عام اور اتم اور احتیاط او سمین اکثر  
و او فر بود اختیار کند و براہ رخصت و مساہلت و حیلہ اندوزی نرود  
اور دافر تری اختیار کری اور راہ رخصت اور آسانی اور حیلہ اندازی کی بجاوی

این طریق متاخرین است و بشک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط  
یہ طریق ہی علماء متاخرین کا اور کچھ شک نہیں اس میں کہ یہ طریق محکم اور مضبوط

تر است و گویند کہ طریقہ پیشینیان برخلاف این بود ایشان تعیین مذہب  
تری اور کہتی ہیں کہ طریق علماء متقدمین کا خلاف طریق علماء متاخرین کی تھا کہ تعیین مذہب

و اتباع مجتہد واحد انرا واجبات نمی دانستند انتہی فذلک من الشیخ  
اور اتباع مجتہد واحد کی واجبات سی نہیں جانتی تھی تمام ہوا پس یہ شیخ

الاجل المحدث الكامل الذی لیس بعدہ مثله فی دیارہ تصریح بات  
اجل محدث کامل سی جو نہیں ہوا بعد کی مثل کی ہماری ملک ہندوستان میں تصریح ہی

مذہب العلماء ان تعیین المذہب الواحد من  
کہ مذہب علماء متاخرین کا تعیین مذہب واحد کی

الواجبات وسبب ذلك ما مر غیر مرة وقال الشیخ  
واجب ہی اور سبب اور وجہ اس وجوب کا گذر چکا ہی کئی بار اور کہا شیخ فی

فی مرج البحرین چہ در فقہ و چہ در تصوف امام و  
مرج البحرین میں کہ کیا فقہ میں اور کیا تصوف میں امام اور

قال الشیخ عبدالحق



متبع و شیخ یکی باید پس انجی گفته اند الصوفی لا مذهب له صحیح نباشد

متبع اور شیخ ایک چاہی پس جو کچھ کہا گیا ہی کہ صوفی کا کوئی مذہب نہیں یہ صحیح نہیں ہی

مگر باعتبار اخذ اولی و احوط از روایات مذہب واحد کہ التزام اتباع

مگر باعتبار اخذ اولی اور احوط کی روایات اسی مذہب واحد سی جسکو لازم پکڑا اما اتباع

ان کرده است اگرچہ قول جمهور ان مذہب نباشد و جمیع ائمہ طریقت

اوکی کو اگرچہ قول جمهور اوس مذہب کا نہو اور جمیع ائمہ طریقت کی اور

اساطین ملت تابع فقہاء بودہ اند چنانچہ سید الطائفہ جنید بغدادی

سلاطین ملت کی تابع مذہب فقہاء کی تھی جیسکے سید الطائفہ جنید بغدادی

در مذہب ابو ثور بود و غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رح

مذہب ابو ثور پر اور غوث الثقلین یعنی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

در مذہب امام احمد بن حنبل و شبلی مالکی و جزری حنفی و محاسبی شافعی

مذہب امام احمد بن حنبل پر اور شبلی مالکی اور جزری حنفی اور محاسبی شافعی تھی

وقال الشعرانی فی المیزان الکبری وکان سیدی علی الخواص اذا سالہ

اور کہا شعرانی فی میزان کبری میں اور تھا سید میرا علی خواص جبکہ سوال کرتا اوکو کوئی

انسان التقليد بمن مذہب واحد معین الان هل هو واجب ام لا یقول له یجب

آدمی تقلید مذہب معین سی کیا اس زمانہ میں وہ واجب ہی یا نہیں کہتا اوکو واجب ہی

علیک التقليد بمن مذہب واحد مت لم تصل الی شہود عین الشریعة الا ولی

تجہر تقلید مذہب کی جب تک نہواہل اجتہاد

خوف من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس الیوم انتھی قال شاہ ولی

واسطی خوف و قوع کی ضلالت میں اور اسی پر ہی عمل لوگوں کا اس زمانہ میں اور کہا شاہ ولی اللہ

الدهلوی فی کتابہ المسمی بالانصاف اعلم ان الناس کانوا فی المائة الاولى

دہلوی فی اپنی کتاب میں کہ مسمی بالانصاف ہی جان کہ لوگ تھی صدی اول

قال الشعرانی



والثانية غير مجمعين على التقليد بمنه بحد بعينه وبعد المائتين

اور دوسری میں غیر متفق تقلید مذہب معین پر اور بعد دوسو کی

ظهر فيهم التمدد بذهب المجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على

ظاهر ہوا او نہیں تقلید مذہب مجتہدین معین کی اور قلیل تھا وہ جو نہ اعتماد کیا

مذہب مجتہد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهي فلخبر

تقلید مذہب مجتہد معین پر اور تہی یہ تقلید مذہب معین کی واجب اس زمانہ میں تمام ہوا پس

شاه ولي الله بان مذہب جماهير العلماء بعد المائتين ذلك لفساد الزمان

شاہ ولی اللہ نے باینطور کہ مذہب جمہور علماء کا بعد دوسو برس کی تقلید مذہب معین کا ہوا وہی فساد زمانہ کی

وقوله غير مجمعين اشارة الى ان بعضهم على ذلك كما من قول يحيى بن يحيى

اور قول او کا غیر مجمعین اشارہ ہی اس طرف کہ بعض انکی اس وجہ پر یہی تہی جیسے کہ گذرا قول یحیی بن یحیی کا کہ

صاحب الامم مالك وقال الطحاوي في شرح الدر المختار في كتاب الذبح

صاحب امام مالک ہی اور کہا طحاوی نے شرح در المختار میں کتاب الذبح میں

قال بعض المفسرين ان هذه الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة

کہ کہا بعض مفسرین نے کہ یہ فرقہ ناجیہ کہ مسمی باہل سنت و جماعت ہی

اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون

جمع ہوا اس زمانہ میں مذاہب اربعہ میں کہ حنفی اور مالکی اور شافعی

والحنابلة ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان

اور حنبلی میں اور جو ہی خارج ان مذاہب اربعہ سے اس زمانہ میں

فهو من اهل البدعة والناد انتهي ووجه التمسك انه لو لم يكونوا على

وہ اہل بدعت اور اہل نارسہ ہی تمام ہوا اور وجہ تمسک کی یہی کہ اگر نہ ہوتی وہ

المذہب الواحد كيف يصح انه حنفي او مالكي او شافعي او حنبلي وقال القاضی

مذہب واحد کی تو کیونکر صحیح ہوگا کہ وہ حنفی ہی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی اور کہا قاضی

قال الطحاوي  
من بعض المفسرين

قال القاضي



ثناء اللہ فی التفسیر المظہری تحت آیت اربابا من دون اللہ فان اهل

ثناء اللہ فی تفسیر مظہری میں تحت اس آیت اربابا من دون اللہ کی کہ اہل

السنة والجماعة بعد القرون الثلاثة والاربعاء افرقت علی اربعة

سنت اور جماعت بعد قرون ثلاثہ یا اربعہ کی متفرق ہوئی اربعہ

مذاهب انتہی یعنی اہل السنة والجماعة بعد هذه القرون صاروا

مذاهب پر تمام ہوا یعنی اہل سنت و جماعت بعد ان قرون کی ہوئی وہ

متفرقین ای صاروا فرقة فرقة علیہ علیہ علی اربعة مذاهب بان

متفرق یعنی ہوئی وہ فرقہ فرقہ علیہ علیہ چار مذہب پر باینطور

كان بعضهم حنفی المذہب وبعضهم مالکی المذہب وبعضهم شافعی

کہ ہوا بعض اونکا حنفی المذہب اور بعض اونکا مالکی المذہب اور بعض اونکا شافعی

المذہب وبعضهم حنبلی المذہب کبارل علیہ لفظ افرقت وقال الشافعی

المذہب اور بعض اونکا حنبلی المذہب جیسا کہ دال ہی اسپر لفظ افرقت اور کہا شافعی

فی شرح الدر المختار فی باب الوتر ذکر العلامة نوح افندی ان اعتبار رای

شرح در المختار کی باب الوتر میں کہ ذکر کیا علامہ نوح افندی فی کہ اعتبار رای

المقتدی فی الجواز وعدہ متفق علیہ وانما الخلاف الماری اعتبار رای

مقتدی کہ جواز نماز اور عدم جواز نماز میں متفق علیہ فقہار کا ہی اور خلاف مذکور سوای اکی نہیں کہ وہ

الامام ایضا فالحنفی اذ امرای فی ثوب المشافعی منیلا لا يجوز اقتداء به

امام کی پیروی پس حنفی جبکہ دیکھی امام شافعی المذہب میں منی تو نہیں ہی جائز اقتداء سے اس کی

اتفاقا وقال فی الدر المختار فی کتاب القضاء فی شرح الوسیانیة للشرینانی

بالاتفاق تمام ہوا اور کہا در المختار میں کتاب القضاء میں کہ شرح وہبیانیہ میں جو شرینانی کی ہی مذکور ہی

قضى من لیس مجتہد کحنفیة من انما یجوز من مذہب امام لا ینفذ اتفاقا

کہ حکم کیا غیر مجتہد فی جیسکہ حنفیہ ہماری زمانہ کی بخلاف مذہب اپنی کی عدا تو نہ نافذ ہو گا حکم او

قال الشافعی  
ذکر نوح افندی

قال فی الدر المختار  
عن الشرینانی

باعتبار رای

بالاتفاق



انتهی وقال القهستانی فی النقایة شرح مختصر الوقایة فی کتاب القضاء

تمام ہوا اور کہا قہستانی فی نقایہ شرح مختصر الوقایہ میں کتاب القضاء میں

قال ابو بکر الرازی الوقضی بخلاف مذهبہ مع العلم لم یجرح قوتہم جمیعاً

کہ کہا ابو بکر رازی فی کہ اگر حکم کری بخلاف اپنی مذہب کی جان کر تو نہیں جائز بالاتفاق

وقال القهستانی فی الشرح المذكور قبیل کتاب الاشریة واعلم ان من جعل

اور کہا قہستانی فی شرح مذکور میں تہوڑا سا پہلی کتاب الاشریہ کی کہ جان کہ جو شخص قائل ہوا

الحق متعذر کا معتزلہ ثابت للعامی اختیار فی الاخذ من کل مذہب طایفہ

کہ حق متعذر ہی جیسے مذہب معتزلہ کا تو وہ ثابت کرتا ہی عامی کی ہی اختیار اخذ کرنی ہر مذہب سی جو چاہی

ومن جعل الحق واحداً کعلمائنا الزم للعامی اما واحداً کما فی الکشف فلوخذ

اور جو شخص کہ قائل ہوا کہ حق واحد ہی جیسا کہ مذہب ہماری علمائے کا ہی تو لازم کرتا ہی عامی کی واسطی امام ایک

من کل مذہب مباحہ صار فاسقاتاً کما فی شرح الطحاوی فوجہ فی المذہب

ہر مذہب سی مباح کو تو ہو گا وہ فاسق پورا جیسا کہ شرح طحاوی میں ہی پس واجب ہوئی مذہب میں

الصلابة ای اعتقاد کونہ حقاً و صواباً کما فی الجوہر و مشائخنا قالوا ان

صلابت یعنی اعتقاد کرنا کہ وہ حق اور صواب ہی جیسا کہ جو اہر میں ہی اور مشائخ ہماری کہتی ہیں کہ

مذہبنا صواب یحتمل الخطاء و مذہب غیرنا خطاء یحتمل الصواب انتهى

مذہب ہمارا صواب ہی احتمال رکھتا ہی خطا کا اور مذہب غیر کا خطا ہی محتمل ہی صواب کا تمام ہوا

فذلک مبنی علی ان المجتہد قد یصیب وقد یخطا وان الصواب فی احد

پس یہ مبنی ہے کہ کسی مجتہد کہی مصیب ہوتا ہی اور کہی غلطی اور صواب ایک جانب میں

الجانبین کامر من الادلة المذكورة فاذا کان الامر كذلك کان غالب الراى

ہوتا ہی مسائل مختلفہ میں جیسا کہ گذرا ادلہ مذکورہ سی پس جبکہ ہوا امر اس طرح تو ہو گا غالب رای

فی افضل المجتہدین فی کل مسئلة انه مصیب یحتمل الخطا و مخالفه

افضل المجتہدین میں ہر مسئلہ میں کہ وہ مصیب ہی محتمل ہی خطا کا اور مخالف اس کا غلطی



قال القاري  
عن العلماء

يحتل الصواب فاذا كان الامر كذلك كان على مقلده ان يقول ذلك وقال القاري  
محتل صواب كما هي پس جبکہ امر اس طرح ہوا ہر مقلد پر یہ کہہ ہی اس قول کو اور کہا ملا علی قاری فی  
فی الرسالة المؤلفہ فی جواب الرسالة المنسوبة الى امام الحرمين فلذا قالوا  
اوس رسالہ میں جو مؤلف ہی جواب اوس رسالہ میں جو منسوب ہی امام الحرمین کی طرف لہذا کہا علماء نے

ينبغي ان يعتقد كل مقلد امام من الاثمة ان امامه مصيب وغيره مخطئ  
کہ لایق ہی یہ کہ اعتقاد کری ہر مقلد امام کا ائمہ سے کہ امام میرا مصیب ہی اور غیر اسکا مخطی ہی

في الجملة بناء على ان المجتهد قد يخطئ وقد يصيب هو المعتمد عليه جمهور  
غالباً بنا براسی کہ مجتہد کہی مخطی ہوتا ہی اور کہی مصیب اور ہی معتمد ہی اور اسی پر جمهور

العلماء انتهى وقال الشعراني في الميزان الكبرى وقد قدمنا في ايضاح الميزان  
علماء کا ہی اور کہا شعرانی فی میزان کبری میں کہ مقدم کیا ہمیں ایضاح میزان میں

وجوب اعتقاد الترجيح على كل من لم يصل الى الاشراف على العين الاولى من  
وجوب اعتقاد ترجیح کا ہر غیر مجتہد پر یعنی ہر مقلد پر

الشرعية وبه صرح امام الحرمين وابن السمعاني والغزالي وغيرهم وقالوا  
اور ساتھ ہی تصریح کی ہی امام الحرمین اور ابن سمعانی اور غزالی وغیرہم نے اور کہا تقم

لتلاذذتم بحببكم التقليد بذهب امامكم الشافعي ولا عذر لكم عند  
اپنی شاگردوں کو کہ واجب ہی تم پر تقلید مذہب امام اپنی کی جو شافعی ہی اور نہیں کوئی عذر وہی تھا

في العدول عنه انتهى ولا خصوصية للإمام الشافعي في ذلك عند كل مسلم  
اوس مذہب سے عدول کرنی میں اور نہیں خصوصیت امام شافعی کی اس امر میں نزدیک شخص کی جو صحیح

من التعصب بل كل مقلد من مقلدي الاثمة يجب عليه اعتقاد ذلك في  
تقصب سے بلکہ ہر مقلد پر جو مقلدین ائمہ کی ہیں واجب ہی

امامه مادام لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى انتهى كلام الشعراني  
امام ہی جب تک نہیں ہوا وہ مجتہد تمام ہوا شعرانی کا کلام

قال الشعراني  
عن العلماء

نزيك الله تعالى



الشعرا فی یعتی ان ذلک لامام الحرمین والامام الغزالی وابن السمعانی وغیرہم

شعرا کا یعنی یہ امام الحرمین اور امام غزالی اور ابن سمعانی وغیرہم سی

علی سبیل التمثیل فان کل مقلد من مقلدی الائمة الاربعة وجب علیہ

بطریق تمثیل کی اسوہ کی ہر مقلد پر جو مقلدین ائمہ اربعہ سی ہیں واجب ہی اوسپر

اعتقاد ذلک فی امامہ و قال الشیخ عبد الوہاب الشعرا فی المیزان فان

یہ اعتقاد اپنی اپنی امام میں اور کہا شیخ عبد الوہاب شعرا فی میزان میں پس

منع العلماء للطالبین ینتقل من مذہب الی مذہب انما ہو رحمتہ

منع کرنا علماء کا مقلد کو انتقال ایک مذہب سی طرف دوسری مذہب کی سوی اسکی نہیں کہ وہ واسطی رحمت

انتہی و قال فی موضع اخر بعدہ واعلم انه لا ینافی ما ذکرناہ الزام العلماء

اور کہا اور موضع میں بعد اسکی کہ جان کہ نہیں منافی ماذکر ہمارے کو لازم کرنا علماء کا

للعمامة بالتزام مذہب معین لانہم ما الزمواہم بذلک الا رحمة بهم فلو لا

عامہ کو التزام مذہب معین کا اسواسطی کہ نہیں لازم کیا اونہوں کی اونکو مگر واسطی رحمت کی ساتھ اسکی اگر نہ

الزامہم للعامی ہذا مذہب معین لصل عن طریق الہدی و قال فی موضع اخر

ہوتا یہ لازم کرنا عامی کی لئی مذہب معین کا اتصال ہو جاتا طریق ہدی سی اور کہا موضع اور میں

بعدہ اما من لو یصل الی شہود عین الشیعة فیجب علیہ التقلید مذہب

بعد اسکی کہ جو شخص ہو غیر مجتہد واجب ہی اوسپر تقلید مذہب غیر معین کی

واحد کا مرتقیر یہ خوفا من الوقوع فی الضلال و علیہ عمل الناس الیوم انتھو

جیسا کہ گذری تقریر اسکی واسطی خوف وقوع کی ضلالت میں اور اسی پر ہی عمل لوگوں کا اس زمانہ میں

و قال فی المیزان الکبری فان قال قائل فہل یجب عندکم علی المقلد العمل

اور کہا میزان کبری میں کہ اگر کہی کوئی قائل آیا واجب ہی نزدیک تمہاری مقلد پر عمل

بالا سراج من القولین والوجهین فی مذہبہ ما دام لو یصل الی معرفة

ساتھ ارجح قولین کی یا وجہین کی جو اسکی مذہب میں جس تک کہ وہ غیر مجتہد ہی

منع العلماء  
قال الشعرا فان

یسا نہ اسکی

منع العلماء  
قال الشعرا

منع العلماء  
قال الشعرا



هذه الميزان من طريق الذوق والكشف فالجواب نعم يجب تأييده ذلك ما دام

لم يصل الى مقام الذوق بهذه الميزان كما عليه عمل الناس في العصر  
غير مجتهد ہی جیسا کہ اوسپر ہی عمل لوگون کا ہر زمانہ میں

فأوجب الشيخ عبد الوهابان مذهب العلماء وجوب تقليد المذهبين

یس واجب کیا شیخ عبد الوهاب فی بابین طور کہ مذہب علماء کا وجوب تقلید مذہب معین کا ہی  
وقال شاه ولي الله الدهلوي في عقد الجيد والمرجح عند الفقهاء ان العباد  
اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی فی عقد جید میں کہ مرجح نزدیک فقہاء کی یہہ ہی کہ جو عباد

المنتسب الى مذهب له لا يجوز له مخالفته وقال الامام حجة الاسلام  
کہ منسوب طرف مذہب کی ہی وہ صاحب مذہب ہی کہ نہیں جائز او کو مخالفت اور کہا امام حجتہ الاسلام فی  
وهو من الاثمة الشافعية المجتهدين كما صرح به شاه ولي الله الدهلوي  
کہ وہ ائمہ شافعیہ مجتہدین سی ہی جیسا کہ تصریح کی شاہ ولی اللہ دہلوی فی

في كتابه الانصاف في الشرح الرابع من الركن الثاني من الباب الثاني من كتاب  
اپنی کتاب انصاف میں شرط رابع میں جو رکن ثانی کی باب ثانی میں ہی جو کتاب  
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر من احياء العلوم ولم يذنب احد من المصنفين  
امر بالمعروف والنهي عن المنكر احياء العلوم سی ہی کہ نہیں گیا کوئی شخص علماء سی

الى ان المجتهد يجوز له ان يعمل بموجبه اجتهاده غيره ولا الى ان الذكي ادى  
اس طرف کہ مجتہد کو جائز ہی یہہ کہ عمل کری بہ موجب غیر کی اور نہ اس طرف کہ جو مقلد کہ پہنچی  
اجتهاده في التقليد الى شخص اه افضل العلماء ياخذ مذهب غيره بل

فكر اوكى باب تقليد میں طرف شخص کی کہ وہ افضل علماء کا ہی یہہ کہ عمل کری مذہب غیر کی پر بلکہ  
على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته للمقلد متفق  
لازم ہی ہر مقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ میں کیونکہ مخالفت او کو اپنی امام کی متفق ہی

قال شاه ولي الله  
في عقد الجيد  
وقال الامام  
الغزالي



علی کو منکر ابنی المحصلین انتھی فآلم ان بعض علماء هذه الدیار  
 ہونا اوسکا در میان علماء کی تمام ہوا جان تو کہ بعض علماء اس دیار کی

لما تنازع زید وعمرو فی امر التقلید جمع رسالۃ بین فیہا دعاویہما و  
 جب دیکھا تنازع زید اور عمرو کا امر تقلید میں تو جمع کیا ایک رسالہ کہ بیان کئی دوسمیں اونکی دعویٰ اور

دلائل کے وہ اس کتاب مدار الحق میں بھی مذکور ہیں اور فتویٰ جام اوسکا علماء عرب

والجم مختصرہ انہ قال عمرو ان التقلید غیر جائز و بین دلائلہ وقال زید  
 اور جم سہی کہ مختصر اوسکا یہی کہ کہا عمرونی کہ تقلید غیر جائز ہی اور بیان کئی عمرونی دلائل اپنی اور کہا زید

ان التقلید جائز و بین دلائلہ واجاب عن ادلتہ وقال عمرو لو سلم  
 کہ تقلید جائز ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور جواب دیا عمرو کی ادلتہ سی اور کہا عمرونی کہ اگر مانا جائی

جوازہ فانحصارہ فی المجتہدین باطل و بین دلائلہ وقال زید ان  
 جواز تقلید کا تو انحصار اوسکا مجتہدین میں کرنا باطل ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور کہا زیدنی کہ

انحصارہ فی المجتہدین واجب بالاجماع و بین دلائلہ واجاب من  
 انحصار تقلید کا مجتہدین میں واجب بالاجماع ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور جواب دیا

ادلتہ وقال عمرو لو سلم انحصارہ فی المجتہدین فانحصارہ فی المذاهب  
 عمرو کی ادلتہ سی اور کہا عمرونی کہ اگر مسلم کیا جائی انحصار اوسکا مجتہدین میں تو انحصار اوسکا مذاہب

الاربعۃ باطل و بین دلائلہ وقال زید ان انحصارہ فی المذاهب الاربعۃ  
 اربعہ میں باطل ہی اور بیان کئی دلائل اپنی اور کہا زیدنی کہ انحصار تقلید کا مذاہب اربعہ میں

ثابت باجماع اهل السنة و بین دلائلہ واجاب عن ادلتہ وقال عمرو لو  
 ثابت ہی باجماع اہل سنت کی اور بیان کئی دلائل اپنی اور جواب دیا عمرو کی ادلتہ سی اور کہا عمرونی اگر

سلم انحصارہ فی المذاهب الاربعۃ فتعین المذہب الواحد غیر واجب  
 مانا جاوی انحصار اوسکا مذاہب اربعہ میں تو تعین مذہب واحد کی غیر واجب ہی



ویدین دلائلہ وقال زید ان تعیین المذہب الواحد من المذہب الاربعہ

اور بیان کئی دلائل اپنی اور کہا زید فی کہ تعیین مذہب واحد کی

واجب لا نظام الدین بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس زید دلائلہ

واجب ہی اس زمانہ میں واسطی انتظام دین کی ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کی اور بیان کئی دلائل اپنی

واجب عن ادلتہ فافتوا بتصویب زید وفہر واعلیہ مختصرہ هذا

اور جواب دیا عمر کی اولہ سی پس فتویٰ دیا انہوں نے ساتھ زید کی اور مہرین کین اوپر مختصرہ اسکایہ ہے

مواہیر العرب

مواہیر مکة المعظمة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة على

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کی جو بڑا مہربان ہے سب تعریف اللہ کی ہی ہے جو بڑا جہاں کا اور رحمت کا

سیدنا محمد وعلیہ السلام اما بعد فقد تأملت هذه الرسالة فرأيت

سردار ہمارے پر اور اسکے آل اور اصحاب پر ای پر بھی حمد و صلوة کی تا مل کیا مینی اس رسالے میں جو بڑا مہربان ہے

زید هو الصنف الذي لا محيد عنه عند اول الباب فمعه عبد الرحمن الحنفی

کہ قول زید کا صواب ہی کہ نہیں جو گردانی ہو سکتی اوتنی نزدیک صاحب عقل کی لکھا اسکو عبد الرحمن حنفی

المشیر المصطفیٰ بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کی جو بڑا مہربان ہے اور نہایت رحم والا ہے سب تعریف

علی سیدنا وعلیہ السلام قد تأملت هذه الرسالة ثم تأملت

نازل ہو سید ہمارے پر اور اسکے آل اور اصحاب پر تا مل کیا مینی اس رسالہ کو پھر تا مل کیا

ما اجاب به مولانا مفتی الاسلام فرایت جواب یہ هو العدة عند العلماء

جواب مولانا مفتی اسلام کا تو دیکھا مینی جواب اسکا بہتر نزدیک علماء

الاعلام والله الموفق للصواب والیہ المہرجم والباب کتبہ احمد حلا

اعلام کی اور اسدہ موفق صواب کا ہی اور اسکی طرف مہرجم ہے اور بار گشت لکھا اسکو احمد حلا

نازل ہو

ی اور رحمت کا

Marfat.com



مفتی الشافعیۃ بمكة المحمید احمد  
جو مفتی شافعیہ کا ہی مکہ محفوظہ میں

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله  
شروع کرتا ہوں ساتہ نام اللہ کی جو بڑا مہربان نہایت

رب العالمین والصلوة علی رسولہ والہ وصحبہ ابا بعد فلما طلعت هذه  
رسالہ کا اول سی آخر تک نہوڑا نہوڑا اور پایا مینی حکم کو جو شتمل ہی یہ رسالہ کہ

حقا حقا و موافقا للقران الازھر والحديث الا بھر والاجماع الا ظہر والقیاس  
نہایت حق کی اور موافق قرآن کی اور حدیث ظاہر کی اور اجماع ظاہر کی اور قیاس

الاشہر قامت بصحتہ ومہرت کتبہ الفقیر احمد المکی مدرس المدرسۃ  
مشہور کی تو قائل ہوا میں اس کی صحت کا اور مہر کی لکھا اسکو فقیر احمد کی مدرس مدرسہ

السلیبانیۃ احمد  
شروع کرتا ہوں ساتہ نام اللہ کی کہ مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ

والصلوة علی من لا نبی بعدہ ابا بعد فقد طلعت علی هذه الرسالة  
اور صلوة نازل ہوا سپر کہ نہیں نبی بعد اس کی ابا بعد مطلع ہوا میں اس رسالہ پر

وتاملت جواب مفتی الاسلام وجدته حقا لا ریب فیہ ولا شک  
اور تامل کیا مینی جواب مفتی الاسلام کا تو پایا اسکو حق کہ نہیں شک او سمین اور نہ کوئی شک

يعتریه کتبہ حسین بن ابرہیم مفتی المالیۃ ببلد الله المحمید  
کہ پیش آوی اس کی لکھا اسکو حسین بن ابرہیم مفتی مالکیہ فی جو شہر اللہ کا محفوظہ میں ہی

حسین بن ابرہیم  
شروع کرتا ہوں ساتہ نام اللہ جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ بالعالین کی الی واقف

هذه النبذة اللطيفة ورايت ما فتی به مولنا حامل راية الاعام  
اس رسالہ لطیفہ پر اور دیکھا مینی فتوی مولانا کا جو حامل ہی علم امام



الاعظم ابو حنیفہ و ماکتبه مولانا العلامة مفتی منہب الامام الشافعی  
اعظم ابو حنیفہ کا اور فتویٰ مولانا علامہ مفتی منہب امام شافعی کا

وما سطره العلامة مفتی الامام مالک فرایتہ هو الحق الصریح وهو  
اور فتویٰ علامہ مفتی امام مالک کا تو دیکھا مینی کہ وہی حق صریح ہی اور وہی

منہبنا علی الراجح الصحیح کتبہ الفقیر محمد بن عبد اللہ مفتی حنابلہ  
منہب ہم مشتر حنبلہ کا ہی قول راجح صحیح لکھا اسکو فقیر محمد بن عبد اللہ مفتی حنابلہ کا

بمكة المشرفة **محمد بن عبد الله** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده  
جو مکہ مشرفہ میں ہی شروع کرتا ہوں مین ساتھ نام اسکی جو مہربان ہی رحم والاسب

فالجواب الموافق للصواب هو الجواب به علماء الاسلام مفتي البلد  
جواب موافق صواب کی وہ ہی جو جواب علماء اسلام مکی کی مفتیوں ہی دیا ہی

الحرام والله سبحانه وتعالى الموفق كتبه السيد محمد الحنفی المدرس  
اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ توفیق دہندہ ہی لکھا اسکو سید محمد حنفی مدرس

بالمسجد الحرام **السيد محمد** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله فالجواب  
مسجد حرام کی فی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف اسکو کوئی

به مفتي الاسلام المحققون الاعلام هو الحق الذي يجب المصير اليه  
مفتیوں اسلام کا جو محققین اعلام ہیں وہ حق ہی کہ واجب ہی رجوع اسکی طرف

والتحقيق الذي ينبغي التعويل عليه وان هذه الرسالة قد اشتملت  
اور وہ تحقیق ہی کہ لائق ہی اعتماد کرنا اوسپر اور یہ رسالہ مشتمل ہی

على الأدلة الواضحة والبراهين الفاضلة اشتملت  
اوپر ادلہ واضحہ کی اور حجج غالبہ کی کہ روشن ہوئی ہیں ساتھ اسکی شمس تحقیق کی اور حکمی ہیں

عليها كواكب التدقيق سلت صوامر الحجج القطعية على عقائد  
اوپر ستاری تدقیق کی کہیں ہیں تیز تلوار ہیں حج قطعہ کی عقاید



المحدثین و مرصت شہرہا شیطان المبطین واللہ الموفق للصواب  
 طحہ بن پر اور جالکتی میں شہب اس رسالہ کی شیطان مبطین کو اور اللہ توفیق دہندہ ہی صواب کا  
 والیہ المرجع والمآب کتبہ عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس  
 اور اسکی طرف ہی مرجع اور مآب لکھا اسکو عبد الرحمن بن عثمان یعنی جمال مدرس

بالمسجد الحرام **عبد الرحمن بن عثمان جمال** بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی  
 مسجد حرام فی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اس کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف

اسکی ہی جو

شرح صدورنا بالاسلام والصلوة علی سیدنا وعلی آلہ واصحابہ  
 روشن کیا سینوں ہماری کو ساتھ اسلام کی اور صلوة نازل ہو سہ دار ہماری پر اور اسکی آل اور اصحاب  
 الکرام اما بعد فقد طلعت علی هذه الرسالة وما اجاب به مفاتی  
 کرام پر اما بعد واقف ہوا میں اس رسالہ پر اور جواب مفتیوں

البلد الحرام فوجدته الصواب الذی یجب الرجوع الیہ والتحقیق  
 مکہ پر تو پایا میں اسکو صواب جو واجب ہی رجوع طرف اسکی اور تحقیق  
 الذی ینبغی التعویل علیہ کتبہ عبد الرحمن بن حامد المکی المدرس  
 جو لایق ہی اعتماد کرنا اسپر لکھا اسکو عبد الرحمن بن حامد مکی مدرس فی

**عبد الرحمن بن حامد** بسم اللہ الرحمن الرحیم اللهم هدیہ للصواب واجاب  
 شروع کرتا ہوں ساتھ نام اس کی جو مہربان رحم والا ہی ای بار خدا یا سوال کرتا ہوں ہدایت صواب  
 بہ هؤلاء العلماء من تأیید ما فی هذه الرسالة المؤیدة بنور البرهان  
 ان علماء فی تأیید اس رسالہ میں اور مؤید ہی بنور برہان کی

جو جواب دہ

المؤنزة بقواطع الحج والتبیان هو الحق الذی یجب المصیر الیہ الصواب  
 اور مقوی ہی ساتھ دلائل قاطعہ اور ساطعہ کی وہ حق کچھ واجب ہی رجوع طرف اسکی اور وہ صواب  
 الذی لا یعول فی المشكلات الاعلیہ رسمہ سید عبد الرحمن **عبد الرحمن**  
 کہ نہیں جائز ہی اعتماد کرنا مشکلات اس باب میں مگر اسپر لکھا اسکو سید عبد الرحمن فی



بسم الله الرحمن الرحيم سبحنا ولا علم لنا الا ما علمتنا والصلوة على من  
 شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی پاک ہی بنجو سنین علم ہو کر جو تو فی دیا ہی ہو اور نازل ہوا سپر  
 امر سلتہ رحمۃ للعالمین وعلی الہ واصحابہ ائمة لدین اما بعد فقد  
 جو رسول کیا تو فی اذ سکود اسطی حمت جہان کی اور اذکی آل اور اصحاب پر جو ائمة دین کی ہیں اما بعد بعد ہیں

تا ملت هذه الرسالة ووقفت علی ما اجاب به موالینا العلماء الکرام  
 تامل کیا اس رسالہ کا اور واقف ہوا جواب پر جو علماء کرام

وائمة الدین والاسلام ببلد الله الحرام فوجدته الحق الذي لا یعول  
 اور ائمة دین اور اسلام کی ہیں بلداً حرام میں تو پایا اذ سکود حق جو نہیں جاہز اعتماد

الا علیہ والصحیح الذي لا یحید عنه الا الیہ کتبہ مصطفی بن محمد  
 مگر اوسپر اور صحیح کہ نہیں گرجیت اوس سی مگر طرف اوسکی لکھا اذ سکود مصطفی بن محمد

احمد المدرسین ببلد الله الامین  
 احمد المدرسین شہر امین کینی

مصطفی بن محمد

حمد لك يا من هديتنا للصواب والصلوة علی سيدنا والال واصحاب  
 حمد ہی بنجو وہ کہ ہدایت کی تو فی ہو کو صواب کی اور صلوة نازل ہو سید ہماری پر اور آل اور اصحاب پر

اما بعد فاني وجدت هذه الرسالة والاجاب به مفاتي الاسلام  
 اما بعد تحقیق مینی پایا اس رسالہ کو اور جواب مفتیون اسلام کو

في البلد الحرام هو المعول علیه فيجب العمل به والرجوع الیه کتبہ الفقیر  
 جو شہر حرام میں ہیں معتمد علیہ پس واجب ہی عمل ساتھ اوسکی اور واجب ہی رجوع طرف اوسکی لکھا انکو

عبرکات الشامی  
 عمر برکات شامی فی

قوی شریعیہ سید المرسلین بالعلماء الراغبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ  
 قوی کیا شریعیہ سید المرسلین کو ساتھ علماء راغبین کی درود ہو اسکا اوسپر اور اوسکی آل



واصحابہ الی یوم الدین اما بعد فلما تفکرت بالذی جری بالسوال  
اور اصحاب پر دن قیامت تک اما بعد جبکہ فکر کیا مینی ادسکا جو جاری ہوا سوال  
والجواب فی هذه الرسالة ثم تأملت ما افتوا المفتائی والمدرسين  
اور جواب کر اس رسالہ میں پھر سوچا مینی فتویٰ مفتیوں اور مدرسین کی

بالمسجد الحرام فرایت جوابہم صواباً بوفق الحديث وبمحکم القرآن الذی  
جو مسجد حرام میں فرمایا تو دیکھا جواب انکا صواب بمقتضیٰ حدیث کی اور بمقتضیٰ محکم قرآن کی کہ

بین فیہ الحلال والحرام کتبہ عبد الرحمن بن محمد مراد  
میں فرمایا بین الحلال اور حرام کی لکھا اسکو عبد الرحمن بن مراد بن محمد مراد

بسم الله الرحمن الرحيم ما اجاب به موالينا الكرام من المفتائی والعلما  
شروع کرتا ہوں سائنہ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی جواب ہماری ائمہ کرام کا جو مفتیوں اور علماء

العظام المقيمين ببلد الله الحرام هو الحری بالقبول کتبہ رحمۃ اللہ  
عظام ساکنان شہر حرم کی سی ہیں وہ لایق تری سائنہ قبول کی لکھا اسکو رحمت اللہ بنی

### مواهير علماء المدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على قدر الامكان والصلوة على سيدنا  
شروع کرتا ہوں سائنہ نام اللہ کی جو مہربان رحم والا ہی سب تعریف اللہ کی ہی جو قدر کی اور صلوة نازل ہو سید علی نبی  
سید ولد عدنان اما بعد فاقول ان فا ذكره زيد هو القول السديد  
جو سید ہی اولاد عدنان کا اما بعد کہتا ہوں مین کہ جو ذکر کیا ہی زید بنی وہ قول محکم ہی

والعمل به هو الفعل الحميد نمقه الفقير محمد مصطفى الياس مفتي  
اور عمل اس پر فعل محمودی لکھا اسکو فقیر محمد مصطفى یعنی الياس مفتی

المدينة المنورة محمد مصطفى الياس  
مدینہ منورہ بنی

وادي ن الله تعالى به ان ما قاله مزيد هو الحق المبين ومنه الموصوفين و  
وہ جو قائل ہوں مین ادسکا اور مین کیا اللہ بنی مجھ کو سائنہ اسکی وہ یہ کہ قول زید کا وہ حق ظاہر ہی المنورہ



الصواب الذي يجب المصير اليه والصرح المستقيم الذي ينبغي المسير

صواب ہی جو واجب ہی رجوع طرف اوسکی اور صراط مستقیم ہی کہ لائق ہی چلنا اوسپر

عليه كتب السيد جعفر بن اسماعيل مفتي الشافعية بالمدينة المنورة

لکھا اوسید جعفر بن اسماعیل فی جو مفتی شافعیہ کا ہی مدینہ منورہ میں

بسم الله الرحمن الرحيم ما قاله زيد فهو حق ولا يتابع به

شروع کرتا ہوں ساتھ اس کی جو مہربان رحم والا ہی قول زید کا حق ہی اور اتباع ساتھ

جعفر بن  
اسماعيل

أحق حرة السيد محمد جلال الدين القاضى بالمدينة المنورة

احق ہی لکھا اسکو سید محمد جلال الدین فی جو قاضی مدینہ منورہ کا ہی

السيد  
يوسف

مدرس مدرسه محمودیہ

حسن بن  
حسين

مدرس مسجد نبوی

عبد الجبار

مفتی حنبلیہ

محمد  
جلال الدين

قاضی مدینہ

عبد الله  
بن احمد

مدرس

عبد الجليل  
بن عبد السلام

مدرس

السيد  
محمد علي

مدرس مسجد نبوی

ابراهيم بن  
مختار

مدرس

موهbir علماء العجم

موهbir علماء الهندوستان

ما قاله زيد فهو صحيح وعليه العلماء ووقع اتفاق اهل السنة والجماعة

قول زید کا وہ صحیح ہی اور اوس پر ہیں علماء اور واقع ہو اتفاق اہل سنت و جماعت کا

علي وجوب التزام المذهب الواحد والله اعلم بالصواب والي المرجع والمآب

اوپر وجوب التزام مذہب واحد کی اور اللہ اعلم ہی ساتھ صواب کی اور طرف واپس ہی مرجع اور مآب

محمد  
مسعود

دہلوی

محمد  
يوسف

دہلوی

خواجة  
ضياء الدين

دہلوی

محمد  
عبد الرب

دہلوی

محمد  
قطب الدين

دہلوی

حرره



صح ما قاله بنزید الفقیہ وبطل ما قال عمرو السقیہ عند اهل السنة  
صحیح ہی قول زید فقیہ کا اور باطل ہی قول عمرو بیوقوف کا نزدیک اہل سنت

والجماعة **محبوب علی جعفری** الذی قاله بنزید فهو الحق الصریح والذی  
وجامعت کی قول زید کا وہ حق صریح ہی اور

قاله عمرو وهو الزعم القبیح **محمد کریم اللہ** الحمد لله تعالى والصلوة على  
قول عمرو کا وہ زعم فاسد ہی سب تعریف اس کی کی لی ہی اور صلوة نازل ہو

سیدنا اما بعد فثبت بنزید حق الشریعة لیه تدی به عمرو واللہ  
سید ہمارے پر اما بعد پس ثابت کیا زید فی حق شریعت کا تو کہ ہدایت پاوی ساتھ اس کی عمرو اور اسد

اعلم وعلم احکم **محمد ہاشم** ما قاله بنزید فهو الصواب كما هو  
اعلم ہی اور علم اس کا احکم ہی قول زید کا وہ صواب ہی جیسا کہ وہ

مدلول السنة والكتاب **محمد شاہ** وعليه اهل السنة والجماعة  
مدلول سنت اور کتاب کا ہی اور سپرین اہل سنت وجماعت ساکن دہلی

ما حرره المحیب فهو صحیح بناء على الروایات المذكورة فی الجواب  
جو لکھا ہی محیب فی اس رسالہ میں وہ صحیح ہی بنا بر روايات مذکورہ کی جواب میں

**محمد علی** طلعت الحق حق الطلوع وسطى الصدق حق السطوح  
ظاہر ہوا حق حق ظاہر ہونیکا اور چکا صدق حق چکنی کا

**محمد حسین فقیر** قد انعقد الاجماع بحسب العمل من العلماء الاعلام  
منعقد ہوا اجماع بحسب عمل کی علماء اعلام سی

والفضلاء الكرام والاولياء العظام وصلحاء اهل الاسلام من  
اور فضلاء کرام سی اور اولیاء عظام سی اور صلحاء اہل اسلام سی

المفسرين والمحدثين والفقهاء المتقنين والمجتهدین بل اتفقت الامة  
جو مفسرین اور محدثین اور فقہاء مضبوط اور مجتہدین ہیں بلکہ متفق ہوئی امت



المرحوة كافة في جميع الاوطان والاطار والامكنة والامصار و

مخومه يعني اهل سنت وجماعت سبكي سبب جميع طنوں اور اطراف میں اور جميع مكانوں اور بستوں میں اور

الانزمنة والاعصار بعد تقرر المذاهب الى هذا الآن على ان

جميع زمانوں اور اعصار میں بعد تقرر اور مقرر ہونی مذاہب کی اس آن تک اسیر

يتبع كل واحد منهم مذهبا معينا بالاحسان حرة

حسین شاہ

مذہب معین کی ساتھ طریق نیک کی لکھا اسکو

لا شك في امر التقليد قد اتفقت عليه الامراء وتلقاه العلماء على

نہیں شک امر تقلید میں کہ متفق ہوئی ہیں اسیر عقول اور قبول کیا علماء نے اسکو لکھا اسکو

ما قاله زید فهو الحق الصريح وما قاله عمرو فهو القول

قول زید کا وہ حق صریح ہی اور قول عمرو کا قول

القبيل نطقه

قبیل ہی لکھا اسکو

وما قاله عمرو فهو غير مسلم عند الفضلاء العظام

نزدیک فضلاء عظام کی لکھا اسکو

الذي افاده الواقف على نكات المعقول والمنقول العريف بغوامض

جو کہ فائدہ دیا ہی واقف نکات معقول اور منقول فی اور عریف غوامض

الفروع والاصول اعني زيدا فهو نفيس عبقرى ولطيف بهي وهاجرة

فروع اور اصول فی یعنی زید فی وہ نفیس عبقری ہی یعنی شایست حسین ہی اور لطیف ہی ہی یعنی

عمرو فكله غير اوله عاطل واخره باطل

عمرو فی وہ کل کال کینہ ہی اول اسکا بی فائدہ ہی اور آخر اسکا باطل

منهم اقرب الى الضبط وابعد عن الخبط كتبه

انہ اربعہ کا قریب ہی طرف ضبط دین کی اور ابعد الخبط کرنی دین کی

محمد  
نور الحسن

محمد  
ترا ب علی

تقلید  
الاول

نکات خوب اور وہ ہے کل ہی دال



قول مزید صواب و صحیح و حق صریح  
 زید کا صوب اور صحیح ہی اور حق صریح ہی  
 [احمد علی] [محمد وجیہ] کلکتہ سہارنپوری

## مواہیر علماء الفجاء

ماقالہ مزید فہو حق مطابق بالکتاب والسنة و جماع العلماء الراشدين  
 [قادر بخش] قول زید کا وہ حق ہی مطابق ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع علماء راہنہ کی

ماقالہ زید فہو حقیق بالقبول عند اهل المعقول والمنقول و ملکہ الاجماع  
 [عبد الرحمن ملتانی] قول زید کا وہ لایق شری ساتھ قبول کی نزدیک اہل عقل اور نقل کی اور نہیں ہیں منکر و مکی گرجاں

ماقالہ زید فہو المقبول والمعمول عند اهل السنة والجماعة و ماقالہ  
 قول زید کا مقبول اور معمول بہ ہی نزدیک اہل سنت اور جماعت کی اور قول شری

عمر و فہر المخالف للمعقول والمنقول  
 [غلام نبی] [قادر بخش] [فتح محمد] [ملتانی] [ملتانی] وہ مخالف ہی معقول اور منقول کی

ماقالہ مزید فہو مطابق بالکتاب والسنة و لاجماع والقياس  
 [صلاح بخش] قول زید کا وہ مطابق ہی ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس کی

شہد و حقت علی ان العلماء الدین مزینوا هذه الرسالة بعد اقامہ  
 گواہ ہو نہیں اور مہر کی مینٹی سپر کہ جو علماء کہ مزین کیا انہوں فی اس رسالہ کو ساتھ علامات اپنی کی

و مواہیرہم کلہم مع جامع هذه الرسالة علی دایز متین  
 [نور محمد] اور مواہیر اپنی کی وہ سبکی سب مع جامع اس رسالہ کی دین متین پر ہیں

مدعی زید ثابت عند اهل السنة والجماعة  
 [احمد] [لکھنؤ] ماقالہ مزید مدعی زید کا ثابت ہی نزدیک اہل سنت اور جماعت کی

هو الذي استقر عليه قواعد الاسلام و تقر عليه اراء علماء  
 وہ ہیں جو قرار پایا ہے اور سپر قواعد اسلام فی اور مقرر ہوئی ہیں اور سپر علماء



الانام والذی قالہ عمر و متمسکاً بالکرمۃ فهو متولد من قلة بتحرره

حطقت کی اور وہ جو دعویٰ کیا ہی عمرونی متمسک ہو کر ساتھ آیت کریمہ کی وہ پیدا ہو ہی قلت تجر ادسکی سی

فی الاصول وکثرة تجرده عن الحق المعقول ولبعم ما قال بعض الظرفاء

علم اصول میں اور کثرت تجر د ادسکی سی حق معقول سی کیا اچھا کہا بعض ظرفا فی

ان القرآن مال السخی يتمسک به الغبی والزکی **سلطان محمد** ما قالہ زید

کہ قرآن شریف مال سخی است غنی اور زکی بان متمسک توان کرد قول زید کا

وجدناه حقاً مطابقاً للمعقول والمنقول موافقاً للفروع والاصول وما

پایا ہمنی حق مطابق معقول اور منقول کی اور موافق فروع اور اصول کی اور

قالہ عمر وجدناه مخالف الاجماع **مسکین عبد اللہ** **محمد احسن** ما ادعاه

قول عمرو کا پایا ہمنی مخالف اجماع کی قول

زید فهو ثابت بآیات قطعية واحادیث مشہورة واجماع امة وقیا

زید کا ثابت ہی ساتھ آیات قطعیہ اور احادیث مشہورہ اور اجماع امت اور قیاس

صحيح وهو معمول فی الامصار واکناف العالم واطرافه فصار مجمعا علیہ

صحیح کی اور وہ معمول بہ امصار اور اطراف جہان کی پس ہو گیا وہ مجمع علیہ

من اهل السنة والجماعة قولا وفعلًا وبقالہ عمر و فتسویلات

اہل سنت و جماعت کا از روی قول اور فعل کی اور قول عمرو کا یہ سوالات

نفسانية وتخیلات فلسفية تسببها نقصان فی العلم من الاصول

نفسانیت کی ہیں اور تخیلات فلسفیانہ سبب اسکا نقصان ہی علم میں اصول

والفروع واعراض عن طريقة الحق **فتح محمد** لا شک ان التزام

اور فروع سی اور اعراض ہی طریقہ حقہ سی نہیں ہی شک آہمین کہ التزام

اتباع الواحد منهم اقرب الى ضبط الاحوال وابعده عن تشتت البال

اتباع مذہب واحد ائمہ اربعہ سی اقرب ہی طرف ضبط اعمال کی اور دور از دور ہی پر گندہ ہی ملوکی **محمد اللہ**



ماقالہ زید من تقلید المعین فهو حق لتوارث الامة على تقلید المعین  
قول زید کا تقلید معین ہی وہ حق ہی واسطی توارث است کی تقلید معین ہے

**فقہ الدین** **عبد اللہ** **ماقالہ زید فهو ضبط واصوب** **فقہ خد مجتہد**

قول زید کا مضبوط تر اور صواب تر ہی

**ماقالہ زید فتا بت وحق وماقال عمر وفتو عنہ وفتا بت** **فتح محمد**

قول زید کا فتا بت اور حق ہی اور قول عمر کا بی فائدہ ہی

**مافتی بہ العلماء علی ما حررہ زید فی المتن فهو صحیح** **احمد یار**

اور فتویٰ علماء کا اوپر تحریر زید کی متن میں وہ صحیح ہی

**ماقالہ زید فهو الحق الصریح وماقالہ عمر فهو الباطل القریح** **عبد اللہ**

اور قول زید کا وہ حق صریح ہی اور قول عمر کا وہ باطل خالص ہی

**ماقالہ زید فهو حق** **حافظ** **قاضی عظیم** **مفتی تاج الدین**

قول زید کا حق ہی

**لقد صاب زید وکلامه موافق بالسنة والکتاب** **امام الدین لاہوری**

البتہ صواب کو پہنچا زید اور کلام اور کی موافق ہی ساتھ سنت اور کتاب

**واجماع اولی الالباب ومخالفة ضال ومضل بلا ارتبأ** **قاضی** **احمد اللہ**

اور اجماع صاحبان عقل کی اور مخالفت اوس زید کا گمراہ ہی اور گمراہ کنندہ ہی بغیر شک شبہ کی

**ماقالہ زید فهو مطابق بکلام الملك الکریم وموافق باحادیث**

قول زید کا وہ مطابق ہی ساتھ کلام بادشاہ کریم کی اور موافق ہی ساتھ احادیث

**النبي العظیم وماقالہ عمر فهو سبیل الطغیان وطریق البهتان**

نبی عظیم کی اور قول عمر کا وہ سبیل سرکش اور طغیانی کا ہی اور طریق بہتان بنہ کما ہی

**صاحب الدر المختار فی الدر المختار والشیخ ابن** **حجیم نجش**

صاحب در المختار فی در المختار میں اور شیخ ابن



المهام في تحرير الاصول وابن حاجب في مختصر الاصول وغيرهم

ہمام فی تحریر الاصول ابن اور ابن حاجب فی مختصر الاصول ابن اور اورنگ آبادی

قالوا ان الرجوع من التقليد بعد العمل ممنوع بالاتفاق

کہا کہ رجوع تقلید سے بعد عمل کے ممنوع ہی بالاتفاق

وقال صاحب البحر في الرسائل الزينية فوجب على مقصد

اور کہا صاحب بحر فی رسائل زینیہ میں کہ واجب ہی مقصد

ابی حنيفة العمل بقوله ولا يجوز له العمل بقول غيره لما نقل

ابن حنیفہ پر عمل کرنا ساتھ قول او کیلکی اور نہیں جائز او کو عمل کرنا ساتھ قول غیر کی کیونکہ نقل کیا

شيخ القاسم في تصحيحه عن جميع الاصوليين انه لا يصح الرجوع

شیخ قاسم فی تصحیح میں سب اہل اصول سے کہ نہیں صحیح رجوع کرنا

عن التقليد بعد العمل بالاتفاق حسن شاه بمثال ما حرة المجيب النجيب

تقلید سے بعد عمل کی بالاتفاق قول مجیب نجیب کا

في تقليد الامام الواحد من الائمة فهو مطابق بالكتاب والسنة

تقلید امام واحد کیمیں ائمہ سے وہ مطابق ہی ساتھ کتاب اور سنت کی

وموافق لاقوال السلف حافظ محمد احسن كشمير هذه الرسالة حجة برهان

اور موافق ہی علماء سلف کی یہ رسالہ حجت اور برہان سے

في تصويب قول يزيد فمن لم يعمل بها فهو متبع شيطان

پس صواب ہو فی قول زید کی پس جو کوئی عمل نہ کری ساتھ او کی پس وہ تابع شیطان

مرید وكان كعمرو ضل و اضل حرره حافظ عزيز الله كشميري

سرکش کا ہی وہو مثل عمرو کی گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھا او کو

مواهيد علماء الولاية



ماقاله زید فی هذه الرسالة فهو مقبول عند اهل السنة والجماعة  
قول زید کا اس رسالہ میں وہ مقبول ہی نزدیک اہل سنت اور جماعت کی

حاجی دوست  
محمد

ماقاله زید فهو المعمول به عند اهل السنة والجماعة  
قول زید کا وہ معمول بہ ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کی

غلام حسن

ما حکم زید فی هذه الرسالة هو المقبول وهو المعمول  
قول زید کا اس رسالہ میں وہ مقبول اور معمول بہ ہی

عند اهل السنة والجماعة **عبد الغفار** ماقاله زید فهو مقبول لنا  
نزدیک اہل سنت و جماعت کی قول زید کا وہ مقبول ہمارا

ومعمول لنا وافتینارہ **عطا محمد** ماقاله زید فی هذه الرسالة فهو  
اور معمول ہمارا ہی فتویٰ دیا ہمیں ساتھ اس کی قول زید کا اس رسالہ میں وہ

صواب وموافق بالكتاب والسنة واجماع الامة والقياس الصحيح  
صواب ہی اور موافق ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع است اور قیاس صحیح کی

وماقاله غير فهو خطأ **شہاب الدین** ما قال زید فهو معمول لی وجميع  
اور قول عمرو کا وہ خطا ہی قول زید کا معمول میرا اور جمیع

قضاة زماننا وبواقی اهل السنة والجماعة وختمت عليه ان  
قضاة ہمدی زمانہ کا اور باقی اہل سنت اور جماعت کا ہی مہر کی بنی اس پر کہ

هنا الكتاب مقبول حربه سعد الدين **سعد الدين** **قاضي قندھار** **ملا عبد الحق**  
یہ کتاب مقبول ہی لکھا اس کو سعد الدین فی قاضی قندھار مفتی قندھار

**محمد سعید** **غلام محمد امین** **محمد عمیر** **عبد الرحمن** قاضی قندھار  
مفتی قندھار مفتی قندھار مفتی قندھار قاضی قندھار

علماء الحرمين الشريفين في ذلك الباب كافية وسائر المواهيير انما هي لتأيد  
ذلك المرام لقوله عليه السلام ان الدين يبارز الى الحجا كما تارة من النجاة الى حجرها الزوال الله اعلم



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه المهتدين واجباة وانصافا  
المقتدين احابعد فلما كان مذهب السلف والاخبار منع اخذ الدين من اهل البدع  
والاشرار كما قال محمد بن سيرين وهون ائمة المحدثين واجلة التابعين <sup>الكبار</sup> لم يكونوا يسألون عن  
الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا اسموا الناس رجالكم فينظر الى اهل السنة فيؤخذ حديثهم  
ينظر الى اهل البدع فلا يؤخذ حديثهم رواه مسلم في صدر كتابه صحيحه مسلم كان لا بد من  
ان يبين من عقائد مصنف المعيار التي ائمت من كلامه لا تنبه اهل السنة والجماعة على  
حاله واعتقاده فاجتنبوا عن عقائده وقواعده واحترزوا عن مسائله واقلوا له فاقول مستغفرا  
بالله ومتوكلا عليه في الابتداء والانتفاء **عقيدة اولى مصنف معيار**  
يهيى كه خبر احاديث احاد مفيد معجزه كى نهين يعنى حديث احادى معجزه ثابت نهين هوتا جيسا كه مصنف معيار  
نى اپنى دليل محكم فى نفى اثر القدم من ارشاد فرمايا وجه سوم انكه اعتقاد بر معجزه نبى عليه السلام از جمله عقائد ايمانیه است  
وخبر عدل واحد مفيد عقيدته نمى شود چنانچه در اصول فقه مصرح است واعلم ان المقصود فى لعقائد لا يحصل  
مع الظن بخلاف الاعمال كذا فى شرح التلخيص لمولانا بحر العلوم انتهى يعنى وجه تسميه سبب ذكرنى معجزه اثر قدم  
يهيى كه خبر معجزه اثر قدم كى خبر احادى اور خبر احاد نهين مفيد مكرظن كى اور ظن مثبت اور مفيد عقايد كا نهين اور معجزه  
ايمانیه سى هى پس ثابت هوا كه خبر احاد مفيد اور مثبت معجزه كى نهين هى پس خلاصه كلام مصنف معيار كا يهيه هوا كه جو اخبار  
احاد هين وه مفيد معجزات كى نهين پس لازم آيا اسقاعده اور عقيدته مصنف معيار سى كه سبب احاديث صحاح سته وغيره كى  
جومر وهى هين در باب معجزات آنحضرت صلى الله عليه وسلم كى قابل اعتبار اور اعتماد كى نهين پس سبب معجزات رسول خدا صلى الله عليه  
وسلم كى باطل هوى بموجب اس عقيدته كى كيونكه احاديث سبب معجزات كى احاد هين جيسا كه تخرج كى اكى امام زرقانى نى شرح  
مواهبه ليه نيه من حيث قال وجميع معجزات المصطفى احاد الا القرآن انتهى اور بيان اس احوال كا يهيه  
كه خبر نزد يك محدثين كى دو قسم يهيه متواتر اور احاد خبر متواتر فائده علم يعنى يقين كا ديتى هى اور خبر احاد فائده ظن كا  
يعنى هى نه علم كا اور هر طبقه من تين تين راوى سى كم هون تو وه حديث احادى اور هر طبقه من تين تين راوى هون زياده  
هون تو وه حديث متواتر هى قال الحافظ ابو الفضل المشهور بابن حجر العسقلانى فى مخبة الفكر



المصنف في اصطلاح اهل الحديث اما بعد فالنصانيف في اصطلاح اهل الحديث قد كثرت وبسطت  
واختصرت فسألني بعض الاخوان ان اخص لهم المهتم من ذلك فاجبته فاقول الخبر ان يكون له طرق  
بلا عدد معين او صرح حصرا بما فوق الاثنين او بهما او بواحد فالاول المتواتر وهو المفيد للعلم اليقيني بشرطه  
والثاني المشهور والثالث العزيز والرابع الغريب وكلها سوى الاول احاد انتهى وقال الامام النووي في شرح مسلم  
قال العلماء الخبر ضربان متواتر واحد فالمتواتر ما نقله عدد لا يمكن تواطؤهم على الكذب ويستوى طرفاه والوسط  
وخبر الواحد عالم يوجد فيه شروط المتواتر سواء كان مروية واحد او اكثر والذي عليه جمعي المسلمين الصحابة و  
التابعين ومن بعدهم من المحدثين والفقهاء واصحاب الاصول ان خبر الواحد الثقة حجة ويلزم العمل ويقيد الظن  
ولا يقيد العلم انتهى پس ظاهر هو اما ذكر سي كه حديث اصطلاح محدثين من دو قسم مي متواتر اور آحاد متواتر وه حديث هي كه هو سناد  
او كي من هر طبقه من تين تين راوي يا زياده اور وه فانه يقين كادتي هي اور حديث آحاد وه حديث هي كه هو سناد او كي من هر طبقه من  
راوي تين سي كم اور وه فانه ظن كادتي هي نه يقين كا اور ظاهر هي كه كوي حديث صحاح سته وغيره كي مروى من باب معجزات من  
مگر بطريق احاد كي پس سب احاديث معجزات كي جو مروى من صحاح سته وغيره من يعني بخاري اور مسلم اور ترمذي اور نسائي اور ابو داود وابن ماجه  
اور مشكوة وغيره من قابل اعتبار كي من اور سب معجزات رسول خدا صلي الله عليه وآله وسلم كي درهم برهم هوئي بنا براس قاعده مصنف  
معياري اور معنى قول بهاري كي كه لا عبرة للظن في باب الاعتقادات به من كه امر اعتقادي ثابت دليل قطعي سي هوئي  
نه دليل ظني سي ليكن دليل قطعي عام هي اس سي كه خود بخود قطعي هو يا قدر مشترك او كما قال الشامي في كتابه المشهور بسيرة الشامي  
والقاضي في الشفاء والقاري في شرحه والزرقي في شرح المواهب نفلا عن القاضى ان معجزاته صلي الله عليه  
وسلم على قسمين فالقسم الاول ما علم قطعا ونقل اليه تواترا كالقران والقسم الثاني ما لم يبلغ الضرورة والقطع  
وهو على نوعين فالنوع الاول ما اشتهر وانتشر مرواه العدد الكثير وشاع الخبر به عند المحدثين والرواة ونقله لسير  
والاخبار كنوع الماتئين اصابعه صلي الله عليه وسلم ونكتير الطعام والنوع الثاني ما اختص به الواحد والاثنان و  
مرواه العدد اليسير ولم يشتهر اشتهار غيره لكنه اذا ضم الى مثله اتفاقا للمعنى المقصود به الاعجاز واجتماع الاثنيان  
بالمعجز كما قد منا من انه لامرية في جريان معانيها على يديه وانه اذا ضم بعضها الى بعض افاد القطع انتهى قال العلا  
الفتازاني في شرح العقائد وما اظهر المعجزة فلوجهين احدهما انه اظهر كلام الله تعالى وتحدى به البلغاء  
مع كمال بلاغهم فعجزوا عن معارضته مع حرصهم على ذلك واعرضوا عن المعارضة بالحروف الى المقارعة بالسوء  
ولم يتقل عن احد هم مع توفر الدواعي الاثنيان بشئ فدل ذلك قطعا على انه من عند الله تعالى والثاني انه نقل  
عنه من الامور الخارقة للعادة ما بلغ القدر المشترك منه اى من ظهور المعجزة حد التواتر وان كانت تفاصيلها  
احاد انتهى وقال في التلويح شرح التوضيح في الاصول وقد روي في اخر باب السنة احاديث تدل على انه عليه السلام  
كان يقول في بعض الاحكام بالقياس وهي وان كانت اخبار احاد الا ان جملة الامر بلغت حد التواتر وهي انه عليه السلام  
كان يعمل بالقياس انتهى قال في المواهب اللدنية ومجموع ذلك يفيد القطع انتهى وقال الامام الزرقاني في شرحه  
ويسمى ذلك بالتواتر المعنوي انتهى غير ذلك كما لا يسر خلاصه سب كايه هي كه اگرچه تفاصيل احاد من ليكن جبكه ضم كيا جاي بعض كو  
بعض من تو قد مشترك يعني نفس اعجاز متواتر هو جاتاي اور سكو تواتر معنوي كيتي من ليه الاحكام آخرت اور تفاصيل حشر اور صراط او حسنا  
اور عذاب نار اور ثواب جنت وغير ذلك مقبول بالا جماع من ليه اعلا اهل اسلام بالا اتفاق معجزات انحضرت صلي الله عليه وسلم كوا حاديث  
سي ثابت كرتي من هر عصر اور هر مصر من اگرچه وه احاديث آحاد من جيسا كه پوشيده منين هي اوس شخص پر جو واقف هي حديث اور شروح  
حديث اور كتب سير اور رسائل معجزات پر ليه اجماع علم مثل صاحب سيرت شامي وصاحب شفاء وصاحب مواهب لدنية وغيرهم اور جميع  
محدثين مثل بخاري ومسلم وترمذي ونسائي وابو داود وابن ماجه وصاحب مشكوة وغيرهم في درج كيا هي اپني كتب حديث من ان احاديث كو  
نه مشتمل من اور پر معجزات انحضرت صلي الله عليه وسلم اگرچه وه احاد من معاذا وپراس قاعده مصنف معياري كي وارو كرنا اهل علم كا كتب اپني  
من ان احاديث كو لغو اور عبث هو اور حرکت بجا هوئي ليكن دين رسول مقبول كا انش راسه تعالى هميشه غالب مي يديد ون لطفا



# نور اللہ با فواہرہ واللہ متہ نورہ ولو کرہ کفرون عقیدہ ثانیہ مصنف

معیار کا یہ ہے کہ جو چیز سائنہ سند صحیح متصل مسلسل کی نہ ہو وہ قابل اعتبار کی نہیں ہے جیسا کہ مصنف معیار فی واسطی بطل کر فی مناقب امام اعظم صاحب کی یہ قاعدہ اپنی معیار کی آخر بحث مناقب میں ارشاد فرمایا و عبارتیں اہل کف قصہ دہا یہ ہوا سند صحیح کی فضیلت امام صاحب کی میں نقل کرتی ہیں امام صاحب سائنہ سند صحیح متصل مسلسل کی یہین بیجا اور یہ سند صحیح متصل مسلسل الاسناد بیان پائی نہیں جاتی یہ کیونکر قابل اعتماد کی ہواشتی مختصر ایس مقید کیا مصنف معیار کی فی سند مقبول سائنہ تین قیدوں کی اول قید یہ ہے کہ ہو یہ سند صحیح پس یہ حراز ہو اسناد حسن اور سند ضعیف سی اور دوسری قید یہ ہے کہ ہو یہ سند متصل پس یہ حراز ہو اسناد منقطع اور مرسل سی اگرچہ وہ صحیح ہی مذہب جمہور جیسا کہ عنقریب بیان کیا جاوے گا اور تیسری قید یہ ہے کہ ہو یہ سند مسلسل پس یہ حراز ہی سند غیر مسلسل وہ اور سند غیر مسلسل وہ ہی کہ نہ ہو سند مسلسل اور سند مسلسل اصطلح اہل حدیث میں ولایم یہی کہ روایہ اسکی متفق ہوں صبیح ادابین یا حالات میں مثلاً حدیثا فلان ثنا فلان ثنا فلان آہ یا خبرنا فلان واخذ لحیتہ حدیثا فلان واخذ لحیتہ آہ یا انبانا فلان الکوفی قرأت علی فلان الکوفی آہ وغیر ذلک من الحالات قال ابن حجر العسقلانی فی نخبۃ الفکر المصنفۃ فی اصطلاح اہل الحدیث کہ ادا علیہ تسمیۃ بنخبۃ الفکر فی اصطلاح اہل الاثر کہما صرح بہ فی متن نخبۃ الفکر حیث قال تسمیۃ بنخبۃ الفکر فی اصطلاح اہل الاثر وان اتفقت الروایۃ فی صیغ الاداء وغیرہا من الحالات لا یسلسل ثم قال فی شرحہ کہ سمعت فلانا قال سمعت فلانا واخذ ثنا فلان قال حدیثا فلان وغیر ذلک من الحالات انتہی قال السید السند فی اصول الحدیث والمسلسل یتابع فیہ رجال الاسناد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حالة واحدة آہ انتہی اور پر ظاہر ہے کہ سند صحیح متصل مسلسل نہیں پائی جاتی کتب حدیث صحیح سند وغیرہ میں مگر قدر قلیل جیسا کہ ظاہر ہے ہر واقعہ کتب حدیث پر پس لازم آئی اس قاعدہ مصنف معیار سی چند امور اول یہ ہے کہ سب احادیث صحیح سند وغیرہ کی دہا ہی اور باطل میں کیونکہ وہ سند مسلسل سی نہیں ہیں اور امر دوسرا یہ ہے کہ سب احادیث حسان خواہ صحیح سند کی ہوں یا غیر کی ہوں دہا ہی اور باطل میں کیونکہ وہ سند صحیح سی نہیں ہیں حال آنکہ وہ مقبول باجماع اہل سنت میں اسطی کہ وہ حدیث حسن کوئی نہ ہو پکڑتی ہیں بالاتفاق اور امر تیسرا یہ ہے کہ سب احادیث مرسلہ دہا ہی اور باطل ہوں حال آنکہ وہ نزدیک جمہور ائمہ یعنی نزدیک امام مالک اور امام اعظم اور امام احمد حنبل اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور جمہور فقہاء کی حجت میں اور امام شافعی کی نزدیک ہی حجت میں ہو جائی مقصد سائنہ اور حدیث کی اگرچہ وہ ہی مرسل ہو جیسا کہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ فی اپنی کتب میں تصریح کی ہے قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب صحیۃ الاحتجاج بالمعنعن وذہب مالک وابو حنیفہ واکثر الفقہاء الی جواز الاحتجاج بالمرسل انتہی وقال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول المرسل فان کان صحابیا فحکم الاتفاق وان کان غیرہ فالاکثر منهم الاثمتہ الثلثۃ علی القبول انتہی وقال الملا علی القاری فی شرح موطا الامام محمد فی باب وقفت الصلوۃ قال ابن عبد البر المالکی مذہب الامام مالک ان مرسل الثقة یجب بہ الحجۃ ویلزم بہ العمل کما یجب بالمسند سواء انتہی وعلیہ الجمہور وبہ قال اثمتنا انتہی کلام القاری وقال النووی فی الفصل المذكورۃ فی اول شرح مسلم و مذہب مالک والی حنیفہ ولحد واکثر الفقہاء انہ یجتہ بالمرسل ومن ذہب الشافعی انہ اذا انضم الی المرسل ما یقتضیہ احتج بہ وذلك بان یروی ایضا مسندا او مرسل من جهة اخرى او یعمل بہ بعض الصحابة او اکثر العلماء انتہی وقال ابن حجر فی شرح نخبۃ الفکر قال الشافعی یقول ان اعتضد بحیثہ من روایۃ اخری بیان الطریق الاول سواء کان مسندا او مرسل آہ انتہی ایس معلوم ہوا مذکر سی کہ احادیث مرسلہ جو مقبول ہیں بالاتفاق ائمہ اربعہ کی وہ ہی باطل میں نزدیک مصنف معیار کی والد اعلم مصنف معیار کیا مذہب کتنا کی کہ سبکی نہیں ماننا اس روایت کی سبکی حدیثا ہی شاذ ہے کہ کل جدید لہ کا مذہب رکبتا ہی اور امر چوتھا یہ ہے کہ نزدیکی اپنی کتاب صحیح نزدیکی میں مذہب اور اقوال صحابہ اور تابعین وغیرہم کی بیان کرتا ہی وغیرہ سند ایس سبکی سب باطل ہوئی اور قابل اعتبار کی نزدیکی بموجب اس قاعدہ مصنف معیار کی بلکہ جمیع علماء اقال اور مذہب علماء کی حوائج کی کتب تفاسیر اور حدیث اور شرح حدیث وفقہ اور اصول فقہ وغیرہ میں نقل ہو سند مسلسل کی کرتی ہیں وہ سبکی کی سبکی ہو

قید اول

قید ثانی

قید ثالث

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳



اور قابل اعتماد کی زمین بموجب اس قاعدہ مصنف معیار کی اور امر پانچواں یہ ہے کہ نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باطل ہوئی  
کیونکہ مصنف معیار کی نزدیک دو قاعدہ مقرر ہیں قاعدہ اولیٰ یہ ہے کہ جو احادیث آحاد میں وہ قابل اعتبار کی نہیں باب معجزات میں  
اور دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ جو شیخ غیر سند صحیح مسلسل کی ہو وہ قابل اعتماد کی نہیں پس حاصل ان دونوں قاعدوں مصنف معیار کا  
یہ ہے ہوا کہ جب تک کوئی حدیث سند صحیح متصل مسلسل متواتر نہ ہو تب تک وہ باب معجزات میں قابل اعتبار کی نہیں اور پھر ہر ہی کوئی سند  
صحیح متصل مسلسل باب معجزات میں کتب صحاح ستہ وغیرہ میں موجود نہیں جیسا کہ گذرا ہے پس بموجب ان دونوں قاعدوں مصنف معیار کی  
کوئی معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت نہوا پس نبوت آنحضرت کی باطل ہوئی کیونکہ نبوت کی معجزات پر ہی پس جب معجزات باطل ہوئی تو  
نبوت نبوت ہی باطل ہوئی لیکن انشاء اللہ تعالیٰ دین رسول مقبول کا ہمیشہ غالب رہیگا لقولہ تعالیٰ یریدون ان یطفئوا نور اللہ باقوا  
و یابی اللہ الا ان یتیم نورہ ولو کرہ الکفر ذلک ہوالذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو  
کرہ المشرکون عقیدہ ثالثہ مصنف معیار کا یہ ہے کہ قرآن شریف معجزہ ستمہ نہیں ہے جیسا کہ  
اپنی کتاب دلیل محکم فی نفی اثر القدم میں ارشاد فرمایا پس میگویم کہ این معجزہ از کتب معتبرہ سیر مانند شفاء قاضی عیاض و سیر ابن اسحاق  
و ابن ہشام و کتاب الوقایہ جوزی و مواہب لدنیہ و کثر الراغبین و روضۃ الاحباب و طبری و از دیگر کتب حدیث معتبرہ ثابت نشدہ است  
بنابر ان جامع روایات و حاوی آثار و روایات علامہ زان رکن الدین محمد شامی در کتاب بسیل الہدی و الرشاد فی احوال خیر العباد کہ مشہور سیر  
شامی است در میان محاسن و عادات شریفہ و معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتابی است مبسوط و جامع و عدیم المثل درین باب در باب  
شانزدہم در صفت ساق و فخذ و قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ کہ بسیاری از مداحان ذکر می کنند کہ وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم بر صخرہ مشی میفرمود نقش قدم شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر صخرہ نمود و قدم مبارک در ان فرو می شد و حال آنکہ وجود این در کتب حدیث  
و تاریخ اصلا نیست و قول صاحب سیرۃ شامی را مؤید است انچہ مفتی مانند قاضی بیضاوی و صاحب تفسیر کبیر و صاحب نیاپوری و مدارک و  
حسینی و جواہر وغیرہ در تحت آیت کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشتہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علیہ السلام بر سنگ و غوص آن در ان و بقا  
آن اثر تا مدت دراز خاصہ ابراہیم علیہ السلام است لان اثر القدم فی الصخرۃ الصماء ایہ و غوصہ فیہا الی الکعبین ایہ و لآلئہ  
بعض الصخرۃ دون بعض ایہ و ابقاء ہذا لا تزول سائر آثار الانبیاء علیہم السلام ایہ خاصہ لآبرہیم علیہ  
السلام کذا فی تفسیر النیسابوری و ہکذا فی تفسیر البیضاوی و فی التفسیر الکبیر لان اثر القدم فی الصخرۃ الصماء  
ایہ و غوصہ فیہا الی الکعبین ایہ و لآلئہ بعض الصخرۃ دون بعض ایہ و ابقاء ہذا دون سائر آیات الانبیاء علیہم السلام  
ایہ خاصہ لآبرہیم علیہ السلام انتہی لان اثر القدم فی الصخرۃ الصماء ایہ و غوصہ فیہا الی الکعبین ایہ و لآلئہ بعض  
الصخرۃ دون بعض ایہ و ابقاء ہذا دون سائر آیات الانبیاء علیہم السلام ایہ لآبرہیم علیہ السلام خاصہ کذا فی  
المدارک انتہی کلام مصنف المعیار حاصل مرام کلام اور استدلال مصنف معیار کا یہ ہے کہ یہ چاروں معجزی خاصہ ابراہیم علیہ  
السلام کی ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس قول دون سائر آیات الانبیاء میں داخل ہیں کیونکہ استدلال بغیر کی ممکن نہیں پس ثابت ہوا  
بموجب کلام مصنف معیار کی کہ قرآن شریف معجزہ ستمہ نہیں ہے اور اخبار اور احادیث اس امر کی کہ قرآن شریف آنحضرت کی زبانہ میں معجزہ  
تبارک و تعالیٰ ہی باطل ہوا بموجب قاعدہ سابقہ مصنف معیار کی پس نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بموجب ان قاعدوں مصنف معیار کی  
درہم برہم ہوئی نہ قرآن ہی ثابت ہوئی اور نہ حدیث ہی ثابت ہوئی بموجب قواعد مصنف معیار کی اور یہ قواعد مصنف معیار کی  
منکرین نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہی مفید ہیں لیکن پھر ہر ہی کہ منکرین نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قواعد مصنف  
معیار کی ہم اہل اسلام پر حجتہ نہیں ان منکرین نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قواعد مصنف معیار کی خود مصنف معیار پر حجت  
ہیں یا دیر جو تابع مصنف معیار کی ہیں اور انکو محقق اور پیشوا سمجھتی ہیں اور انکی تصانیف کو اپنی دلیل اور سند جانتی ہیں نہ ہم اہل  
اسلام پر اگر کوئی شخص کہی کہ عدم استمرار معجزہ قرآن شریف کا ان عبارات علما ان تفاسیر کی سی ہی لازم آتا ہی جواب اسکا یہ ہے کہ نہیں  
لازم آتا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ ہیں بدلیل قاعدہ مقررہ عند العلماء کی لم یأت نبی بشیء من المعجزات الا ولینبئنا  
صلی اللہ علیہ وسلم مثله او اعظمہ جیسا کہ فرمایا اوی شامی فی اوی کتاب اپنی میں جسکی نہایت تعریف کی ہے ابی مصنف  
معیار فی جماع ابواب موازات کی باب اول میں قال العلماء ما اوتی نبی معجزۃ من المعجزات ولا فضیلہ الا ولینبئنا صلی اللہ



علیہ وسلم لظہرہا او اعظم منها انتہی اور فرمایا موابہ لدنیہ من جملہ معتبر کما ہی ابی مصنف  
 معیار فی ما خص نبی بشیء من المعجزات والکرامات الاولینا مثله کما انصوا علیہ انتہی  
 اور فرمایا اوسی شفا من جملہ معتبر کما خود مصنف معیار فی لم یات نبی بمعجزة الا وعند نبینا صلی  
 اللہ علیہ وسلم مثلہا او ابلغ منها انتہی اور فرمایا امام شافعی رضی اللہ عنہ فی ما اعطی اللہ نبیا  
 قسط الا وقد اعطی محمد اکثر منه رواہ البیہقی ذکرہ الشامی فی سبیل الہدیٰ لہذا علماء تفسیر وغیرہ  
 تصریح اسکی ہی کی ہی قال جلال الدین السیوطی فی تفسیر الجلالین ولین تفعلوا ابدا انتہی وقال جلال  
 الدین المحلی فی تفسیر الجلالین فی سورة عنکبوت اولم یکفہم فیما طلبوہ انا انزلنا علیک الکتب القرآن  
 یتلى علیہم فہوایہ مستمرة لا انقضاء لها بخلاف ما ذکر من آیات انتہی وقال البغوی فی تفسیر المعالم لہ  
 تفعلوا ابدا انتہی وقال فی رد المحتار شرح در المختار قوله بعد القرآن لانه اعظم المعجزات علی الاطلاق لانه  
 معجزة مستمرة دائمة انتہی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الیمان فی وجوب الیمان برسالة نبینا  
 صلی اللہ علیہ وسلم والامام الشامی فی کتاب المذکور فی ابواب معجزاتہ السماویۃ ان القرآن معجزة مستمرة الی  
 یوم القیامۃ انتہی وقل فی المواہب اللدنیۃ ومنہا ان معجزاتہ علیہ السلام مستمرة الی یوم القیامۃ انتہی وقال  
 الزرقانی فی شرحہ والقرآن العظیم الذی ارید بالمعجزة المستمرة لہ نزول حجة قاطعة لتنتہی وقال شاہ عبدالغفر  
 فی تفسیرہ فی تفسیر ذلک کتاب نبوة صلی اللہ علیہ وسلم ثابتہ بالقرآن لانه معجزة مستمرة انتہی اور فرم  
 ترا جرایہم ہی کما وی شیش شامی من کہ جسکی ابی مصنف معیار فی تعریف کی ہی حتی کہ عظیم المثل فرمایا فرمایا باب دایع موازات انبیاء  
 کی من وقد اوتی داود علیہ السلام الحدید وقبیلہ الحجارۃ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم الصخرۃ استتر من  
 الشکرین یوم احد مال براسہ الی الجبل لیخفی شخصہ عنہم فلین اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ علیہ وسلم الجبل حتی  
 ادخل فیہ راسہ وذلك ظاہر باقیراہ الناس وکن ذلک فی بعض شعاب مکة جراحہم استترہم النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم فلان لہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجر حتی اثر فیہ ذراعیہ وساعدیہ وذلك مشہور انتہی کلام الشامی  
 پس صاف شامی فی تصریح کی کہ معجزة اللہ شجر کا انحضرت ہی صادر ہوا اور وہ باقی ہی ہی لوگ اسکو دیکھتی ہیں اور ہی تصریح کی کہ معجزة اثر  
 ذراع کا انحضرت ہی ہی صادر ہوا اور مشہور ہی در میان خلقت کی اسی ہی معلوم ہوا کہ حضرت داخل ہیں ہیں اور کہا اوسی موابہ  
 لدنیہ من جسکی تعریف مصنف معیار کرچکیں ہیں دلیل محکم من بل قال الزبیر بن بکار فیما نقلہ المجد الشیرازی صاحب القاموس  
 فی کتابہ المغامم المطاہرة فی فضائل طاہرہ فی مغربی ہذا المسجد اشرکانہ اثر مرقق بین کرانہ علیہ الصلوۃ و  
 السلام انکأ علیہ ووضع مرفقہ الشریف علیہ وعلى حجر اخر اثر الاصابع والناس یتبرکون بہما انتہی بلکہ مرفقہ تر  
 ماجرایہم ہی کہ اوسی موابہ لدنیہ من ہی جسکو مصنف معیار فی معتبر فرمایا فرمایا کہ منہا انہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی علی  
 الصخرۃ غاصت قدماہ کما ہو مشہور قد یماد حقیقا علی الاسنة وینطق بہ الشعاع فی منظورہم والبلغاء فی مشورہم  
 مع اعتقادہ بوجود اثر قد فی الخلیل علیہ السلام فی حجر المقام انتہی اور بعضی علماء فی اول کتاب الوفا سی ہی نقل کیا ہی اس معجزة  
 ہو اور قولہ مع اعتقادہ آہ اشارۃ ہی طرف قول علامکی انہ لم یات نبی بشیء من المعجزات الاولینا صلی اللہ علیہ وسلم مثله  
 او اعظمہ اور ہی معتضدی ساتھ حدیث ہی ہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل وحده فقالوا  
 واللہ ما یمنع موسیٰ ان یغتسل معہ الا انہ ادر فذہب مرة یغتسل فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمع موسیٰ  
 بالثرہ یقول تو ہی حجر ثوبی حجر حق نظرت بنو اسرائیل الی سوءۃ موسیٰ وقالوا واللہ ما یمنع موسیٰ ان یغتسل معہ الا انہ  
 الیہ فاخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا قال ابوہریرۃ انہ بالحجر لندب ستۃ وسبعۃ رواہ مسلم فی جوف لا غشمال عریانیاتی  
 الخلوۃ قال الترمذی فی شرحہ قوله فطفق بالحجر ضربا معناه جعل یحوز ان یکون ارد موسیٰ عربض بالحجر اظہار المعجزة باثر الضرب ویحتل انہ  
 ادعی الیہ ان یضربہ لا ظہار المعجزة واللہ اعلم قوله انہ بالحجر لندب بشقہ التوب والذال وهو لا ترا انتہی پس اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ موسیٰ  
 ستی ہی ہی کہ بتی این ہم کہ یہاں بتی ہی ہی ہوتا قد کما الجبین اور لانت بعض حجر کی اور شرقہم کا اور یقلاوسکا مجموع آیات کا خاصہ براہیم علیہ السلام کا ہی ہی



ما بقی ہیں ہم کہ بقای سجزہ اشرقہم کا باوجود نطاؤل ازمنہ کی اور کثرت اعدا کی خاصہ براہیم علیہ السلام کا ہی نہ ہر واحد ہذا ان مفسرین  
 فی خاصہ کہانہ خواص لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اشرقہم جو پہلی میں مشہور ہے یہ وہی ہی اسکی واسطی کوئی دلیل مقبول اور جامعی  
 کلام ہمارا یہ ہے کہ مصنف معیار کو ضروری مان لینا اسکا اور اپنی کتاب دلیل محکم کو باطل عاقل کر دینا بموجب قرار اپنی کی والا تو دغا باز  
 ہونا مصنف معیار کا لازم **عقیدہ سابعہ مصنف معیار کا یہ ہے** کہ سوای حلال و حرام مجمع علیہ  
 کی کوئی شخص مکلف نہیں اور مجمع علیہ نزدیک مصنف معیار کی وہ ہے کہ اجماع ہوا بل اسلام کا کسی مسئلہ پر اور حسنہ اسکی کتاب یا سنت  
 سے مسئلہ بالا اجماع ہوگا اور وہ سند مسلم ہی ہو خصم کی نزدیک والا تو یہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع اون کفار کی کہ جنکی حق میں آیت  
 وجدنا علیہ آبارنا کی نازل ہی جیسا کہ بیان اسکا آویگا عقیدہ خامسہ مصنف معیار کی میں اور یہ عقیدہ رابعہ موقوف ہی اور پر معلوم  
 کرنی تین قاعدوں مصنف معیار کی قاعدہ اولی مصنف معیار کا یہ ہے کہ درست ہی اعتقاد اور عمل کرنا اگلی پھر اس امام کی موافق اور  
 پچھلی پھر اسکی ضد پر موافق دوسری امام کی اور قاعدہ ثانیہ مصنف معیار کا یہ ہے کہ حصر کرنا اتباع کا مذہب اربعہ میں باطل ہی  
 کیونکہ درست ہی اتباع جسکا چاہی قرن صحابہ سے لیکر آخر مجتہدین تک اور قاعدہ ثالثہ مصنف معیار کا یہ ہے کہ عمل کرنا مسائل مختلف  
 میں درست ہی اگرچہ مجمع عمل کا باطل ہو جائی نزدیک سب مجتہدین کی اما قاعدہ اولی پس فرمایا اپنی معیار کی بحث تقلید میں چوتھا یہ  
 کہ فرض کیا کہ اجماع مرکب اربعہ کا یہی درست ہو سکتا ہی اور یہ صورت وضو کی باطل ہی تو پھر ہی اس سے یہ نہیں لازم آتا ہی کہ تقلید ایک  
 مجتہد کی ہر مسئلہ میں واجب ہو جاوی بلکہ ہو سکتا ہی کہ مقلد ایسی صورتوں میں جس میں جمع بین المذہب لازم آوی پر سبزی کی اور باوجود انکی  
 التزام ایک مذہب کا نکر ہی مثلاً کوئی شخص اس طرح کری کہ فجر کی وضو میں امام مالک کی تمام مسائل پر عمل کری اسطور پر کہ جتنی شرائط اور ارکان  
 اور سنن اور مستحبات وکی مذہب میں ہیں سب کو ادا کری اور کوئی امر ایسا نہ کری کہ جس سے امام مالک کی مذہب میں وہ وضو فاسد ہو جاوی اور  
 ظہر کی وضو میں امام شافعی کی مذہب کی تمام مسائل پر عمل کری اوی کیفیت سے کہ امام مالک کی مذہب میں گزری اور عصر کی وضو میں امام احمد  
 کی تقلید کری اوی کیفیت سے جو گزری اسبواسطی کیا ملاحظہ شریعتی حنفی فی عقد فرید میں فحصل مما ذکرناہ لیس علی الانسان  
 التزام مذہب معین وانہ یجوز لہ العمل بما یخالف عملہ علی مذہبہ مقلدا فیہ غیر امامہ مستحبہا شریطہ  
 ویعمل بامرین متضادین فی حادثہ لا یتعلق بواحد منہما بالآخر انتہی انتہی کلام مصنف المعیار یعنی یہ اجماع مرکب  
 اول تو ہم مانتے ہی نہیں ہیں اور اگر فرض کریں ہم حصر اتباع مذہب اربعہ میں اجماع مرکب کو تو یہی اس طرح عمل کرنا جائز ہی مثلاً وضو کی فجر کو  
 موافق مذہب امام شافعی کی اور ظہر کو موافق مذہب امام مالک کی اور عصر کو موافق مذہب امام ابو حنیفہ کی اور مغرب کو موافق مذہب امام احمد  
 کی اور سیطرہ پر ہی نماز ظہر کو امام شافعی کی مذہب پر اور فجر کو امام ابو حنیفہ کی مذہب پر اور مغرب کو امام مالک کی مذہب پر اور عصر کو امام  
 احمد کا مقلد ہو کر اور اس طرح جمیع مسائل عبادات اور معاملات میں فجر کو امام مالک کی معتقد ہو کر اور ظہر کو امام شافعی کی مذہب پر اور عصر  
 امام احمد کا مقلد ہو کر اور رات کو امام ابو حنیفہ کا مقلد ہو کر عمل کری خلاصہ اسکا یہ ہے کہ سب مسائل جمیع عبادات اور معاملات میں جو مختلف  
 ہیں درمیان مذہب کی اعتقاد اور عمل کری اگلی پھر اسپر اور پچھلی پھر اسکی ضد پر تو درست ہی خواہ اجماع مرکب ہو یا نہ ہوا قاعدہ ثانیہ پس  
 فرمایا اپنی معیار کی بحث تقلید میں ہماری غرض یعنی ابطال حصر مذہب اربعہ بنظر اول اسقدر میں حاصل ہو گئی ہی اور اگر یہ حصر بنظر  
 ثانی ہو یعنی اس نظر سے ہو کہ مجتہد تواتر اربعہ کی سوای کسی ہی ہوئی ہیں قبل اونکی صحابہ و تابعین اور بعد اونکی مجتہدین آخرین لیکن اتباع  
 کسی سوای ان چاروں کی درست نہیں تو یہی باطل ہونا اس حصر کا ظاہر ہی اسلی کہ یہ حصر نسخ کرنا ہی عام کتاب اللہ کو اور حدیث  
 خیر المرقون قرنی ثم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم المحدث کو اسبواسطی علامہ ابن خزم کتاب البطلان التقلید میں فرماتی ہیں  
 فما الذی خص اباحیفة و مالکا و الشافعی بان یقلدوا دون ابی بکر و عمر و عثمان و علی و ابن مسعود و ابن عباس  
 و عائشہ رضوا للہ عنہم دون سعید بن المسیب و الزہری و النخعی و الشعبي و عطاء و الحسن البصری رضی اللہ عنہم  
 انتہی کلام مصنف المعیار یعنی حصر اتباع مذہب اربعہ میں باطل ہی کیونکہ درست ہی ہے کہ عمل کری ہر مجتہد قول پر قرن صحابہ سے لیکر آخر مجتہدین تک جسکی جاس حاصل اندازہ  
 قاعدہ کا یہ ہے کہ درست ہی بلکہ یہ کہ وضو کی فجر کو امام شافعی کی مذہب پر اور ظہر کو امام مالک کی مذہب پر اور عصر کو امام ابو حنیفہ کی مذہب پر اور مغرب کو امام احمد کی مذہب پر  
 اور عشا کو امام مالک کی مذہب پر اور ظاہر ہی کہ امام ہی مصنف معیار کا اور اس طرح سب مسائل جمیع عبادات اور معاملات کی اگلی پھر اعتقاد اور عمل کری پھر اور پچھلی پھر  
 اسکی ضد پر جمیع مسائل مختلف میں حاصل ہو کہ کوئی شخص مکلف سناہہ کسی کی مزا سوای حلال و حرام مجمع علیہ درمیان جمیع اہل اسلام کی اما قاعدہ ثالثہ



پس فرماتی ہیں اپنی معیار کی بحث تقلید میں اقول غرض مؤلف کی وجہ اول سی یہ ہے کہ عدم تعیین میں احتمال ہی پانچا اور صورتوں  
میں جو باطل ہیں باجماع مرکب ائمہ اربعہ کی جیسا کہ صورت مذکورہ میں اور جبکہ تقلید غیر معین میں ایسا احتمال ہو تو تقلید معین واجب ہوئی  
پس معلوم کرتا چاہی کہ یہ قول مؤلف کا باطل ہی اور یہ وجہ اول ہرگز مفید وجوب تقلید معین کو نہیں ہو سکتی اسلئے کہ اجماع مرکب میں اتحاد  
شرط ہی اور یہ سبب مسائل مقلد فیہا مختلفہ میں مسئلہ پانچا علاحدہ ہی اور مسئلہ مسح کا علیہ ہی انتہی کلام مصنف المعیار حاصل اسکا  
یہ ہے کہ اجماع مرکب خلاف وان منع ہی جہاں اتحاد مسئلہ کا سو والا خلاف اسکا جائز اور درست ہی پس جائز اور درست ہو اسکا مسئلہ مختلف  
فیہا میں عمل مرکب پر بایں طور مثلاً اگرچہ سنا ہے وضو مرکب باین وجہ کہ وضو کیا جائے کتبتین سی کہ اوسمیں نجاست مردار کتی یا بلی یا چو  
وغیرہ کی موجود ہی موافق مذہب امام مالک اور مسح کیا جائے کہ ربع ستر سی موافق مذہب امام شافعی کی پس یہ نماز اگرچہ باطل ہی نزدیک ائمہ  
اربعہ کی کیونکہ یہ شخص بی وضو ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی بسبب نجاست پانی کی اور نزدیک امام ابی حنیفہ اور امام مالک کی بسبب  
ترک فرض مسح سر کی لیکن درست ہی کیونکہ اس میں اتحاد مسئلہ کا نہیں ہی کیونکہ مسئلہ پانچا علیہ ہی اور مسئلہ مسح کا علیہ پس خلاصہ غرض  
مصنف معیار کا یہ ہوا کہ جو مسائل مختلفہ میں درمیان علما کی کسی مسئلہ پر عمل کری کی طور پر تو درست اور صحیح ہی اگرچہ مجموع اس عمل کا  
باطل اور فاسد ہو نزدیک جمیع مجتہدین کی پس جبکہ معلوم ہو چکی یہ تینوں قواعد مصنف معیار کی تو معلوم اور واضح ہو گیا یہ امر کہ  
خلاصہ قواعد ثلثہ مصنف معیار کا یہ ہوا کہ کوئی شخص جمیع عبادات اور معاملات میں مکلف نہیں ہی سو ہی حلال و حرام جمیع علیہ  
اہل اسلام کی پس ہو گئی احوال جمیع مجتہدین ائمہ اربعہ وغیرہم کی مسائل حلال و حرام اور فرائض اور نواقض اور مفاسد میں لغو اور عبث  
کیونکہ عمل کرنا ہر شخص کو نزدیک مصنف معیار کی درست ہی ہر قول پر اگلی پیر اسپر اور پچھلی پیر اوسکی ضد پر پس نہ کوئی شخص مکلف  
ساتھ کسی مسئلہ کی سو ہی مسئلہ اجماعیہ جمیع اہل اسلام کی یہی خلاصہ قواعد ثلثہ مصنف معیار کا اما بطلان قاعدۃ الاولی  
ظاہر لان حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف قال الملا علی القاری فی جواب الرسالة المنسوبة الی امام الحرمین  
وجب علیہ حتماً ان یعین مذہباً من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع واما مذہب مالک واما  
مذہب ابی حنیفہ وغیرہم ولسر لہ ان ینتحل من مذہب الشافعی فی بعض ما یوہ و من مذہب غیرہ فی الباقی ما یرضاه  
لانا لوجہ ناذک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی مثلاً  
اذا اقتضی تحریم شیء و مذہب غیرہ اباح ذلک الشیء او علی عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحرام وان شاء مال  
الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمہ و فی ذلک اعدام التکلیف و ابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ و ذلک باطل انتہی  
ولانہ قال اللہ تعالیٰ واما النشیء زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلو نہ عاماً و یحرمونہ عاماً فالایۃ نص صریح  
فی مذمۃ من قال بذلک لان العبرۃ لعموم الالفاظ لا لخصوص الاسباب کما فی الاصول فالایۃ اذا کلت مراد  
علی اہل العام کان ارد علی ما قال مصنف المعیار فالایۃ کافیۃ فی رد قاعدتہ الاولی فلہذا المعنی کان اتفاق  
اہل العلم علی منع ذلک قال علاء الدین فی شرح الدر المختار والشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول والشیخ ابن الحاجب فی  
مختصر الاصول والقاضی عضد الدین فی شرح مفتاح الاصول وغیرہم من اہل الاصول ان الرجوع عن التقليد بعد  
العمل ممنوع بالاتفاق انتہی وقال صاحب البحر الرائق : الرسالة المسماة برفع الغشاء عن وقتی العصر والعشاء وخیر  
الدین الرملی فی فیض الرائق علی البحر الرائق فی بحث الغشاء قال الشیخ الامام فی تصحیح القدری قال الاصولیون اجمعون  
لا یصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق انتہی فقد علم ما ذکر ان قاعدۃ الاولی باطلۃ بالاتفاق لکن ہا مخالفۃ  
للقرآن والاتفاق دافعة للتکلیف وموجبة للعبث وللغو واما قاعدۃ الثانیۃ فہو فی ذلک الزمان لحفظ الدین باطل لما  
تقر عند العلماء ان الخروج من المذاہب الاربعۃ مہذہ بالاتفاق قال صاحب البحر الرائق فی الاشباہ ان ما خالف للائمۃ  
الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرہم فقد صرح بہ فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بالمذہب  
المخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی وقال فی التفسیر الاحمدی وقد ذکر الاجماع علی ان لا یبایع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ انتہی  
وقال فی التفسیر المظہری فان اہل السنۃ والجماعۃ قد اترفت بعد انقرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب  
ولہم بین فی فروع المسائل سوا ہذہ المذاہب فقد انعقد الاجماع المركب علی بطلان قول یخالف کلہم وقد قال اللہ

ظاہر لان  
قاعدۃ  
مصنف  
معیار کا

ان بطلان  
قاعدۃ ثانیۃ  
مصنف معیار کا



يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصير انتهى وقال في الطحاوي شرح الدر المختار  
 في بحث الذبح قال بعض المفسرين ان الفرقة المسماة باهل السنة والجماعة اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة  
 هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنابلة ومن كان خارجا عن هذه المذاهب الاربعة في ذلك الزمان  
 هو من اهل البدعة والذات انتهى حتى اقر به شاه ولي الله الدهلوي حيث قال في عقد الجيد علم ان الاخذ بهذه المذاهب  
 الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها مفسدة كبيرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم  
 لما اندرست المذاهب الحققة الا هذه المذاهب الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروجا  
 عن السواد الاعظم انتهى فقد علم ما ذكر ان الخروج عن مذاهب الاربعة ممنوع بالاجماع لكن بقي ان ذلك الاجماع  
 هل هو بسيط او مركب فكل واحد جائز لان المجتهد المنتسب باق كما اقر به شاه ولي الله الدهلوي في كتابه المسمى  
 بالانصاف فقال وقع في فتاوى ابن الصلاح من انهم بلغوا رتبة الاجتهاد في المذهب دون المطلق فمراده انهم كانت لهم  
 درجة الاجتهاد المنتسب دون المستقبل وان المطلق كما قرره في كتابه اداب الفتيا والنوى في شرح المذهب بان  
 مستقل قد فقد من راس اربعائة فلم يكن وجوده ومنسب هو باق الى شرط الساعة الكبرى انتهى فقد علم  
 من ذلك ان ما قال في الدر المختار وذكر ان المجتهد المطلق فقد انتهي معناه ان الفقهاء ذكروا ان المجتهد المستقل  
 فقد فقد اذا كان الامر كذلك فيجب ان اجمع اهل الاجتهاد المنتسب من اهل السنة والجماعة على منع العمل المخالف لذلك  
 الاربعة اجماعا بسيطا لحفظ الدين لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم المروى عن اسرانه قال رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم لا ياتي عليكم فان الا الذي بعده شرمه رواه البخاري وصححه الترمذي وذكره في المشكوة في كتاب  
 الفتن وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في اخر الزمان رجال يختلفون الدنيا بالدين  
 والسننهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذباب رواه الترمذي ذكره في المشكوة في باب الرياء وعن ابى هريرة انه قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ليكون في اخر امتي اناس يحذرونكم بالسمعوا انتم ولا اباءكم فاياكم واياهم رواه مسلم  
 في باب النهي من الرواية عن الضعفاء ويحذرون ان اجمعوا اجماعا مكرها بان اهل السنة والجماعة صاروا كلهم لاجل الدليل  
 عندهم على مذاهب الاربعة مزجحين باجتهادهم مذاهبهم فكان اجماعهم على ان ما عد ذلك المتعين باطل القوت  
 غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصير فثبت بما ذكر ان الخروج من مذاهب الاربعة  
 في ذلك الزمان لحفظ الدين ممنوع بالاجماع فحصل من ذلك ثلث صور فالصورة الاولى ان يكون عمل المقلد خلاف  
 الاربعة الا ان اتفقوا على وجه فساد بان يصلي مثلا متوضيا من الماء القليل من قلتين المتغير عما لا يذهب  
 اهل الظاهر فكانت تلك الصلوة باطلة عند الاربعة الثالثة تكون الماء نجسا عندهم فكان مصداق قوله تعالى  
 ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصير وقطعا والصورة الثانية ان يكون عمل  
 المقلد باطلا عند الاربعة لكنهم كانوا مختلفين في وجه فساد بان يصلي مثلا من دون قلتين فيه نجاسة  
 فكفيا بمسح دون ربع الراس فكانت تلك الصلوة باطلة عندهم اما عند الشافعي والحنابلة فلو ناسا الماء وعند الحنفية  
 ومالك فلتترك المسح المفروض عندهما والصورة الثالثة ان لا يكون عمل المقلد خلاف الاربعة الا ان يصلي  
 الخنقي على مذهبه والمالكي على مذهبه والشافعي على مذهبه والحنبلي على مذهبه فلا يكون حينئذ باطلا عند كل  
 واحد من الاربعة اصلا فلا يكون مخالفا للاجماع اصلا فلم يكن مصداق قوله تعالى ويتبع غير سبيل المؤمنين  
 نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصير فلما كانت الصورة الاولى مخالفة للاجماع المذكور وكانت الصورة  
 الثانية باطلة عند الاربعة الدين انعقد الاجماع على عدم العمل المخالف لهم وكانت الصورة الثالثة غير  
 باطلة عندهم كما مر مع ذلك فقد انعقد الاجماع على ان من قلل في الفروع ومسائل الاجتهاد واحدا من هؤلاء برئ  
 من عبادة التكليف به ذكره العلامة عبد السلام في شرح متن الجوهرة حكمتنا في ذلك الزمان ببطلان الصورة  
 الاولى وامرنا بترك الصورة الثانية وقلنا بوجوب تقليد المذهب الواحد منهم وجوبه لا بمعنى الفرض اي وجوبا



کان ترکہ تحریم لا ما کان ترکہ حراما فقد ثبت بالاجماع وجوب تقلید المذہب الواحد من المذہب الاربعہ  
وعلیہ الاتفاق قال الامام المعروف بحجة الاسلام عند اهل الاصول والكلام وهو من مائة الشافعية في احیاء  
العلوم فی الشرط الرابع من الرکن الثاني من الباب الثاني من الربع الثاني بل علی کل مقلد اتباع مقلده فی کل تفصیل  
فان مخالفتہ للمقلد متفق علی کونه منکر ابین المحصلین انتهى قال الامام عبد الوہاب الشمرانی فی المیزان الصغير  
وامن لم یصل الی شہودین الشریعة الاولى فیجب علیہ التقلید بحد واحد کما مر تقریرہ خوفا من الوقوع فی الضلال  
وعلیہ عمل الناس الیوم انتهى فقد علم ما ذکر ان قاعدته الثالثة کالاولی والثانية باطلة بالاتفاق لان قاعدته  
الثالثة عبارة عن تصحیح الصورة الاولى والثانية وکل واحد من هاتین الصورتین باطلة بالاتفاق کما مر عقیدہ  
**خامسه مصنف معیار کا یہ کہ سوای حلال و حرام مجمع علیہ کی مسائل مختلف فیہا میں دو بات درست ہی جو چاہی**  
سو کری بانی طور کہ اگلی پہر جانی اور پچھلی پہر اسکو حرام جانی ہکذا فی کل یوم دلیلہ بانی طور کہ فخر کو مذہب احمد پر عمل کر لیا ظہر کو ابو حنیفہ کی مذہب  
پر عمل کر لیا اور شام کو شافعی کی طور پر عمل کر لیا اور عشا کو مالک کی موافق عمل کر لیا یہ صبح کو داؤد ظاہری کی طرح پر عمل اور اعتقاد کر لیا  
الی غیر ذلک اور حرام سی عام اور شامل ہی حرم اور مکروہ کو اور یہ قاعدہ خامسہ مصنف معیار کا موقوف ہی اور یہ قاعدہ مصنف  
معیار کی قاعدہ اولی یہ ہی کہ مصنف معیار فی ملا علی قاری ایک قعہ طرف نواب صاحب مصنف رسالہ تنویر الحق لکھے یہیجا  
وہ رقعہ اب میری پاس ہی اور مصنف معیار ہی موجود ہی اور عبارت اس رقعہ کی یہ ہی ملا علی قاری در باب ثامن از عین العلم  
فی اداب الصحیحہ در بحث احتساب وام معروف نوشتہ کہ احتساب در امر منکر متفق علیہ کندنہ در امر مختلف فیہ وقد زہب جمع الی انہ لاجبۃ  
الافی مثل الخمر والخنزیر وما یقطع بکونہ حراما حیث جوزد الکل مقلدان یختار من المذہب ما ارادہ فقائم اشقی وتمام عبادتہ ہکذا وقد  
فہم لانی انہ لاجبۃ الافی مثل الخمر والخنزیر وما یقطع بکونہ حراما کما کل المیتۃ والدم وما جمع علی  
تحریمہ حیث جوزد الکل مقلدان یختار من المذہب ما ارادہ ساقابلہ اور اس مضمون کو اپنی معیار میں جا بجا ادا  
کیا لیکن چونکہ یہ کندہ ذیل تہا ہذا ہمنی ترک کیا اور عبارت اس رقعہ پر اکتفا کیا اور اپنی معیار میں اسکا ہی قائل ہوا کہ تتبع  
رخص مذہب کا درست ہی اور اسکو نہایت زور و شدت سے ثابت کیا اور اس اجماع کا جو نقل کیا اسکو امام عبد البر مالکی فی کہ کچھ  
للعامی تتبع رخص المذہب اجماعا ساتھ دلیل دہی کی جو اچھا پس مجموعہ ماکر سی کہ یہ حاصل ہوا کہ سوای حلال و حرم مجمع  
علیہ کی کسی امر میں کسی شخص کو کرنی نکر نیکی مانعت نہیں ہی جو چاہی سو کری جیسا کہ مصرح ہی اسپر قول اسکا لکل مقلدان یختار  
من المذہب ما ارادہ اور تتبع کرتا اور مثلاً ہی ہوتا رخص مذہب کا جس مذہب سی آیتہ لگی اپنی مطلب کی موافق درست اور جائز  
ہی نزدیک مصنف معیار کی جیسا کہ دال ہی اسپر جواب دینا اور اجماع سی جو نقل کیا اسکو امام عبد البر فی کہ تتبع رخص مذہب کا ممنوع  
ہی اور اسکو رد کر کی یہ قرار دیا کہ تتبع رخص مذہب کا درست اور جائز ہی اور قاعدہ ثانیہ ہی قاعدہ اولی قواعد شلغہ کا ہی جو مذکور  
ہیں قاعدہ رابعہ مصنف معیار میں پس اگر اس قاعدہ مذکورہ فی ساتھ قاعدہ اولی مذکورہ کی ملکہ دالمت کی اسپر کہ سوای حلال و حرام  
مجمع علیہ کی سب مسائل مختلف فیہ میں ورنہ درست ہی جس طرح چاہی سو کری بانی طور کہ اگلی پہر حلال جانی اور پچھلی اوکو حرام جانی ہکذا  
فی کل یوم من الامام پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ کوئی شخص سوای حلال و حرام مجمع علیہ کی مکلف نہ تازدیک مصنف معیار کی اور پوشیدہ  
نہی کہ مجمع علیہ نزدیک مصنف معیار کی وہ اجماع ہی کہ جسکی سند قرآن یا حدیث سی مستدل بالاجماع کو معلوم ہو دی ورنہ تودہ اجماع خطا پر  
ہی مثیل اجماع کفار کی جیسا کہ بیان اسکا عنقریب آویگا پس جبکہ معلوم ہو واضح ہوایہ تو کہتی ہیں ہم کہ سب مسائل دین کی تین قسم پر  
ہوئی قسم اول مسائل مختلف فیہا اور قسم ثانی مسائل مجمع علیہ کہ جیسے کہ سند ہکو قرآن یا حدیث سی معلوم نہیں ہی اور قسم ثالث مسائل  
مجمع علیہ کہ جسکی سند قرآن یا حدیث ہم مستدین بالاجماع کو پس مسائل حلال و حرام مجمع علیہ کہ سند او علی قرآن یا حدیث سی ہم لوگوں  
کو معلوم نہیں ہی اور سب مسائل مختلف فیہا میں کوئی شخص مکلف نہ تازدیک مصنف معیار کی پس خلاصہ کلام اور مرام مصنف معیار کا  
یہ ہوا کہ کوئی شخص مکلف نہیں نہ مسائل مختلف فیہا میں اور نہ مسائل مجمع علیہا میں سوای اس مجمع علیہ کی کہ سند او علی قرآن یا حدیث  
سی معلوم ہو دی اور اگر ہمہ عقیدہ ساتھ عقیدہ ثانیہ مصنف معیار کی ملا جاوی تو یہ حاصل ہوگا کہ کوئی شخص مکلف نہیں ہی نہ  
مسائل مختلف فیہا میں اور نہ مسائل مجمع علیہا میں سوای اس مجمع علیہ کی کہ سند او علی قرآن یا حدیث صحیح متصل مسلسل



معلوم ہوئی اور پھر ظاہر ہی کوئی حدیث صحیح متصل مسلسل مسائل شرعیہ میں موجود نہیں پس حاصل ہر ام مصنف معیار کا  
 ہو کہ کوئی تکلف نہیں ہی فاذا کان الامر كذلك فادفع التكليف وذلك باطل باجماع المسلمين كافة  
 ربطلان قواعد الاما نقله في رقعته عن القاري فبطلانه بوجوه فالاول انه لا يخلو اما ان يراد بقوله  
 يختار من المذاهب ما اراد ان يعمل مرة بالحلال ومرة بالحرام بانه اذا احتج الى فعل الشيء فعله واذا احتج  
 تركه تركه اولاً يراد به كذلك فالاول باطل لان حاصله نفى التكليف فيما سوى المجموع عليه ونفى التكليف فيما ثبت  
 لاحاديث الاحاد لان ما ثبت بها فهو ظني لا قطعي وكل ذلك باطل باجماع العلماء كافة فبقی الثاني وهو ان يراد منه  
 يختار من المذاهب مسائل لا على سبيل الدوران بل على سبيل الاستمرار والدوام فجوابه في جواب النقل العاشر  
 لتفصيل الوجه الثاني ان القاري حكى قول بعض ائمة كماله عليه قوله وقد ذهب جمع الى انه لا حسيبة الا في  
 محل الخمر والخنزير وما يقطع بكونه حراما كاكل الميتة والدم وما اجمع على تحريمه حيث جوزوا الكل مقلدان يختار  
 من المذاهب ما اراد في مقامه ولعل وجه كلامهم اه بل قوله ما صرح به في ذلك الشرح شرح عین العلم قبيل تلك  
 عبارة حيث قال فليس للحنفي ان ينكر على الشافعي في اكل الضب والضبع ومثلك التسمية ولا للشافعي ان ينكر على الحنفي  
 شربه النبيذ الذي ليس بمسكروبتنا وله ميراث ذوی الارحام وجلوسه في دار اخذ بشقعة الحمار الى غير ذلك  
 ان يجاري الاجتهاد نعم لو راي الحنفي حنفيا يلعب بالشطرنج او يلعب الثوب الاحمر فهذا في محل النظر كما في الاحياء و  
 ظهر له الحسيبة ولا نكار اذ لم يبين هب احد من المصليين الى ان الاجتهاد يجوز له ان يعمل بموجب اجتهاد غيره ولا  
 ان الذي ادى اجتهاده في التقليد الى شخص راه افضل العلماء ان ياخذ بمن ذهب غيره انتهى فهذا من القاري  
 عوى الاجماع على مقصود نافعا نقل من انه قد ذهب جمع فالمراد غير اهل اهل السنة كما دل عليه ما صرح به  
 علامة القسطنطيني حيث قال فاعلم ان من جعل الحق متعديا كالمعتزلة اثبت للعامة الخيار في الاخذ من كل مذهب  
 هو اه ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا الزم للعامة اما واحدا كما في الكشف انتهى والوجه الثالث ان ذلك القول  
 ان جمع اى جماعة وما قلناه فهو من ذهب الجاهل كماله عليه ما قال القاري قد ذهب جمع اه وقال شاه ولى الله  
 الانصاف وبعد المائتين ظهر فيهم التمدد بذهب المجتهدين باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه و  
 ان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم ذكره في  
 شكوة قلنا لك سرده الامام الغزالي في الاحياء وقال وراى من يرى انه يجوز لكل مقلد ان يختار من المذاهب ما اراد  
 وير معتد به قاعدة سادسه مصنف معيار كايه ي ك اجماع امت ك جنتك سند اسكى قرآن يا حديث كى  
 لو يائى نه جاوى وه اجماع خطا يى مثل اجماع اون كفار كى جنكى حق مين يه ايت واذا قيل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما  
 فبيننا عليه ابا نالاية اور ايت ما وجدنا عليه ابا نالاية نازك هوئى ي تصوير اسكى يه ي ك مثلا كسى شخصى كيا ك يه مسئلة  
 ي ساتبه اجماع كى اسكى جواب مين مصنف معيار بطور قاعده عليه كى فرمى مين ك يه اجماع خطا يى مثل اجماع اون كفار كى جنكى حق مين  
 يه ايت ما وجدنا عليه ابا نالاية نازل هوئى كى كيونكه سند اس اجماع كى نين يائى جاتى كى جيسا ك مثلا نواب صاحب نى اسطرح فرمايا اوكى  
 باب مين مصنف معيار نى كيه ي كيا بيان اس اجماع كايه ي ك فرمايا اپنى معيار مين ك اصل مطلب صاحب معياره تنوير الحق ك دوسرى باب  
 ن يه ي كى كى تقليد ايك مجتهد خاص كى واجب ي اور سپر اجماع پايا كيا يه و نو دعوى مولف سباله ذكر كى لغو اور پايه اعتبار شرعى كى  
 لاقط مين سلى كى اسمين كوى دليل وجوب شرعى كى بوره كوى دليل اجماع شرعى كى يائى جاتى كى كى دعوى مولف كى كى اقفان قواعد  
 معيار كى قابل حجت كى اور سماعت كى جواب حقيقت حال وجوب شرعى اور اجماع كى كان لك كى سنو كى بطلان اسكا اوتى اور اعلى پرا وضع  
 كايه ي كى جاكر بعد بيان وجوب شرعى كى فرمايا حكم وجوب شرعى كا تو حال معلوم هو چكا اب اكى حكم اجماع شرعى كا حال سنو اجماع  
 شرعى كى واسطى دو امر ضرور مين پہلا امر يه كى اتفاق سارى مجتهد مين هم عصر كا اس امت سى اور پرا شرعى كى كى متحقق هو اور دوسر  
 يه ي كى سند اسكى قرآن اور حديث سى يائى جاوى كيونكه نپا يا جانا سند كا كى تنزل خطا كو هو كا پس كى يه ي و امر ثابت نينون  
 اجماع شرعى منظور نهو كا بلكه ايسا اجماع حكم مين ما وجدنا عليه ابا نالاية شامل هو كا كى جسر خدا تعالى نى الزام وياى اور غصه فرمايا

جواب

پہلے

دوسرے



واذ قبل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل ننتبع ما الفينا عليه اباؤنا الا انهم لم يصنف المعيار يعني جوامع كرسنه  
 او سكي قرآن يا حديث سي سكي معلوم نهين سي ده اجماع مثل اجماع كفاركي سي يعني نواب صاحب في رساله تنوير الحق مين دعوى دوام كاليما  
 ايك تود دعوى ييه كيا كه تقلب كيد مذهب كي واجب سي اور دوسر دعوى ييه كيا كه اسپر اجماع پايا كيا سي سوكولف معيار سي در جواب  
 نواب صاحب كي ييه فرمايا كه ييه دونو دعوى باطل مين اور يايه اعتبار سي خارج پس دعوى اجماع كا اسو سطل باطل سي كه دليل يعني سند  
 اجماع كي نهين پائي جاتي سي خلاصه كلام مصنف معيار كا ييه هوا كه جوامع احكام شرعية مين پايا جاوي تود و طرح سي جاتي نهين سي يا  
 تود سند اجماع كي هكوي پائي جاتي كي يانه پائي جاتي كي اگر سند اجماع كي پائي جاتي تود ده اجماع قابل قبول اور اعتبار كي سي اور سند اجماع كي  
 پائي جاتي تود ده اجماع خطا پر سي مثل اجماع اول كفاركي كه جنكي حق مين آيت ما وجدنا عليه اباؤنا كي نازل هوي سي خلاصه غرض مصنف  
 معيار كا ييه هوا كه جوامع كه سند او سكي پائي جاتي ده اجماع خطا پر سي مثل اجماع اول كفاركي كه جنكي حق مين آيت مذكور نازل هوا  
 سي پس اس حكه قيد مسلم عنه الخصم كي سي ضرر هوي كيونكه مثلاً زيدي كي كيا كه ييه مساله ثابت سي بالا اجماع اور سند او سكي قياس سي  
 معيار جواب زيدي مين كيا كه ييه اجماع مثل اجماع اول كفاركي سي كه جنكي حق مين آيت ما وجدنا عليه اباؤنا كي نازل هوي كيونكه  
 او سكي قرآن يا حديث سي پائي نهين كيا پس حاصل هوا نازك سي كه جوامع سابقين كا كه سند او سكي مستدل بالا اجماع كوسلم عنه المخالف  
 معلوم نهوده اجماع مثل اجماع اول كفاركي سي كه جنكي حق مين آيت ما وجدنا عليه اباؤنا كي نازل هوي سي نزديك مصنف معيار كي پس  
 مسائل اجماعيه صحابه كي يا تابعين كي يا تابعين وغير هم كي كه كتب اهل سنت و جماعت مين منقول هوا كر جاتي آتي مين ليكن سند او سكي قرآن  
 يا حديث سي مستدل بالا اجماع كوسلم عنه نهين سي يا او سكو معلوم توي ليكن مخالف او سكو نهين ما مثلاً ده اجماع خطا پر مثل اجماع كفاركي هوا  
 اس قاعده مصنف معيار كي پس قاعده سابقه اور اس قاعده مصنف معيار كي سي ييه حاصل هوا كه كوي شخص سواي اوس مساله  
 كي سند او سكي فقط قرآن يا حديث سي مسلم عنه المخالف او سكو معلوم سي كسي مسلم مين مكلف نرا اگلي پر اسپر عمل كري اور پچھلي پر او سكي  
 ييه سي خلاصه ان قواعد مصنف معيار كا اب سنا چا سي كه خلاصه كلام مصنف معيار كا ييه دوام مين امر اول ييه سي كه اجماع امت  
 امور دينيه مين خطا پر اور خطا سي معصوم نهين اور امر دوسر ييه كه سند مساله اجماعيه كي جنهك معلوم نهوده اجماع مثل اجماع كفاركي سي  
 ييه دونو دعوى مصنف معيار كي باطل مين كيونكه اجماع امت كا امور شرعية مين واجب العمل سي اور خطا سي معصوم سي بكم نصوص شرعية  
 نزديك اهل سنت و جماعت كي كا قال الله تعالى و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصير  
 پس فرمايا الله تعالى في اس آيت مين كه طريق اجماع كا حق اور واجب العمل سي اور طريق مخالف اجماع كا طريق جهنم كا سي پس صاف معلوم هوا كه اجماع  
 امت رسول الله صلى الله عليه وسلم كا خطا پر متمنع سي وقال عليه السلام ان الله لا يجتمع امتي على ضلالة رواه الترمذي  
 ذكره في المشكوة پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم في ان الله تعالى امت مير بكو خطا پر جمع نرا كيا پس صاف معلوم هوا اس حديث سي كه  
 امت رسول خدا كا خطا پر متمنع سي وقال عليه السلام من شئت شئت في النار رواه الترمذي وابن حجة ذكره في المشكوة  
 پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم في ان الله تعالى امت مير بكو خطا پر جمع نرا كيا پس صاف معلوم هوا اس حديث سي كه  
 التقيضين محال وقال عليه السلام فمن اراد ان يفرق من هذه الامة وهي جمع فاضربوه بالسيف كائنات ما كان  
 مسلم وغيره پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم في ان الله تعالى امت مير بكو خطا پر جمع نرا كيا پس صاف معلوم هوا اس حديث سي كه  
 سي خطا سي واخر جرح عن ابن مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل اجار  
 من ثلث خلال ان لا يدعوا عليكم نبياكم فتهدكوا جميعكم وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لا يجتمع  
 على ضلالة رواه ابو داود واخر جرح عن عمرو بن قيس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل اجار  
 امتي ان لا يجتمعوا على الضلالة ذكره في المشكوة في باب سيد المرسلين وقال في كشف البزدوي في باب حكم اجماع  
 قوله قال صلى الله عليه وسلم لا يجتمع امتي على الضلالة وتقد ير هذا الدليل هكذا ان الروايات تظاهرت  
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعصمة هذه الامة عن الخطاء بالفاظ مختلفة على لسان الثقات من الصحابة  
 كعمر ابنه وابي سعيد وابي سعيد الخدري وانس بن مالك وابي هريرة وحذيفة بن اليمان وغيرهم رضوا الله  
 عنهم اتفاق المعنى كقوله عليه السلام لا يجتمع امتي على خطا لا يجتمع امتي على ضلالة سالت ربي ان لا يجتمع



علی ضلالة فاعطاهم لم یکن الله یجمعهم انتهى على ضلالة انتهى وقال التفتازانی فی التلویح والجمهور علی انه لا یجوز الاجماع  
 الا عند سند من دلیل او اذکار لان عدم السند یمتنع الخطا اذا المحکم فی الدین بلا دلیل خطا و یمتنع اجماع الامة علی الخطا وایضا  
 اتفاق الكل من غیر داع یمتنع عادة انتهى یعنی ان من هب الجمهور ان لا یکن الاجماع الا عند سند لان اتفاق الامة علی حکم  
 شرعی من غیر داع الی سند محال ولان اجماع الامة علی الخطا یمتنع عند الجمهور حتی اقر امام مصنف المعیار فی کتابه المطبوع فی مطبع  
 الدهر فی درسات اللیب فی الدلالة الثامنة حیث قال ان اهل الاجماع معصومون فی اجماعهم عن الخطا مجرد الاجماع عند جمیع  
 علماء الامة انتهى وقال التفتازانی فی صدر التلویح شرح التوضیح تحت قوله اصول الفقه الكتاب السنة والاجماع والفتا  
 ووجه ضبطه ان الدلیل الشرعی اما وحی او غیره والوحی ان کان متلوفا لکتاب ولا فالسنة و غیر الوحی ان کان قول کل  
 الامة من عصر الاجماع والا فالقیاس وان الدلیل ما یصل الینا من الرسول علیه السلام ولا ولا ان تعلق بنظمه الاجماع  
 فالکتاب والا فالسنة والثانی ان شرط عصمة من صدر عنه فالاجماع والا فالقیاس انتهى لیس ثابت هو انصوص شرعی او غیره بل سنت  
 وجماعت سی که اجماع است کا امر دینی واجب العمل او خطاسی معصوم سی پس جبکہ ثابت ہو اما ذکر سی کہ اجماع است کا امور شرعیہ میں واجب العمل  
 او خطاسی معصوم سی تو قول مصنف معیار کا کہ منعقد ہونا اجماع است کا خطا پر جائز ہی باطل ہو پس دود دعوی مصنف معیار کی لغو اور  
 باطل ہوئی اس واسطی کہ یہ دود دعوی مصنف معیار کی حقیقت میں دعوی واحد ہی وہ یہ ہی کہ منعقد ہونا اجماع است کا خطا پر جائز ہی  
 او خطاسی معصوم نہیں ہی لہذا جبکہ ثابت ہو کہ اجماع است کا امر دینی میں واجب العمل ہی او خطاسی معصوم ہی تو دود دعوی مصنف  
 معیار کی کہ اجماع است کا خطا پر درست ہی اور جبکہ سند سلسلہ اجماعیہ کی معلوم نہ ہو تو اجماع مثل اجماع کفار کی ہی باطل ہوئی پوشیدہ نہ ہی  
 کہ جبکہ ثابت ہو کہ اجماع است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خطا پر متمنع ہی او خطاسی معصوم تو وقت انعقاد اجماع کی سند یعنی داعی کا ہونا  
 ضرور ہو کیونکہ حکم بغیر سند کی خطا ہی اور اجماع است کا خطا پر متمنع ہی پس ضرور ہو کہ وقت انعقاد اجماع کی سند ضرور ہوگی لہذا اس سند  
 کو داعی کر تعبیر کرتی ہیں کتب اصول میں قال فی نذر الانوار شرح المنار ثم انهم اختلفوا فی الاجماع هل یشرط فی انعقاده ان یکون  
 له داع مقدم علیہ من دلیل ظنی او منعقد فجاءة بلا دلیل باعث علیہ بالهام وتوفیق من الله تعالی بان یخلق فہم علما  
 ضروریہ یا توفیقہم لاختیار الصواب فقیل لا یشرط له داعی والا صرح لہ لا بد لہ من داع علی ما قال المصنف رح انتهى وقال  
 فی کشف البروری واعلم ان عند عامة الفقهاء والمتکلمین لا ینعقد الاجماع الا عن ماخذہ ومستندہ لان اختلاف الاسراء  
 یمتنع عادة من الاتفاق علی شیء الا عن سبب یوجبہ ولان القول فی الدین بلا دلیل خطا اذا الدلیل هو الموصل الی الحق فاذا  
 فقد لا یحقق الوصول الیہ فلو اتفقوا علی شیء بغیر دلیل لکانوا مجمعين علی الخطا وذلك قدس فی الاجماع واجاز قوم انعقاد الاجماع  
 الا عن دلیل ان یوفقہم الله تعالی لاختیار الصواب ویلہم الی الرشد انتهى وقال فی التلویح قوله واما الخامس ففی السند  
 والناقل جمعہما فی بحث واحد لانہما سببان فالاول سبب لثبوت الاجماع الثانی سبب ظہورہ والجمهور علی انه لا یجوز الاجماع الا  
 عند سند من دلیل او اذکار لان عدم السند یمتنع الخطا اذا المحکم فی الدین بلا دلیل خطا و یمتنع اجماع الامة علی الخطا  
 وایضا اتفاق الكل من غیر داع یمتنع عادة انتهى یعنی ان من هب الجمهور ان لا یکن الاجماع الا عند داع لان اتفاق جمیع الامة  
 علی حکم شرعی من غیر داع من دلیل محال شرعا و عادة وقال فی مسلم الثبوت لا اجماع الا عند مستند علی المختار لنا اول ان  
 الفتوی بلا دلیل شرعی حرام وثانیاً یستقیل عادة اتفاق الكل بلا داع انتهى وقال فی المنار والداعی قد یکون من اخبار الاحاد  
 والقیاس انتهى ومثله فی البروری وغیرہ من کتب الاصول لیکن یہ داعی اول متفق علیہ ہی اور ثانی نزدیک جمہور کی ہی قال التفتازانی  
 فی التلویح ثم اختلفوا فی السند فذهب الجمهور الی انه یجوز ان یکون قیاسا وذهب الشیعة وداود الظاہری ومحمد بن جریر الطبری  
 الی المنع من ذلك واما جواز کونه خبر واحد فمتفق علیہ کذا فی عادة الکتاب انتهى وقال فی مسلم الثبوت جاز ان یکون المستند  
 قیاسا خلافا للظاهر بینه انتهى پس ظاہر ہو اما ذکر سی کہ یہ قاعدہ مصنف معیار کا کہ سند اسکی قرآن یا حدیث سی بنیادی جادی تو وہ اجماع خطا پر  
 مثل اجماع کفار کی غلط محض ہی کیونکہ سند اجماع کی قیاس ہی ہوتا ہی جیسا کہ گذرا اور یہی معلوم ہو کہ نقل کرنا مصنف معیار کا تلویح اور مسلم ہی اول  
 عبارت کو اور جمہور دینا جملہ اخیر کو یعنی جملہ اتفاق الكل من غیر داع استحیل عادة خیانت فی الدین ہی وعلی ہذا القیاس فی الباقی اور یہی معلوم ہو کہ سببنا  
 مصنف معیار کا سند اجماع کو یا جمعی کہ جبکہ بنیادی جائی ہم لاحقین کو سند اجماع سابقین کی تو وہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع کفار کی کہ جبکہ حق  
 میں کا وجہ یا علیہ ان کی نازل ہوئی ہی غلطی فاحش ہی بلکہ دال جہل کبر ہی یا خیانت فی الدین ہی اور یہی معلوم ہو کہ قاعدہ مصنف معیار کا کہ جو

فی التلویح والجمهور علی انه لا یجوز الاجماع  
 الا عند سند من دلیل او اذکار لان عدم السند یمتنع الخطا اذا المحکم فی الدین بلا دلیل خطا و یمتنع اجماع الامة علی الخطا وایضا  
 اتفاق الكل من غیر داع یمتنع عادة انتهى یعنی ان من هب الجمهور ان لا یکن الاجماع الا عند سند لان اتفاق الامة علی حکم  
 شرعی من غیر داع الی سند محال ولان اجماع الامة علی الخطا یمتنع عند الجمهور حتی اقر امام مصنف المعیار فی کتابه المطبوع فی مطبع  
 الدهر فی درسات اللیب فی الدلالة الثامنة حیث قال ان اهل الاجماع معصومون فی اجماعهم عن الخطا مجرد الاجماع عند جمیع  
 علماء الامة انتهى وقال التفتازانی فی صدر التلویح شرح التوضیح تحت قوله اصول الفقه الكتاب السنة والاجماع والفتا  
 ووجه ضبطه ان الدلیل الشرعی اما وحی او غیره والوحی ان کان متلوفا لکتاب ولا فالسنة و غیر الوحی ان کان قول کل  
 الامة من عصر الاجماع والا فالقیاس وان الدلیل ما یصل الینا من الرسول علیه السلام ولا ولا ان تعلق بنظمه الاجماع  
 فالکتاب والا فالسنة والثانی ان شرط عصمة من صدر عنه فالاجماع والا فالقیاس انتهى لیس ثابت هو انصوص شرعی او غیره بل سنت  
 وجماعت سی کہ اجماع است کا امر دینی واجب العمل او خطاسی معصوم سی پس جبکہ ثابت ہو اما ذکر سی کہ اجماع است کا امور شرعیہ میں واجب العمل  
 او خطاسی معصوم سی تو قول مصنف معیار کا کہ منعقد ہونا اجماع است کا خطا پر جائز ہی باطل ہو پس دود دعوی مصنف معیار کی لغو اور  
 باطل ہوئی اس واسطی کہ یہ دود دعوی مصنف معیار کی حقیقت میں دعوی واحد ہی وہ یہ ہی کہ منعقد ہونا اجماع است کا خطا پر جائز ہی  
 او خطاسی معصوم نہیں ہی لہذا جبکہ ثابت ہو کہ اجماع است کا امر دینی میں واجب العمل ہی او خطاسی معصوم ہی تو دود دعوی مصنف  
 معیار کی کہ اجماع است کا خطا پر درست ہی اور جبکہ سند سلسلہ اجماعیہ کی معلوم نہ ہو تو اجماع مثل اجماع کفار کی ہی باطل ہوئی پوشیدہ نہ ہی  
 کہ جبکہ ثابت ہو کہ اجماع است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خطا پر متمنع ہی او خطاسی معصوم تو وقت انعقاد اجماع کی سند یعنی داعی کا ہونا  
 ضرور ہو کیونکہ حکم بغیر سند کی خطا ہی اور اجماع است کا خطا پر متمنع ہی پس ضرور ہو کہ وقت انعقاد اجماع کی سند ضرور ہوگی لہذا اس سند  
 کو داعی کر تعبیر کرتی ہیں کتب اصول میں قال فی نذر الانوار شرح المنار ثم انهم اختلفوا فی الاجماع هل یشرط فی انعقاده ان یکون  
 له داع مقدم علیہ من دلیل ظنی او منعقد فجاءة بلا دلیل باعث علیہ بالهام وتوفیق من الله تعالی بان یخلق فہم علما  
 ضروریہ یا توفیقہم لاختیار الصواب فقیل لا یشرط له داعی والا صرح لہ لا بد لہ من داع علی ما قال المصنف رح انتهى وقال  
 فی کشف البروری واعلم ان عند عامة الفقهاء والمتکلمین لا ینعقد الاجماع الا عن ماخذہ ومستندہ لان اختلاف الاسراء  
 یمتنع عادة من الاتفاق علی شیء الا عن سبب یوجبہ ولان القول فی الدین بلا دلیل خطا اذا الدلیل هو الموصل الی الحق فاذا  
 فقد لا یحقق الوصول الیہ فلو اتفقوا علی شیء بغیر دلیل لکانوا مجمعين علی الخطا وذلك قدس فی الاجماع واجاز قوم انعقاد الاجماع  
 الا عن دلیل ان یوفقہم الله تعالی لاختیار الصواب ویلہم الی الرشد انتهى وقال فی التلویح قوله واما الخامس ففی السند  
 والناقل جمعہما فی بحث واحد لانہما سببان فالاول سبب لثبوت الاجماع الثانی سبب ظہورہ والجمهور علی انه لا یجوز الاجماع الا  
 عند سند من دلیل او اذکار لان عدم السند یمتنع الخطا اذا المحکم فی الدین بلا دلیل خطا و یمتنع اجماع الامة علی الخطا  
 وایضا اتفاق الكل من غیر داع یمتنع عادة انتهى یعنی ان من هب الجمهور ان لا یکن الاجماع الا عند داع لان اتفاق جمیع الامة  
 علی حکم شرعی من غیر داع من دلیل محال شرعا و عادة وقال فی مسلم الثبوت لا اجماع الا عند مستند علی المختار لنا اول ان  
 الفتوی بلا دلیل شرعی حرام وثانیاً یستقیل عادة اتفاق الكل بلا داع انتهى وقال فی المنار والداعی قد یکون من اخبار الاحاد  
 والقیاس انتهى ومثله فی البروری وغیرہ من کتب الاصول لیکن یہ داعی اول متفق علیہ ہی اور ثانی نزدیک جمہور کی ہی قال التفتازانی  
 فی التلویح ثم اختلفوا فی السند فذهب الجمهور الی انه یجوز ان یکون قیاسا وذهب الشیعة وداود الظاہری ومحمد بن جریر الطبری  
 الی المنع من ذلك واما جواز کونه خبر واحد فمتفق علیہ کذا فی عادة الکتاب انتهى وقال فی مسلم الثبوت جاز ان یکون المستند  
 قیاسا خلافا للظاهر بینه انتهى پس ظاہر ہو اما ذکر سی کہ یہ قاعدہ مصنف معیار کا کہ سند اسکی قرآن یا حدیث سی بنیادی جادی تو وہ اجماع خطا پر  
 مثل اجماع کفار کی غلط محض ہی کیونکہ سند اجماع کی قیاس ہی ہوتا ہی جیسا کہ گذرا اور یہی معلوم ہو کہ نقل کرنا مصنف معیار کا تلویح اور مسلم ہی اول  
 عبارت کو اور جمہور دینا جملہ اخیر کو یعنی جملہ اتفاق الكل من غیر داع استحیل عادة خیانت فی الدین ہی وعلی ہذا القیاس فی الباقی اور یہی معلوم ہو کہ سببنا  
 مصنف معیار کا سند اجماع کو یا جمعی کہ جبکہ بنیادی جائی ہم لاحقین کو سند اجماع سابقین کی تو وہ اجماع خطا پر ہی مثل اجماع کفار کی کہ جبکہ حق  
 میں کا وجہ یا علیہ ان کی نازل ہوئی ہی غلطی فاحش ہی بلکہ دال جہل کبر ہی یا خیانت فی الدین ہی اور یہی معلوم ہو کہ قاعدہ مصنف معیار کا کہ جو



اجماع کہ سند اسکی مستدل بالاجماع کو مسلم عند المخالف معلوم نہیں ہی تو وہ اجماع مثل اجماع اول کفار کی ہی جنکی حق میں آیت ما وجدنا علیہ اباہنا کی نازل ہوئی تھا مخالف اصول شرعیہ و علماء کی ہی جیسے کہ اوپر گذرا ہے ہذا معنی نہیں دیکھا کتب اہل سنت و جماعت میں کسی شخص کو کہہ کہ یہ اجماع باطل ہی کیونکہ سند اس اجماع کی ہمو معلوم نہیں بلکہ دیکھتی ہیں کہ اجماع کو ناسخ حدیث کا قرار دیتی ہیں کہما قال الامام النووی الشافعی المحدث فی شرح مسلم فی باب الجمع بین الصلوٰتین فہو حدیث منسوخہ دل الاجماع علی نسخہ انتہی حتی قال امام مصنف المعیار فی الدرر المستفیضة قال اهل الاصول قاطبة بوجوب نسخ الحدیث بالاجماع انتہی لیکن معنایہ ان لاجماع بدل علی وجہ خبر یقعہ بلنسبہ کہما صرح بہ العسقلانی فی شرح منجیہ الفکر حدیث قال واما الاجماع فلیس بناسخ بل بدل علیہ انتہی فوقہ التطبيق بین اهل الاصول و اهل الحدیث ان اگر کلام کرتی ہیں اجماع میں تو ناقضین اجماع کرتی ہیں اور اس بحث کو مثل ناقضین حدیث کی حکم دیتی ہیں کہما قال فی التوضیح واما المناقل فما ذکرنا فی نقل السنة انتہی مثلاً فی غیرہ من کتب الاصول لہذا نقل کرنا ابن خزم کا اجماع اوپر منع تقلید کی کہ مصنف معیار ہی اوکو بارہا اپنی معیار میں سند پکڑتا ہی مقبول نہیں کیونکہ وہ نہیں ہی اہل سنت و جماعت ہی بلکہ وہ ظاہری مبدع داعی مذہب اپنی کامی پس معلوم ہوا مذکر سی کہ اجماع امت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب العمل ہی اور خطا پر محتج ہی اور خطا سی معصوم ہی ساتھ اصول شرعیہ کی نزدیک قائلین اجماع کی یعنی نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور جو کچھ مصنف معیار ہی کہا اور لکھا اپنی معیار میں وہ غلط اور مخالف ہی اہل سنت و جماعت کی اور یہ ہی معلوم ہوا مذکر سی کہ مصنف معیار منکر اجماع کا مثل رفض کی ہی لیکن چونکہ ظاہر میں سنی اللباس ہی اسلکار کو اس لباس میں ادا کیا عقیدہ سابعہ مصنف معیار کا یہ ہی کہ قیاس بدعت حقیقی یعنی ضلالت ہی جیسا کہ اپنی معیار کی بحث تقلید میں فرمایا دہشتہ ثواب عبادات احیاء برای اموات بخلاف بنیات در عبادات مالیہ و ترویج مسائل قیاسیہ و کشفیہ از قبیل بدعت حقیقیہ انتہی پس سہل جملہ مصنف معیار کا موافق مذہب معتزلہ کی ہی نہ اہل سنت و جماعت کی کیونکہ پہلا جملہ صریح ہی آئین کہ ثواب عبادت بدنیہ کا مطلقاً اور ثواب عبادت مالیہ کا بغیر بنیات کی میت کو نہیں پہنچتا سہوہ موافق مذہب معتزلہ کی ہی نہ مذہب اہل سنت و جماعت کی کیونکہ دعا عبادت بدنیہ ہی اور ایصال ثواب کا مجمع علیہ اہل سنت و جماعت کا ہی اور اس طرح ایصال ثواب عبادت مالیہ کا بھی مجمع علیہ اہل سنت و جماعت کا خواہ بنیات ہو یا نہ ہو باقی ثواب عبادات بدنیہ کا مثل قرآن وغیرہ کی نزدیک ائمہ ثلاثہ ابو حنیفہ اور مالک اور احمد بن حنبل اور جمهور علماء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت ہی بلکہ اسمین اجماع منقول ہی ہی جیسا کہ مولوی محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ فی مائتہ المسائل میں فرمایا جواب در رسیدن ثواب غیرہ عدم رسیدن مذہب اندکی مذہب معتزلہ و آن اینست کہ ثواب اعمال بدنی باشد یا مالی بلکہ دعائیں نیز رسیدن مذہب در دست و دوم اگر ثواب اعمال بدنی باشد یا مالی ہر دو با اموات میرسد این مذہب امام اعظم و احمد و جمهور است انتہی اور فرمایا قاضی شافعی رحمہ اللہ پانی بتی رحمۃ اللہ علیہ فی تذکرۃ الموتی میں چون ثابت شد کہ ثواب عبادات بدنی مانند نماز و روزہ و حج و عبادات مالیہ از صدقہ و عتق و کندن چاہ بمیت میرسد لہذا جمهور فقہاء حکم کردہ اند کہ ثواب قراۃ قرآن و اعتکاف وغیرہ بمیت میرسد وہ قال ابو حنیفہ و مالک و احمد و حافظ شمس الدین بن عبد الواحد کفۃ از قدیم در ہر شہر مسلمانان جمع می شوند و برای اموات قرآن مجید می خوانند پس اجماع شد انتہی اور فرمایا جلال الدین سیوطی شافعی صاحب تفسیر جلالین فی شرح صدور فی احوال الموتی و القبور میں فصل فی قراۃ القرآن للمیت مختلف فی وصول ثواب القراۃ للمیت فجمہور السلف والائمة الثلاثة علی الوصول و مخالف فی ذلك امامنا الشافعی رضوان المسلمین ما زالوا یجتمعون فی کل عصر و یقرءون القرآن من غیر تکبیر فكان ذلك اجماعاً ذکرہ الحافظ شمس الدین الحنبلی انتہی اور کہا ہدایہ اور زیلعی اور چلبی اور بحر الرائق وغیرہ میں کہ مال سبکا واحد ہی اور الفاظ اس عبارت کی الفاظ ہدایہ کی ہیں والاصل فی ہذا الباب ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغیرہ عند اهل السنة والجماعة صلوٰۃ او صدقۃ او صوماً او غیرہا انتہی اور کہا شیخ الاسلام عیسیٰ رحمہ اللہ فی شرح ہدایہ میں باب الحج عن غیرین و ہما بدل علی ہذا الاصل ان المسلمین ما زالوا فی کل عصر یقرءون القرآن و یهدون ثوابہ ولا ینکر ذلك منکر فكان اجماعاً عند اهل السنة والجماعة انتہی اور کہا امام نووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم کی کتاب الوصیۃ میں وفيہ ان الدعاء یصل ثوابہ الی المیت وكذلك الصدقة و ہما مجمع علیہا انتہی پس ثابت ہوا مذکر سی کہ مصنف معیار مخالف ہوا مجمع علیہ اہل سنت و جماعت کی بلکہ مخالف ہوا اپنی اختلاف و ستادان شاہ عبد العزیز صاحب ہی کیونکہ وہ اسکی تصریح فرماتی ہیں اپنی تفسیر غرزی میں فرمایا سورۃ انشقت میں و نیز وارد است کہ مردہ در حالت مانند غریقی است کہ انتظار فرما درسی برود و صدقات و ادعیہ و فاتحہ درینوقت بسیار بکار آوی آید و انجی است کہ بنی آدم تا یکسال علی الخ ص ۱ تا یک چلچل بعد موت درین نوع کوشش تمام می نمایند انتہی اور فرمایا عبس و تولى میں و آثارین عالم از صدقات و فاتحہ و تلاوۃ قرآن مجید چون در آن ہفت روزہ میں اوست و لقمہ می شود و بہت نافع می شود انتہی پس معلوم ہوا مذکر سی کہ مصنف معیار فقط مخالف اہل سنت و جماعت کی



نہیں کی بلکہ مخالف اپنی استاد و استادان شاہ عبدالعزیز صاحب اور مولوی اسحاق صاحب رحمہما کی ہی اور جملہ خیرہ موافق مذہب سنی امام ابن  
 حزم ظاہری کی فرمایا نہ موافق اہل سنت و جماعت کی بات جبکہ گناہ منعقد کر کے قیاس کو رد کیا ہی جیسا کہ اپنی کتاب محلی میں فرمایا باب ابطال  
 القول بالمرای والقیاس لا یجوز القول بالقیاس فی الدین ولا بالمرای لان الله تعالى امر بالرد عند التنازع الى كتابه ورسوله  
 فمن رد الى قیاس فقد خالف امر الله المعلق بالایمان وقول الله تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء وقول الله تعالى اليوم اكملت  
 لكم دينكم وقوله تعالى ونزلنا عليه الكتاب تبیاناً لكل شيء ابطال للقیاس والری انتہی اور کہا امام مصنف معیار شاہ ولی اللہ  
 صاحب نے کتاب مسمی بالانصاف میں کہ وہ مصنف معیار کی دستاویز دن رات کا اور صحیفہ کلہری والظاہری من لا یقول بالقیاس لا یاتار  
 الصحابة والتابعین کذا و ذلک ختم انتہی اور مصنف معیار کی نزدیک وہ بہت بڑا رہنما ہی حتی کہ او کی حقین نظر اسوہ اور صفوہ اور زبدہ  
 اور امام اور حافظ ارشاد فرماتی ہیں جیسا کہ کہا اپنی معیار کی بحث تقلید میں صفوہ المحدثین امام ابن حزم نے فرمایا ہی کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین  
 کا اجماع سپر ہوا کہ التزام ایک ہی معین کا یا ہی یہ جو کوئی ایسا التزام کرے تو اوستی مخالفت کی اجاع کی انتہی اور دوسرا جافریا اسوہ المحققین  
 زبدۃ المحدثین حافظ ابو محمد ابن حزم نے اس قسم کی تقلید کو حرام فرمایا ہی انتہی حال انکہ قیاس ایک یکن ہی ارکان اربعہ میں کا جیسا کہ کتب اصول فقہ ائمہ اربعہ  
 میں ہر کتاب صغیر و کبیر میں مذکور ہی حتی کہ شاہ عبدالعزیز کہ وہ استاد استادان مصنف معیار کی میں حدیث وغیرہ میں وہ ہی مصرح کی ہیں فرمایا  
 شاہ صاحب فی تفسیر غزیری میں بسم اللہ الرحمن الرحیم العلم ذلک الکتاب رہنما باید دانست کہ اصول احکام دین چہاں چیز است کتاب و سنت  
 واجماع و قیاس انتہی اور فرمایا تحفہ اثنا عشریہ میں کہ یہ ہم انتہی کہ گویند اہل سنت خود ارشاد میداند و در دین چیز را کہ خدا تعالی اذن نداده  
 است بہ عقل خود مشروع می سازند یعنی قیاس ہم دلیل شرعی میداند و بدان اثبات احکام میکنند و این طعن ایشان در حقیقتہ بائمہ اہل بیت  
 راجع است زیرا کہ زبدیہ و اہل سنت قاطبہ قیاس را از اہل بیت روایت می کنند بلکہ طرق قیاس را از جناب ایشان اموضہ اند بحجت صحت روایات  
 قیاس از اہل بیت ابو نصر سمیعہ اللہ کہ از امامیہ است بحجت قیاس قائل شدہ و اتباع او نیز ہمین رفتہ اند و شارع مبادی الاصول حتی باوصف فطرشیع  
 اعتراف نموده کہ در زمانہ صحابہ قیاس جاری بود و اجازت باقر و صادق و زید شہید ابو حنیفہ را بقیاس اشارہ تعالی منقول خواہد شد و دلیل تجویز  
 قیاس ابطال اقوال منکرین در کتب اصول الہدایت باید دید انتہی قال الامام عبدالوہاب الشمرانی فی المیزان لہیز لہ الامۃ کلہم مقلدوہم  
 یقیبون فی الاحکام الی وقتنا ہذا من غیر تکیہ حیث لم یجدوا دلیلاً فی المسئلۃ نصاباً جعلوا الحد الادلۃ الشرعیۃ  
 کہا تقدم انتہی وقال القاضی البیضاوی فی ہدای منہا جہ الاصول والدلیل المتفق علیہ بین الامۃ الکتاب والسنة والاجماع  
 والاجماع والقیاس انتہی اور پوشیدہ نری کہ تمسک ابن حزم کا ساتھیہ بیت الیوم اکملت لکم دینکم بالکتاب والسنة والاجماع  
 والقیاس اور تمسک ساتھیہ بیت ما فرطنا فی الکتاب من شيء کی باطل ہی کیونکہ اگر مراد کتاب ہی لوح محفوظ ہی تو ظاہری کہ یہ تمسک بالہل ہی  
 اور اگر مراد کتاب ہی قرآن شریف ہی جو نازل ہی آن حضرت پر تو معنی ہی کی بعینہ معنی آیت ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لكل شيء کی ہیں  
 اور جواب سب آیت ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لكل شيء کا یہ ہی کہ معنی اس آیت کی یہ ہیں نزلنا علیک الکتاب تبیاناً لكل شيء  
 بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس لان القیاس عندہم مظهر الحكم لا مثبتہ لان القیاس عندہم تعبدیۃ الحكم  
 من الاصل الی الفرع لعلہ متعبدۃ فلو سلم ذلک فہا والا لزم ان لا یكون غیر القرآن حجة اصلاً و ہوا باطل باتفاق  
 اہل الاسلام ثبت انہ تبیان لكل شيء بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس وهذا هو المقصود ومن الادلۃ الدالۃ  
 علی حجة القیاس ما روى عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعثہ الی الیمین قال لیف یقضی اذا  
 عرض لك قضاء قال قضی بکتاب الله قال فان لم یجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم یجد فی سنة  
 رسول الله قال فاجتہد براءتی ولا اقول فضر برسول الله صلى الله عليه وسلم علی صدرہ وقال الحمد لله الذی وفق  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بما رضی بہ رسولہ رواہ الترمذی واخرج عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 العلم ثلثة ایه محكمة او سنة قاضیة او فریضۃ عادلة و ما سوی ذلک فهو فضل رواہ ابو داود و ابن ماجہ  
 ای کتاب غیر منسوخ و حدیث صحیح و قیاس مساوی فی العمل علی وفق حدیث معاذ بن جبل اب غور کر نیکی مقام ہی کہ مصنف  
 معیار سنی سائل قیاس کو یوں اور ایسا کہ بدعت حقیقی یعنی ضلالت ہیں اور مسائل اجماعیہ کو یوں اور ایسا کہ ہر اجماع خطا پر ہی مشن جماع  
 کی جتنک سند و اسکی مستدل باجماع کو مسلم عند مخالف معلوم ہووی اور مسائل اختلافیہ مابین اہل اسلام کو یوں اور ایسا کہ کلی ہر سپر اور پچھلی ہر  
 او کی ضد پر عمل کرنا درست ہی پس حاصل ان قواعد ثلثہ یعنی را بوعہ اور خامسہ اور سادسہ مصنف معیار کا یہ ہوا کہ کوئی شخص محقق نہیں ہی

یہاں کی بیرونی قیاس کا سہین نام نہیں ہے معنی کی یہی ہیں الیوم اکملت لکم دینکم



سوای اوس سلسلہ جامعہ کی سند اسکی قرآن یا حدیث سی مسلم عند الخاطب مستند بالاجماع کو معلوم ہووی اور اگر قاعدہ ثانیہ مصنف معیار کا  
 ملا یا جاوی ساتھ ان قواعد ثلاثہ مصنف معیار کی تو حاصل کلام کا یہ ہوگا کہ کوئی شخص مکلف نہیں سوای اوس سلسلہ جامعہ کی کہ سند اسکی  
 فقط قرآن یا حدیث صحیح متصل مسلسل سی مسلم عند الخاطب مستند بالاجماع کو معلوم ہووی اگر قواعد ثلاثہ یعنی اولی اور ثانیہ اور ثالثہ  
 مصنف معیار کو لحاظ کیا جاوی تو ثبوت نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مستند رہی اور مستند نبوت رسول خدا کو دلیل محکم ہی لیکن تاہل ان  
 معیار پر ہی نہ ہم اہل اسلام پر لیکن اس میں کچھ خوف نہیں کیونکہ دین رسول مقبول کا ہمیشہ غالب ہی گا کیونکہ فرماتا ہی السعالی یریدون  
 لیطفؤا نور اللہ باقواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفر **عقیدہ ثامنہ مصنف معیار کا**  
 یہی کہ واسطی راجح دینی اپنی قاعدہ اور سلسلہ کی لئی جہوئی حوالی کتب اہل سنت کی درست ہیں واسطی تسلیم خاطر عوام اور جہلا کی اور اس طرح  
 حملہ کو کہیں بڑا دینا اور کہیں کٹا دینا اپنی مطلب بنائی کی لئی یعنی کہیں بڑا دینا اور کہیں کٹا دینا واسطی کہ اگر نہ بڑائی یا نہ کٹائی انہوں  
 مطلب اوسکا اس عبارت کی ثابت نہیں ہو سکتا اور بن نہیں سکتا اس غرض کی لئی مصنف معیار کہیں بڑا دیتا ہی اور کہیں کٹا دیتا ہی فرق  
 غرض اپنی کی اور یہ تصریح واسطی کردی ہی معنی کہ بغیر اس غرض کی مختصر کر کی لئی آنا عبارات کا عادت علماء کی ہی نہ اس غرض کی واسطی بلکہ  
 محض اختصار کی لئی یہی فرق درمیان اختصار کی اور درمیان کٹائی اور بڑائی مصنف معیار کی آفات اول مصنف معیار کا یعنی  
 جہوئی حوالی دینی پس جیسا کہ اپنی کتاب فضل البصاۃ فی حقیقۃ الشفاعۃ ارشاد فرمایا ہی لہذا در کتب عقائد و فقہی نویسنہ کہ لا اصرار  
 بالصغیرۃ کبیرۃ والاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر و کذا استحسان المعصیۃ واستخفاف الشریعۃ تکفر  
 انتہی پس قول اوںکا والاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر مشبہ نہ ہی اور قول اوںکا و کذا استحسان المعصیۃ واستخفاف الشریعۃ کفر مشبہ ہی  
 یعنی استحسان المعصیۃ اور استخفاف شریعت کا کفری جیسا کہ اصرار گناہ کبیرہ پر کفری اور پر ظاہری اہل سنت اور جماعت کہ یہ عبارت  
 یعنی الاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر کسی کتاب اہل سنت و جماعت میں نہیں ہی نہ کسی کتاب فقہ میں ورنہ کسی کتاب عقائد میں بلکہ یہ عقیدہ  
 یعنی الاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ کفر کسی اہل اسلام کا نہیں ہی کیونکہ مذہب اہل اسلام کی اس مسئلہ میں تین ایک مذہب خوارج کا ہی وہ یہی ہی  
 کہ ترک معصیت کفری خواہ وہ معصیت صغیرہ ہو یا کبیرہ خواہ اوپر اصرار ہو یا نہ اور دوسرا مذہب معتزلہ کا ہی وہ یہی ہی کہ ترک گناہ  
 کبیرہ کا نہ کفری نہ مؤمن خواہ اوپر اصرار ہو یا نہ اور تیسرا مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی وہ یہی ہی کہ ترک کبیرہ کا مؤمن ہی نہ کافر اگرچہ  
 اوپر مصر ہو جیسا کہ کہا عقاید نسفی میں والکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن من الایمان ولا تدخلہ فی الکفر انتہی اور یہ قول  
 نسفی کا منقولہ اہل سنت و جماعت کا ہی جیسا کہ خود نسفی فی صدر اس کتاب میں ذرا یا قال اہل الحق آہ اور کہا علامہ تفتازانی فی شرح عقائد  
 نسفی میں اس قول کی شرح میں والثالث اجماع الامۃ من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی یومنا ہذا بالصلوۃ علی  
 من مات من اهل القبلة من غیر توبۃ والدعاء والاستغفار لہم مع العلم بارتکابہم الکبائر بعد الاتفاق علی ان  
 ذلک لا یجوز لغیر المؤمن انتہی اور کہا امام ابو حنیفہ فی فقہ اکبر میں لا تکفر مسلما بدین من الذنوب وان كانت کبیرۃ  
 اذ لم یستحلھا انتہی اور کہا امام نووی فی شرح مسلم کی باب شفاعۃ میں فقیہ دلالہ ملکہ ہب اہل الحق ان من مات غیر  
 مشرک باللہ تعالیٰ لم یخلد فی النار وان کان مصرا علی الکبائر قدمت دلالہ و بیانہ فی مواضع کثیرۃ انتہی اور کہا امام  
 نووی فی شرح مسلم میں کتاب الایمان کی باب تحریم ایذاء جار میں ان مذہب اہل الحق ان من مات علی التوحید مصرا علی الکبائر  
 فہو الی اللہ تعالیٰ ان شاء عف عنہ وادخلہ الجنة اولان شاء عاقبہ ثم ادخلہ الجنة انتہی اور کہا علامہ علی قاری فی  
 شرح فقہ اکبر کی فصل القراءۃ فی الصلوۃ میں فترک الطاعات کلھا وارتکاب السیئات بلسرھا لا تخرج المؤمن من الایمان  
 عند اهل السنۃ والجماعۃ خلافا للخوارج والمعتزلۃ انتہی پس معلوم ہوا ما ذکر سی کہ مصنف معیار اپنی مخالفت فقط اہل سنت و  
 جماعت کی نہیں کی بلکہ جمیع اہل اسلام کی مخالفت اختیار فرمائی ابراہیم بنیاند مذہب بعد بارہ سو برس کی سنہ ہجری سی اختیار کیا اور واسطی  
 تسلیم خاطر جہلا کی اور عوام کا لا انعام کی منسوب طرف کتب فقہاء و عقاید کی کردیا کیونکہ یہ سلسلہ بغیر اسکی رواج نہیں پایکا آفات ثانی یعنی کہیں  
 بڑا دینا اپنی ثبوت غرض اور مطلب کی لئی پس جیسا کہ زاید کیا اپنی معیار میں لفظ بغیر تعیین کا عبارت منہیں ہیں اور عبارت معیار کی یہی ہی  
 در کتاب مسلم کہ در اصول فقہ بہ مذہب حنفی مثل آن تا این زمان تألیف نکتہ در منہیں ان از امام قرانی نقل کردہ ترجمہ اشل نیست کہ اجماع منعقد  
 است براینکہ اہل اسلام آورد برای آورد است تقلید بر محبت کہ بخوابہ بغیر تعیین من غیر حرج انتہی حال آنکہ اصل عبارت قرانی کی اس طرح ہی کہا  
 قال جلال الدین السیوطی فی جنیل المذاهب عبد الوہاب الشمرانی فی المیزان وغیرہما قال القرانی انفق اجماع



علی من اسلم فله ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجراتھی وقال عبد العلی فی شرح المسلم فی الحاشیة قال  
 لقرا فی انعقد الاجماع علی ان من اسلم فله ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجراتھی پس معلوم ہوا کہ یہ جہا لکی  
 صنف معیار کی ہی نہ عبارت قرانی اور منہج کی اور زیادہ کیا ہی اپنی معیار میں لفظ بلا تعین کا عبارت شاہ ولی اللہ میں اور عبارت معیار  
 نہ یہ ہی چنانچہ شاہ ولی اللہ عقد الجہد میں فرماتی ہیں اعلم ان تقلید المجتہد علی وجهین واجب وحرام فاحدهما ان یکون  
 من اتباع الروایة ولودلالة وتفصیله ان الجاہل بالکتاب والسنة لا یتطیع التتبع ولا الاستنباط فكان  
 وظیفته ان یسال فقیہا ما حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسئلہ کذا وکذا بلا تعین فاذا اخبره اتبعه  
 سواء کان ما خفی من صریح النص او مستنبطاً منه او مقیساً علی المصنوع فکل ذلك سراجہم الی الروایة انتھی حال آنکہ  
 عبارت شاہ ولی اللہ کی عقد الجہد میں بغیر لفظ بلا تعین کی ہی جیسا کہ پریشیہ نہیں واقفان عقد جہد پر جو مکتوب ہی پہلی حوالہ مصنف معیار  
 اور زیادہ کیا اپنی معیار میں لفظ والعصر کا حدیث بخاری اور مسلم میں اور کہا اور روایت ہی بخاری اور مسلم میں انس سی قال کان رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اذا سرتحل قبل ان تریغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم نزل فجمع بینہما فان تراغت الشمس قبل ان یرتحل  
 صلی الظہر والعصر ثم اکتب انتھی حال آنکہ اصل حدیث بخاری اور مسلم کی یون ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرتحل  
 قبل ان تریغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم نزل فجمع بینہما فان تراغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب اور  
**وجہ چالاک مصنف معیار کی یہ ہی** کہ یہ حدیث متفق علیہ ہی اور جب تک لفظ والعصر کا زیادہ کیا جاری  
 بل لفظ ثم رکب کی تو سند نہ ہو سکی گی کیونکہ پہلی جملہ یعنی جملہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سرتحل قبل ان تریغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر  
 نزل فجمع بینہما کا نص صریح ہی تاخیر ظہر میں پس یہ جملہ ال اور پر جمع معنوی کی نہ ہوا اور دوسرا جملہ یعنی جملہ فان تراغت الشمس قبل ان یرتحل صلی  
 ظہر ثم رکب کا صریح ہی اس میں کہ آنحضرت اگر سو رہتی بعد زوال شمس کی تو نماز ظہر کی پڑھ کر سوار ہو جاتی پس اس جملہ کا یہ دلالت نہ کی اور پر جمع  
 معنوی کی لہذا مصنف معیار فی لفظ والعصر کا زیادہ کر دیا تو کہ یہ حدیث متفق علیہ سند ہو جادی جمع معنوی پر اور تمسکات مانعین کی یعنی تمسکات  
 فقہیہ غیر ہم کی مینی اپنی کتاب اربعین میں خوب بیان کئی ہیں کتاب اسناد اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامت ثالث یعنی کہیں کھڑا دینا اپنی غرض اور  
 مطلب کی لئی پس کہا مصنف معیار فی اپنی معیار میں کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ منعقد ہونا اجماع امت کا خطا پر مثل اجماع کفار کی جائز ہی جیسکے  
 سارت اس حاصل کی اور گزری ہی اور یہ حوالہ دیا اسپر عبارت تلویح کا اور کہا عبارت تلویح کی نقل کی جاتی ہی والجمہر ہی علی انہ لا یجوز  
 اجماع الا عند سند من دلیل او امارۃ لان عدم السند یتلزم الخطا اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطا انتھی کلام  
 مصنف المعیار اور حال یہ ہی کہ تمام عبارت تلویح کی یہ ہی والجمہر ہی علی انہ لا یجوز اجماع الا عند سند من دلیل او امارۃ کان  
 مع السند یتلزم الخطا اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطا یمتنع اجماع الامة علی الخطا انتھی پس مصنف معیار فی  
 اول کو نقل کیا اور اس جملہ اخیرہ کو یعنی جملہ یمتنع اجماع الامة علی الخطا کو اور دیا کیونکہ یہ جملہ غرض مصنف معیار کی منافی تھا کیونکہ غرض مصنف  
 معیار کی یہ ہی کہ اجماع امت کا خطا پر مثل اجماع کفار کی جائز ہی اور یہ جملہ ال ہی اسپر کہ اجماع امت کا خطا پر یمتنع اور بحال ہی لہذا اس جملہ کو اور  
 کہا مصنف معیار فی اپنی معیار کی بحث قلتین میں ترمذی کی یہ سند ہی حدیثنا ہذا نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن محمد  
 بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحد  
 راوی الی سبب ثقہ اور صادق ہیں اما الاول فهو ثقة واما الثاني فهو ثقة ثبت والثالث صدوق والرابع ثقة والخامس ثقة  
 سادس وهو ابن عمر عن الصحابة کل ذلك فی تقریب التہذیب اور ابو داؤد کی ایک سند تو یہ ہی حدیثنا ابن العلاء و عثمان بن ابی  
 بیبة والحسن بن علی غیر ہم قالوا حدیثنا ابواسامة عن الولید بن کثیر عن محمد بن جعفر عن عبید اللہ بن عبد اللہ  
 بن عمر عن ابيه الحدیث سبب راوی ثقہ میں اما الاول هو ثقة حافظ والثاني ای فی الذکر دون للرتبة ثقة حافظ والثالث  
 حافظ له تصانیف والرابع اسمه حماد بن اسامة ومشهور بابي اسامة وهو ثقة ثبت والخامس صدوق والباقيون  
 کہ ہم فی رجال الترمذی فان کل ذلك فی تقریب التہذیب للعسقلانی اب سوبیان اور انیکا پس مصنف معیار فی بحوالہ تقریب التہذیب کی  
 سادس میں کہا اما الاول فهو ثقة واما الثاني فهو ثقة ثبت والثالث صدوق یعنی ہذا اور عبدة ثقة ہیں اور محمد بن اسحاق صدوق  
 حال یہ ہی کہ کہا تقریب التہذیب میں محمد بن اسحاق بن یسار صدوق یسری بالتشیع والقدر من الطبقة الخامسة انتھی پس مصنف معیار فی  
 صدوق کا لی لیا اور لفظ یسری بالتشیع والقدر کا اور لیا اور سند دوسری میں کہا اما الاول هو ثقة حافظ والثاني فی الذکر



المرتبة ثقة حافظ والثالث ثقة حافظ له تصانيف والرابع اسمه حماد بن اسامة وصنفه بول بالی اسامة وهو  
ثقة ثبت والخامس صدوق یعنی ابن العلاء اور عثمان اور حسن یہ تینوں ثقة اور حافظ ہیں اور جو تہ نام اسکا حماد بن اسامة ہی اور مشہور  
ہی ساتھ ابو اسامة کی وہ ثقة اور ثبت ہی اور پانچواں یعنی ولید بن کثیر صدوق ہی اور حال یہ ہی کہ کہا تقریب التہذیب میں حماد بن اسامة  
ابو اسامة مشہور بکثرت ثقة ثبت رجاء دلس کان باخرہ یحدث من کتب غیرہ من کبار التاسعة انتہی پس مصنف معیار فی لفظ  
ثقة ثبت کو ذکر فرمایا اور رجاء دلس کان باخرہ یحدث من کتب غیرہ کو اور دیا اور کہا تقریب میں الولید بن کثیر صدوق عارف بالمغازی  
وسری برای الخواصر من السادسة انتہی پس مصنف معیار فی لفظ صدوق کو ذکر فرمایا ولفظ رمی برای الخواصر کو اور دیا اور وجہ  
اور ان کی یہ ہی کہ مصنف معیار فی جبکہ دیکھا کہ دار مدار حدیث قلیتین کی اور محمد بن اسحاق اور ابو اسامة عن ولید بن کثیر کی ہی اور یہ دلس  
ہیں اور حدیث اونکی معنعن ہی یعنی ساتھ لفظ عن کی اور حدیث معنعن دلس کی غیر مقبول ہی باتفاق محدثین کی کا قال الامام النووی فی شرح  
مسلم فی باب النہی عن اکل الثوم والبصل قد اتفقوا علی ان الدلس لا یصح لبعثتہ انتہی نوان الفاظ جرح کو اور دیا تو معلوم نہ ہو جادی کہ حدیث  
قلیتین کی غیر مقبول ہی بالاتفاق کیونکہ وہ حدیث معنعن دلس کی ہی قطع نظر باقی وجہ جرح ہی اور حدیث معنعن دلس کی غیر مقبول ہی بالاتفاق  
یہ ہی مشتی نمونہ خرواری واند کی از بسیاری تصرفات مصنف معیار کی سی نقول اور عقائد میں پس معلوم ہوا قواعد اور عقائد مذکورہ مصنف معیار  
کی سی کہ اہل سنت وجماعت کو ضروری احتراز کرنا تصنیف اور اعتبار مصنف معیار کی سی بحکم دلیل مذکور الصدر کی و ما علینا الا البلاغ المبین  
**عقیدہ تاسعہ مصنف معیار کا یہ ہی کہ ظلم کرنا حقیقہ خاص کر اور باقی اہل سنت وجماعت پر عموماً باین طور کہ ترجیح**  
**دینا اہل ہوا کی باین وجہ کہ کہیں اشارہ کرنا ظرافت اونکی قواعد اور اصول کی اور کہیں تصریح کرنی بحیل شیطانیہ جیسا کہ مشت نمونہ گذرا اور کہیں**  
**تخریص کرنی اونکی ائمہ اور محدثین کی اور کہیں اونکی کتاب طبع کر ادینی اور یہ کہ کہنا کہ یہ کتاب نہایت عمدہ اور مصنف اسکا بی بدل اور بی مثل ہی**  
**اور نہایت محقق اور جامع چنانچہ واسطی نمونہ کی یہاں قدر قلیل ذکر کیا جاتا ہی سنا چاہی یہ جو مذکور ہوا شامل تھا جمیع اہل سنت وجماعت حنفی**  
**مالکی شافعی حنبلی کو اور ظلم اور کیا ہی خاص حنفیوں پر وہ یہ ہی کہ مصنف معیار فی امام اعظم کی نہ مناقب چھوڑی اور نہ تابعیت اور مسائل**  
**پہر او سکی مقابل میں داود ظاہری کی ایسی تعریف کی معیار میں کہ مختصر الفاظ او سکی یہ میں داود اصغہانی مجتہد مستقل ہی اور امام مشہور ہی**  
**اور ظاہری کر معروف ہی اور بڑی زاہد اور نفل گذار ہی اور ائمہ متبوعین سی ہی اور صاحب مذہب مستقل کی ہی اور ہیث لوگ اونکی مقلد ہوئی جو کہ**  
**ظاہر کر مشہور ہی اور منشی ہوئی طرف داؤد کی ریاست علم کی شہر بغداد میں اور ہی وہ بڑی عقلمند اور داؤد ایک بہادر ہی سپاہیوں علم دین کی سی**  
**اونکی محکم نظر اور فراخی علم کی اور در فور بصیرت کا اور احاطہ اقوال صحابہ اور تابعین کا اور قدرت اور استنباط مسائل کی اس قدر ہی کہ اب متعذری**  
**انتہی حتی کہ مقلد او سکی ابن حزم کو ساتھ لفظ اسوہ اور زبدہ اور امام اور حافظ کی ساتھ یاد فرمایا ایک جگہ اسطرح فرمایا اسوہ المحققین زبدہ المحققین**  
**حافظ ابو محمد بن حزم اور دوسری جگہ اسطرح پر ارشاد کیا صفوۃ المحدثین امام ابن حزم انتہی فی معیارہ بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ امام اعظم کی**  
**لئی تین امر کا دین کی رد سی فخر تھا ایک تو یہ کہ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی کو مناقب امام صاحب کی ایسی کتب میں بیان فرمائی ہیں جیسا کہ**  
**نمونہ از خروائی واند کہ از بسیاری ذکر ان مناقب کا بوجہ احسن ہو چکا ہی اور دوسری تابعی ہونا امام صاحب کا کہ جسکا ذکر بوجہ اتم و احسن ہی ہو چکا**  
**ہی اور تیسری مسائل مذہب امام اعظم صاحب کی جو کتب حنفیہ میں مذکور و مسطور ہیں حتی کہ دو ثلث اہل اسلام کی اول امری آج تک اونکی مذہب پر**  
**بکرہ تعالیٰ میں سو مصنف معیار فی مناقب امام کو یوں اور دیا کہ یہ جو ہی تعریفیں ہیں اور سند صحیح متصل مسلسل سی ثابت نہیں ہیں پس قابل**  
**اعتبار اور اعتماد کی نہ ہوئیں جیسا کہ یہ عبارت اور پر مذکور ہو چکی ہی اور تابعیت کو باطل کیا یہ بطور تفریع کی فرمایا تابعی نہ ہونی میں چاروں امام**  
**برابر ہیں جیسا کہ یہ عبارت ہی اور پر مذکور ہو چکی ہی اور مسائل امام صاحب کو یوں لیا کہ بعض مسائل کو اپنی زعم فاسد میں رد کیا اور باقی مسائل**  
**کی حقیق یوں فرمایا کہ باقی مسائل کو اوپر قیاس کر اور یہ عبارت مصنف معیار کی یہ ہی امید ہی کہ ان چند مسائل کو نمونہ تحقیق اہل حق**  
**سمجھ کر باقی مسائل کو ہی سپر قیاس کر لیں انتہی سبحان اللہ مصنف معیار تو اہل حق ہو اور امام اعظم مخالف حق ہو فالی اللہ المشتکی اب غور**  
**کرنی کی چاہی کہ امام اعظم کہ امام ائمہ اہل سنت وجماعت کی ہیں حتی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کبر پیران پیر اور استاد استادان مصنف معیار**  
**کی ہیں حدیث وغیرہ میں تصریح فرمائی ہیں اپنی کتاب تحفۃ اثنا عشریہ کی آخر باب پنجم میں از رئیس الفقہاء اہل سنت وجماعت ابو حنیفہ کو فی**  
**علیہم ولیست اور باب یازدہم کی فصل اول میں فرمایا فقیہ اعظم اہل سنت ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفہ کی کبید شصت و شتم میں فرما**  
**نمودہ اہل سنت کہ مجتہدین ایشان بلا واسطہ علم خود از ائمہ کرام اخذ نموده اند بشہادۃ ایشان و باجارت ایشان فتویٰ داده و اجتہاد کرده مثل امام**  
**اعظم و امام مالک کے شاکر و ان حضرت امام جعفر صادق اند و حضرت در حق این ہر دو بشارت فرمودہ اند چنانچہ در مقام خود مذکور شد انتہی اور آخر**

تقریباً







فيما كان عرضه للتاويل وفاق في ذلك القول فرق الامة اي طوائفها من الناجية وغيرها اذا جمعوا سواء على  
 ان الحق في اصول الدين واحد والمخطي اثم فاسق وقد حكى القاضى ابو بكر الباقلاني المالكي مثل قول حبيد بن الله  
 عن داود الاصفهاني قال اي الباقلاني وحكى قوم عنهما انها قالوا ذلك اي تصويبا لمجتهدين في اصول الدين  
 في كل من علم الله من حاله استقراغ الواسع في طلب الحق من اهل ملتنا وغيرهم هذا باطل لان غير اهل ملتنا  
 كل منهم يدعي من حاله استقراغ الواسع في طلب الحق لاسيما اهل الكتب قد خبر الله تعالى انهم وغيرهم اجمعون  
 كل حرج بالديهم فرحون انتهى وقال الامام النووي في شرح مسلم في كتاب الاقضية في باب بيان اجر الحاكم فاما  
 اصول التوحيد فالمصيب فيها واحد باجماع من يعتد به ولم يخالف الا عبد الله بن الحسين القشيري وداود الظاهري  
 فصول المجتهدين في ذلك ايضا انتهى وقال النووي في شرح مسلم في صدر كتاب اللباس قال اصحابنا العقد  
 الاجماع على تحريم الاكل والشرب وسائر الاستعمال في اناء ذهب فضة اما حكي عن داود الظاهري فهو مردود  
 بالنصوص والاجماع قبله وهذا يحتاج اليه على قول من يعتد به في الاجماع والخلاف والا فالحقون يقولون لا  
 يعتد به لاخلاله بالقياس الذي هو احد شروط المجتهد الذي يعتد به انتهى وقال القاضى في شرح الشفاء و  
 قد اختلف العلماء في نفاة القياس مثل داود الظاهري وشبهه بل يعتد بقوله في الاجماع لا فغن طائفة من الشافعية  
 انه لا اعتبار بخلاف نفاة القياس في الفروع ويعتد بخلافهم في الاصول وقال امام الحرمين والذي ذهب اليه اهل التحقيق  
 ان منكري القياس لا يعتدون من علماء الامة وجملة الشريعة وذكر الحافظ الذهبي في الميزان ان داود امراد الدخول  
 على الامام احمد فنتعه وقال كتب الى محمد بن يحيى في امره انه من علم ان القرآن محدث فلا يقربني فقيلا يا ابا عبد الله  
 يتقى من هذا وينكره فقال محمد بن يحيى اصدق منه انتهى كلام القاري فهذا حال داود واما حال مقلده ابن حزم  
 الذي مدحه مصنف المعيار بانه اسوة المحققين وصفة المحدثين الامام الحافظ ابو محمد بن حزم انتهى فانكر  
 القياس وتعليقات البخاري واباح المزامير والمعازف والمداهي قال ابن حزم في كتابه باب ابطال القول بالراي و  
 القياس لا يحل القول بالقياس ولا بالراي لانه امر الله تعالى بالرد عند التنازع الى كتابه والى رسوله فمن رد الى قيار  
 فقد خالف امر الله تعالى بالايمان وقول الله تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء وقوله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم  
 وقوله تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبينا لكل شيء ابطال للقياس والراي انتهى قال مشاهير اهل الله الدهلي الذي  
 هو استاذ اساتذة مصنف المعيار في كتابه المسي بالانصاف والظاهر من لا يقول بالقياس ولا باثار الصحابة و  
 التابعين كداود وابن حزم انتهى قال الامام النووي في مقدمة شرح مسلم قال الشيخ ابو عمر ابن الصلاح وهكذا الامر  
 في تعليقات البخاري بالفاظ جازمة ولو يصيب ابو محمد بن حزم الظاهري حيث جعل ذلك انقطاعا وحاقا للصحة  
 واستروح الى ذلك في تقرير من هببه الفاسد في اباحة المداهي انتهى وقال الشيخ عبد الحق الدهلي في شرح سفر  
 السعادة قال ابن حزم الظاهري باباحة الغناء والمزامير انتهى بحال داود ظاهري كما اورب به في حال ابن حزم ظاهري كما  
 جسد مصنف معيار في امام دين اوراسوة المحققين اورصفوة المحدثين قرار ديا في ابني معيارين اوروجه انك تعريف كي بيبي كي بيبي من منكر  
 قياس كي اور مصنف معيار في ابني الكار قياس كي كيا پس فانه بيبي سوچا كه اگر انكي تعريف كيا دوى باوصاف مذكوره تو البته لوگ اعجب ہو كر مسد انكار  
 قياس كى جلد قبول كر لينكى اور بيبي داود ظاهري قائل كل مجتهد مصيب في الفروع والاصول كاهى اور مصنف معيار كقاعدة بيبي كي كوى شخص سواى  
 اوس مسئلہ اجماعيكى كه سند اوسكى فقط قرآن يا حديث سى مسئل بالاجماع كوسلم عند الخالف معلوم هو دوى مكلف سائنه اور كسى مسئلہ كي بيبي  
 هي چيسا كه اوپر كذا اور بيبي قاعده داود ظاهري كاكل مجتهد مصيب في الفروع والاصول سائيت موافق سى قاعده مذكوره مصنف معيار كي  
 كولند مصنف معيار في اوسكو اور اوسكى مقلد كوكه وه ابن حزم هي مرتبة علياسى بياك فرمايوا كه تر غيب كو كواس قاعده مذكوره كي طرف بجائى  
 اور تمسك مصنف معيار كاس قاعده مذكوره كي لى اور جمع جيل كي لى سائيت اور حديث كافى ودانى هي قال عليه السلام ان الدين يسر  
 رواه البخاري في باب ان الدين يسر من ابواب كتاب الايمان وقال الله تعالى ما جعل عليكم في الدين من حرج اور بيبي  
 پوشيده نرى كه اون ايام من كه مدار الحق في ردمعيار الحق تصنيف هو تى سنى مين آيا كه مصنف معيار في ابني كتاب اور معيار الحق كي تائيد  
 مين مطبع لاهور مين چيپوئى اور انمين ايام مين مولوى مخدوم صاحب نى لاسورى بجلو ايك خطار رسال فرمايوا كه كتاب وراستات البليغ مصنف



معیاری لاسور میں چسپائی میں اپنی شاکر کو پہنچا اور مصنف است البیہ کا میری علم میں راضی ہی تم اس کو دیکھنا چند روز کی بعد سواری میں  
سہسویں کہ وہ میری مہربان قدیمی اور دوست حقیقی تھی شہر دہلی میں اور پر مکان مکرری و معظی عبد الغزیز ولد حاجی علیجان صاحب کی امی میں ایک  
اونکی ملاقات کو گیا اتفاقاً مصنف معیار ہی تشریف فرما ہی اور کتاب درسات البیہ ایک سو جلد یاد و سو مکان مذکور پر موجود تھیں اور اس کتاب  
درسات کی مصنف معیار نہایت تعریف کر رہی تھی مولوی امیر حسن اور عبد الغزیز دونوں نے فرمایا کہ ای محمد شاہ اس کتاب درسات البیہ کا ہی  
مکہ مصنف معیار نے فرمایا کہ محمد شاہ کو یہ کتاب مت دکھاؤ کہ غریب کا دل ٹوٹ جائے غرض کہ ایک نسخہ مجھ کو بشارہ مولوی امیر حسن صاحب کی عبد الغزیز  
نے دیا پھر میں بعد ایک روز کی خدمت میں مصنف معیار کی مسجد میں عصر کی وقت حاضر ہوا مصنف معیار نے کتاب درسات کی نہایت تعریف  
کی حتی کہ اپنی کتاب معیار پر اس کو ترجیح دی میں نے کہا کہ مجھ کو انکی معیار مرجع معلوم ہوتی اور وجہ ترجیح کا ہی بیان کیا مصنف معیار نے فرمایا کہ خیر  
لیکن یہ شخص یعنی صاحب درسات نہایت ہی محقق ہی اور نظر کی کتب پر ہی حاصل کلام یہ کہ میں وہاں ہی خدمت ہو کر اپنی کتب درسات  
کو سرسری نظر سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سنی نہیں بلکہ رافضی سنی اللباس ہی واسطی ہکانی اہل سنت و جماعت کی باز لاندہ ہی کی ہو کر ہر چند طرف  
اکثر مسائل اور عقائد روافض اور اہل ہوا کی اشارہ کرتا گیا ہی بجیل شیطانیہ لیکن نقل اور رد ان سب کا متعذر تھا واسطی چند در چند امور کی لہذا  
چند عقائد اس درسی کی کہ وہ عقائد روافض اور اہل ہوی کی ہیں نہ اہل سنت و جماعت کی نقل کی جاتی ہیں بطور اختصار کی بقدر مطلب کی نہ  
سب واسیات کو جو اثبات ان عقائد باطلہ میں زور شور سے اس درسی کی ساتھ تبیین البیہ رجیل شیطانیہ کہ وہ چند عقائد یہ ہیں انکار اجماع کا ہاں  
وجہ کہ جب تک کوئی شخص اہل بیت سی نہ ہو تو وہ اجماع نہیں ہی جیسا کہ وہ مذہب رافضی کا ہی کہ اجماع معتبر نہیں ہی جب تک کوئی شخص ائمہ اہل بیت سی  
نہیں بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ ترمذی نے اپنی جامع میں کہا کہ جمیع فی ہذا الکتاب من الحدیث معلول بہ وہ اخذ بعض اہل العلم مازال حدیثین حدیث ابن  
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظهر والعصر بالمدينة والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر ولا مطر وحديث النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه انتھی پس تصریح کی ترمذی نے کہ یہ دو نوحدین معلول بہ  
نہیں کسی امام کی ائمہ مجتہدین جیسا کہ اس درسی نے اس قول ترمذی کی کو دسہ سابعہ میں اور کہا و ممن لم یحل جواز الجمع فی الحضرة علی ادنی حجة  
واخذہ مذہب ارسام من غیر عذر الا قام الحق الصدف الصديق الصادق علیہ السلام و مذہب واحد منهم باقیہم کہا قال  
ابوہ محمد الباقر حقایق الوجود کلہ لا یصدر عن اهل بیت علی بن ابی طالب الاعراض و لو فرضنا وجود الاجماع علی خلاف  
هذا الحدیث وقد عرفت بطلانہ فلا اجماع بخالفة اهل البيت انتھی مذہب روافضی حجة عند اهل السنة والجماعة من  
غیر فلك الشرط لقوله تعالى ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولى و فصلہ جہنم و ساءت مصیر القولہ علیہ السلام  
لا تجتمع امتی علی ضلالة طرہ الترمذی وغیرہ احمد ابن ماجہ وابن ابی خثیمہ وابن ابی عاصم وابو نعیم والحاکم والدارقطنی  
والطبرانی والطبری وغیرہم وقال فی الموابہ فی نوحدیث مشہور المتن واسانیدہ کثیرہ وشواہدہ متعددة انتھی فلما کان  
غیر المجتہد تابع المجتہد مقلدہ کان اجماع المجتہدین حجة معصوم عن الخطاء من غیر شرط اهل البيت اور جمع صلوٰتین باہنطور  
کہ جمع کرنا دو نماز مغرب اور عشاء اور ظہر اور عصر کا ایک دوسری کی وقت میں ہمیشہ عادی خواہ حضر ہو یا سفر ہو بغیر عذر اور حاجت کی در تفصیل اس حال  
کی یہ ہے کہ کہا درسی نے دراسہ سابعہ میں اولاً بطور تمہید کہ فلورجل ناخذ بثا صحتها خالفة لاثنتی الاربعة وجب علیہ ترک  
اقوالہم فوراً پھر کہا بطور تفریع کی وعن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر والعصر جمعاً والمغرب والعشاء  
جمعاً فی غیر خوف ولا سفر رواہ مسلم وفي لفظ مسلم جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء  
بالمدينة فی غیر خوف ولا مطر قبل لابن عباس ما اراد قال اراد ان لا یخرج امرئہ پھر کہا واسطی تقویت مطلب کی قال الترمذی ذہب  
جماعة من لاثنتی الى جواز الجمع فی الحضرة للحاجة لمن لا یتخذہ عادة ویؤیدہ ظاہر قول ابن عباس اراد ان لا یخرج امرئہ فلم یعللہ  
لمرض ولا غیرہ پھر کہا بطور تفریع کی اس مذکور پر و ممن لم یحل جواز الجمع فی الحضرة علی ادنی حجة واتخذہ مذہب ارسام من غیر عذر  
الا قام الحق الصدف الصديق الصادق علیہ السلام و مذہب واحد منهم باقیہم کہا قال ابوہ محمد الباقر علیہ السلام  
حقائق الوجود کلہ لا یصدر عن اهل بیت علی بن ابی طالب علیہ السلام الا من رآہ انتھی خلاصہ ام درسی کا یہ ہے کہ جمع کرنا  
دو نماز کا وقت واحد میں ہمیشہ عادی خواہ سفر ہو یا حضر ہو خواہ کوئی عذر اور حاجت ہو یا نہ ہو درست ہی لیونکہ یہ مذہب امام جعفر صادق اور ابی  
ائمہ معصومین کا ہی قول ہے جو نقل کیا درسی نے مذہب امام جعفر کا یہ مذہب رافضی کا ہی نہ اہل سنت و جماعت کا اور یہ جو معنی صاحب ان کتاب  
کی لکھی ہے درسی نے یہ معنی متروک ہیں نہ معمول نزدیک اہل سنت و جماعت کی جیسا کہ کہا ترمذی نے اپنی صحیح میں و جمیع ما فی هذا الکتاب











جابر عن قوله تعالى فلن أبرح الأرض حتى يأذن لي أبي فقال جابر لم يحيى تاويل هذه الآية قال سفيان كذب  
فقلنا ما اراد بهذا قال ان الرافضة تقول ان عليا في السحاب فلا يخرج مع من خرج من ولده حتى ينادى مناد  
من السماء يريد عليا انه ينادى اخرجوا مع فلان انتهى اور كبا نووي في اسكى شرح بين قال القاضى ومعنى ايمانه بالرجعة  
ما تقول الرافضة وتعتقد به زعمها الباطل ان عليا راضى مر كوزى السحاب فلا يخرج مع من خرج من ولده حتى  
ينادى من السماء اخرجوا معه وهذا نوع من اباطيلهم وعظيم جهالاتهم اللائقة باذهانهم السخيفة وعقولهم  
الواهية انتهى اى فلا يخرج نحن معشر الرافضة مع من يخرج من ولده اى مع المهدي عليه السلام حتى ينادى عليا  
من السماء اى السحاب اخرجوا معه اى المهدي عليه السلام اور نفى قياسهم كماله راسى في دراسته اولى بين وقال جابر اصحاب  
الطوامر ومشايخ الحديث وداود الطاهري لم يرد الشرح بالتعبيل منع العمل بالقياس فكان باطلا ولكل قدوة حسنة في ذلك بالائمة الاثنى  
من اهل البيت حيث كانوا الايون القياس روى من الامام جعفر الصادق عليه السلام انه قال لا يحنفى على من احاط ببعض خصائص احوالهم فاذا كان  
لا تقس فان اول من قاس ابليس وذهب بعضهم مذهب لكل كما لا يحنفى على من احاط ببعض خصائص احوالهم فاذا كان  
مذهب ائمة اهل البيت ومشايخ الحديث تخريب القياس فعدم الاعتناء بهذا الجانب اجترأ ثم قال في آخر تلك الدرر  
هذه الابحاث في نصرة نفقات القياس انتهى وقال في الدراسة الثانية عشر فاعلم ان الائمة الطاهرين عليهم السلام  
يحرمون القياس وهذا لما دخل ابو حنيفة على جعفر بن محمد عليه السلام قال له بلغنى انك تقيس لا تقس فان اول من  
قاس ابليس انتهى پس ثابت كيا كه ائمة اثنا عشر معصومين خطاسى اور محال اور متمنع هي صدور خطا كا او شى بهر ثابت كيا كه مذهب ائمة عشر  
حرمت قياس كاي پس قياس حرام هو اقطاع جيسا كه به عقيدة روافض كاي نه اهل سنت وجماعت كا كيونكه قياس نزديك اهل سنت وجماعت كي  
حجت متفق عليه هي اور دلائل انكى انكى كتب بين مذکورين اور كچه مشت نمونه مجس هي كذركا هي سابق بين اور الهام حجت شرعية قائم  
قياس كي باين وجه كه عوام اگر مقلد هون تو مقلد صاحب الهام كي هون نه صاحب اهل قياس كي جيسا كه ائمة اربعه مثلاً بيان اس اجال كايهم هي كه  
كبار راسى في دراسته ثانی عشرین من فاعلم ان الائمة الطاهرين عليهم السلام يحرمون القياس وهذا لما دخل ابو حنيفة على  
جعفر بن محمد عليه السلام قال له بلغنى انك تقيس لا تقس فان اول من قاس ابليس انما علمهم على النصوص والاهام  
والكشف انتهى يعنى قياس حجت شرعية نهين هي بلكه حرام هي كيونكه ائمة طاهرين في كيا كه قياس حرام هي اور به ائمة معصومين خطاسى پس قياس  
قطاع حرام هو اور عمل ان ائمة معصومين كا بعد نصوص كي كشف اور الهام پر تها پس الهام حجت شرعية ملزمة هو كيونكه مذهب اور معمول به  
ائمة معصومين كاي بهم هي خلاصه مرام دراسى كا اور اهل سنت وجماعت كي نزديك الهام حجت شرعية ملزمة غير نهين هي قال صدر الشريعة  
في التوضيح في فضل الوحي بخلاف الاهام للاولياء فانه لا يكون حجة على غيره انتهى قال في عقائد النسفية والاهام  
ليس من اسباب المعرفة لصحة شئ عند اهل الحق انتهى وقال المحشى قوله عند اهل الحق اى عند اهل السنة و  
الجماعة انتهى وفسدك اهل السنة ما اخرج عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ليس بنجس انما  
هي من الطوائف او الطوائف رواه الترمذى وغيره من المحدثين وقال هذا حديث حسن صحيح وهو قول اكثر العلماء  
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم لم يرد ابسور اهرقة باسا انتهى ففي ذلك الحديث  
عمل بالقياس وارشاد الى القياس واخرج عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعث الى اليمن  
قال كيف تقضى قال اقضى بكتاب الله قال فان لم تجد في كتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم تجد في سنة  
رسول الله قال فاجتهد برأى ولا الوقال فصرح رسول الله صلى الله عليه وسلم على صدره وقال الحمد لله الذى  
وفى رسول رسوله بما رضى رسوله رواه الترمذى وابوداود والداريمى وغيرهم ووجه القسك ان رسول الله صلى  
الله عليه وسلم سال معاذ اجماعا شرعية وترتيبها فاجاب بان الحجج الشرعية ثلاثة اولها كتاب الله وبعده سنة  
رسول الله وبعده قياس المجتهد من غير ذكر الاهام والكشف فاشق عليه وجعل حججه المرتبة بذكر الترتيب  
من خير ذكر الاهام والكشف توفيقا الهيا مرضيا لنفسه فقد علم بذلك ان الاهام والكشف ليس من الحجج الشرعية  
فلو قيل ان الاجماع ايضا غير مذکور فالجواب ان الاجماع لم يكن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه لو  
كان لكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا في اهل عهده عند انعقاد ولا حاجة الى الاجماع عند وجود

ماروزى ودرست  
نفسه در ايم  
في سخا  
شفيهم كه كبر  
سادس سقط  
نبر بافتد  
خليفة في  
كوبه كه  
دايت كذب  
من جابر ولا  
من عطاء و  
نوبت بقرن  
ثالث رسيه  
اهل ائمة ثالثه  
از روافض  
جميع ائمة اعداء  
البيان نيز كا  
تلى خاطر خود  
قرار دادند انتهى  
مع ان ذلك  
القول خلاف  
اهل السنة و  
الجماعة لقوله  
قال رسول  
لهى اعمل  
فيما تركت  
كلما انما كلمه  
اور قالها  
ومن وراهم  
برزخ الى ايم  
ييجنون  
وقال تعالى  
الذين  
لا ي  
عند  
الاجماع  
الاجماع  
الاجماع



الشارح فلهذا يرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالترتيب حتى جعله توفيقا الهيا وكشف بآينظور كه وجه شرعية هي قوى  
 نزول اجتهاد سي باين معنى كه جهال اگر مقلد هون تو صاحب كشف كي هون نه اهل اجتهاد كي كيونكه وه قوى تر هي اجتهاد سي جيسا كه كهادر اسي ني  
 راسه اولي قياسي كي بحث من فن قلد مجتهدا بقوله لقوة دليله عنده اوحسن اعتقاده فكل ذلك من بقوله صاحب  
 بقوله لظهور صدق كشفه اوحسن ظنه فان الكشف اقوى من كل اسباب العلوم بعد الوحي انتهى اور كهادر رسته حادي عشر  
 كي اخير من والكشف لا يطلق الا على العلم المطابق للواقع حجة على الكاشف وغير الكاشف ممن اعتقده والتزم اتباعه  
 وتقليده كالاجتهاد على المجتهد وغير المجتهد ممن يعتقده والتزم تقليده بل العلم الحاصل بالكشف اقوى من العلم  
 الحاصل بالاجتهاد وهذا في عموم ما يكشف به العارفون كشف بقظة او نوم انتهى يعني كشف طو ريكيا باشد دليل قوى  
 تر هي اجتهاد سي اور اجتهاد دليل ضعيف اوجوع هي نسبت كشف كي پس جو كوي كه مقلد هو وه مقلد صاحب كشف كا هون اهل اجتهاد كا يعني نه  
 مقلد هو انه اربعه مسائل او كمي اجتهاد هي من ايا قياسي من اور قياسي حرام هي اور اجتهاد دليل ضعيف اور مرجوح هي كشف سي يتيه خلاصه  
 مرام در اسي كا حالانكه كوي امام ائمه اهل سنت وجماعت كيسي قائل هون هو اس امر كا كه كشف حجت هي حجج شرعية كيسي جيسا كه پوشيده هون بيده امر  
 او سپر جو كتب فروع اصول ائمه اربعه سي واقف هي اور تمسك ان ائمه كا يه هي كه فرمايا انحضرت في كه اذا حكم الحاكم فاجتهد ان اصاب  
 فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر متفق عليه اور وجه تمسك كي يه هي كه حاكم كواجتهاد كي سائنه انحضرت في امر كيان  
 كشف اور الهام كي پس معلوم هو احديث متفق عليه سي كه الهام اور كشف پيم اثبات احكام شرعية كچه اصل هون ركهتا الهام اور كشف انحضرت  
 كا احكام شرعية من حجت هي لقوله تعالى ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى اور حديث معاذ بن جبل كي اس تمسك كي لي كا في اور واني هي جيسا  
 كه اور كذا اهل كشف هر وقت حاضر اور پاس انحضرت كي رستي من باين معني كه جب كسي حكم اور مسئله كا حاجت پرتي هي او ميوقت دريافت انحضرت سي  
 بالمشافهه كر ليتي من يعني اهل كشف هر وقت اپني اپني مكان پر انحضرت سي بالمشافهه مسائل من دريافت كر ليتي هي جيسا كه كهادر اسي ني  
 دراسته خامنه لايسوغ القياس في موضع يكون فيه الرسول موجود واهل الكشف النبي صلى الله عليه وسلم عندهم موجود فلا ياخذون الحكم الا عنه صلعم  
 ونزول الفقير الصادق لا يتبعي الى تدين انما هو مع الرسول الذي هو مشهود مع الوحي الذي انزل عليه انتهى اقول يه مسئله در اسي كا بهي مردودي بالبداهه  
 كيونكه اگر اهل كشف حاضر اور پاس انحضرت كي هر وقت هوني اور حكم اور مسئله انحضرت سي اخذ اور دريافت كرتي تو ائمه مجتهدين اور خطا ورشين  
 اور صحاب كبار ايم من مسائل اور معاملات مختلف كيون هوني كيونكه انحضرت كي ده پاس اور حاضر من انحضرت سي نكر دريافت كر ليتي اور بهي ام  
 كهتي من كه در اسي اگر سچا هي اس اپني دعوي من كه كشف دليل قوى تر هي اجتهاد سي اور اهل كشف هر وقت انحضرت كي پاس رستي من جسوقت  
 حاجت كسي حكم اور مسئله كي احكام اور مسائل سي هوني هي او ميوقت انحضرت سي دريافت كر ليتي من بالمشافهه تو لازم اور واجب بكونه فرض  
 هي در اسي اور تابعان در اسي پر جيسا كه مصنف معيار وغيره من تقليد مذهب حنفي كي بيان اس اجمال كا يه هي كه كهادر اسي ني صدر در است  
 ثامنه من وقد وقعنا على هذا الرأي قدوة علماء دهره الشيخ الاجل الصوفي الاكرم امام بلاد الهند الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم مشافهه في جملة  
 صالحه من اربابنا خطا بي في تفردى ببعض ما خالف فيه الجماهير انتهى اور كهادر صدر دراسته سابعه من سمعت شيخنا عالم الهند عارف فقه  
 الشيخ الاجل ولي الله بن عبد الرحيم دهلوي اور شيخ عبد الوهاب شعري كوي بار بار ولي الله اور عارف بالله اين اسي كتاب دراست من كهادر كي  
 كلام بار بار اس دراست من سند پيروي معظم اور اجل جاكرواوي شاه ولي الله دهلوي ني اپني كتاب فيوض الرحمن من كهادر ان في المذهب الحنفي  
 طريقة انيقة هي اوفق الطرق بالسنة المعروفة التي جمعت ونصحت في زمان البخاري واصحابه اور كهادر پير شمس شاه ولي  
 كي كه وه شيخ احمد سرهندي مجدد الف ثاني من اپني مکتوبات من نورانيت مذهب حنفي بنظر كشتي دريائي عظيم يفايد وسائر مناصب بزرگ جلول  
 حياض نظري آيد انتهى اور كهادر اس عبد الوهاب شعري في ميزان كبري من سرايت مذهب اربعه تجر يجل ولها در ايت جميع المذاهب  
 التي اندرست قد استخالت حجارة در ايت اطول الاثمة جد ولا الامام ابو حنيفة ويلييه الامام مالك ويلييه الامام  
 الشافعي ويلييه الامام احمد بن حنبل واقصر هم جد ولا الامام داود وقد انقرض في القرن الخامس فاوالت ذلك بطول  
 العمل بمذاهبهم وقصر فلما كان مذهب الامام ابو حنيفة اول المذاهب المدونة فكل ذلك يكون اخرها انقراضا و  
 بذلك قال اهل الكشف انتهى اقول فلما كان اهل الاسلام في عهد المهدي عليه السلام تابعين له علم ان من  
 عليه السلام كان موافقا لمذهبه عليه الرضوان بناء على قل هل الكشف لانه لو لم يكن كذلك لم يكن مذهبه  
 عليه الرضوان اخر المذاهب انقراضا فقد علم ان مذهبه عليه الرضوان كان موافقا لمذهبه عليه السلام يقول











أبو بكر وعمر بعد وفاته مع وجود علي في ذلك الزمان فإنه لا يتصور أن يامر الأمة باقتداء غير المعصوم في أمور الدين مع وجود المعصوم فكانا  
 عصم من علي رضي وأما كونهما عصم من باقي الأمة الاثنى عشر وفاطمة رضي فلا ان عليا رضي افضل من الباقية فاذا كانا ..... اعصم منه كانا  
 اعصم منهم ويؤيده ما اخرج عن عبد بن ربيعة قال لما استعز برسول الله صلى الله عليه وآله دعاء بدل الى الصلوة فقال  
 مروا من يصلي للناس فخرج عبد الله بن ربيعة فاذا عمر في الناس وكان أبو بكر غائبا فقلت يا عمر فصل  
 بالناس فتقدم فذكر فلما سمع رسول الله صلى الله عليه وآله صوته قال فابن أبو بكر يا بني الله ذلك والمسلمون يا بني  
 الله ذلك والمسلمون فجاء بعد ان صلى عمر تلك الصلوة فصل بالناس رواه أبو داود وخرج عن عائشة قالت  
 قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في مرضه ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يمتني  
 متني ويقول قائل انا اولي ويا بني الله والمؤمنون الا ابا بكر رواه مسلم في صحيحه فذلك الحديث يدل على كون  
 ابي بكر اعصم منه لما ذكر وخرج عن ابي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ان الله وضع الحق  
 على لسان عمر يقول رواه ابن ماجه وخرج عن ابن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله جعل الحق على  
 لسان عمر وقلبه رواه الترمذي وقال وفي الباب عن الفضل بن عباس والي ذر والي هريرة وهذا حديث حسن  
 صحيح انتهى فذلك الحديث يدل على كونه اعصم منهم لانه نص في وضع الحق وجعله على لسانه وقلبه ولم يوجد  
 الى ان بسند صحيح في علي رضي فدل الحديث على كونه اعصم منهم مع ان هذه الاحاديث اقوى دلالة من دلالة  
 حديث الثقلين كما لا يخفى ثم لا يخفى على المحقق ان الاحاديث الدالة على افضلية ابي بكر وعمر من علي رضي كما هو مذهب  
 اهل السنة والجماعة كثيرة لكن اكتفيت بما اخرج عن ابي سعيد الخدري قال خطب رسول الله صلى الله عليه وآله في يوم  
 خيبر لا غيري لا تحزن ابا بكر خيلا رواه البخاري فذلك الحديث يدل على ان المرتبة العليا بعد النبي صلى الله عليه وآله ورسول الله صلى الله عليه وآله  
 من تبة ابي بكر وخرج عن عتبة بن عامر قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو كان نبي بعدى لكان عمر رواه الترمذي  
 وقال هذا حديث حسن فذلك الحديث يدل على ان المرتبة العليا بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم مرتبة عمر لا ان  
 بين المرتبتين فرقا بان بالغ في مرتبة ابي بكر حيث قال غيري في عالمي بالغ في مرتبة عمر رضي فكان ابي بكر خير من عمر  
 وخرج عن ابي سعيد الخدري قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فامن نبي الا وله وزير من اهل السماء ووزيران  
 اهل الارض فاما وزير من اهل السماء فجبريل وميكائيل واما وزير من اهل الارض فابو بكر وعمر رواه الترمذي  
 وقال هذا حديث حسن وخرج عن عمر بن العاص ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم على جيش ذات سلاسل فاتيته فقلت  
 اي الناس احب اليك قال عاتشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب فعد رجلا رواه البخاري  
 وخرج عن علي رضي قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يبي بكر وعمر هذان سيدا كل اهل الجنة من الاولين  
 والاخرين الا النبيين والمرسلين رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن وخرج عن محمد بن الحنفية قال قلت  
 لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ابو بكر قلت ثم من قال ثم عمر رواه البخاري وابي محمد بن الحنفية  
 علي بن ابي طالب رضي وخرج عن علي رضي كذا كثير اسمع النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول ذهبت انا وابو بكر ودخلت  
 وابو بكر وعمر وخرجت انا وابو بكر وعمر متفق عليه وخرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 بينا نمر في غممة عند الذئب فاخذ منها شاة فطلمها حتى استنفذها فالتفت اليه الذئب فقال له من هذا  
 السبع ليس لي يا غيري فقال الناس سبحان الله فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاني اومن به وابو بكر وعمر ثم ابو بكر  
 رواه البخاري وخرج عن ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وآله وسلم لانعد لابي بكر احد ثم عمر ثم عثمان ثم  
 اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم لانفاضل بينهم رواه البخاري فذلك الحديث في حكم المرفوع قال الامام النووي في  
 شرح مسلم فصل اذا قال الصحابي كنا نقول او كنا نفعل قال الجمهور من الحديثين واصحاب العقيدة والاصول ان لو  
 الى من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بل هو موقوف وان اضاف ففعل كنا نفعل في جوة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 او زعمه او شذوذ ذلك فهو مرفوع وهذا هو المذهب الصحيح الظاهر انتهى فالحوصل ان ذلك الحديث لو سلم انه مرفوع  
 فهو نور على نور ولا فنيته بذلك الحديث ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كانوا على ذلك والمطلوب

الحديث الثاني  
 العلم وعلى بابها  
 فقال علي بن  
 لا اصل له وقال  
 البخاري انه منكر  
 وقال الترمذي  
 انه منكر وذكره  
 ابن الجوزي في الموضوعات  
 وقال الشيخ علي بن  
 السندي والحاظ  
 شمس الدين انه  
 موضوع ذكره في  
 الحق الاثني عشر  
 واما حديث اللهم  
 ادر الحق من  
 حيث دار بين  
 حديث النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
 مع عمر قال شاه  
 عبد العزيز في  
 التحفة في الباب  
 السابع في جواب  
 الحديث الثامن  
 وهو حديث  
 صحيح بل هو  
 مشهور  
 اقول دلالت  
 ذلك الحديث  
 على العصمة  
 اقوى من الحديث  
 اللهم ادر الحق  
 من حيث دار  
 عليها صحة  
 حجة اما صحة  
 فلان نختار  
 بن نافع في  
 اسناده وهو  
 ضعيف  
 في التقريب  
 واما حجة فلان  
 ذلك دعاء  
 وذلك خبر



على كل تقدير حاصل ثابت كما هو مذهب أهل السنة قال النووي في شرح مسلم في باب فضائل الصحابة اتفق  
أهل السنة على أن أفضلهم أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي قال أبو بصير البغدادي أصحاب  
محمد بن علي أن أفضلهم الخلفاء الأربعة على الترتيب المذكور انتهى وقال إمام الأئمة سراج الأئمة إمامهم الأعظم  
والجليل الإمام أبو حنيفة رضي الله عنه بالرحمة في الوصية نامة أن في مذهب أهل السنة والجماعة اثنا عشر نورا  
ثم عقلا اثنا عشر فضلا فقال فضل عمر أن أفضل هذه الأمة بعد نبينا محمد صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم  
عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله عنهم أجمعين انتهى في الأحاديث في فضائل هؤلاء الخلفاء أكثر من أن يحصى في أظهر  
من أن يحصى لكن لما لم يكن هذا المقام مقامها فلذا تركناها مكتفيا بما ذكرنا لا يقع العوام كالانعام في مكائدها  
الشيطان الجسم الدراسي فانه رافض في لباس السني لا يقام الشبهة في اذهان الجملة بالحبيل الشيطانية  
والكائنات النسائية ثم لا يخفى على أحد أن قوله وشهادة عدم الامتثال لاصابة أبي بكر الحق باجتهاده قطعاً ممنوع  
كيف ويلزم خطأ الزهراء وشهادة الصحابة بصحة الحديث غير شهادة اتمام بخطائهم في المسئلة اذ الحديث ليس نصاً  
في مطلوب أبي بكر فلهذا عن هذا الحديث اجابة افرامنا في دريقات انتهى مشتمل على الأمرين قال اول  
أن أبا بكر في صل فاطمة غير وارث لتركه رسول الله صلى الله عليه وسلم محظي والثاني أن ذلك الحديث ليس منصوصاً في عدم ارث  
فاطمة رضي الله عنهما فاطمة رضي الله عنها وسلم وكل واحد منهما فاسد وباطل وبهان ذلك أن ذلك الحديث روى  
بطرق يخرج عن ثلثة أن فاطمة وعباس ابنا ابوبكر يلقسان ميراثهما من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وهما يومئذ يطلبان ارضيهما من فديك وسههما من خير فقال لهما أبو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يقول لا نورث ما تركنا صدقة انما يأكل آل محمد من هذا المال قال أبو بكر والله لا ادع امرأيت رسول الله صلى  
الله عليه وسلم يصنع فيه الا صنعتة ففجرت فاطمة فلم تكلمته حتى ماتت رواه البخاري ومسلم وفي رواية ان  
والله لا اغير شيئاً من صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حالها التي كانت عليها في عهد رسول الله صلى  
الله عليه وسلم ولا أعلن فيها ما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم فابى أبو بكر أن يدفع من ذلك الى فاطمة شيئاً  
فوجد فاطمة على أبي بكر في ذلك فججرت فلم تكلمه حتى توفيت وحاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ستة أشهر فلما توفيت دفنوا زوجها وكان لعلي من الناس وجه حياة فاطمة فلما توفيت استنكر على وجه الناس  
فالمس مصلحة أبي بكر وصبايعته ولم يكن بايع تلك الاشهر الحديث رواه مسلم والبخاري الا ان البخاري قال  
فغضبت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فججرت أبا بكر فلم تزل مهاجرة حتى توفيت فحاشت بعد  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة أشهر واخرج عن محمد بن جبير قال فانطلقت حتى ادخل عمر فاتاه حاجيه  
يرقاه فقال هل لك في عثمان وعبد الرحمن والزبير وسعد قال نعم فاذن لهم ثم قال هل لك في علي وعباس قال نعم  
قال عباس يا امير المؤمنين اقض بيني وبين هذا قال استدكم بالذي تقوم باذنه السماء والارض هل تعلم ان رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قال انما تركنا صدقة يريد رسول الله نفسه فقال للرهط قد قال ذلك فاقبل على و  
عباس فقال هل تعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك قال لا فقال لك رواه البخاري ومسلم  
واخرج عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي  
ومعونة علي فهو صدقة رواه البخاري ومسلم واخرج عن عروة عن عائشة قالت ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم  
حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم اردن ان يبعث عثمان بن عفان الى أبي بكر فيسأله ميراثهن من رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قالت عائشة لمن ليس قال النبي صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا فهو صدقة رواه مسلم  
فهذه الاحاديث الصحيحة نص صريح في أن كل ما تركه رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو صدقة لا يرثها  
من ورثاته صلى الله عليه وسلم أحد الا من لا زواج ولا من الاولاد ولا من الاقرباء كما هو مذهب أهل السنة  
والجماعة وقالت الرافضة حق الدراسي ان ذلك الحديث لم يدل على ما قال به أهل السنة والجماعة لجهل ان  
يكون لفظ صدقة منصوباً فالجواب عن ذلك القول مردود بالوجه الاول والوجه الثاني رفع صدقة بالمعنى



مستقیم و بوقریہ تصدیقہ لکان المعنی هکذا لا نورث الذی ترکناه صدقة فذلک المعنی لقولان صدقة  
 کل احد لا یورثه من وراثته احد فبطل خصوصیت المتکلم فی قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة متفق  
 علیه والوجه الثانی ان شهادة کبار الصحابة مع کونهم اهل اللسان من علی وعباس وعثمان وعبید الرحمن الزبیری  
 وسعد بن ابی وقاص قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة یرید صلی الله علیه وسلم نفسه  
 رواه البخاری یعقوب لما سلم عنهم یأباه هل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة یرید  
 رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا کلامهم قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة  
 فاذا کان شهادته هو لاهل الصحابة الکبار واهل اللسان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قال ذلک  
 کان شهادتهم علی انک فاطمة رضی الله عنها وکان الحدیث فی مطلوب ابی بکر نصاباً وکان المراد بالرافضی  
 بان الحدیث لیس نصابی مطلوب ابی بکر والوجه الثالث ان ذلک الاحتمال ای احتمال التصبیح لفظی لقوله علیه السلام  
 لا نورث ما ترکنا صدقة رواه مسلم ولقوله علیه السلام ما ترکنا بعد نفقة نسائی وموتة عاملی فهو  
 صنف قائم متفق علیه فثبت بهذه الوجوه رفع اهل السنة والجماعة وبطل نصب الرضیة والشیعة فذلک  
 القدر کاف وواف لكل عاقل بان مذهب الرضیة والشیعة باطل وان من هذب اهل السنة والجماعة حق وقس  
 حل تلك المسائل مسائله الاخری فله الحد علی کل حال ومنه الغفران وعلیه التکلیل فی کل مقال عقید  
**عاشرة مصنف معیار کا یہ ہے کہ مذہب لاندھی کا فرض واجب ہے جیسا کہ معیار الحق میں خوب واضح کر کے ارشاد کیا**  
 کہ مضمون اس کا یہ ہے کہ تقلید مجتہد غیر معین کی واجب ہے حتیٰ کہ تنسیخ مذهب تک جائز اور درست رکھا اور حصر مذهب اربعہ  
 باطل کیا جیسا کہ یہ سب کچھ اجاث سابقہ میں مذکور ہو چکا اور جواب اس کا یہ ہے مذکور ہو چکا سابقہ میں ساتھ اول کتاب اور سنت اور جامع  
 اور قیاس علماء سلف اور خلف سی پس اب کوئی کہی کہ اس تقلید معین میں سراسر انتظام دین کا ہی اور سد باب فساد ہی اور مذہب لاندھی  
 میں سراسر فساد دین کا اور فتح باب فساد ہی باوجود اس کی پھر کوئی دلیل شرعی قابل عمل اور اعتماد کی واسطی اثبات مذہب لاندھی کی موجود  
 نہیں ہے جیسا کہ اجاث سابقہ مذکورہ میں ظاہر ہوا ہو چکا ہے پھر یہ بعض لوگ اس مذہب لاندھی کو کیوں اختیار کرتے ہیں جواب اختیار  
 کرتے ہیں واسطی چند فوائد جدیدہ اور منافع جدیدہ کی بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ قاعدہ کلیہ چلا آتا ہے کہ جب کوئی شخص ارادہ کرتا ہے کہ  
 میں مجتہد متبوع بنوں تو وہ شخص پہلے مسئلہ تقلید ائمہ اربعہ کو باطل کرتا ہے جیسا کہ مثلاً داؤد ظاہری نے دیکھا کہ لوگ اربعہ کی مقلد ہیں اور  
 جب تک ان کی تقلید بخیر ہوگی تو میرا اجتہاد کب چلی گا اور میں مجتہد متبوع اہل اسلام میں کب بناتا ہوں اسی اور اس کی مقلدوں کی لاندھی  
 کو اختیار کی تقلید کو باطل کرنا شروع کیا چنانچہ ابن خزم مقلد اسی فی اپنی کتاب محلی میں کہا باب تقلید لاجل لاحد ان یقلد احدا لاجل  
 ولا یستأذنی علی کل واحد من الاجتہاد بحسب طاقتہ قال المستغالی اطیعوا العہد واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوه الی الی  
 الرسول الایۃ انتہی پس یہ قاعدہ کلیہ چلا آتا ہے کہ جب کوئی شخص بنیایا ایجاد اور احداث امر اپنی کا جاری کرنا اور مجتہد متبوع بنیایا چاہتا ہے تو اس وقت  
 یہ امر اپنی پر واجب اور فرض کرتا ہے کہ تقلید معین ائمہ اربعہ کی باطل ہے اور عرض ابھی یہ ہوتی ہے کہ لوگ جب تقلید سابقین ائمہ کی چھوڑیں  
 گی تو لاچار مسائل دین کسی نہ کسی ہی دریافت کریں گی اور جبکہ تقلید ائمہ سابقین کی ہماری حکم سی چھوڑیں گی تو خواہ مخواہ ہو کہو محقق فی الدین  
 اور حق کو جانیں گی پس آخر کار یہ ہم سب کا یہ ہو کہ لوگ تقلید چھوڑ کر ہم سی مسائل دریافت کریں گی اور ہماری ہی متبوع ہو جائیں گی بحسب قاعدہ کل جدید  
 لاندھی کی پس وہ گروہ جو ہمارا مقلد اور تابع ہو رہا ہے وہ خاص ہمارا ہی ہو جائیگا ہر بات میں سہ مسائل میں اور شادی میں اور دین میں  
 میں اور خدمت گذاری میں حتیٰ کہ لڑائی میں اور مارنی میں جیسا کہ مشاہدہ میں ظاہر ہوا ہے پھر یہ کہی کہ یہ قاعدہ لاندھی کا  
 اس دباہر ہندوستان میں اس زمانہ میں یہ سوچا جاتا ہے کہ وہ لاندھی حاصل ہوتا ہے بنیایا ہندی مذہب میں وہ یہ ہے کہ بحسب قاعدہ لاندھی  
 بسیار ہوں الی با یوافقون کی جگہ سیکری سرکاری مسلمانوں کو ہمیشہ رہتی ہیں اور ہر ایک شخص اس زمانہ میں اپنی مطلب براری چاہتا ہے اور خواہ  
 مخواہ کوئی جانب دونوں جانبوں میں ہی آسودہ حال ہی ہوتی ہے تو اس لاندھی میں یہ گنجائش ہے کہ جسکی رعایت منظور ہوا اسکی موافق کسی  
 مذہب سی لیکر یا آپ مجتہد مکر فتویٰ تیار کر دیوئی کہی امید ہے کہ یہ شخص آسودہ حال ہی خواہ مخواہ مردت کر لیا بحسب قاعدہ الانسان  
 عسیر لا یحسن کی اور کہی اس امید ہے کہ وہ ہمارا دوست ہی اب خدمت گذاری نہیں کرنا تو لوگوں کو ترغیب دیکر ہماری طرف متوجہ کرتا ہے  
 ہر طرح کی بات کہی یوں ہوتا ہے کہ یہ ہمارا ہی ہے اہد ہمیشہ ہماری خدمت گذاری کرتا رہتی ای اور کہی یوں ہوتا ہے کہ وہ شخص چاہتا ہے







سنیوں کی قلب سمجھی خوب خوب دیکھو اسکا بیان واضح ہو گئی سب معتقد یکبارگی جب جیسی معیار تودہ جو شکا سب لاندہ ہونگو ہر نشا  
مکرو دھوکا اسکی اور حرکت کی بار لی چڑھی لاندہ ہون کی سرخار مثل میڈک ہر کوئی شرایب اور غنا لاندہ ہی کی گایا تب پھر دارالحق کا چکا آفتا  
تب ہوئی معیار کی مٹی خراب اس جو سن اسکا بیان لا جو ا ہٹ دھرم ہو کر نہ سمجھی اصول یعنی پیر لاندہ ہی پردہ اڑی اور تقلید معین سی چری  
اسکی ایسی بوجہ پر نفرین ہزار وہ نہ کلا دیکھا عالم لی گوار جو کہ ہی اجماع ہی ثابت ہوا اس سی ہوتا ہی یہ لاندہ ہی بہت ہی تقلید اجماع ہی  
بہادی تقلید ہوا اسکو ضرور عالموں کی وہ سمجھ مانی نہیں اور مری اپنی سمجھ پردہ مہین کیا بلا او سپر پری میری اخئی آفت لاندہ ہی چاتی لی  
ترک کر اجماع کو وہ بول فضول جانا اصل ہون میں بر قول سنو علم گر ہوتا تودہ پچا ننتا رطرا نہ دہنی کو جانتا واقف رطرا ہی و بنی  
لکھ گئی سب متفق ہو کر ہی جو کیا اجماع فی ہی بس قبول ہی قال اندہ ہی اور قال سنو اور ہی مدت سی یہاں قبولی کا زید میں اور عمر میں افی  
زیدیتا تقلید واجب جانتا ہوئی اب تالیف رب لایزال دیکھو یید عمر کی جو قیں وقال سفیر فی شتر و مہر کا  
لکھ دیا ہی زید حق پر ہوشیار عمر باطلن ہی بیشک ہی شو ہی لیم اور ہی فساد ہی بالظہور بنی فتویٰ جب ہوئی یا روتیار تب سالہ اسکا کرای ہو  
دیکھی اعراب اسکی عربی کوشتا ترجمہ اسکا لکھا باب و تاب چابی میں چہ پور دیا اسکو سن تاکہ حق ظاہر ہو پ پر ہی سخن نام سن نام خدا اسکا  
کردی بس تحفہ عرب و عجم مشرق اور مغرب کی مفتی اور قصات متفق ہیں اور ہی سبکی ایک با یعنی تقلید معین سب فی سن لکھ دیا واجب کی ایک  
زید کو سچا بتایا اور مصیب عمر کو جو ثابتایا ہو مجیب اب جو سب علمائی مشرق مغرب کو کاذب و جو ثابتادی پیر کو کیو کہ اسکو حق پہ جانیں سنو  
ایک جہاں جو ثابتایا ہو مجیب شکر اس اند کو ہی مؤمنو جس حق ظاہر کیا اب موبو صدق سچوں کا عیان سار کیا جو جو جھوٹوں کا جہاں میں  
ایسی ہوئی تائید از رب جلیل شہر ن شہر ن ہو گئی سب دلیل اس ہی تو لاندہ ہی میں میں خوار بدعتی ساری بہتر کی گوار دھوکا میں لاندہ ہی میں رہی  
جسمین آجاتا ہی ہر پیر و جو زہر جلوی میں ملا کر دوستو دیتی لاندہ ہی میں تم سن رکھو جی لیکن نام سنت کا عیا بدعتوں پر میں بلای بیگنا  
پردی میں سنت کی یہ یاد رسا بدعتین بریکرین با صد غا سنت اقوی و ایم کو سنو ترک کر کر میں یہ ترک سنست ناسخ کو پیچہ جوڑیں نام  
سنت سنسوخ پر ہی انکا کام انکی تالیفات سی ظاہر ہی سن جانتا ہی جو کوئی ماہر ہی سن گر نہ باور چکو آوی ای قفا دیکھ لی معیار باطل کو زور  
جب ہی تہی معیار باطل چپ ملکیتا ہتا شد میں نہر ای اخئی پی لیا ہتا جسنی شیرین چاکر زہر کو شیرین حسل ہی اگر اوسپہ تہا وہ زہر بس ایسا چر  
شیرا دسی شیر غم انکو پڑا ہون محدث کہی وہ محدث بنا دلیں جو آیا دی بس کہ ادھا جب دار الحق بنا تریاق وار تب ہوا اس نے ہر کا یا رواتار  
باطل و حق میں لگا کر ہی تمیز سمجھا شیر و شیر کو بس وہ عزیز دمبم اسکی مولف کو دہا ہنہ پیلادہ فتادی لگا یا خدا وہ عالم شرع نبی  
فاضل و شاکر محبوب علی ہادی دین اور میرا پیشوا وہ محمد شاہ حنفی مفتی سر پہ ساری مسطور کی سدا قائم و دایم رہی با ہمت  
مرض میں لاندہ ہی کی ہی جو خوا وہ کری تقلید شرکی کو ہی پیار اور تقلید جو بی کو وہ رد کرتا رہی رات دن لاندہ ہی وہ مدار الحق کی زمین ہو  
اور امر حق بجا لانی میں سنت یہ مدار الحق بنا ہی ای میان شرع کی چاروں دلیلوں علی ان دلیل کو کری رد جو کوئی کہ ہی وہ اہل ایمانی خودی  
رد ہی اسکا رد ہی سن آیات کا موج کر لکھنا ذرا مرد خدا رد مدار الحق کا ہی رد حدیث جو کہ رد اسکو کری ہی جیت رد ہی اسکا رد ہی بس اجماع کا  
راد ہی اجماع کا بدعتی بڑا رد مدار الحق کا ہی رد قیاس راد اسکا جا بہر سچے کی پاس رد ہی اسکا رد فرقا حمید رد فرقا جو کہ ہی طلب  
ہو چکا رد آخر معیار کا جو کہ تہاسب و تبرکجا ہرا اب دعای حضرت اندہ سی دھوکا کی سیار کی سنی ہی عاجر اتار سچ ہی کر دی تم  
چل رہی ایسی میں تیرا ظلم جب مدار الحق چیا تالیف حق ہو گیا مقبول ان رب فلق چکا پیر مثل خورشید و افق ظلمت ہی ہوئی سینہ  
خطبہ اسکا تہا جو بار ولس اق مجتہد غامس لگی لینی سبق مؤمنوں فی اسکو جب جانا حق تب ہوئی معیار دین پر سق جی ہر چاہے ظاہر و ک  
ہو گیا لاندہ ہی کدک فق اب ہی جو منکر ہی پسلی شفق کہ ہی ایمان اسکا یک رمق یہ مدار الحق بنا شیرین طبق اور ہی معیار رد ہوئی کا  
کات سر دھوکا کا پڑہ کر ہوق یولا اتف دیکھو یہ ظاہر حق جب مدار الحق رد معیا کا بنی چپا ہی میں وہ یاد و چپ کیا خیال عاجز کو ہوا تاریخ کا  
یولا اتف غیب سی یون بر ملا اس مدار الحق کی حق اظہار ہی بقی بقا ض سب ہو چکا طبع چون گشتان مدار الحق رو معیار ان تیرے حسین  
از سر صدر و صدر وائی لاندہ ہی گر یہ نمود دین شدہ طیار چون مدار الحق جسم از طبع خوش سن روا سن تاریخ مظہر الحق گفت  
سال طبع مدار الحق حوان دینا افق بدینا و بدین قومنا بالحق وانت خیر القانتین بتاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری باختتام سید  
هذا ما قرطه الزکی الامعی زین الامثال عین الافاضل خادم دین محمد مولو نیار محمد  
بسم الله الرحمن الرحيم تبارک الذي زين السماء بالكوکب والنجوم وكرم بني آدم فشفقه بالمعاصي والعلو  
وفضل الكلام فانه مدار الحق والسلطان واسرفع درجات اهلہ فی الجنان بزيد الرضوان والخي به عن



غياہب الشک الفلاسفة وعن مکائد الشیاطین والدجاجلة والصلوة علی من هو شمس النبوة  
 ویدر الرسالة بالحجج البینة والبراهین الساطعة وعلی الہ واصحابہ الذین ہم اسرار القدسیة  
 وعلی الاثمة الاربعہم انوار الصمدیة اما بعد فانہ وحید نبیہ بامداد الملة الاسلامیة واعانة  
 الشریعة المظہرة المحمدیة فاقتضی الحكمة الالہیة فی جمیع الازمنة انبعثت ارف صراط المستقیم  
 لدفع الدجاجلة حتی لم یزل اهل البدعة والضلالة یرجعون من قام علیہم من اهل السنة  
 والجماعة حتی جاء ہذا الایام وتلك الازمنة قاطال من طال لسانہ سبیا فی سراج الامامة  
 فقام علیہ العالم الیلمعی والبحر اللوزعی جامع المعقول والمنقول حافظ الفروع والاصول الفقیہ  
 اللیب المحدث الادیب قاصر اهل البدع والطغیان سیف التقریر والبیان المولی محمد شاہ اوصیہ  
 اللہ الی ما یرضی وجعل اللہ ثمنہ صاحب العز والجاه فانہ قد صنف مدللہ بالدلائل  
 البینة کتابا موشحاً بالمسائل المہذبة سیماء ذلک الکتاب بالابحاث الشریفة من التہدیات  
 والتفریعات اللطیفہ فان مسائلہ مدللہ بالادلة القویة وبرہنہ بالبراہین الشریعة  
 ومستدلہ بالایات الالہیة ومستندہ بالاحادیث النبویة ومشحونہ بنقول السلف الاخیار  
 ومملوءہ باقوال الخلف الابراج کاہنا سماء تلالث فیہ الانوار وبجرحرت منہ الانهار وروضة  
 تبسمت فیہ الازهار وشجرة سمعت علیہ الاطیار فیاربہا العلماء الفضلاء ولوا البصار ویاہیا  
 البلقاء الادباء ذوی الاعتبار انظروا واعلموا بذلک الفرقان لتصدوا علی معارج الحق ومدارج  
 الاتقان وتسدکوا فی مسالك الامن ومناہج الايقان فانہ کتاب مستطاب یمہدی الی الرشاد والعرفان

واللہ اعلم وعلیہ احکم

پوشیدہ نرمی کہ جو شخص ارادہ کری سیر اس کتاب مستطاب مدار الحق کا تو او کو پر ضروری کہ ہر باب اور ہر بحث اور ہر مسئلہ  
 اول ہی آخر تک ملاحظہ کری کیونکہ یہ کتاب طویل الابحاث ہی بعد تمہیدات اور تقریرات کی تفریع مطالب ہوئی ہی پس بغیر اس  
 ملاحظہ نہ کر کی حصول مطلب مشکل ہوگا اور یہی پوشیدہ نرمی کہ مینی موئی غلطی فقط متن مدار الحق کی صوری فطری  
 دیکھ کر آخر کتاب کی لاحق کر دیا ہی پس سیر کنندہ اس کتاب کو چاہی کہ اول اون مقامات کو صحیح کر کے بعد اسکی سیر کری تو کہ مطلب  
 اور غرض خط منہ جانی اور یہی پوشیدہ نرمی کہ لاندہ ہب کو رد کتاب مدار الحق کا نچا ہی کیونکہ مذہب لاندہ ہبون کا یہ ہی  
 کہ اہل علم کو خاص عالم کو تقلید کسی شخص کی چاہی کیونکہ علم بالحديث واجب ہی بحسب وسعت اپنی کی جیسا کہ اوکی رسائل میں یہ  
 مصرح ہی حتی کہ خود مصنف معیار فی اپنی معیار میں تصریح آئی کی ہی کہ اہل علم خاص کر عالم اگر عمل کری حدیث لاقرآن پر حسب  
 وسعت اپنی کی اگرچہ منسوخ پر کری وہ گنہگار نہیں پس مینی بحسب اپنی وسعت کی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس اور اقوال  
 علماء اختیار نادر ہی میر حق سمجھ کر یہ کتاب مدار الحق واسطی الظہار حق کی بقولہ علیہ السلام الساکت عن الحق شیطان اخرس بقولہ  
 تعالی ولکن منک امة یدعون الی الخیر تصنیف کی پر لاندہ ہب کتاب کی کریگا یا نہ کریگا اگر نہ کریگا تو مطلب ہمارا حاصل  
 ہو اور اگر کریگا تو داخل ہو تحت قول اللہ تعالی کی یاہیا الذین امنوا لعلکم تفلحون کبر مقتا ان تقولوا ما لا  
 تفعلون اور یہ امر ہی محفوظ رہی کہ سنی ہر چند حتی الامکان صحیح اور کوشش کی لکن النبیان من خصائص الانبیاء  
 والخطا من شعائر الاممیت والسلامتین ہذا الخطر اعز علی البشر فستر اسہ علی من ستر وغفر اسہ لمن غفر اسہ اعلم بالصواب  
 والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ



صفحہ سطر غلط	صفحہ سطر غلط	صفحہ سطر غلط	صفحہ سطر غلط
۱۹۴۷	۱	کان ورعا	کان اورع
۱۹۴۸	۹	واورع	ورعا
۱۹۴۹	۲۱	وسوله	سنة رسوله
۱۹۵۰	۵	احدل	عدل
۱۹۵۱	۱۷	امعظمها ما	ان معظما ما
۱۹۵۲	۱۹	سبع ايام	سبعة ايام
۱۹۵۳	۵	لم يجوز	لم يجز
۲۰۲	۲۱	كل الف	كل يوم الف
۲۰۳	۱۱	واربعين و	واربعين سنة و
۲۰۴	۷	سبع قال	سبع ركعات قال
۲۰۹	۱۳	كان في الرخصة	كان للرخصة
۲۱۲	۱۹	تلك الليل	تلك الليلة
۲۱۵	۱۹	امض	اغض
۲۱۶	۱۷	لما هو	محبوب كما هو
۲۱۷	۱۱	تابع الامم	تابع الامم
۲۱۸	۱۷	بغير ذكرني	بغير ذكرني
۲۱۹	۲۰	باب	تابعيت
۲۲۰	۱۵	لم ر	لم ير
۲۲۱	۱۲	يحى	محبى
۲۲۲	۱۳	سرگرم ما	سرگرم رما
۲۲۳	۹	لم يقل معناه	لم يقل ان معناه ادرك
۲۲۴	۱۳	لکان حوايا	لکان صوابا
۲۲۵	۱۳	من الامرار	من الاحرار
۲۲۶	۱۳	مع ذلك فانه	مع ان كان
۲۲۷	۹	كما مرنا	كما مرنا
۲۲۸	۲۱	جلبي	جلبي
۲۲۹	۱۱	لاخبرني سماع	لاخبرني سماع
۲۳۰	۲	الاحد	الاحد
۲۳۱	۱۲	عدم معرفت	عدم ثبوت صحبت
۲۳۲	۱۲	زهي	زهي
۲۳۳	۱	ابن الليثي	ابن كعب الليثي
۲۳۴	۱۲	اسوقت فيه	اسوقت باخراجه
۲۳۵	۵	امام صاحب	امام صاحب
۲۳۶	۱۲	مقابله في	في مقابلة
۲۳۷	۱۷	فانه خبر	فانه خبر
۳	۹	ان	ان
۴	۱۳	المستلزمين بهديته	المستلزمين بهديته
۵	۳	المعنى هكذا	المعنى هكذا
۶	۲۱	غير الموضوع به	غير الموضوع به
۱۲	۷	وغيرهم	وغيرهم
۱۳	۷	ما يهونه	بعض ما يهونه
۱۴	۸	غيره ما	غيره في الباقي ما
۳۲	۲۲	للعصود	للعصود ويقام و
۳۳	۸	العصا	اهل العصا
۳۴	۴	حديث جو	حديث جو
۳۵	۱۷	وصار	فصار
۳۶	۱۳	قوال العشر	قول العشر
۳۷	۳	مداد ما هم وما	مداد اصحابهم بما
۳۸	۹	تزاو لها	التي تزاو لها
۳۹	۲۱	قمت عليه	فقيمت عليه
۴۰	۱۲	كه بنده كو	كه بنده كو
۴۱	۲	باب	بيان
۴۲	۷	قادی	القاری
۴۳	۱۵	زید بن ثابت	زید بن ثابت
۴۴	۹	هو امام	هو الامام
۴۵	۱۳	شخص	ومن
۴۶	۷	وای	رای
۴۷	۹	عند	عنده
۴۸	۱۱	موال	ولد سنة
۴۹	۹	محققا عنه	محققا عند
۵۰	۳	العسقلاني	العسقلاني
۵۱	۷	سنة خمسين	سنة خمسين
۵۲	۱	جالسا	جلوسا
۵۳	۷	بل كان لم هو ان	بل كان لكل اعوان اعلام
۵۴	۵	المسائل	مسائل الشريعة
۵۵	۲۱	زمان لا الذي	زمان لا الذي بعد شر
۵۶	۵	ورعا	اورع
۵۷	۹	من الورع	من العلم والورع



صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۰	۶	ربکم اذا تعللون	ربکم ای اذا تعللون
۲۹۰	۱۰	رشدنا	ارشدنا
۲۹۱	۱	وسطا	وسیطا
۲۹۱	۳	اربعة اقسام	اربعة الاقسام
۲۹۱	۵	كشف كس	كشف كس
۲۹۱	۲۰	مطرکه	مطرکه
۳۰۲	۲۱	لورده	لورده
۳۰۴	۱۹	من علما	من علماء
۳۰۵	۵	عمرک	عمره ایک مذہب
۳۱۸	۱	اعتقادکن	اعتقاد رکینا
۳۱۸	۵	حرمت سدرکو	حرمت ضدکو
۳۱۸	۲۱	اشتی پس جیکو	اشتی تو اب اعتقاد
۳۱۹	۵	نہ ہو	نہ ہوکر
۳۲۰	۷	لا ال عن	لا الذ عن
۳۲۹	۱۷	الائمة کافیه	الائمة الاربعه کافیه
۳۳۰	۵	بحث الراجل	بحث الراجل بل
۳۳۰	۱۲	واسب	واجب
۳۳۱	۷	سوال القرون	خیر القرون
۳۳۲	۱۰	اساتذہ	اساتذتہ
۳۳۵	۲۲	هولا	هؤلاء
۳۳۶	۱۷	عند مجتهدین	عند مجتهدین
۳۳۶	۱۱	لاربعة	الاربعة
۳۳۷	۱	وقد یصیب	وقد یصیب
۳۳۵	۳	دار	دار
۳۳۷	۳	انه	کرانه
۳۳۹	۲۱	من مسائله	من مسائل مذہبه
۳۵۰	۹	نزدیک علی	نزدیک علی کی
۳۵۸	۵	وجوباً	وجوبه
۳۶۰	۵	فی الزمان	فی ذلك الزمان
۳۶۹	۷	مفتی فقہ ہندی	مفتی فقہ عجمی ہندی
۳۷۰	۱۷	الافضل	الاعدل
۳۷۰	۹	ولاشك	فلا شك
۳۷۰	۱۱	كان	فكانت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۷	۳	تحریم	تحریم شی
۳۸۸	۳	فان الراجح	فان المجتهد الراجح
۳۸۸	۹	لاہنا	لانہ
۳۹۱	۱	ما یہوہ	بعض ما یہوہ
۳۹۱	۹	فقہنا	فقہنا
۴۰۲	۱۷	عبارون	یمتازون
۴۰۵	۵	یجتہدون	یجتہدون
۴۱۹	۱	الامام الحرمین	امام الحرمین
۴۲۰	۶	ان العا	ان العالی
۴۲۲	۹	فاست	قلت
۴۲۱	۲۰	سوالہ	ہوالدین الذی
۴۲۶	۲۱	ہر طبقہ	کسی طبقہ
۴۲۷	۹	ہر طبقہ	کسی طبقہ
۴۲۸	۱	کفرون	الکفرون
۴۲۸	۳	بکہ قصہ	بذہ قصہ
۴۳۹	۵	مصنف معیار کی	مصنف معیار فی سند ہر کتاب کو
۴۴۸	۸	غیر مسلسل	غیر مسلسل
۴۴۸	۹	فلا	فلان
۴۴۸	۱۳	فاسدل	فہر مسلسل
۴۴۸	۱۶	کاجب	کاجب
۴۴۸	۲۰	یقول	یقبل
۴۴۸	۳۲	اقوال اور مذاہب علماء کی	اقوال اور مذاہب علماء کی
۴۵۰	۲۷	مع اعتقادہ	مع اعتقادہ
۴۵۲	۳	اویجیکہ	اسجیکہ
۴۵۲	۱۶	قد ذهب	قد ذهب جمع
۴۵۳	۲۵	پس اگر اس	پس اس قاعدہ
۴۵۴	۶	اور اگر	اور اگر سند اجماع کی
۴۶۷	۱	فاعطلہ	فاعطائہا
۴۶۷	۱	من ثلث ان کھو	من ثلث ان لا تجمعوا
۴۶۷	۳	سجود	بیسجود
۴۶۷	۲۷	من غیر داع الی	من غیر داع الی
۴۶۷	۱۵	کراہ امت	کراہ امت
۴۶۷	۱۶	دعا دعا اجماع	وقت انعقاد اجماع



صحيح

غلط

صفحہ

سطر

۳۳	۴۸	اپنی اسناد	اپنی اسناد و استادان
۳۴	۴۹	مردہ درسی	مردہ دران حالت
۳۵	۴۸	علی الخصوص	علی الخصوص تا ایک جلد بعد
۳۶	۴۸	چون دران	چون دران بقہ کہ فن اوست واقع
۳۸	۴۹	حجۃ القیاس	حجۃ القیاس
۳۳	۴۹	غور کر نیکیا مقام	غور کر نیکیا مقام ہی کہ
۳۴	۴۹	کہ	کہ اجماع خطیر ہی مثل جام
۱۵	۴۹	معلوم نہو	معلوم نہو قرآن یا حدیث سی
۲۶	۴۹	علی الکبار	علی الکبار
۳۱	۴۹	پس اس جلد فی	پس اس جلد فی دلالت
۳۱	۴۳	فی الفرع	فی الفرع
۳۲	۴۳	پس اس عمل	پس اس عمل
۳۳	۴۳	و بمعنی	و بمعنی انہ لیس للعقل
۳۵	۴۳	فی کفہ	فی کفہ المتداولین
۳۶	۴۳	اصول لدن	اصول لدن و کالہ
۱۶	۴۸	و الہام	و الہام
۱	۴۹	وکشف	وکشف





